كتاب

سبيل السعادة

(في فلسفة الأخلاق الدينية وأسرار الشريعة الإسلامية)

وإثبات الروحانيات وفيه رد جليل على الطبعيين

تأليف

« فضيلة الأستاذ العلامة الجليل »

يوسف الدجوي

من هيئة كبار العلماء بالأزهر وعضو جمعية الشبان الدينية الإسلامية

« حقوق الطبع والاعادة محفوظة للمؤلف »

الطبعة الثانية

التزم طبعه

صاحب مطبعة السماح

سنة ١٣٤٨ هـ — ١٩٢٩ م

كل نسخة لم تكن مختومة بختم الملتزم تعد مسروقة ويحاكم حاملها

مطبعة السماح بشارع حسن الأكبر

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

کرمضا نمایے بہار مضان مثل ہمارے رہتا

ہند جو اس اتصال کو نکروہ کہتے ہین وہ نہین جانتے ہین میرے ترشدن یعنے تر ہونا
مشائخ و علمار و محدثین سے سنا ہے کہ مراد اس اتصال سے ہمراہ روزہ ایسکے جب مین
ہے کیونکہ وہ متصل رکھتے ہین اور عید کے دن ہرگز کچھہ نہین کہاتے ہین پس یہ
فرق ہے اتصال نرہا کہ مشابہت ہوا ور مین نے اُس طرف مشائخ و علما کو دیکھا ہے
کہ بعد عید کے چھہ روزے متصل رکھتے ہین فرق وہی عید ہے پس دعا گو اس زمانے
سی چھہ روزے شوال کے متصل رکھتا ہے اور یارون سے فرمایا کہ لو تم بہی اسی طرح روزہ
رکھو ہمنے قبول کیا اور قدمبوسی کی اور اپنے حجرے مین آگئے پس روے مبارک بر
فقیر آورد فرمود فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس پس نبشتم **ایضا** شب عید
نظر مین **وقت تہجد** کا خا! تہا مین نے قدمبوسی کی فرمایا فرزند من مین نے
تے واسطے بہی حق تعالی سے نام لیکر باین عبارت عید مانگی ہے کہ الٰہی اجعل
لی المعنوی سید علاء الدین الذی کان اعتکف معی من المقربین
دیك والواصلین الیك وان تختم امره بالایمان وان تجعل عاقبته
الخیر وان تقضی حوائجه وان تکفی مهماته وان تعافی بدنه وان تجعله
لمتقین اماما وان تجعله شیخا کبیرا وان تجعله محبوبا فی قلوب المؤمنین
ان تحسن عمله وحاله وان تحصل مقصوده وان ترزقه العفاف والکفاف
کملك یا مولانا و سیدنا پہر مین نے بہائی کو پائے بوسی کرنے کی فرمایا کہ ہمارے

Marfat.com

فرمایا تمنے خوب کیا کہ اس بار میرے ساتھہ اعتکاف اربعین
ہمارا صوم وقیام قبول کرے پس مین نے قدمبوسی کی بعد اسکے
ہر سال دعاگو اربعین ماہ کا اعتکاف کرتا ہے اور شب عید مین مسجد سے باہر
نہین آتا ہے اور عید حق تعالی سے واسطے اپنے اور یارون کے مانگتا ہے اور پاتا ہے
الحمد للہ یہ فقیر اور اس فقیر کا بھائی رکاب سعادت مین واسطے نماز عید کے گئے
بعد نماز عید اور خطبے کے رکاب سعادت مین پھر سے مائدہ عام ہوا فقیر کو بعادت
قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی بعد خرج مائدہ کے دو رکابی طعام کے ایک تو اس فقیر کو
دوسرا برادر فقیر کو دیا اور کپڑے اپنے بدن کے مستعمل عطا فرمائے پھر مین اعتکاف
اربعین سے اٹھا محصول غرض اصلی اور مقصود کلی مراد کو پہونچا الحمد للہ علی ذلک
بندۂ کمینہ کو وقت مائدہ کے حلقۂ یاران اعلی مین نزدیک اپنے طلب فرماتے تھے اور
جگہہ دیتے اسی طرح سبق کے وقت فرماتے فرزندمن سبق بخوان یہ بات انکی بندہ نواز
اور مکارم اخلاق سے لکھنے مین آئی۔

سترہوین تاریخ ماہ شوال شب پنجشنبہ

کو مین نے شرف پائبوسی حاصل کیا پوچھا میرے بھائیوا چھے ہو اٹھے اور کپڑے
ہوئے اور اس فقیر کے ہاتھہ کو چوما اور بغل مین لیا بعد اسکے فرمایا آج مین واسطے
پوچھنے فرزندم ناصر الدین محمود کے گیا تھا اسکا وجود تکسر رکھتا تھا یعنے اوس کے
اعضا تکنی تھی اسلئے کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام مُرُوا اولادکم

Marfat.com

13710

فرمایا کہ بلوا کے دو معنی ہین ایک تو پیوستن یعنی ملنا ملانا دوسرے تر شدن یعنے تر ہونا
یہان پیوستن مراد ہے یعنے تم اپنے قرابتیون سے پیوند کرو یعنے ملو بعد اسکے جب مین
پہرا تو مین نے سنا کہ خانجہان آتا ہے ڈولہ دیکھتے ہی گھوڑے پر سے اُتر پڑا پیادہ
ہو گیا چند قدم چلا مین نے کہا کہ جب وہ نزدیک آجائیگا تو مین اُتر پڑونگا کیونکہ مین
ضعیف ہون اور وہ تندرست ہے اور تبسم فرمایا پس جب وہ نزدیک آیا تو ملاقات
ہوئی مین نے کہا کہ تو چند کام میرے کر دے ایک کام یہ ہے کہ سید رکن الدین
راجا بانکپوری کے تین گھوڑونکا پروانہ دوسرا کام یہ ہے کہ سید شمس الدین قرضدار
ہین جلد ترانکو وجہ سے دو تا کہ گھر چلے جائین تیسرا استحقاق چند مستحقون کا
خانجہان نے عرض کیا کہ نشان کرنے کا مجھکو حکم نہین ہے لیکن باقی جو آپنے فرمایا
مین نے قبول کیا اسی اثنا مین حسن خادم برگ لائے فرمایا سب یاردن کو دو خادم
نے عرض کیا کہ ایک نفر کہا سکے گا فرمایا قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ملعون
من اکل وحدہ و منع رفدہ و ضرب عبدہ یعنے ملعون ہے وہ شخص کہ جو تنہا کہائے
بعد اسکے فرمایا کہ یہ تو بمنزلہ فاکہہ کے ہے سیری پر کہاتے ہین نہ یہ کہ آدمی پیٹ کہائے
سے سیر ہوتے ہین پس روا ہے کہ تنہا کہائے **ایضا** ایک دانشمند خدمت مین
حاضر تھا پوچھا کہ اگر کوئی قسم کہائے کہ اُس شخص کی عورت کو تین طلاقین ہین
اگر وہ اس گھر مین آئے پس وہ کیا کرے جواب فرمایا کہ ایک حیلہ ہے اپنی عورت
کو ایک طلاق بائن دیدے وہ جدا ہو جائے گی اور گھر مین آئے تا کہ تین طلاقین

Marfat.com

واقع نہون پہر از سر نو عقد نکاح کرے اُس دانشمند نے عرض کیا کہ یہ مشکل کسی دانشمند سے حل نہوئی مخدوم سے حل ہوگئی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس پس نبشتم **ایضا** جو نوافل کہ بعد فریضۂ عشا کے آئے ہین اُنکو پڑہتے تہے اس جگہہ پہونچے تہے کہ وتر سے پہلے چار رکعتین ہین فرمایا کہ اُنکو سنت وتر کہتے ہین اور قراءت اُنکی مثل قراءت سنت قبل عشا کے ہے یعنے اول مین آیت الکرسی دوسری مین للہ ما فی السموات تا آخر سورۂ بقر تیسری مین یسبح للہ تا بذات الصدور چوتہی مین لو انزلنا تا آخر سورۂ حشر اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین دو رکعت سنت ہین اور وتر ایک رکعت ہی بعد اسکے فرمایا کہ نزدیک ہمارے مخدومون کے ان چار رکعتون مین تعین نہین ہے تکمیلاً للفرائض کی نیت کی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرزند من بنویس **ایضا** ایک عزیز جمشید نام مخدوم کے مریدون سے تہا اُسنے خواب دیکہا عرض کیا کہ گویا ایک منبر کو آراستہ کیا ہے اور ایک خلق جمع ہوئی ہے اور مخدوم منبر پر چڑہے ہین اور وعظ کہتے ہین درمیان نردبان منبر کے مولانا نصیر الدین نے فرائض لکہا ہے جواب فرمایا کہ دلیل وعظ کی ہے کہتے ہین تاکہ وعظ کہے اور عاقبت مولانا نصیر الدین کی بخیر ہوئی ایک دن دعاگو کو ایک عزیز غریب مزاحم ہوا کہ وعظ کہین مین نے اُسکا کہا سُنا اوچہ مین وعظ کہا **ایضا** فرمایا سفوف لاؤ یعنے پہکی فرمایا کہ سفوف مضاعف ہے فعل اُسکا سَفَّ یَسُفُّ ہے اور سفوف

Marfat.com

اُس چیز کو کہتے ہین کہ جو کہانے کو ہضم کرے۔

سترہوین ماہ شوال روز پنجشنبہ وقت چاشت

کہ بندہ خدمت مین حاضر تہا سید علی مدنی اور برادر مخدوم سید صدر الدین راجا
بھی خدمت مین حاضر تہے بات راہ کعبہ مین تہی فرمایا کہ الطرق الی البیت بعید
والی رب البیت قریب فمن زار البیت بھواء اللہ صار من المقربین ومن
زار البیت بھواء النفس صار من المبعدین یعنے خانہ کعبہ کی راہ بہت دور ہے
اور صاحب گہر کی طرف نزدیک ہے پس جو شخص کہ خانۂ کعبہ کی زیارت کرے
بدوستی خدا تو وہ مقربون سے ہو جاے اور جو کوئی بہواے نفس زیارت کرے تو
وہ دور ہونیوالون سے ہوئے پس جو کام کرے بدوستی خدا کرے نہ واسطے نفس کے
اے قوم بحجاز رفتہ کجائید کجائید محبوب ہمین جاست بیائید بیائید
اسکے فرمایا قولہ تعالی وھو معکم اینما کنتم ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے
وہ تمہارے ساتہہ ہے جس جگہہ کہ تم ہو اور ہم نزدیکتر ہین طرف بندے کے جان کی
رگ سے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ امام بایزید بسطامی رحمہ اللہ
تعالے اُس سے پہلے واسطے زیارت خانۂ کعبہ کے تشریف لیجاتے تہے چند بار
ہوئی کہ اسی جگہہ سے آتے ہین فرمایا کہ میرے سر پہ ہواون کرا رہے ہین فرشتون کو شکر
ہوا ہے پس مین کہان جاؤن بعد اسکے فرمایا کتاب مین ہے کہ المصلی یقوم الی
جھة عرضة الکعبة لان بناء الکعبة قد تحول علی طریق الاستحباب لزیارة

Marfat.com

بعض الاولیاء یعنے نماز پڑہنے والے کو بطریق استحباب چاہیئے کہ یون نیت کرے متوجہا الی جھۃ عرصۃ الکعبۃ کیونکہ کبھی بنائے کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیاء کے لیجاتے ہین اور غلاف کعبہ کو ویسا ہی رکہتے ہین تاکہ لوگ جانین کہ کعبہ اپنی جگہ پر ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن بنویس پس نبشتم۔

ایضاً کلام مجاہد سے مین تہا

فرمایا المجاھدۃ فطم النفس عن المتلذذات وھی المأکولات والمشروبات والملبوسات والمنکوحات والمنظورات والمسموعات والمباحات الزائدات قسم کہائی کہ مین نے یہ مجاہدہ سنا ہے یعنے مجاہدہ چہڑانا بند کرنا نفس کا لذیذ چیزون سے ہے اور وہ یہ ہین کہانے کی چیزین اور پینے کی اور پہننے کی اور سننے کی اور دیکہنے کی اور بہت سی عورتین کرنا اور مباحات زائد کہ جنکی طرف حاجت نہین ہے اسی اثنا مین پانی لائے پیا اور سید علی مدنی کو دیا اونکو زحمت تہی یعنی وہ بیمار تہے فرمایا کہ سؤر المؤمن شفاء وصغفرۃ یعنے مؤمن کا جہوٹا شفا و مغفرت ہے بعد اسکے فرمایا المیاہ ثلثۃ تشرب قائما ماء زمزم وبقیۃ الوضوء شفاء وکذا سؤر المؤمن وماء السبیل یعنے آب زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی اور مؤمن کا پیا ہوا پانی اور سبیل کا پانی انکو کہڑے ہوکر پئین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن بنویس پس نبشتم **ایضاً** فرمایا کہ حضرت عیسیٰ صلوات اللہ علیہ چوتہے آسمان سے واسطے قتل کرنے دجال کے آئین گے اور وہ

Marfat.com

مرے نہین ہین اللہ تعالی کا قول پاک ہے یا عیسے انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک
الآیۃ اور قول اللہ پاک کا ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم بل رفعہ اللہ الیہ
اور یہ بیت قصیدہ لامیہ کی پڑہی ؎ وعیسے سوف یاتی ثم یثوی ؛ لدجال
شقی ذی خبال ؛ ای ذی فساد اور جسوقت حضرت عیسی علیہ السلام دنیا مین تشریف
لائینگے تو بعد مار ڈالنے دجال کے وفات پائین گے پس حظیرۂ مقدسہ حضرت مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینۂ مبارک مین اُنکو دفن کرین گے اُس مقبرۂ مبارک مین
چار تربتون کی جگہہ ہے تین تربتین تو ہین ایک تربت کی جگہہ خالی ہے بعد اسکے
فرمایا کہ سر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نزدیک سینۂ مبارک حضور صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ہے اور نزدیک سینۂ حضرت ابوبکر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر ہے
اور حضرت عیسی علیہ السلام کو نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپکے مقابل
رکہین گے پس فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس در ملفوظ پس نوشتم **ایضا**
روز مذکور مین بعد نماز ظہر کے بندہ خدمت مین حاضر تہا سبق مصابیح کا ہوتا تہا
حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام سَمُّوا باسمی ولا تکنوا
بکُنیتی فانی انما جُعِلتُ قاسما قسمتُ بینکم یعنے آپنے فرمایا کہ تم میرا نام رکہو
اور میری کنیت مت رکہو فردائے قیامت کو مجھے قاسم کرینگے مین تمہارے درمیان
مین قسمت کرونگا بعد اسکے فرمایا کہ مین سماع رکہتا ہون کہ اگر ایک شخص کا نام
رکہین تو اُسکی کنیت ابوالقاسم نرکہین اسلئے کہ فردائے قیامت مین آپکو ساتہہ

Marfat.com

کنیت کے پکارین گے محمد رسول اللہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد اسکے فرمایا کہ جبکہ حضرت پیغمبر کا نام مبارک محمد تہا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ کفار مذمت کرتے تہے چونکہ آپکا نام نامی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تو آپ ستودہ ہی تہے نام پاک اسم مفعول ہے تحمید سے یعنے ستودہ شدہ یعنی سراہے ہوئے تعریف کئے ہوئے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این فائدہ بنویس۔

خاکسار کاتب الحروف عفا اللہ عنہ ماجناہ ووفقہ لما یحبہ ویرضاہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے (سموا) بفتح السین وضم المیم (باسمی ولا تکنوا) قال المناوی بفتح فسکون بخطہ المؤلف (بکنیتی) قال المناوی والنہی للتحریم والتعمیم (طب عن ابن عباسؓ) (سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم) ما امرنی اللہ بقسمتہ من العلوم والمعارف والفئ والغنیمۃ وکما کان لا یشارکہ فی ھذا المعنی احد منع ان یکنی بہ غیرہ قال العلقمی وسببہ کما فی البخاری عن جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال ولد لرجل من الانصار غلام فاراد ان یسمیہ محمدا قال سموا فذکرہ قلت ولہ سبب اخر کما فی البخاری عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فی السوق فقال رجل یا ابا القاسم فالتفت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال انما

Marfat.com

دعوت هذا وفی روایة فقال لم اعنك قال سموا فذکره (ق عن جابر)
بن عبد الله (سموا باسماء الانبیاء ولا تسموا باسماء الملائکة) فیکره التسمی
بنحو جبریل (ت عن عبد الله بن جراد) انتهی من العزیزی شرح جامع الصغیر
ایضاً شکر سفید لائے سب یارون کا حصہ کیا اور خود نے بہی کہایا فرمایا کہ
مکۂ مبارک اور مدینۂ مشرف مین خربزے بہی ہوتے ہین لیکن بمقدار سبوے بزرگ
اور بغایت شیرین دعا گو نے ویسا خربزہ کسی جگہہ نہین دیکہا ہے دوسری جگہہ بہی
ہوتے ہین لیکن اس سے خرد تر بمقدار سبوچہ کے **ایضاً** فرمایا مستحب یہ ہے کہ امام
کے سیدہے جانب مین جماعت بہت چاہیئے اور بائین جانب مین سیدہے جانب
سے کم پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس پس نوشتم

سلخ ماہ شوال روز چہارشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا اسی دن صبح کی نماز سے پہلے حضرت موسی علیہ السلام
کے اعتکاف کی نیت مسجد مین کی پس اس فقیر نے قدمبوسی کی روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من تو نے بہی اعتکاف کی نیت کی مین نے عرض کیا
کہ مین نے اعتکاف کی نیت کی فرمایا کہ حجرہ دو پس دیا۔

اول شب ذی قعدہ شب پنجشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ ہلال ذی القعدہ کا طالع ہو گیا یارون نے
عرض کیا کہ ہان فرمایا فتاوی کامل مین ہے الہلال اذا غاب قبل الشفق

Marfat.com

فاصلۂ ہلال

فهو من الليلة الاولى وان كان يغيب بعد الشفق فهو من الليلة الماضية
یعنے ہلال جبکہ شفق سے پہلے غائب ہو جاے تو وہ اول رات کا ہے اور اگر بعد
شفق کے غائب ہو تو وہ گزشتہ رات کا ہوگا پس روے مبارک برین فقیر آوردند
فرمودند فرزندمن این فائدہ بنویس **ایضا** فرمایا فتاوی کامل مین ہے یکرہ
التحدث بحدیث الدنیا فی المسجد الا للمعتکف وقت الحاجۃ لان النبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال التحدث فی المسجد بحدیث الدنیا یاکل الحسنات

بیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے

کما تاکل النار الحشیش یعنے مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے مگر واسطے
معتکف کے وقت حاجت کے کہ بے کہے کوئی چارہ نہو اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی بات کرنا مسجد مین کھاتا ہے نیکیون کو جیسے کہ
آگ کھاتی ہے گھاس کو بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس حدیث کا بیان اُسطرف کے
محدثون سے سُنا ہے کہ ہرگز ہندوستان مین نہ سُنا تھا یعنے جب تک کہ دنیا کی باتون
مین مشغول رہین گے تو اُسقدر ذکر و فکر سے باز رہین گے گویا کلام دنیا کا حسنات
کا مانع ہوا نہ یہ کہ جملہ حسنات اُسکے محو ہو جائین یہ مراد نہین ہے کیونکہ حسنات تو ثبت
یعنے لکھا چکے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این
فائدہ بنویس پس نوشتم۔

شب مذکورمین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تھا محمد متقی بیابانی گازرونی کہ ایک شخص اولیاء اللہ سے

Marfat.com

ہین اور مقام ولایت مین پہونچے ہوئے ہین واسطے تہنیت کے حضرت مخدوم کے پاس آئے اُنسے فرمایا کہ تو اتنا خلق سے بہاگتا رہتا ہے اب شہر مین رہ کیونکہ کمال یہ ہے کہ دل سے تو حق کے ساتہہ رہین اور تن سے ساتہہ خلق کے یہ مرتبہ انبیاء کا ہے وہ سب کامل حال ہوئے ہین اور مین دعا کرتا ہون کہ تجہکو قوت دے کہ تو درمیان خلق کے رہ سکے دعا یہ تہی اللھم قوہ فی سبیلک واجعلہ من المقربین لدیک والواصلین الیک۔

غرۂ ذی القعدہ روز پنجشنبہ کو

بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کل ما فرض اللہ تعالی واوجب رسولہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فھو فرض لازم وحتم واجب لا یسمع فیھا التفریط ای التقصیر ولا یرفع عنہ التکلیف بل کلما ازداد القرب ازداد طاعتہ یعنے جسچیز کو کہ اللہ تعالی نے فرض کیا اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واجب فرمایا وہ فرض لازم اور حتم واجب ہے یہ واسطے تاکید کے ہے معنی یہی ہین اور نہین تقصیر کرنا نہین پہونچتا ہے اور نہ اُس سے حکم تکلیف کا اُٹہایا جاتا ہے بلکہ جسقدر قرب زیادہ ہوگا اُسی قدر طاعت زیادہ ہوگی مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ کا کام کمال کو پہونچا تو انہون نے طاعت زیادہ کی یہانتک نوبت پہونچی کہ تہجد کے وقت سے جو مشغول ہوتے تو دوپہر بعد اسکے فرمایا کہ جبکہ وہ تطوع زیادہ کرتے ہین تو تکلیف جو کہ حکم ہے اُسکو کب ترک

Marfat.com

کرینگے پیغمبر جو کہ بہترین خلائق ہین اور ہمارے پیغمبر جو کہ سب پیغمبرون سے بہتر و برتر
ہین علیہم الصلوۃ والسلام اُنسے تو تکلیف موقوف ہی نہین کی تو دوسرے سے بہلا
کب موقوف کرین گے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو مکہ
مبارک سے آیا بہکر مین پہونچا تہا ایک خلق اشراف بہکر کی میری زیارت کے
واسطے آئی اور کہا کہ ایک درویش نزدیک قصبۂ الور کے ایک پہاڑ کے غار مین
رہتا ہے اور کہتا ہے کہ مجہسے نماز موقوف کر دی ہے جب مین نے یہ بات سُنی تو
مین نے قصد کیا طرف اُسکے گیا دیکہتا ہون کہ جملہ اکابر امرار اور بہت سے لوگ
برس رہے ہین ہجوم کے مارے بہزار حیلہ اُسکے پاس گیا اور بیٹہا پس مین نے کہا
کہ تو نماز کیون نہین پڑہتا ہے مین نے اُسکو سلام نکیا سن لیا تہا کہ وہ تارک صلوۃ
ہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ الفرق بین المؤمن و الکافر
الصلوۃ یعنے فرق درمیان مؤمن و کافر کے نماز ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ سید
میرے پاس جبریل آتے ہین اور بہشت کا کہانا لاتے ہین اور خدائے تعالے کا سلام
لاتے ہین اور کہتے ہین کہ نماز تجہسے موقوف کر دی اور تو مقرب ہوگیا مین نے اُس سے
کہا کہ تو بیہودہ مت بک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو موقوف ہی نہین
کی تجہہ جاہل سے بہلا کب موقوف کرینگے وہ تو شیطان ہے جو کہ آتا ہے اور کہتا ہے
کہ مین جبریل ہون جبریل فرشتۂ وحی ہین وہ سوا پیغمبر کے اور کسی پر نازل نہین
ہوتے ہین اور وہ کہانا جو وہ لاتا ہے گوہ ہے اُس درویش نے کہا کہ لذیذ ہے لذت

Marfat.com

رکہتا ہے مین نے اُس سے کہا کہ تو میری ایک وصیت نگاہ رکہہ مین نے کہا کہ جب
وہ آئے تو تو کہہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اُسنے قبول کیا مین لوٹ آیا اُسدن
مین تو نہ جا سکا دوسرے دن مین گیا وہ آیا اور میرے پانون پر گر پڑا واقعۂ حال
کہا کہ مین نے تمہاری وصیت یاد رکہی مین نے لاحول کہا تو وہ میرے روبرو سے
غائب ہو گیا اور وہ کہانا جو اُسنے دیا گُوہ ہو گیا میرے ہاتہہ سے گر پڑا اور سارے
کپڑے پلید ہو گئے پس اُسنے روبرو دعاگو کے توبہ کی مین نے اُسکا ہاتہہ پکڑا اُسکو
حجرے سے باہر لایا شہر الور کی آبادی مین لیگیا مین نے کہا اسجگہہ سکونت کر اور علم
سیکہہ اور مجلس علم مین حاضر ہو یعنے وعظ و درس سُن اور کچہہ کسب کر اس بیچارے
نے میری وصیت نگاہ رکہی اور کسب مین مشغول ہوا اور متاہل ہو گیا عثمان نام
نیکبخت تہا کہ اُسنے دعاگو کا کہا سُنا اندنون مین اُسنے انتقال کیا ہے اور با توبہ سلامت
گیا اور عاقبت اُسکی بخیر ہوئی یارون نے کہا کہ یہ سب برکت مخدوم کی تہی ورنہ
وہ راندہ ہوا تہا بعد اسکے فرمایا کہ جاہل کو نہ چاہیئے کہ بدون علم کے خلوت اختیار
کرے راہ پر خطر ہے اور فرمایا لا تکن من جہال الصوفیۃ فانہم لصوص الدین
وقطاع الطریق علی المسلمین قال عبد اللہ بن سہل التستری قدس اللہ
سرہ احذر واثلثۃ اصناف من الناس الجبابرۃ الغافلون والقراء
المداہنون المتصوفون الجاہلون یعنے تم تین گروہ کے آدمیون سے
بچو ایک تو جابر لوگ حق سے غافل کہ اُسکو جانتے ہین اور جبر و معصیت کرتے

Marfat.com

ہین اور اُسکی عقوبت سے غافل ہوتے ہین اور اُسکی جزا سے غافل ہین دوسرے
پڑہنے والے میل کرنیوالے طرف دنیا کے دنیا کے واسطے پڑہتے ہین نہ اسواسطے
کہ جہل سے باہر آئین المداھنۃ فی اللغۃ المیل یعنے میل کردن تیسرے کمل پوش
جاہل کہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے رہزن ہین ان تین گروہ سے حذر کرنا چاہیئے
مبادا کہ اُنکی شومی اثر کر جائے پس روے مبارک طرف مسعود درویش کے لائے
اور فرمایا مین نے سُنا ہے کہ تو کبھی کبھی نماز نہین پڑہتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے تو نماز موقوف ہی نہین کی مسعود سے کب موقوف کرینگے نماز پڑہ اور
یہ نماز راحت ومناجات ومعراج مؤمن کی ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام
یا بلال ارحنا بالاقامۃ وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام المصلی یناجی ربہ
وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام الصلوۃ معراج المؤمن یعنے آپنے فرمایا کہ
اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامت نماز سے اور یہ فرمایا کہ نماز پڑہنے والا مناجات
کرتا ہے اپنے رب سے اور یہ فرمایا کہ نماز مؤمن کی معراج ہے اور سارے انبیاء
وصحابہ وتابعین واصحاب صفہ اور دوسرے اولیاء سب نماز مین مستغرق ہوئے
ہین فرض ونفل مین اور اُنکا کام جو جگہہ پر پہونچا سو اسی کے سبب سے پہونچا
کما قیل لا وارد لمن لا ورد لہ یعنے جس شخص کے لئے ورد نہین ہے اُسکے دل
مین وارد نہین ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من چون
پس نشستم **ایضا** فرمایا چند دن ہوئے کہ تو نے رسالہ تمام کر لیا کچھہ اور سبق پڑہ

Marfat.com

مین نے عرض کیا کہ سبق احادیث نبوی کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا پڑہو مبارک ہوگا
مین نے شروع کیا حدیث شریف یہ تہی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ من
قال لا الہ الا اللہ اھتز العرش وتحرکت الحوت فی الارض السابعۃ السفلی
فیقول اللہ تعالی اسکن عرشی یقول کیف اسکن وانت لم تغفر لقائلھا
فیقول اللہ تعالی اشھد وایا اھل السموات انی غفرت لقائلھا یعنے جو شخص کہ
لا الہ الا اللہ کہے سلسلۂ محبت کو ہلائے تو عرش جنبش مین آئے الاھتزاز فی اللغۃ التحرک
یعنے جنبیدن ہلنا اور مچھلی ہلجاے جو کہ ساتوین زمین کے نیچے ہے پس اللہ تعالے
عرش سے کہے آسمین حیات پیدا فرمائے کیونکہ وہ تو جمادات سے ہے تو قرار پکڑ
میرے عرش عرش کہے کہ مین کیونکر قرار پکڑون حال آنکہ تو نے اس کلمے کے کہنے
والے کو نہین بخشا ہے پس اللہ تعالی فرماتا ہے گواہ ہوجاؤ اے آسمان والو بیشک
مین نے مغفرت کی واسطے کہنے والے اس کلمے کے بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف کے
محدث جسوقت حدیث شریف بیان کرتے ہین تو جب تک اسپر عمل نہین کر لیتے
ہین آگے نہین بڑہتے ہم بہی عمل کرین پس تین بار اس کلمے کو ساتہہ مدد کے ہمراہ
یارون کے کہا پہر ہاتہہ واسطے دعا کے اٹہائے اول و آخر مین درود شریف پڑہا
اللھنا توسلنا بھذہ الکلمۃ الطیبۃ ان تختم امورنا بھا بالایمان پس وے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این فوائد بنویس **ایضا**
روے مبارک طرف اس فقیر کے کیا اے فرزند مناسب ہے تجھے یہ کہنا

فائدہ

Marfat.com

کرتا ہون تو لے الذکر نوعان ذکر المحبین وذکر المحبوبین فاما ذکر المحبین بالمد لاجل النفی عما سوی اللہ تعالی لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ ومدھا ھُدمت لہ اربعۃ آلاف ذنب من الکبائر انکانت لہ وان لم تکن لہ فلاھل بیتہ وان لم تکن فلاقربائہ وان لم تکن فلاھل محلتہ وان لم تکن فلاھل دینہ حیثما کانوا وان لم تکن فرفع لہ درجۃ بمقدارھا واما ذکر المحبوبین فبالسرعۃ لانہ وصل ھو المقصود نفی عن قلبہ کل ما سوی اللہ تعالی یعنے ذکر دو قسم ہے ایک تو ذکر محبانہ ہے دوسرا ذکر محبوبانہ ہے پس ذکر محبانہ ساتھہ مد کے ہے واسطے نفی کے مد مین تاکہ جو کچھہ سوا خدا کے ہے وہ سب مد نفی مین منفی ہو جائے اول ساتھہ مد کے جتنا کہ کہے تو جو کچھہ سوا خدا کے خاطر مین ہے وہ منفی ہو جائے گا اور یہ جو کچھہ کہ خاطر مین سوا خدا کے ہے بمنزلۂ ذنب حال مقربون کے ہے کل ما یشغلک عن اللہ فھو صنمک یعنے ہر وہ چیز کہ اللہ تعالی سے تجھے مشغول کرے تو وہ تیرا بت ہے قولہ تعالی افرایت من اتخذ الھہ ھواہ یعنے کیا پس دیکھا تو نے اُس شخص کو کہ ٹھیرایا اُسنے معبود اپنا اپنے ہوائے نفس کو اسی ہوا کو جو کہ خاطر مین ہے سوا خدا کے بمنزلۂ خدا کے ٹھیراتے ہین پس واسطے ہدم گناہ کے کلمے کو ساتھہ مد کے کہین اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کلمے کو ساتھ مد کے کہے تو اُسکے چار ہزار گناہ کبیرہ ہدم کیے جائین رہا ذکر محبوبانہ سو وہ ساتھہ جلدی کے ہے اسلئے کہ محبوب تو مقصود کو پہونچا ہوا ہے اور جو کچھہ کہ سوا خدا کے

Marfat.com

ہے اُسکی خاطر منفی ہو چکی ہے پس اُسکو مد کے ساتھہ کہنے کی حاجت نہین ہے وہ
بسرعت کہتا ہے اور یہ بیت عربی کی فرمائی ؎ انتَ الحبیب ولکنی اعوذ
بہ ؛ من ان اکون مُحِبًّا غیر محبوب ؛ یعنے تو دوست ہے لیکن مین باز داشت
چاہتا ہون یعنی پناہ مانگتا ہون ساتھہ اُسکے اس سے کہ مین محب غیر محبوب ہؤن یعنے
تو مجھکو اپنا محبوب کر بعد ازان فرمودند محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اثبات کردہ
است وایمان آوردہ اگر گوید شاغل افتاد میخواہد انچہ جز خدا است آنرا ذکر میکند پس
رسول علیہ السلام را شاغل گویند کہ دیگر یاد در خاطر روا دارند ہرگز نہ دارند در ہدایت
بمد گویند و در نہایت بسرعت گویند پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند
من این فوائد بنویس **ایضا** المثل مایشبہ بہ الشئ یعنے مثل وہ چیز ہے جسکے
ساتھہ کوئی شئے تشبیہ دیجائے مین نے شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمہ اللہ تعالی سے یہ
شعر عربی سُنا ہے مناسب اس معنی کے مین نے پڑھا ؎ بمن یضرب الامثال
أَمَّنْ أَقِیسہ ؛ فاھل الدھر دونک الدھر ؛ بعد اسکے فرمایا کہ جس زمانے مین
دعاگو شیراز مین پہونچا تو چند مدت وہان مقیم ہو گیا قاضی شیرازی علامہ ہین سبق کا
درس دیتے ہین وہ دعاگو کی زیارت کے واسطے آئے ایک عزیز میرے پاس مصابیح کا
سبق پڑہتا تہا ان مثل امتی کالمطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ مین نے بیت
مذکور پڑہی چند ہزار دینار طشت مین بہرے ہوئے میرے واسطے فتوح الغیب
سمجھے کہ مین اُنکے حق مین کہتا ہون اور تواضع و بشاشت یعنی تازہ روئی بہت کی

Marfat.com

پس وہ طشت مع مال کے سید مسعود و سید حمید کے باپ نے لیا اور کہا کہ مین لڑکیون کا کار خیر رکہتا ہون مجہسے کہا کہ تجہکو خدا دیگا۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے (مثل امتی مثل المطر لا یدری اوله خیر ام آخره) قال العلقمی لا محل لهذا الحدیث علی التردد فی فضل الاول علی الاخیر فان القرون الاول هم المفضلون علی سائر القرون من غیر مریة ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم وانما المراد نفعهم فی بث الشریعة فالمراد وصف الامة قاطبة سابقها ولاحقها اولها واخرها بالخیریة انتهی وقال المناوی نفی تعلق العلم بتفاوت طبقات الامة فی الخیریة واراد به نفی التفاوت لاختصاص کل طبقة منهم بخاصیة وفضیلة توجب خیریتها کما ان نوبة من نوب المطر لها فائدة فی النماء لا یمکن انکارها (حم ت عن انس بن مالک (حم عن عمار) بن یاسر (ع عن علی طب عن ابن عمر) بن الخطاب (وعن ابن عمرو) بن العاص واسناده حسن انتهی من العزیزی **ایضاً** فرمایا۔ الهدی بضم الهاء وحرکة الدال الدین الحق قوله تعالی هدی للمتقین وبفتح الهاء وسکون الدال عام یتناول الحق والباطل والهدی معکوفا والهدی محله لقوله الله هو المعبود الحق ولهذا بنی معنی پارسی او خدائے پرستش پس روئے مبارک بسوئے فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس

Marfat.com

ایضا ایک عزیز مخدوم کی مدح کرتا تہا باین ترتیب قطب عالم وشیخ الشیوخ وسید السادات فرمایا کہ گدائے عالم کہو **ایضا** سبق عوارف کا ہوتا تہا بات اس آیت شریف مین تہی وتعیہا اذن واعیة سأل علی کرم الله وجهه من هذه الآیة کما نزل یارسول الله ما المراد من اذن واعیة قال یا علی جعل اذنك واعیة فقال کل ما اسمعت بعد ذلك ما نسیت قط یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ اذن واعیہ سے کیا مراد ہے آپنے فرمایا اے علی اللہ تعالی تیرے کان کو برتن علم کا کرے یعنے جو کچہہ تو سُنے وہ یاد رہے واعیہ وعاء سے ہے وعاء آوند یعنے برتن کو کہتے ہین پس حضرت علی نے فرمایا کہ بعد اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ لفظ فرمایا جو کچہہ مین نے سُنا اوسکو کبہی نہ بہولا **ایضا** سبق عوارف کا اس آیت مین پہونچا قولہ تعالی انزل من السماء ماء فسالت اَوْدِیَةٌ بقدرها فرمایا کہ اس آیت شریف مین دو قول ہین قال عبد الله ابن عباس رضی الله عنهما انزل نور العلم فقبضت القلوب بقدرفهمها وقال الشیخ ابو بکر الستری رضی الله عنه انزل نورا فطلبت القلوب بقدر همتها اس آیت شریف مین حضرت ابن عباس کا یہ قول ہے کہ اُتارا اللہ تعالے نے آسمان سے نور علم کا پس لیا دلون نے بقدر اپنی سمجہہ کے اور حضرت ابو بکر ستری نے فرمایا کہ اوتارا اللہ تعالی نے نور کو پس طلب کیا دلون نے بقدر اپنی ہمت کے لیکن قول اول صحیح تر ہے کیونکہ رئیس مفسرین کا قول ہے پس روے مبارک

Marfat.com

برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس **ایضا** فرمایا کہ یہ مشکل تہی
دعا گو کو **شیخ عبداللہ یافعی** قدس سرہ سے حل ہوئی ایک دن مین
اُن بزرگوار کی خدمت مین حاضر تہا اُنکو وضو کی حاجت ہوئی مین نے کہا یا شیخ
انت استاذی انا اَصُبّ الماء واُوضّؤک قال لا فانک ولد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ والہ وسلم فکیف امرتک یعنے مین نے عرض کیا اے شیخ آپ میرے اوستاد
ہین مین پانی ڈالون اور آپ کو وضو کراؤن فرمایا کہ نہین اسلئے کہ بیشک تو فرزند ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس مین کس طرح تجھکو حکم کرون شیخ واسطے وضو
کے گئے دروازہ حجرے کا بند کر دیا پس دعا گو نے پانی ڈالنے کی آواز سُنی جیسے کہ
کوئی دوسرا وضو کرائے جب وہ آئے تو مین نے پوچھا یا شیخ من وضّاک وصب الماء
فی الوضوء قال اقول لک انک ولد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم
وَضّانی الملائکۃ یعنے مین نے کہا کہ اے شیخ آپ کو کس شخص نے وضو کرایا اور وضو
مین پانی ڈالا کیونکہ مین نے پانی ڈالنے کی آواز سُنی جیسے کہ کوئی دوسرا آدمی پانی
ڈالے کہا کہ مین تجھسے کہتا ہون اگر اَور کوئی ہوتا تو مین نہ کہتا کیونکہ تو پیغمبر خدا کا فرزند
ہے مجھے فرشتون نے وضو کرایا یہ آواز اُنکے پانی ڈالنے کی تہی بعد اسکے فرمایا کسی را
کہ فرشتگان خدمت کنند ملوک و سلاطین کجا برآیند ضرورت ننگ کنند ؎
سر بر نیاورم ز سلاطین روزگار ۔ چون من زبندگان تو باشم کمینہ تر

حضرت امام یافعی کو فرشتون کا وضو کرانا

پھر خود روئے اور یار لوگ بہی روئے بعد اسکے یہ نظم عربی پڑہی ؎ کانت لقلبی

Marfat.com

اھواءُ مفرقۃٌ ؛ فاستجمعت اذ رأتک العینُ اھوائی ؛ یعنے میرے دل کی متفرق و پریشان خواہشین تہین سو جسوقت کہ میرے دل کی آنکہہ نے تجہکو دیکہہ لیا تو میری خواہشین جمع ہوگئین یعنے قبل دیدار کے پریشانی تہی بعد دیدار فائض الانوار کے دلجمعی ہوگئی ساری پریشان خواہشین جاتی رہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

ایضاً شب جمعہ تیسری تاریخ ماہ ذیقعدہ وقت تہجد کے

خدمت مین اُن امیر کے حاضر تہا بعد فراغ کے تین بار اس بیت کی تکرار کرتے اور فرماتے تہے کہ دعا کی اول و آخر مین درود شریف پڑہین ؎ مرا ہمتے بس بلند روزی کن ؛ ہمین من از تو ترا میخواہم ؛ ایک عزیز نے پوچہا کہ اس بلند ہمت سے کیا مراد ہے مطلقاً یا مقید جواب فرمایا کہ اس بلند ہمت سے محبوب کو چاہئے نہ دوسرے کو ساتہہ اُسکے اور یہ معنی ہمت بلند کے دوسرے مصرع مین ظاہر ہین بعد اسکے ایک عزیز نے اس بیت کے معنی کا التماس کیا ؎ بینی و بینک انّنی تبا عدنی ؛ فارحم بجودک انی من البین ؛ فرمایا کہ یہ بیت مجنون نے کہی ہے اس جگہہ انی سے حرف ناصبہ مراد نہین ہے یہ فعل ماضی ہے مشتق انین سے اور لغت مین انین کے معنی نالیدن ہین یعنے نالہ و فریاد کرنا یعنے میرے اور تیرے درمیان مین ایک نالش ہے جو کہ مجہے دور رکہتی ہے سو تو اپنے جوانمردی سے میری نالش و فریاد کو اُٹہا دے جو کہ فراق و جدائی کے سبب سے ہے لغت مین بین کے معنی فراق ہین

Marfat.com

جیسے کہتے ہین کہ وقع البین ای وقع الفراق بانت بزوجتہ ای فارقت
یہان بین ظرف مراد نہین ہے کیونکہ الف ولام بین ظرف پر نہین آتا ہے غرض اس
بیت سے یہ ہے کہ محب اپنا عدم چاہتا ہے اور بقاء بوجود محبوب چنانچہ مجنون
سے پوچھا کہ ما اسمک قال لیلے یعنے تیرا کیا نام ہے کہا لیلے یعنے وہ خود سے فانی
ہوگیا تہا خود کی کچھہ یاد نہ لایا لیلی کی محبت سے پُر ہوگیا تہا تو وہی نام بتایا اسلئے کہ
اُسکا ظاہر و باطن لیلی کی محبت تہی خود کی خبر نہ تہی دوسرا جو کہ خود کا غیر ہے اوسکی
یاد کب لائیگا یہ مقام محو ہے ع می ترا دوچہ کنم انچہ در آوند من ست ؎
کل اناء یترشح بما فیہ یہ قول ہم معنی مصرع مذکور کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ یہ بات
حقیقت مین خوب آتی ہے اور ایک وجہ انا الحق کی یہی ہے کہ خود سے فانی ہوگیا
اپنی کچھہ یاد نہ لایا دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے حکایت کرنیوالا تہا تیسرا
قول یہ ہے کہ منصور کو ندا سنوائی من یفدی لنا روحہ فقال الحلاج انا الحق
ای انا الثابت بفداء روحی یعنے کون ہے کہ ہمارے واسطے اپنی نازنین جان
کو فدا کرے تو حلاج بولا کہ مین حق ہون یعنے اپنی جان قربان کرنے کے واسطے
ثابت ہون اسی ثابت پر چلا گیا ؎ رو بر سر کنگرہ سر مردان بین ؎ نامردانرا
بپای خارے نرسد ؎ اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ حضرت ابویزید
بسطامی قدس سرہ نے سبحانی ما اعظم شانی کون معنی سے کہا فرمایا کہ اُس طرف
مین نے اسکی دو وجہین سُنی ہین ایک وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے

Marfat.com

حکایت کرنیوالے تہے اللہ کی صفت بیان کرتے تہے نہ اپنی کیونکہ پاکی اور عیب سے دوری خاص واسطے خدائے عزوجل کے ہے یہ قول تو فقہار کا ہے دوسری وجہ یہی ہے کہ جسکا ذکر ہو چکا یعنے خود سے فانی ہو گئے تہے اور ذاتِ حق کے ساتہہ باقی یہ قول مشائخ رحمہم اللہ تعالی کا ہے ؎ فانی زخود و بدوست باقی ۔ این طرفہ کہ نیستند و ہستند ۔ اگر ہستند ہم ایشان اندیں ۔ روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس کم کسی میداند۔

ایضاً مشائخ کی صفت کا ذکر نکلا

ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ کبیر قدس سرہ کے ساٹہہ اور شکر گانوں تہے کچہہ تو انعام کے اور کچہہ خرید کے اور شیخ فریدالدین رضی اللہ عنہ کے کچہہ نہ تہے جواب فرمایا کہ حدیث شریف مین ہے منجملہ کلمات قدسیہ کے کہ من خدمنی خدمتہ الدنیا کلہا یعنے جو شخص میری خدمت کرتا ہے تو ساری دنیا اُسکی خدمت کرتی ہے قال اللہ تعالی یا دنیا اخدمی من خدمنی ومن خدم غیری فاستخدمیہ من الکلمات القدسیۃ یعنے کلمات قدسیہ سے ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے دنیا تو خدمت کر اُس شخص کی کہ جو میری خدمت کرتا ہے اور جو شخص کہ میرے غیر کی خدمت کرے تو تو اُس سے خدمت لے بعد اسکے فرمایا کہ مراد اس خدمت دنیا سے خدمت ابنائے دنیا کی ہے اور اسی واسطے تو نہین دیکہتا ہے کہ سارے ابنائے دنیا ملوک و تجار خدمت مخلوق کی کرتے ہین پس دنیا اُنکے خدمت طلب

Marfat.com

کرتی ہے جبکہ وہ اُسکے غیر کی خدمت کرتے ہین تو وہ دنیا کے طالب ہین نیا اُنسے
خدمت چاہتی ہے بعد اسکے یہ ساری ابنائے دنیا فقرا رومشائخ طالبین آخرت
کو کچھہ دیتے ہین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ کبیر اور شیخ فرید دونو قطب ہوئے
ہین کیا حکمت ہے کہ شیخ کبیر کی تو دنیا خادمہ تہی اور شیخ فرید کی ظاہر مین نہ تہی
جواب فرمایا کہ مین نے اُس طرف سُنا ہے کہ دونو محبوب ہوئے ہین لیکن شیخ کبیر
اَحَبّ یعنے دوست تر تہے خدائے تعالی کو پس واسطے نظر نہ لگنے کے دانۂ سپند
دنیا اُنکو دیا تو نہین دیکھتا ہے کہ جب کوئی عورت خوبصورت ہوتی ہے تو اوسکا
دوست اُسکے چہرے پر سیہ دانہ رکھدیتا ہے تاکہ نظر نہ لگجائے اور چشم زخم اولیار
کی یہ ہے کہ جب وہ مقامات ولی مین دیکھتے ہین کہ اُسکا مرتبہ اُنسے بالاتر ہے
شیخ فرید قدس سرہ کو بہی فتوحات پہونچتے تہے اور بعض لوگ اس سے بہی کارہ
ہین اسلئے کہ دنیا نہوا ور کمال اسکو کہا ہے کہ بروجہ سیہ دانہ کے ہو۔

ایضا مناقب شیخ جمال الدین اوہدی قدس سرہ کا ذکر نکلا

کہ وہ اسرار کلی رکہتے تہے اُنہون نے کسی بادشاہ سے کوئی چیز قبول نہین کی چند
بادشاہ مزاحم ہوئے واسطے گانون وغیرہ کے اُنہون نے قبول نکیا آخر عمر مین
چند مدت قبول کیا اُنسے پوچھا کہ اتنی مدت مین تو آپنے قبول نکیا اب کیا ہے کہ قبول
کر لیا کہا کہ مین نے واسطے متابعت اپنے پیرون کے قبول کر لیا اُنہون نے
قبول کیا ہے جیسے شیخ بہاء الدین و شیخ صدر الدین و شیخ رکن الدین بعد چندے

Marfat.com

اُنہون نے وفات پائی الحمدللہ کہ اپنے پیرون کی متابعت پر گئے۔

چوتھی ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ وقت چاشت کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز شیخ زادہ فخرالدین گازرونی شرح کبیر چہل اسم کی پڑہتا تہا بات اسمار کی خاصیت مین تہی کہ جو کوئی ان اسمار کو پڑہے تو ملک فرشتونکا اُسکے زیر تصرف ہوجاے اور جن پری اُسکے مطیع و فرمانبردار ہوجائین جو کچہہ اُنسے کہے وہ بجالائین فرمایا کیا حاجت ہے کہ خدا کے سوا دوسرے سے التجا کرے یہ بات سُست ہمت کی ہے وہ تو نماز مین کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین یعنے ہم تجہی کو پوجتے ہین اور تجہی سے مدد چاہتے ہین کیون دوسرے سے استعانت کرے پس وہ مدعی کاذب ہے کہ جہوٹا دعوی کرتا ہے یون چاہیئے کہ ان اسمار کو پڑہے اور اللہ تعالی سے مدد چاہے نہ اُسکے غیر سے اسلئے کہ یہ بمنزلہ شرک خفی کے ہے بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف دعاگو نے شرح ان اسمار کی روبرو شیخ مدینہ عبداللہ سطری قدس سرہ کے گزرانی ہے یعنے اُنسے پڑہی ہے وہ شرح عربی ہے اوچہ مین بہی لایا ہون ایک دفتر لڑکون کی مان کے پاس ہے وہ اُسکو مخفی رکہتی ہے جو کوئی اُسکو دیکہہ لیتا ہے تو فتنے مین پڑتا ہے اور یہ شرح صحابہ و تابعین سے منقول ہے اُسمین اس طرح مذکور ہے کہ بعد ہر حرف کے ان اسمار سے ہزار بار کہے محبوب و مقرب ہوجاے اور یا حرف ندا کا اور واو عطف شمار مین نہین ہے سبحانک لا الہ الا انت بہی شمار مین نہین ہے اسلئے کہ وہ ابتدا مین بمنزلہ اسم اللہ

Marfat.com

کے ہے چاہیئے کہ ہر روز ان چالیس اسمون کو پڑہے واسطے تعظیم کے دعا گو بہی
پڑہتا ہے مین نے ایک وقت مقرر کر لیا ہے اور لڑکون کی مان بہی پڑہتی ہے
ایک عزیز نے پوچہا کہ جب بعد دہر حرف کے ہزار بار کہے اور ہر روز پڑہے تو حیوان
کا کہانا ترک کرے فرمایا کہ کہائے مگر وہ شرائط ہین کہ جو مین نے ان اسمار کے سوا
اور اسمار کی خاصیت مین کہی ہین بعد اسکے فرمایا کہ یہ شرح فارسی مختصر ہے تالیف
شیخ شہاب الدین مقتول سے جو کہ شیخ الشیوخ کے بہانجے تہے علیہما الرحمۃ منقول
ہے کہ بادشاہ وقت نے اُنپر سوا خندہ کیا اور اُنکو مار ڈالا اس جہت سے اُنکو مقتول
کہتے ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ان چالیس
اسم اعظم کو لکہہ لو اور ہر روز پڑہو ایک وقت معین کر لو کیونکہ مین پڑہتا ہون اور
لڑکون کی والدہ بہی پڑہتی ہے مین نے عرض کیا کہ لکہہ لیئے ہین فرمایا کہ مجہہ پر گزرانو
صحیح کر لو اور ہر روز ملازم پڑہو یعنے بے ناغہ پس مین نے خدمت مین گزرانی
صحیح کر لئے وہ اسمار یہ ہین سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یا ۱ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ
وَوَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ یَا رَبِّ یا ۲ اِلٰهُ الْاٰلِهَةِ الرَّفِیْعُ جَلَالُهٗ
یَا اِلٰهُ یا ۳ اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فِعَالِهٖ یَا اَللّٰهُ یا ۴ رَحْمٰنُ کُلِّ شَیْءٍ وَرَاحِمَهٗ
یَا رَحْمٰنُ یا ۵ حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا حَیُّ یا ۶ قَیُّوْمُ
فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِنْ عِلْمِهٖ وَلَا یَؤُدُهٗ یَا قَیُّوْمُ یا ۷ وَاحِدُ الْبَاقِیْ وَحْدَهٗ
لِکُلِّ شَیْءٍ وَاٰخِرَهٗ یَا وَاحِدُ یا ۸ دَائِمُ فَلَا فَنَاءَ وَلَا زَوَالَ لِمُلْکِهٖ

Marfat.com

وبقائہ یادائمُ ۱۰ یا صَمَدُ من غیر شبہٍ فلا شئ کمثلہ یا صَمَدُ
۱۱ یا بَارُّ فلا شئ کفوہ یُدانیہ ولا امکانَ لوصفہ یا بَارُّ یا ۱۲ کَبِیرُ
انتَ الذی لا تَھْتَدِی العُقُولُ لوَصْفِ عَظَمَتِہٖ یا کبیر یا ۱۳ بَارِئُ
النفوسِ بلا مِثَالٍ خَلَا من غیرہ یا بارِئُ یا ۱۴ زَاکِیُ الطاہرُ
من کل آفَۃٍ بقُدْسِہٖ یا زَاکِیُ یا ۱۵ کَافِی المُوَسِّعُ لما خَلَقَ لہ من
عَطَاءٍ فَضْلِہٖ یا کافِی یا ۱۶ نَقِیًّا من کل جَوْرٍ لَمْ یَرْضَہُ ولم یُخَالِطْہُ
فِعَالُہٗ یا نَقِیًّا یا ۱۷ حَنَّانُ انتَ الذی وَسِعتَ کلَّ شئ رحمۃً وَعلماً
یا حَنَّانُ یا ۱۸ مَنَّانُ ذا الاحسانِ قد عَمَّ کُلَّ الخلائقِ مَنُّہٗ
یا مَنَّانُ یا ۱۹ دَیَّانَ العِبَادِ کُلٌّ یقومِ خَاضِعًا لرغبتہ ورَھْبَتِہٖ یا دَیَّانُ
یا ۲۰ خَالِقَ مَنْ فی السمٰواتِ والارضِ کُلٌّ الیہ مَعَادُہٗ یا خالِقُ یا ۲۱ رَحِیمُ
کلَّ صَرِیخٍ ومَکْرُوْبٍ وغِیَاثُہٗ ومَعَاذُہٗ یا رحیمُ یا ۲۲ تَامُّ فلا تَصِفُ
الْاَلْسُنُ کُلَّ کُنْہِ جلالِہٖ وملکِہٖ وعزہٖ یا تَامُّ یا ۲۳ مُبْدِعَ البَدَائِعِ
الَّذِیْ بَرَءَ فی انشَائِھَا عَوْنًا من خلقہ یا مُبْدِعُ یا ۲۴ عَلَّامَ الغُیُوْبِ فلا یفوت
شئٌ من علمہ وحفظہ یا عَلَّامُ یا ۲۵ حَلِیْمُ ذا الاَنَاۃِ فلا یُعَادِلُہٗ
شئٌ من خلقہ یا حلیمُ یا ۲۶ مُعِیْدُ ما افْنَاہُ اذا برَزَ الخَلَائِقُ
لدعوتہ من مخافتہ وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم
سدا فاغشیناھم فھم لا یبصرون یا معید یا ۲۷ قَرِیْبُ المُجِیْبُ

Marfat.com

المُدَانی دُونَ کُلِّ شیٔ قُرْبُہ یاقریبُ یا[۲۷] **حَمِیْدُ** الفِعَالِ ذا المَنِّ
علی جمیع خلقہ بلطفہ یاحمیدُ یا[۲۸] **عَزِیْزُ** المَنِیْعُ الغالبُ علی امرہ
فلا شیٔ یعادلہ یاعزیزُ یا[۲۹] **قَاھِرُ** ذَا البَطْشِ الشدید انت الذی
لایطاق انتقامہ یاقاھِرُ یا[۳۰] **قَرِیْبُ** المُجِیبُ المتعالی فوقَ کل شیٔ
عُلُوُّار تفاعِہ یاقریبُ یا[۳۱] **مُذِلُّ** کِلِ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بقھر عزیر عزہ
وسلطانہ یامذلُ یا[۳۲] **نُوْرُ** کل شیٔ وھُدَاہ انتَ الذی فلق
الظلمات بنورہ یانورُ یا[۳۳] **عَالِیْ** الشامخُ فوق کل شیٔ عُلُوُّار تفاعہ یاعالی
یا[۳۴] **قُدُّوْسُ** الطاھر من کِل سُوْءٍ فلا شیٔ یُعادلہ من جمیع خلقہ
یاقدوسُ یا[۳۵] **مُبْدِیٔ** البَرَایَا ومُعِیْدَھا بعد فنائھا بقدرتہ
یامبدیٔ یا[۳۶] **مَحْمُوْدُ** فلا تبلغ الاوھامُ کُلَّ کُنْہِ ثنائہ ومجدہ
یامحمودُ یا[۳۷] **جَلِیْلُ** المتکبرُ عن کل شیٔ فالعدل امرہ والصدقُ
وعدُہ یاجلیلُ یا[۳۸] **کَرِیْمَ** العَفُوذَا العدلِ انت الذی ملأ کلَ شیٔ
عدلہ یاکریمُ یا[۳۹] **عَظِیْمُ** ذا الثناء الفاخر وذا العزِ والمجدِ والکبریاء
فلا یزال عزہ یاعظیم یا[۴۰] **عَجِیْبُ** فلا تنطق الألسُنُ بکل الائہ وثنائہ
یاعجیب یا[۴۱] **غِیَاثِیْ** عند کل کربۃ ومجیبی عند کل دعوۃ ومَعَاذی
عند کل شدۃ ورجائی عند تنقطع حیلتی اسألک بحق ھذہ الاسماء
الاعظم اَنْ تصلی علی محمد وعلیٰ ل محمد وان ترزقنی ایمانا دائما

Marfat.com

واما فامن عقوبات الدنیا والاٰخرۃ وان تحبس عنی ابصارَ الظَلَمۃ
والمریدین الی السوءَ اللھم ھذا الدعاء ومنک الاجابۃ وھذا الجھد ُمنکَ
التُکلان ولاحول ولاقوۃَ الا باللہ العلی العظیم فاللہ خیر حافظا وھو
ارحم الراحمین تین بار پڑہے اور تین بار حسبی اللہ رب نر دنے علما
وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد اس فقیر سے فرمایا کہ بعد تمام
ان اسمار کے اس عبارت کے ساتھہ توسل کرے کہ الھی تَوَسَّلْتُ بھذا الاسم
الاعظم ان تجعلنا من المقربین لدیک والواصلین الیکَ وان ترزقنی
ایمانا واما فا من عقوبات الدنیا والاخرۃ وان تصرفَ عنی ابصار الظَلَمۃِ
والمریدینَ بی السوءَ وان تصرف قلوبھم من شر ما یُضمرونہ الی خیر ما لا
یملکہ اَحَدٌ غیرکَ بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا پہر ہاتھوں کو مونہہ
اور بدن پر نیچے لائے اور اول وآخر مین درود شریف پڑہے پس روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ہر روز پڑہو اور اگر کوئی شخص آئے
مزاحم ہوئے تو اُسکو تعلیم کرو جیسا کہ تمنے مجھہ سے لیا اس فقیر نے قدمبوسی کی تو
یہ دعا فرمائی الھی افعل ولدی المعنوی سید علاء الدین من المقربین
لدیکَ والواصلین الیکَ وان تَختِمَ امرہ بالایمان وان تجعل عاقبتہ
بالخیر وان تقضیَ حوائجہ المشروعۃ بفضلک ورحمتک **ایضا** ایک
عزیز نے پوچھا کہ شیر پر سوار ہونا آیا ہے جواب فرمایا کہ جو کچھہ سوائے گھوڑے اور خچر

Marfat.com

اور گدھے کے ہے اُسپر سوار ہونا منع ہے خاصکر شیر تو درندہ ہے واسطے سوار ہونے کے نہین ہے قولہ تعالی والخیل والبغالَ والحمیر لترکبوھا

ایضا مولانا فریدالدین کی وفات کی خبر پہونچی **سورۂ تبارک** پڑہی اور ثواب بخشا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام سورۃ الملک تُدْعیٰ فی التوراۃ سورۃ المطھرۃ تطھر صاحبھا من الذنوب الماضیۃ والمستقبلۃ یعنے سورۂ ملک کو توراۃ مین سورہ مطہرہ کہتے ہین وہ اپنے پڑہنے والے کو گذشتہ وآیندہ گناہون سے پاک کرتی ہے دوگانہ جو کہ میت کی نیت سے پڑہتے ہین اُسکو ہر چند اوراد مین تلاش کیا نہ پایا تو دعا کی اللھم اغفرہ وارحمہ وتجاوز عما تعلم فانک انت العلی العظیم اور اول وآخر مین درود شریف پڑہا یعنے اے اللہ تو اُسکو بخشدے اور اُسپر رحم کر اور درگزر فرما اُسچیز سے کہ جسکو تو جانتا ہے پس بیشک تو ہی ہے برتر و بزرگ۔

سورۂ ملک کا ثواب مردہ کو بخشنا

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ سورۂ ملک کی فضیلت مین کئی حدیثین وارد ہوئی ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین اُنکو ذکر کیا ہے اور خاکسار نے طی الفراخ مین اُنکا ترجمہ لکھا ہے اور جامع صغیر مین دو حدیثین باین لفظ مذکور ہین (سورۃ من القرآن ما ھی الا ثلثون اٰیۃ خاصمت) ای حاجت و دافعت (عن صاحبھا) ای قارئھا الملازم لتلاوتھا بتدبر واعتبار (حتی ادخلتہ الجنۃ

Marfat.com

والتوفیق لقراءتها برحمة الله تعالی فلا اشکال (وهی تبارك) الذی بیده الملك (طس والضیاء عن انس) باسناد صحیح (سورة تبارك هی المانعة من عذاب القبر) عن قارئها اذا مات ووضع فی قبره (ابن مردویه عن ابن مسعود) باسناد حسن ایک حدیث سورۂ کہف کی فضیلت مین بہی باین لفظ مذکور ہے (سورة الکهف تدعی فی التوراته الحائلة) ای الحاجزة (تحول) ای تحجز (بین قارئها وبین النار) بمعنی انها تحاجج وتخاصم عنه کما فی روایة (هب عن ابن عباس) انتهی من العزیزی شرح الجامع الصغیر

ایضاً روز مذکور چہارم ماہ ذیقعدہ

کو وقت مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا حدیث شریف یہ تہی عن انس بن مالك رضی الله تعالی عنه انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ما من صوتٍ أحبَّ الی الله من صوتِ عبدٍ مذنبٍ تائبٍ اذا قال یا رب یقول من فوق عرشه لبیك انت عبدی کبعض ملائکتی انا عن یمینك وعن شمالك ومن فوقك ومن تحتك سَل تُعطَ انت اشهد کریا ملائکتی انی غفرت له فرمایا کہ حرف من زائدہ ہے اور ما نافیہ ہے اسم وخبر چاہتا ہے اسم اسکا صوت ہے اور خبر اُسکی احب ہے صوت بسبب اسم ما کے مرفوع ہے اور خبر ما کی منصوب ہے اور من فوق عرشه مبالغہ ہے یہ نہین ہے کہ الله عزوجل عرش کے

Marfat.com

اوپر ہے وہ تو مکان سے منزہ و پاک ہے انت عبدی کبعض ملائکتی اس سے
ملائکہ مقربین مراد ہین اسلئے کہ یہ بندہ تائب مقربین سے ہوگیا انا عن یمینک
ای عالم و حافظ یعنے مین عالم و نگہبان ہون ترجمہ حدیث شریف کا یہ ہے کہ نہین
ہے کوئی آواز بہتر و دوست تر طرف اللہ تعالی کے آواز سے بندے گنہ گار توبہ
کرنیوالے کے جبکہ وہ کہتا ہے اے میرے رب اللہ تعالی اپنے عرش کے اوپر سے
فرماتا ہے لبیک عبدی یعنے مین کہڑا ہون واسطے تیرے جواب کے تو اے میرے
بندے مانند میرے بعض مقرب فرشتون کے ہے مین تیرا نگاہبان ہون داہنے
طرف تیرے اور بائین جانب تیرے اور اوپر تیرے اور نیچے تیرے مانگ تو دیا جائیگا
مین تمکو گواہ کرتا ہون اے میرے فرشتو کہ بیشک مین نے واسطے اُسکے بخشش کی
قولہ تعالی ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین یعنے بیشک اللہ دوست
رکھتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکھتا ہے پاک لوگون ستہرائی کرنے والون کو
اول گناہ سے توبہ کرنیوالونکو یاد کیا واسطے اُنکے خاطر داری کی کیونکہ وہ تو نیاز
ہین اور یہ پاک لوگ ہین کہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہی نہین ہوئے میرے درگاہ
کے پرانے لوگ ہین اونکو اگرچہ آخر مین یاد کیا وہ تو رنجیدہ خاطر نہون کیونکہ وہ تو پرانے
ہین مثلا اگر ایک شخص تو گہر کا ہو اور دوسرا شخص مہمان تیرے پاس آئے تو تو
اُسکی تعظیم کریگا رہا گہر والا سو وہ تو اپنے گہر ہی کا ہے اور اگر بتقدیر الہی کوئی
صغیرہ گناہ بدون قصد و ارادے کے اُنسے ظہور مین آجاے تو وہ اُسی دم انابت

Marfat.com

کرین کیونکہ وہ بمنزلۂ زلتِ انبیاء کے ہے کہ بغیر قصد و تعمد کے وجود مین آجائے

وان الانبیاء لفی امانٍ من العصیان عمداً والعزال ای نفی

عصمۃٍ من اللہ تعالی یعنے انبیاء علیہم السلام قصداً گناہ کرنے سے مقرر امن و یکسوئی و علحدگی مین ہین بسبب عصمت و حفظ کے طرف سے اللہ تعالی کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی فرمایا کہ فرزند من لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا۔

ایضاً روز مذکور چہارم ماہ ذیقعدہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا سبق عوارف کا ہوتا تہا **بات فقہ و فقیہ کی فضیلت مین تہی** فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام ماعُبِدَ اللہ افضل من فقہٍ فی الدین ما نفی کا ہے اور عبد فعل ماضی مجہول ہے عبادت سے یعنے نہین پوجا گیا اللہ بہتر سبب فقہ سے دین مین حرف من سببیہ ہے یعنے بسبب فقہ کے عبادت کر سکتے ہین جہل سے عبادت کو کیا جائین ہرگز نہ جائین اور یہ حدیث شریف فرمائی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام لفقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد جاہل یعنے البتہ ایک فقیہ سخت تر ہے شیطان کے بہکانے پر ہزار عابد جاہل سے کیونکہ جاہل فرائض و واجبات و سنن و مستحبات و اختلاف اقوال کو کب جانیگا وہ کیا جانے کہ اجماع کیا ہے اور اتفاق کیا چیز ہے اتفاق عبارت ہے اپنے مذہب سے جیسے حضرت امام ابو حنیفہ

Marfat.com

اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور دیگر علماے مجتہدین رحمہم اللہ تعالی اور اجمع عبارت ہے چار مذہبون سے کہ جنپر عمل کرین فرمایا روی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ان یرد اللہ بعبد خیرا یفقہہ فی الدین یعنے اگر اللہ تعالی ارادہ فرماے ساتھہ کسی بندے کے نیکی کا تو اُسکو دین مین فقیہ کرتا ہے تاکہ وہ فقہ واسطے عمل کے سبب ہو جاے بعد اسکے فرمایا الدین مشتق من الدّون وھو ان یضع العبد نفسہ للہ تعالی یعنے دین مشتق ہے دون سے اور وہ یہ ہے کہ پست کرے اور ذلیل کرے بندہ اپنے نفس کو واسطے اللہ تعالی کے۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر مین حدیث شریف اول باین لفظ ہے ما عبد اللہ بشئ افضل من فقہٍ فی دین لان صحۃ العبادۃ تتوقف علیہ (ھب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دوسری حدیث باین لفظ مذکور ہے) فقیہ واحدٌ اشد علی الشیطان من الف عابد قال الطیبی رحمہ اللہ تعالی لان الشیطان کلما فتح بابا علی الناس من الاھواء وزین الشھوات فی قلوبھم بین الفقیہ المعارف مکائدہ فیسد ذلک الباب ویجعلہ خائبا خاسرا بخلاف العابد فانہ ربما یشتغل بالعبادۃ وھو فی حبائل الشیطان ولا یدری (ھ ت ہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور تیسری حدیث شریف باین لفظ ہے

Marfat.com

من یرد الله به خیرا) ای عظیما کثیرا (یفقهه فی الدین) ای یفهمه اسرار
مر الشارع وتفهیمه بنور ربانی (حم ق عن معاویة حم ت عن ابن عباس
ع عن ابی هریرة من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین) ای یفهمه علم الشریعة
یلهمه برشده) بباء موحدة اوله بخط المؤلف قبیه کالذی قبله شرف العلم
فضل العلماء وان الفقه فی الدین علامة علی حسن الخاتمة (حل عن ابن
سعود) قال العلقمی بجانبه علامة الحسن (من یرد الله بهدایه یفهمه)
ی فی الدین کما تقدم (السجزی عن عمر) باسناد حسن انتہی من شمس حر
لجامع الصغیر للعزیزی بعد اسکے فرمایا کہ ان یوما جاء اعرابی الی رسول الله
یلی الله علیه وآله وسلم فقال یا رسول الله اخبرنی من الفقه فقال
لیه السلام هذه الآیة فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال
رة شرا یره فقال الرجل حسبی هذه الآیة یا رسول الله فقال علیه السلام
قیه ذلک الرجل یعنے ایک دن ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
لے طرف آیا پس عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے خبر دین فقہ سے تو آپ نے یہ آیت پڑ
ی پس جو شخص ذرہ بھر نیکی کرے گا تو وہ اسکو دیکھیگا اور جو کوئی ذرہ بھر بدی
ریگا تو وہ اسکو دیکھیگا یعنے وہ اسکو پائیگا اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ما لهذا
الکتاب لا یغادر صغیرة ولا کبیرة الا احصاها ووجدوا ما عملوا
حاضرا ولا یظلم ربک احدا یعنے جسوقت لوگ نامۂ اعمال کو دیکھینگے تو ان

ہماری خرابی ہی کیا ہے اس نامۂ اعمال کو کہ نہ کسی صغیرہ گناہ کو چھوڑتا ہے نہ کسی کبیرہ
کو مگر اُسکو شمار کر لیا ہے اور جو کیا تہا اُسکو حاضر پایا اور ظلم نہین کرتا ہے رب تیرا
کسی پر پس اُس اعرابی نے کہا یا رسول اللہ یہ آیت مجھکو بس ہے پس آپنے فرمایا
اُسکے حق مین کہ یہ مرد فقیہ ہے یعنے اُسکو معلوم ہو گیا کہ نیک عمل کرین اور بد سے
بچین اور خیر و شر اُسکو معلوم تہا تو یہی آیت کافی ہے ؎ گر کار کنی پاک سخنے
بسیار ست ؎ ور می نہ کنی کتابہا خروار ست ؎ ع آنجا کہ کس ست یک حرف بس ست
قولہ تعالی مثل الذین حملوا التورٰۃ ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا
گدہا کیا جانے کہ میری پیٹہہ پر کیا بوجہہ ہے وہ تو نجاست کے نزدیک جاتا ہے اور
کہانے لگتا ہے قولہ تعالی کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال
انی بریٔ منک مثل بد عالم کی ایسی ہے کہ نفس کو معصیت کا حکم دے جب وہ
عاصی ہو جاوے تو قیامت کے دن نفس سے بیزار ہو کہ مین نے نہین کیا ہے
پس اُسکے ہاتہہ پانون گواہی دینگے قولہ تعالی تکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم
ہاتہہ کہیگا کہ اسنے نہ لینے کی چیز لی ہے پانون کہیگا کہ نہ جانے کی جگہہ گیا ہی مناسب
اُسکے یہ رباعی ہے ؎ دلا سر در گریبان کن بہ بین نفسک چہا کردہ ست ؎
برائے حرص دنیا را تمامت دین رہا کردست ؎ چہ منکر می شوی اے دل کہ
از من فعل بد ناید ؎ نکو بنگر خدائرا کہ ہر مو با تو گوا کردست ؎ قولہ علیہ السلام
کل عالم لم یعمل بعلمہ فہو شیخ تہ الشیطان یعنے جس عالم نے اپنے علم پر

Marfat.com

عمل نہ کیا تو وہ شیطان کا مسخرہ ہے خبر مین ہے کہ صحابہ جسوقت علم سے کوئی چیز سنتے تو اُسکو مقرون بعمل کرتے یعنے اُسپر عمل کرتے تہے بعد اُسکے آگے بڑہتے اور فرمایا بر ملا روز دادن کتاب پیش اوستاذ خواندن چنانکہ تو بر دعاگو میخوانی اور اجازت اُسکو کہتے ہین کہ اوستاد شاگرد کے ہاتہہ مین کتاب دیوے اور کہے کہ میری طرف سے رخصت ہے کہ تو دوسرون کو تعلیم کرے اور روبرو اُستاد کے پڑہنا اس سے اولے ہے بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ حدیثین جو کہ مین نے فضیلت فقہ و فقیہ مین ترتیب کین انکو لکہہ لو سب فائدے کام آئینگے پس مین نے لکہہ لین۔

پانچوین تاریخ ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا وقت خلوت یعنی تنہائی کا تہا ہم چند یار تہے حکایت بیان فرماتے تہے کہ دراع و دستار یعنے کرتہ و پگڑی جو کہ شیخ نصیر الدین نے دعاگو کو دیا تہا مین نے دکہایا تو سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور لے گئے اس طرف شیخ نصیر الدین سے ایسا اعتقاد رکہتے ہین کہ انکو قطب ہند کہتے ہین اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ نصیر الدین نے آپ کو اجازت و وکالت کب دی جواب فرمایا کہ جسوقت دعاگو شہر مین آیا تہا سلطان محمد کے حکم سے اور اُس جگہہ یعنی عرب مین چند آدمیون نے اُنکا خرقہ دعا لوگ واسطے دیا اور جسوقت کہ شیخ بمطلب سلطان تہتہ مین جاتے تہے اور خلقی تہی تو سلطان محمد کیا

Marfat.com

شیخ اثنائے راہ سے لوٹ گئے مخدوم والد دامت برکاتہ کے خانقاہ مین اوترے دعاگو سے فرمایا کہ اُجَدِّدُ لَکَ الاجازۃ یعنے مین تیرے واسطے اجازت کی تجدید کرتا ہون اور اجازت نامہ اپنے خط سے لکہہ کر دیا **ایضاً** ایک قلندر واسطے زیارت کے آیا اُسکو ابدال قتال کہتے ہین اُسنے کہنا شروع کیا کہ مین نے ایسا حج کیا اور عرفات مین یون وقوف کیا اور قدس خلیل و سراندیل مین ایسی ایسی زیارت کی فرمایا کہ اخفار کہنا اولی ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک درویش ولی اسی حج کو گئے جسوقت گہر مین آئے تو کہا کہ مین تجارت کے واسطے گیا تہا یہ نہ کہا کہ حج کے واسطے گیا تہا برادرم شرف الدین نے بہی حج کیا ہے کسی سے نہین کہتے ہین پوشیدہ رکہتے ہین مین جانتا ہون اور کوئی نہین جانتا ہے مگر اسوقت

ایضاً سلام کا ذکر نکلا

فرمایا کہ جسوقت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے چار یار کا سلام کہتا ہون تو برادر شرف الدین سلام کا جواب سنتے ہین اور مین بہی سنتا ہون اور جب واسطے مخدومون کے زیارت کے جاتا ہون تو بہی بدین عبارت جواب سنتا ہون السلام علیک یا ولی اللہ اور یہ جواب سنتا ہون کہ وعلیک السلام یا ولد رسول اللہ اور اسی طرح جبکہ واسطے زیارت شیخ نصیر الدین و شیخ نظام الدین و شیخ قطب الدین و شیخ فرید الدین و سید علاء الدین جادری و مولانا علاء کرمانی و مولانا حمید ناگوری اور دیگر اولیار کے جاتا ہون تو بہی بارہا سنتا ہون

Marfat.com

اور اس بار بھی مین نے سُنا نحن ولیناک وکن علینا وسمعت ذلک من کل المشائخ
یعنے ہمنے تجھکو ولایت دی اور تو چندے ہمارے پاس رہ اور سارے مشائخ
نے یہ کہا اور تعظیم واکرام کیا اور اس بارکہ دعاگو کو اس شہر مین دیر ہوئی ہے
اسکا بھید یہی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ تو چندے ہمارے پاس رہ اور مین چاہتا ہون
کہ ہمراہ تمہارے ایک رات شیخ نصیر الدین کی خانقاہ مین رہون ایضاً
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق پڑہ پس مین نے
شروع کیا ترتیب حدیث شریف کی یہ تہی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالے
عنہ انہ قال قال النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم من صلی الفجر ثم یقول
حین ینصرف لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا حیلۃ ولا احتیال ولا منجا
ولا ملجأ من اللہ الا الیہ سبع مرات الا رفع اللہ عنہ سبعین نوعاً
من البلاء مین نے پوچہا کہ حین ینصرف کیا ہے جواب فرمایا کہ حین ینصرف
ای حین یفرغ یعنے جو شخص کہ صبح کی نماز پڑہے پہر کہے جبکہ فارغ ہوجاے سات بار
اس دعا کو تو اللہ تعالی ستر قسم کی بلا اُس سے دفع کرے سات کو دس مین ضرب
دو تو ستر ہوتے ہین ہر بار کے کہنے مین دس بلاؤن کو اسکے وجود سے دور کریگا
اس فقیر نے پوچہا کہ حیلہ واحتیال ایک معنی ہین تکرار کیون ہے جواب فرمایا کہ
فرزند من احتیال ابلغ ہے حیلہ سے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لاکے
اور فرمایا فرزند من صبح کے وقت یہ دعا مجھکو یاد دلاؤ کہ مین پڑہون تم اور یاران دیگر

Marfat.com

بھی یاد کرلو اور بے ناغہ پڑہو مین نے عرض کیا کہ بندہ اس دعا کو یاد رکہتا ہے اور بے ناغہ پڑہتا ہے تو دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی ہر روز ستر قسم کی بلا تجہسے دور کرتا ہے اس حدیث کے حکم کے بناپر یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور پنجم ماہ ذیقعدہ مین **بعد نماز ظہر** کے بندہ خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق تہا تکوین ومکونات مین کلام تہا فرمایا قال عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنت نبیا وآدم بین الماء والطین وفی روایۃ بین الروح والجسد ایک عزیز نے پوچہا کہ بین الروح والجسد سے کیا مراد ہے جواب فرمایا کہ ہنوز روح جسد مین القا نہین ہوئی تہی یعنے حضرت ابن عباس نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین پیغمبر تہا اُس حال مین کہ آدم درمیان آب وگل کے تہے یا درمیان جان وتن کے۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے (کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد) قال المناوی یعنی انہ تعالی اخبرہ بمرتبتہ وھو روح قبل ایجادہ الاجسام الانسانیۃ کما اخذ المیثاق علی بنی آدم قبل ایجاد اجسامہم وقال العلقمی تنبیہ ما اشتہر علی الالسنۃ بلفظ کنت نبیا وآدم بین الماء والطین فقال ابن تیمیۃ والزرکشی وغیرہما

Marfat.com

من الحفاظ لا اصل له وكذا كنت نبيا ولا آدم ولا طين (ابن سعد حل عن
ميسرة الفجر) من اعراب البصرة (ابن سعد عن ابن ابى الجدعاء حب عن
ابن عباس) قال الشيخ حديث صحيح انتهى من شرح الجامع الصغير للعزيزى
بعد اسکے اس آیت شریف کے تفسیر بیان فرمائی قولہ تعالی واذ اخذ ربك من
بنی آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم
قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيامة انا كنا عن هذا غافلين او تقولوا
انما اشرك آباؤنا وكنا ذرية من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون
جسوقت کہ اللہ تعالی نے فرزندان آدم علیہ السلام سے عہد و میثاق لیا تو وہ حضرت
آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے بصورت ذرہ کے باہر آئے ذریت نسبت ہے طرف ذرہ
کے اُسدن اس حجر اسود کو عرش کے نیچے سے لائے اور یہ سفید و روشن تھا
اللہ پاک نے اس ذریت کو ندا کی کہ کیا میں نہیں ہوں پروردگار تمہارا سب نے
کہا کہ ہاں یعنے تو ہمارا پروردگار ہے مومن و کافر سب نے اقرار کیا تو اللہ پاک
نے فرشتوں کو گواہ کیا کہ مبادا جسوقت وہ دنیا میں جائیں تو مجھسے پھر جائیں اور
کہنے لگیں کہ ہم تو اس میثاق سے غافل تھے اور پیغمبروں کا میثاق یہ تھا قولہ
تعالی واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم من كتاب وحكمة ثم
جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال اقررتم
واخذتم على ذلكم اصرى قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معكم من الشاهدين

Marfat.com

یعنے اللہ سبحانہ نے پیغمبرون سے میثاق لیا اور فرمایا اے میرے نبیون کے گروہ
تم البتہ ایمان لاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُنکی مدد کرو اُنہون نے اپنی امت کو حکم
ایمان کا دیا پس محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُنپر پیش کیا آپ سینۂ مبارک آدم علیہ السلام
سے باہر آئے اس سبب سے آپ کو صدر معلی کہتے ہین اور امام بہی کہتے ہین یہہ
بیت قصیدۂ لامیہ کی پڑہی ؎ وختم الرسل بالصدر المعلی ز بنی ہاشمے
ذی جمال ز امام الانبیاء بلا اختلاف ز و تاج الاصفیاء بلا احتمال ز
پس ان پیغمبرون نے آپ سے مصافحہ کیا اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی
امت کو وصیت کی کہ بعد میرے ایک پیغمبر آئیگا تم اُنپر ایمان لائیو قولہ تعالی
واذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا
لما بین یدی من التورٰیۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد
پہر اولیاء رحمہم اللہ تعالے سے میثاق لیا اور فرمایا یا معشر اولیائی بماذا تشتغلون
فی الدنیا قالوا یا ربنا نحن عبادک فالعبد اختار عبادۃ مولاہ یعنی
اے میرے دوستو تم کس چیز مین مشغول ہوگے دنیا مین اُنہون نے جواب دیا
اے ہمارے پروردگار ہم تو تیرے بندے ہین پس بندہ اپنی مولی کی عبادت
کو اختیار کرتا ہے یعنے ہمکو اپنے خدا کے بندگی اختیار و پسند ہے سمی العبد
عبد العبادتہ یعنے بندے کا نام بندہ اسلیئے رکہا گیا ہے کہ وہ بندگی کرتا ہے
پس بندہ بجز بندگی کے اور کیا کرے اللہ پاک نے فرمایا اے عالی ہمتو تمنے خوب

Marfat.com

اختیار کیا مین تمکو سب سے بہتر روزی پہونچاؤنگا قولہ تعالی قل ما عند اللہ
خیر من اللھو و من التجارۃ و اللہ خیر الرازقین یعنے تو کہہ کہ جو چیز نزدیک
اللہ کے ہے وہ بہتر ہے بازی و بازرگانی سے یعنے اللہ تعالی کے نزدیک بازی
و بازرگانی اچھی نہین ہے مگر اُسکی عبادت بہتر ہے اور اللہ اپنی عبادت کرنیوالونکو
بہتر روزی دیگا بغیر کسب کے اور یہ بات واقعی ہے پس کوئی چیز عبادت سے بہتر
نہین ہے جیسا کہ کوئی قائل کہتا ہے ؎ پاے گرد آر و بنشین خوان نعمت
پیش تست ؎ اے کہ سرگردان برائے نان و شام چاشتی ؎ ع رزق
چو مقدر ست محور چندین غم ؎ پس جملہ خلائق مؤمن و کافر و صالح و فاسق سے
میثاق لیا اور وہ لوگ اپنا ہاتھہ اُس حجر اسود پر رکھتے تھے اور ہر ایک میثاق
یعنے عہد کرتا تہا پس کافرون فاسقون نے عہد توڑ ڈالا کافرون نے تو ایمان
سے اور فاسقون نے طاعت رحمان سے اُنکے عہد توڑنے کی شومی سے یہہ
سفید نورانی پتھر ظلمانی سیاہ ہو گیا بعد اسکے اس آیت شریف کی تفسیر بیان
فرمائی قولہ تعالی فقال لها و للارض ائتیا ای للسماء و الارض طوعا
او کرھا ای ترغیبا امر تکریھا فاجابت طینۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم من سرۃ الارض و السماء اتینا طائعین ای راغبین خیر
کارھین یعنے اللہ تعالی نے آسمان و زمین کو خطاب کیا کہ تم فرمانبرداری کرو
برغبت خواہ بدشواری پس جسد مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مٹی

Marfat.com

نے زمین کی ناف سے کہ جس جگہہ کعبہ شریف اب ہے آپ کی خاک مبارک اسی
جگہہ سے ہے جواب دیا اور اُس ناف زمین کے مقابل آسمان نے بہی کہا کہ ہم
فرمانبرداری کرینگے بطوع و رغبت نہ بدشواری بعد اسکے فرمایا اگر کوئی سائل
سوال کرے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو مدینۂ مبارک مین آرام فرمایا ہے
آپ کی خاک پاک مکۂ مکرمہ سے کیونکر لے گئے تو ہم جواب دینگے کہ جس زمانے مین
حضرت نوح علیہ السلام کا طوفان ہوا تو اس پانی نے موج ماری اور حضور کی
طینتِ پاک کو مدینۂ مبارک مین ڈالدیا اُس جگہہ کہ جس جگہہ اب آپ کی قبر مبارک
ہے پس آپکو مکی بہی کہتے ہین اور مدنی بہی جسوقت کہ خاک پاک نے جواب دیا تو
سوقت مکے مین تہے اور جب طوفان کے پانی نے موج ماری تو اُسکو مدینے مین
لیگیا پس اصل طینت کی جہت سے کہ مکے سے تہے آپ کو مکی کہتے ہین اور اس جہت
سے کہ قرار طینت کا مدینے مین ہوا مدنی کہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ آپ کو اُمّی بہی
کہتے ہین یعنے مکی اسلیئے کہ نام مکۂ مبارک کا قرآن شریف مین اُم القری ہے اے
اصل القری الام الاصل معنی یہ ہین اور بعض یہ معنی نہین جانتے ہین کچہہ اور کہتے
ہین بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند یہ آیتین جو مین نے
بیان کین انکو لکہہ لو غریب ہین پس مین نے لکہا بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو نے عوارف
شیخ عبداللہ مطری کے روبرو پڑہی ہے اصل نسخے سے جو کہ روبرو مصنف یعنی
شیخ الشیوخ کے گذرا ہوا ہے بعد اسکے شیخ مدینہ عبداللہ مطری نے وفات کے وقت

Marfat.com

صیت کی کہ اس عوارف کو شیخ مکہ عبد اللہ یافعی کے پاس بہیجدینا قدس اللہ روحہا
ور کہا کہ اس عوارف کو نزدیک سید جلال الدین کے پہونچاؤ شیخ مکہ نے ایک حاجی
کے ہاتھہ بہیجدی اُس حاجی نے عوارف دعاگو کو پہونچائی وہ نسخہ میرے فرزند
محمود کے پاس ہے کسی کو نہین دیتا ہے وہ نسخہ نہایت موجہ یعنے عمدہ ہے اُسمین
پہہ زیادتی و کمی نہین ہے۔

چھٹی رات ماہ ذیقعدہ منگل کی رات تہجد کے وقت

دہ خدمت مین حاضر تہا گفتگو دیوانہ و دیوانگی مین تہی فرمایا کہ دیوانے عجب
گ ہین ایک دیوانے سے مین نے یہ رباعی سُنی ہے ؎ این دولت
یدلی بہر دل نہ دہند ؛ وین نزلہ نخفتگان منزل نہ دہند ؛ در عالم عشق آنچہ
ہ عقلان راست ؛ زان ذرہ بصد ہزار عاقل نہ دہند ؛ پہر روے مبارک
رف اُس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من رباعی لکہہ لو ایک دیوانے سے مین نے
نی ہے پس مین نے لکہہ لی **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ یہ حدیث صحیح ہے
ولہ علیہ السلام من تزهد بغیر علم جن فی اخر العمر او مات دخل
ل الکفر جواب فرمایا کہ خبر مین ہے یعنے جو کوئی زہد و پارسائی اختیار کرے
یر علم کے تو وہ آخر عمر مین دیوانہ ہو جائے یا مرے تو کفر مین داخل ہوا **ایضا**
رمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر نماز وتر ایک رکعت بہی ہے اما
پہلے کی دو رکعتون کو سنت ، تر کہتے ہین اور ہمارے آخر رات مین جماعت

Marfat.com

ہوتی ہے تو وہی ایک رکعت پڑہتا ہے اور اُس طرف مشائخ و محدث بھی پڑہتے
ہین جبکہ صبح قریب ہوتی ہے اور اول رات مین وتر پڑہتا ہون پھر لیٹ جاتا ہون
اسواسطے کہ شاید فوت و موت ہو تو وتر گردن سے تو ساقط ہو جاے اور جب
آخر رات مین تہجد پڑہتا ہون تو پھر وتر کو پھیرتا ہون جبکہ وقت وسیع و کشادہ
ہوتا ہے تینون رکعتین پڑہتا ہون اور یہ مخدوم کا معمول ہے اسلیئے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ اجعلوا الوتر اٰخر صلوتکم یعنے تم وتر
کو اپنی آخر نماز کرو تاکہ ختم وتر پر ہو اور یہ طریقہ مستحب ہے کیونکہ خبر مین ہے کہ ایک رات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار وتر پڑہا ایک بار تو متصل وقت نماز
عشا کے اور دوسرے بار جبکہ گھر مین تشریف لائے اور دوگانہ شکر کا ادا فرماتے
تہے اور وتر کو پھر پھیرا اور تیسرے بار جبکہ تہجد ادا کیا تو پھر وتر پڑہا اور یہی حدیث
مذکور فرمائی دعا گو اول رات مین بعد وتر کے دو رکعت بیٹھکر پڑہتا ہے اور نیت
تشفیعا للوتر کی کرتا ہے معنی مین وہ ایک رکعت ہو جاتی ہے اسلیئے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ
القائم پس وہ تین رکعتین اس ایک کے ساتھ چار نفل ہو جاتے ہین اور آخر رات
مین بعد تہجد کے جو پڑہتا ہون تو بعد اُسکے دو رکعت نہین پڑہتا ہون وہ صریح
وتر ہو جاتا ہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا کہ فرزند من
لکہہ لو اور تم بہی کرو جیسا کہ مین کرتا ہون پس مینے خدمت کی یعنی سلام کیا اور لکہہ لیا

Marfat.com

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر مین حدیث اول باین لفظ ہے (اجتمعوا اخرج مسلم وتم باللیل) ای تھجد کم فیہ (وترا) والوتر سنۃ مؤکدۃ عند الشافعیہ وواجب عند الحنفیۃ واقلہ رکعۃ واکثرہ احدی عشرۃ ووقتہ بین صلوٰۃ العشاء ولو مجموعۃ مع المغرب وطلوع الفجر والافضل تاخیرہ لمن وثق باستیقاظہ وان فاتتہ الجماعۃ فیہ وتعجیلہ لغیرہ (ق د عن ابن عمر) بن الحبیب

چھٹی ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت مین اس امیر کے حاضر تہا چاشت کی نماز ادا کر رہا تہا اسی اثنا مین فرمایا کہ **وقت چاشت کا استوا تک** ہے ایک عزیز نے پوچہا فقہ مین ہے یکرہ الصلوٰۃ عند الاستواء یعنے استوا کے وقت نماز مکروہ ہے عند بمعنی قرب ہے جواب فرمایا کہ اس جگہہ عند بمعنی وقت استوا کے ہے محض استوا مراد ہے اسلئے کہ استوا یعنی دوپہر سے پہلے نماز درست ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا کہ فرزند من لکہہ لو یہ غریب ہے جوکہ مین نے کہا پس مین نے لکہہ لیا جب نماز چاشت سے فارغ ہوئے تو پہر طرف متوجہ ہوئے فرمایا آج مین نے واقعہ مین دیکہا کہ ایک ولی اللہ کے مکان مین پہونچا ہے اور حجرۂ خانقاہ دعاگو مین اترا ہے اور مکے مین دعا کو ہا تہا صاحب کرامت ہے اور لڑکون کی مان تیمارداری کرتی ہے اور کہتی ہین

Marfat.com

کہ مین دہلی مین نہین آتی ہون اسلئے کہ کام کا ہجوم ہے ان شاء اللہ جسوقت مخدوم
لوٹ آئین گے تو اسی جگہہ دیکہہ لون گی پس اس فقیر نے اُسی وقت تاریخ لکہہ لی
چہٹی ماہ ذیقعدہ کی تہی واقع مین ایسا ہی تہا بعد چندی خبر پہونچی کوئی شخص گہر
سے آیا بعد اسکے فرمایا مین نے سُنا ہے کہ سلطان پہرا ہے ان شاء اللہ ہم جلد تر
لوٹین گے **ایضا** روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن سبق
پڑہو پس مین نے شروع کیا ترتیب حدیث شریف کی یہ تہی عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مَن قال
فللہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین وله الکبریاء فی السموات والارض وهو العزیز
الحکیم للہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین وله العظمة فی السموات
والارض وهو العزیز الحکیم للہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین وله النور فی السموات والارض
وهو العزیز الحکیم ثم قال اجعل ثوابها الولدی لیبلغ للوالدین علیه حق الاداء الیهما
وانتم برهما فان قالها ثلث مرات وجعل ثوابها للمؤمنین والمؤمنات
ادخل اللہ تعالی علی القبور من الموحدین الضیاء والنور والفسحة
ومن زاد فعلی قدر ذلک من الثواب بعد اسکے روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزندمن ایک بار تعلیم کرتا کہ ہم ماں باپ کو ثواب بخشین
یہ فقیر تلقین کرتا تہا مخدوم مع یارون کے پڑہتے تہے پہر روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزندمن تین بار اور تلقین کرتا کہ ہم سارے اہل ایمان کو

دعا برائے ایصال ثواب بہ پدر و مومنین و مومنات

Marfat.com

ثواب بخشین اور فرمایا کہ اُس طرف محدث جب حدیث شریف پڑہتے ہین تو آگے نہین
پڑہتے جب تک کہ اُسپر عمل نہ کرلین ہم بہی اُنکی موافقت کو نگاہ رکہتے ہین بعد اسکے
فرمایا کہ اس دعا کو واسطے ہر میت کے پڑہین تاکہ اُسکے لئے اُسکی قبر کو فراخ و روشن
کرین اور دعا گو ہر میت کے واسطے پڑہتا ہے اور اُسکو ثواب بخشتا ہے اور اس
دعا کو دعا گو نے سید علی مدنی کی نیت سے پڑہا نور قبرہ وضیء یعنے اُسکی قبر منور
اور فراخ ہو گئی یہ دعا مخدوم کا معمول ہے بعد اسکے روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من اس دعا کو یاد کرلو اور میرا طریقہ نگاہ رکہو ہر میت
کی نیت سے پڑہو مین نے عرض کیا کہ بندۂ کمینہ یاد رکہتا ہے فرمایا الحمد للہ اس
فقیر نے پوچہا کہ ضیاء و نور کے ایک معنی ہین فرق تکرار کا کیا ہے جواب فرمایا فرزند
من ضیاء انور ہے نور سے یعنے نور تو روشنی ہے اور ضیاء زیادہ تر روشنی کو کہتے
ہین اور یہ آیت شریف پڑہی وجعل الشمس ضیاء والقمر نورا اسلئے کہ سورج
زیادہ تر روشن ہے چاند سے پس ساتہہ ضیاء کے استعمال آیا ترجمہ حدیث شریف
کا یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس دعا کو ایک بار پڑہے اور ثواب اس دعا کا
ماں باپ کو بخشے تو اُسکے ماں باپ کا اُسپر کوئی حق نرہے مگر اُسنے اوا کیا ہو
جو کوئی اس دعا کو تین بار پڑہے اور سارے ایمان والونکو ثواب بخشے تو اللہ تعالے
اس دعا کے پڑہنے کی برکت سے موحدون کی قبرون مین سورج اور چاند کی

Marfat.com

روشنی کے مثل روشنی داخل کرے اور اُنکی قبرون کو فراخ کردے آور جو کوئی تین بار سے زیادہ پڑہے چار بار یا پانچ بار یا زیادہ تو اُسی قدر ثواب زیادہ پائے بعد اسکے روے مبارک طرف حاضرین مجلس کے لائے اور فرمایا کہ فرزند من سید علاء الدین اہل علم ہے اور صحبت مین دعاگو کے مجدّ یعنے کوشش کرنیوالا رہتا ہے اور چار کتابین مجھسے پڑہین اور چند کتابین سماع کین اور دو اعتکاف اربعین ہمراہ دعاگو کے کئے مین نے اُسکو اپنی طرف سے وکیل کیا اس فقیر نے قدمبوسی کی تو فرمایا فرمایند فرزند من خدائے تعالی ان شاء اللہ تعالی بر دہد یعنے اللہ تعالی تمکو اسکا پہل دیگا پھر مین اپنے حجرے مین لوٹ آیا یاران بزرگ آئے مجھسے مصافحہ کیا اور کہا کہ تو ہمارے واسطے دعوت کر تاکہ ہم تیرا گھر دیکھہ لین کہ آمد و شد رہے تو ہمارے پاس آئے ہم تیرے پاس آئین مین نے قبول کیا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ساتوین ماہ ذیقعدہ شب چہارشنبہ تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق فرماتے تہے بات اسمین تہی کہ الصوفی هو المقرب وما ذُکر الصوفی فی القران لانه رفض الصوفی ووضع المقرب قوله تعالی فاما ان کان من المقربین ای من الصوفیین والصوفیة شهدوا ای حضروا اشمعوا قوله تعالی ولو علم الله فیهم خیرا لاسمعهم قال بعضهم لفتح اذانهم للاستماع قوله تعالی ان فی ذلك لذکری لمن

Marfat.com

کان لہ قلب ای قلب حاضر مع اللہ او القی السمع وھو شھید ای القی اللاذان
للاستماع من ھو حاضر وفی قول لمن کان لہ قلب ای قلب سلیم وقیل
سالم عن الاغراض والامراض وذلک قلب الذی ینفع یوم لا ینفع مال
ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم وفی قول قلب سلیم ای لدیغ مشتاق
یعنے دل مار گزیدہ شوق حق سے اور درد محبت سے ایسے ہی دل پر دوزخ
نامہربان مہربان ہوجاتی ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ بالنار
خوفی قوم فقلت لھم ز النار ترحم من فی قلبہ نار ز ای نار جھنم
تشفق من فی قلبہ نار المحبۃ یعنے دوزخ کی آگ اس شخص سے ڈرتی ہے کہ
جسکے دل میں محبت کی آگ ہے یہ وہی دل مار گزیدہ محبت حق کا ہے باتوجہ اور
اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے بار ہا دعا میں چاہا ہے
اور فرمایا اللھم اجعل فی قلبی نائحۃ تعلیما للامۃ یعنے آپنے واسطے تعلیم امت
کی یون فرمایا کہ اے بار خدایا تو میرے دل میں عشق کا درد اور الم محبت کا شوق
کردے تاکہ وہ بھی اس بات کو واسطے متابعت اپنے پیغمبر کے خدائے تعالی سے
مانگیں کہ محبوب حق ہوجائیں اسلئے کہ آپ کا قول پاک ہے فاتبعونی یحببکم اللہ
ای اتبعونی یا امتی قولا وفعلا وحالا حتے تصیروا محبوبین للہ تعالی
یعنے اے میری امت تم میری پیروی کرو قول وفعل وحال میں تاکہ تم خدائے
عزوجل کے محبوب ہوجاؤ اور یہ آیت شریف پڑھی وما ینطق عن الھوی

Marfat.com

ان هوالا وحی یوحیٰ ای مایتکلم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بکلام
عن هوی النفس یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی بات ہوائے نفس
سے نہین فرماتے ہین ان نافیہ بمعنی لیس ہے اسلیئے کہ بعد اسکے الا واقع ہوا ہے
ای لیس یتکلم الا بوحی یوحی من ربہ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہوائے نفس سے نہین کہتے ہین مگر یہ کہ طرف سے اللہ تعالی کے وحی آئی ہو پس
آپکا قول بہی وحی سے تہا اور فعل وحال بہی وحی سے تہا بعد اسکے فرمایا کہ لفظ
اِنْ چار قسم ہے ایک اِنْ نافیہ ہے دوسرا اِنْ شرطیہ تیسرا زائدہ چوتہا اِنْ مخفف
اِنَّ مثقلہ سے پس اِنْ نافیہ کو باظہار نون پڑہین یہ بمعنی لیس ہے او بعد اوسکے
اِلَّا واقع ہوتا ہے جیسے یہ آیت شریف ان هوالا وحی یوحی ای ماهو اور
ان شرطیہ کے نون کا اظہار نہ کرین خفی پڑہین یہ ان اپنے فعل کو اور فعل جزا کو
جزم کرتا ہے اگر فعل مستقبل ہو کقولہ تعالی ان یشأ یذهبکم کلاهما فعلان
مستقبلان فیجزمان احدهما فعل الشرط والثانی جزاء الشرط یعنے
دونو فعل مستقبل مجزوم ہین ایک فعل شرط ہے اور دوسرا جزائے شرط اگر ان
شرطیہ فعل ماضی پر داخل ہو تو اگر جزا بہی فعل ماضی ہے تو دونو اپنے حال پر رہینگے
اسلیئے کہ لفظ ماضی کا اپنے حال سے بدلتا نہین ہے مگر مستقبل کے معنی مین ہو جاتے
ہین کقولہ تعالی ان کنتم آمنتم باللہ آن کان قمیصہ قد من دبر
کنتم اور کان فعل شرط ہین اور آمنتم اور قد شرط کی جزا ہین اور اگر ان دونون

Marfat.com

فعلون سے ایک فعل مستقبل ہو تو اُسکو جزم کریگا کقولہ تعالی ان کنتم تؤمنو ا
پس کنتم فعل شرط ہے اور تؤمنوا جزاے شرط ہے آور اگر جزا نہو تو اپنے اُسی فعل کو
جزم کریگا کقولہ تعالی وان تدعھم آور ان مخففہ ثقیلہ سے فعل ماضی مین ہوتا
ہے اور اگر اسم مین ہو تو مشدد ہوتا ہے واسطے تحقیق فعل کے کہ ثقیل ہے آن
ثقیلہ کو خفیفہ کرین تو بغیر تشدید کے پڑہین اور بعد اُسکے لام تاکید کا واقع ہوتا ہے
کقولہ تعالی وان کنتَ من قبلہ لمن الغافلین یعنے ہر آینہ تہا تو اے محمدؐ پہلے
نزول قرآن سے البتہ غافلون سے آوران زائدہ کے کچہہ معنی نہین ہوتے ہین
واسطے وزن شعر کے یا کسی اور مصلحت کے لاتے ہین اور اُسکے کچہہ معنی نہین ہوتے
ہین کما قال الامام ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی ؎ ما ان ندمتُ
من السکوت بمرۃ ؛ ولقد ندمتُ من الکلام مرارا ؛ ای ما ندمت
ان زائدہ ہے کچہہ معنی نہین رکہتا ہے واسطے وزن شعر کے لائے ہین یعنی حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مین پشیمان نہین ہوا خاموشی سے ایک بار
اور البتہ مقرر پشیمان ہوا بات کرنے سے بارہا بمرۃ کی بے زائدہ ہے خبر ما کی جہت
سے لائے ہین قولہ تعالی وما اللہ بغافل بے زائدہ ہے آن زائدہ قصیدہ
لامیۂ علم کلام مین بہی واقع ہوا ہے ؎ وما ان جوہرٌ ربی وجسمٌ
ولا کلٌ وبعضٌ ذو اشتمال ؛ ای ما جوہرٌ ان زائدہ ہے یعنے یہ اپنا رب کا
نہ جوہر ہے نہ جسم ہے مثل ہمارے اور نہ کل ہے اور نہ بعض ہے یعنے اوس کی

فائدہ

Marfat.com

ذات پاک کو نہ کل کہتے ہین نہ جز اسلئے کہ اُسمین تشبیہ ہوتی ہے یہ قول بد مذہبون کا ہے باطل ہے ہم اس آیت شریف سے اُنکے قول کو باطل کہتے ہین قولہ تعالی لیس کمثلہ شئ کاف تشبیہ کا ہے اور مثل بہی تشبیہ ہے دونو واسطے تاکید کے ہین ای لیس مثل مثلہ شئ فالجوھر والجسم شئ فلا یرد یعنے نہین ہے مثال مثل اُسکے کوئی چیز پس جوہر و جسم ایک شے ہین پس وارد نہوگا بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من غریب ست این ہمہ کہ گفتم باجہار نوع لفظ اِن ہمہ بنویسید پس نبشتم۔

ساتوین ماہ ذیقعدہ روز چہارشنبہ وقت چاشت کی

بندہ خدمت مین حاضر تہا سبق عوارف کا فرماتے تہے گفتگو نماز ظہر مین تہی فرمایا نقل من فتاوی الکامل لا یدخل وقت الظھر بعد ما زالت الشمس حتی یصیر ظل جدار عشرۃ اذرع ذراعًا واحدًا فدخل وقت الظھر وھو الاصح وعلیہ الفتوی وفی روایۃ لا یدخل وقت الظھر حتی لا یخرج الظل الاصلی کلما خرج ذلک دخل وقت الظھر یعنے فتاوے کامل سے نقل ہے کہ وقت ظہر کا داخل نہین ہوتا ہے بعد ڈہلنے سورج کے یہانتک کہ دس گز کی دیوار کا سایہ ایک گز نہ ہو جائے یہ قول صحیح تر ہے اور اسی پر فتوی ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ داخل نہین ہوتا ہے وقت ظہر کا یہانتک کہ سایۂ اصلی نہ نکلجاے جب وہ نکلجائے گا تو ظہر کا وقت آجائیگا سایۂ اصلی کا پہچاننا سوج

Marfat.com

کے گردش کی نسبت پر ہے ہر برج مین اور یہ متفاوت ہے کم زیادہ ہوتا ہے دن
جتنا زیادہ تر بڑا ہوگا اوتنا ہی سایہ اصلی زیادہ تر چھوٹا ہوگا اور جسقدر دن زیادہ تر
چھوٹا ہوگا اُسی قدر سایہ اصلی زیادہ تر بڑا ہوگا درازی سایۂ اصلی کی ساڑھے
دس قدم سے بڑھکر نہین ہے اور کوتاہی اُسکی ڈیڑھ قدم سے گھٹ کر نہین ہے
پس جو شخص چاہے کہ سایۂ اصلی کو پہچانے تو ہموار برابر زمین مین سر بند سر
سے اوتار ڈالے اور آفتاب کی طرف پیٹھ کرے پھر اپنا سایہ دیکھے کہ کہانتک
ہے وہان نشان کر دے پھر قدم سے شمار کرے دریافت کر لیگا جیسے کہ دعا گو
کہتا ہے کہ تو نے قدم دیکھہ لئے جب تک کہ سایۂ اصلی باہر نہین ہو جاتا ہے
ظہر کی نماز مین شروع نہین کرتا ہون تاکہ باتفاق وقت آجاے بعد اسکے
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزندمن یہ دونون رسالے
فتاوی کامل کی لکھہ لو غریب ہین اور قدم کے برج بھی لکھہ لو آپنے ایوان

حمل ۳۱	ثور	جوزا ۳۲
ساڑھے چار قدم	ڈیڑھ قدم	اڑھائی قدم
سرطان ۳۱	اسد ۳۱	سنبلہ ۳۱
	اڑھائی قدم	ڈیڑھ قدم
میزان ۳۰	عقرب ۳۰	جدی ۲۹
ساڑھے چار قدم	ساڑھے چھ قدم	ساڑھے دس قدم
دلو ۲۹	حوت ۳۰	قوس ۲۹
ساڑھے آٹھ قدم	ساڑھے چھ قدم	ساڑھے

بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن یہ رسالے
لکھو اور اسپر عمل کرو اور مین بھی اسپر عمل کرتا ہون اسقدر علم واسطے پہچاننے

Marfat.com

اوقات نماز کے واجب ہے پس اس فقیر نے قدمبوسی کی اور لکہا **ایضاً** روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو پس مین نے شروع
کیا ترتیب حدیث شریف کی یہ تہی قولہ من صلی المغرب ثم صلی بعدہا
ست رکعات قبل ان یتکلم بسوء کتب لہ عبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ یعنے
جو کوئی مغرب کی نماز پڑہے پہر بعدا سکے چہہ رکعتین پڑہے پہلے اسکے کہ کوئی
بری بات کہی تو لکہی جائے گی واسطے اسکے عبادت بارہ برس کی مین نے پوچہا
کہ کیا نیت کرے جواب فرمایا تکمیلا للفرائض پہر مین نے عرض کیا کہ کنز مین ہے
وندب الست بعد المغرب واربع قبل العصر وقبل العشاء وبعدها
یعنے مستحب ہین چہہ رکعتین بعد فریضۂ مغرب کے اور چار عصر سے پہلے اور آگے
پیچہے عشا کے مین نے پوچہا کہ اسمین کسطرح نیت کرے جواب فرمایا متابعاً لرسول اللہ
مین نے پوچہا کہ مغرب کے بعد چہہ رکعتون مین تکمیلا للفرائض کی کیون نیت کرین
کیونکہ وہ تو مستحب ہین جواب فرمایا کہ اسمین ایسا ہی نیت کرنا مروی ہے فرمایا کہ وہ
چہہ رکعتین یہ ہین دو رکعت صلوۃ فردوس کی اور دو رکعت صلوۃ نور کی اور دو رکعت
صلوۃ استجاب کی جیسا کہ شیخ کبیر کے اوراد مین ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ مخدوم
مولانا نظام الدین کے اوراد مین ذکر کیا ہے کہ صلوۃ حرز متصل پڑہتے ہین جواب
فرمایا کہ غلط لکہا ہے صلوۃ حرز آخر صلوات اوابین ہے جیسا کہ تم دیکہتے ہو کہ مین
پڑہتا ہون واقع مین اسی طرح تہا کہ صلوۃ حرز بعد اوابین کے اور دوگانہ احیاء قلب

Marfat.com

کی ادا کرتے تہے بعد اسکے فرمایا کہ بعد چہہ رکعت مغرب کے متصل دو رکعت صلوۃ
ہدیۂ رسولؐ ادا کرتا ہون لیکن مستحب وہی چہہ رکعتین ہین جو مین نے بیان کین
تم اُسی اوراد شیخ کبیر کو لو وہ دوگانہ دعا گو نے اُسپر زیادہ کیا ہے بعد اس کے
بدرقۂ ایمان و تسبیحات اور دعائین جو آئین ہین اُنکو کہے اور اذان دینے کا
حکم دے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے
تہی **ایضا** ایک عزیز نے خط بہیجا تہا فرمایا کہ اُس خط کا جواب لکہدو کیونکہ کتاب
فتاوی مین ہے جوابُ کتاب کجواب السّلام یعنے فرضیت مین خط کا جواب
مثل جواب سلام کے ہے **ایضا** مولانا کریم الدین متعلق نظام الملک کا بہانجا
جمال الدین نام عرصہ داشت بہانجے کے مع ایک تنکہ سونے کے لایا تہا اور خود
ایک تنکہ چاندی لایا تہا فرمایا کہ مکافات یعنی بدلہ کرنا چاہیئے کیونکہ کتاب مین ہے
المکافاۃ فی الھدیۃ واجبۃ حدیث صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے من اھدی الیکم ھدیۃ فکافئوہ وان لم تقدروا فادعوا
لہ بالخیر حتے تعلموا انہ مکافاتہ یعنے جو شخص طرف تمہارے کوئی ہدیہ لائے
تو تم اُسکو بدلہ دو اور اگر تم قدرت نہ رکہو یعنے بدلہ دینے کی تو اسکے واسطے
دعاے خیر کرو یہانتک کہ تم جان لو کہ یہ دعا اُس ہدیے کا بدلہ ہو گیا اپنی ہاتہی
مبارک اُسکو دیدی اور فرمایا کہ یہ وجہ دعا گو سے ہے فتوح کی نہین ہے بعد اسکے
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ مسایل جواب خط کا

Marfat.com

ومسئلہ حدیث مکافات کا لکھہ لو غریب ہے پس مین نے لکھہ لیا۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین بلفظ مذکور نہین ہی مگر اسکے قریب المضمون ایک یہ حدیث شریف باین لفظ لکھی ہے (من اعطی) بالبناء للمفعول (شیأ فوجد) مالا یکافئ بہ (فلیجز بہ) مکافأۃ علی الصنیعۃ (ومن لم یجد) مالا یکافئ بہ) فلیثن بہ) علی المعطی ولا یجوز کتمان نعمتہ (فان اثنی) علیہ (بہ فقد شکرہ) علی ما اعطاہ (وان کتمہ فقد کفرہ) ای کفر نعمتہ (ومن تحلی بما لم یعط) قال المناوی ای تزین بشعار الزھاد ولیس منھم (فانہ کلابس ثوبی زور) ای کمن لبس قمیصا وصل کمہ بکمین اخرین موھما انہ لابس قمیصین فھو کالکاذب القائل مالم یکن (اخذت حب عن جابر) باسناد صحیح انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی ایضا فرمایا کہ جو کچھہ دل مین القا ہوتا ہے تین قسم ہے رحمانی وملکی وشیطانی جو کچھہ کہ حق تعالی کی طرف سے بے واسطہ القا ہوتا ہے اوسکو شیطان وغیرہ نہین لیجا سکتا ہے قولہ تعالی ان ربی یقذف بالحق علام الغیوب ای یلقی اللہ الحق فی القلوب من عالم الغیوب وھو علام الغیوب یعنے اللہ تعالے حق کو عالم غیب سے دلون مین القا کرتا ہے القذف الالقاء ویقذف بالحق یقذف فعل ہے فاعل اوسکا اللہ ہے اور بالحق مفعول ہے یقذف فعل لازم ہے

Marfat.com

بسبب باے تعدیہ کے جو کہ بالحق مین ہے متعدی ہوگیا ہے اور بالحق مفعول
ہے محل اوس کا منصوب ہے بسبب باے تعدیہ کے مجرور ہوگیا
ہے ای یلقی اللہ الحق اور جو کچھہ کہ خاطر مین بواسطۂ فرشتہ القا ہوتا ہے اُس کو
شیطان لیجا سکتا ہے اور بہلا دیتا ہے اور جو کچھہ کہ خاطر مین شیطان القا کرتا
ہے وہ سب فساد ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے الشیطان یعدکم الفقر
ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا یعنے شیطان وعدہ
دیتا ہے تمکو محتاجی کا کہ اگر تم مال کو محل خیر مین صرف کروگے تو فقیر ہوجاؤگے
اور حکم کرتا ہے تمکو بیحیائی کا اور شیرین کرد کہاتا ہے کہ نہ کرین اور کہا جائین

ے زرا زبہر خوردن بود اے پسر ۔ زبہر نہادن چہ سنگ وچہ زر

اس بیت کو بزبان حال کہتا ہے اور اللہ عزوجل وعدہ دیتا ہے کہ تم مال کو خیرات
مین صرف کرو اور اُسکی زکوۃ دو اور روک مت رکھو اور محل شر مین صرف مت کرو
تاکہ میرا فضل ومغفرت پاؤ قولہ تعالی وآتوا من مال اللہ الذی آتاکم ولا تؤتوا
السفہاء یعنے تم دو اللہ کے مال سے کہ جو تمکو دیا اور وہ مال مت دو فسادین اور
اہل فساد کو بعد اسکے فرمایا کہ نفس حظوظ ولذات عاجلہ کو چاہتا ہے یعنے حظ دنیاوی
اور دل حظوظ عاجلہ کو ڈھونڈتا ہے یعنے حظ اخروی کو اور جان حظوظ رحمانی
کو طلب کرتی ہے یعنے حظ نظر کرنیکا طرف جمال وجلال کے پھر وے مبارک
طرف اس فقیر کے لاسئے اور فرمایا کہ فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھہ لو کام

Marfat.com

آئے گا پس مین نے لکہہ لیا **ایضا** مخدوم کے پوتے سید حامد خدمت مین
قرآن شریف پڑہتے تہے اور آیت شریف قصۂ حضرت نوح علیہ السلام مین تہے
قال نوح رب ان ابنی من اهلی وان وعدك الحق وانت احكم الحاكمين
قال یا نوح انه لیس من اهلك انه عمل غیر صالح فلا تسألن ما لیس لك
به علم فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام صلوات اللہ وسلامہ علیہ جسوقت کشتی سے
اُترے تو کہا اے رب میرے مقرر بیٹا میرا میرے خاندان سے ہے اور بیشک
وعدہ تیرا حق ہے اور تو نے حکم کیا تہا کہ تجکو اور تیرے اہل کو غرق نکرونگا اور
تو نے حکم دیا تہا واسلك فیها من كل زوجین اثنین واهلك یعنے اے
نوح تو داخل کر کشتی مین ہر جوڑے سے دو دو اور داخل کر کشتی مین اپنے خاندان
کو پس میرا لڑکا کنعان میرے خاندان سے تہا تو نے اُسکو غرق کر دیا حکم ہوا کہ اے
نوح انه لیس من اهلك انه عمل غیر صالح یعنے مقرر کنعان تیرے خاندان
سے نہین ہے بیشک کنعان عمل صالح نہین رکہتا تہا وہ فاسق تہا کافر ہی ہوگیا
اسلئے کہ تو نے کہا یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین قال ساوی
الی جبل یعصمنی من الماء قال لا عاصم الیوم من امر الله الا من رحم
فحال بینهما الموج وکان من المغرقین یعنے تو نے کنعان سے کہا کہ اے
بیٹے تو ہمارے ساتہہ کشتی مین سوار ہو جا اور مت ہو ساتہہ کافرون کے اُسنے
کہا کہ مین تو سارے پہاڑون سے کسی زیادہ تر بلند پہاڑ کی طرف پناہ لیلونگا وہ

Marfat.com

مجھکو طوفان کے پانی سے بچا لیگا حضرت نوح نے کہا کہ آج کوئی کسیکو
بچانیوالا نہین ہے اللہ کے حکم سے مگر جسپر وہ رحم کرے یعنے کشتی اور کشتی والے ہر پہاڑ
جو کہ زیادہ تر بلند تہا اُسکے اوپر ایک نیزہ پانی ہوگیا پس موج درمیان اُن دونون
کے حائل ہوئی اور کنعان ڈوبے ہوؤن سے ہوگیا پس اس سے معلوم ہوا کہ
اہل یعنے خاندان کا کچھہ اعتبار نہین ہے جب تک کہ اتباع و پیروی نہو سو اہل کو
چاہیئے کہ متبع و پیرو ہو اگر اہل کا بدون اتباع کے اعتبار ہوتا تو کنعان ہی کو ہوتا کیونکہ
وہ پیغمبر مرسل کا فرزند تہا اللہ سبحانہ فرماتا ہے فاذا نفخ فی الصور فلا انساب
بینھم یعنے جسوقت صور مین پہونکا جائیگا تو نسب بیکار ہو جائین گی حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ یعنے
جس شخص کو اُسکے عمل نے پیچھے ڈالدیا تو نسب اُسکا اُسکو رہائی نہ دیگا یہ حدیث
شریف صحاح کی ہے پس وے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من
سید علاء الدین آدمی اہل علم و صالح اور اپنے جد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا متبع و پیرو ہے اللہ تعالی زیادہ کرے آمین مین نے قدمبوسی کی
بعد اسکے فرمایا کہ آل اصل مین اہل تہا تصغیر اُسکی اُہیل آتی ہے یہ اوس کی
اصل پر دلیل ہے ۔

نوین تاریخ ماہ ذی قعدہ روز جمعہ وقت چاشت کی

بندہ خدمت مین حاضر ہوا فرمایا کہ اگر کسی شخص کے کپڑے ملوث یعنے آلودہ ملکہ

Marfat.com

رنگین یعنے میلے کچیلے ہون تو وہ کب بادشاہ کی مجلس مین بار پائے گا خاصکر
حضرت عزت جو کہ بادشاہ بحق وہی ہے دوسرے کے پاس جو تو بادشاہی دیکھتا
ہے سو یہ تو اُسکی عاریت دی ہوئی ہے جب تک کہ سالک کا دل دنیا و عقبیٰ کے
لوث و آلودگی سے بلکہ جو کچھہ کہ سوائے اللہ عزوجل کے ہے اُس سے پاک صاف نہو جائیگا
تب تک اُس بادشاہ حقیقی کے دربار مین ہمراہ اُسکے مقربان بارگاہ کے نہو پہونچیگا
ع یا خانہ جائے رخت بود یا مجال دوست ؛ قلب المؤمن حرم اللہ تعالے
فحرام علی حرم اللہ تعالی ان یلج فیہ غیر اللہ مومن کا دل تو اللہ سبحانہ کا حرم
ہے سو خدا کے حرم پر حرام ہے کہ اُسمین خدا کا غیر گھسے جیسا کہ مخلوق کے حرم
مین غیر محرم کا داخل ہونا حرام ہے اور یہ آیت شریف پڑہی قد افلح من زکاھا
وقد خاب من دسّاھا فرمایا کہ مین نے دو طریق سُنے ہین دساھا ای اھملھا
من التزکیۃ و ھو حسن العمل دوسرا طریق یہ ہے دساھا ای نجّسھا
عکس زکاھا کا یعنے ولم یزکھا اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مقرر رستگار ہوا وہ شخص کہ
جسنے نفس کا تزکیہ کیا یعنے ماسوی اللہ کے لوث سے نفس کو پاک کر لیا یہ قول تو
سالکون کا ہے یا یہ معنی ہین کہ معصیت کے لوث نجاست سے پاک کیا یہ قول
عالمون کا ہے اور طریق دساھا عکس زکاھا کے یہ معنی ہین کہ اپنے نفس کو پلید کیا
اور اُسکو ماسوائے خدائے تعالی سے پاک نہ کیا یہ قول اہل طریقت کا ہے یا یہ معنی
ہین کہ اپنے نفس کو پلید کیا اور اُسکو ماسوائے خدائے تعالی سے پاک نہ کیا یہ قول

بیان تزکیہ نفس

Marfat.com

اہل طریقت کا ہے یا یہ معنی ہین کہ اپنے نفس کو پلید کیا اور معصیت کے لوث نجاست
سے اُسکو پاک نہ کیا ایسا نفس نیچے گر جاتا ہے پس سب چیزون کی اصل نفس کا
تزکیہ ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ ہر کہ ہوائے نہ بخت یا بفراقی
نہ سوخت ؎ آخر عمر از جہان چون برود خام رفت ؎ بعد اسکے روے منیر طرف
اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھہ لو غریب ہے
مین نے اُس طرف سُنا ہے ہرگز ہندوستان مین نہ سُنا تہا پس اس فقیر نے لکھہ لیا

دسوین ماہ ذیقعدہ روز شنبہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو اسلئے کہ شنبے کا دن ہے پس مین نے شروع کیا
ترتیب اسمین ہی عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم انہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عاد ہ وانہ
عادر سول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم فقال یا رسول اللہ بابی
وامی ای الکلام احب الی اللہ عن وجل قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
والہ وسلم ما اصطفاہ اللہ تعالی لملائکتہ سبحان ربی وبحمدہ سبحان
ربی وبحمدہ یعنے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ والہ وسلم اُنکی عیادت کے واسطے تشریف لائے اور وہ اپنی
عیادت کے لئے گئے مرض مین تو انہون نے کہا یا رسول اللہ مجہ سے مان باپ آپ پر

Marfat.com

سے قربان ہون حضرت مخدوم نے فرمایا کہ عرب مین جب کسی کو دوست رکھتے ہین تو مبالغۃً بابی وامی کہتے ہین یعنے تجھپر سے میرے مان باپ قربان ہون کون کلام دوست تر ہے طرف اللہ کے تو آپنے فرمایا اے ابوذر وہ کلام کہ جسکو اللہ تعالے نے اپنے سارے فرشتون کے واسطے چن لیا اور وہ یہ تسبیح ہے سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ ای اسبح ربی واحمدہ یعنے مین اپنی پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہون اور اُسکی حمد کرتا ہون اُسکو سراہتا ہون اُس فقیر نے پوچھا کہ اس سے کل فرشتے مراد ہین یا بعضے جواب فرمایا کل مراد ہین سارے فرشتے یہی تسبیح کہتے ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

سبحان ربی وبحمدہ

نوین ماہ ذیقعدہ روز شنبہ

اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور فرمایا فرزند من یہ کمربند صحبت لے مین نے اسکو استعمال کیا ہے یعنے مٹکا سیاہ صوف کا دیا اور فرمایا فرزند من کمر مین باندہ یہ واسطے قوت عبادت کے ہے واسطے دعاگو کے میراث ہے آباء واجداد سے تا امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالی عنہ اور یہ طریقہ مسنون ہے کتاب مین مسئلہ ہے کہ لو یشد المصلی وسطہ لتقویۃ العبادۃ یجوز ویستحب ولا یکرہ یعنے اگر نماز پڑہنے والا واسطے قوت عبادت کے اپنی کمر کو باندہے تو جائز و مستحب ہے ورنہ مکروہ ہے عوارف مین ہے کہ من سنۃ الصوفیۃ شدّ الوسط وھو سنۃ

Marfat.com

یعنے طریقۂ صوفیہ سے ہے باندہنا کمر کا اور وہ سنت ہے اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند
من اس مسئلے کو لکھنے سے حجت تمام ہے **ایضا** روز مذکور میں مولانا سراج الدین
مانکپوری واسطے رخصت کے خدمت میں آئے تو انکو اور اُنکے بیٹے کو فرمایا کہ جب تم
تم چاہو کہ لیٹو تو امن الرسول اور تین بار استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ پڑھو بعد اُسکے لیٹ جاؤ جو کوئی یہ کرے تو وہ آفتوں
سے محفوظ رہے شیخ کبیر کے اوراد میں نہیں ہے دعا گو نے حدیث صحاح کی پائی
ہے قولہ علیہ السلام من قرأ عند مضجعہ آیتین من آخر سورۃ البقرۃ
وثلث مرات استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
حفظ من الآفات والبلیات **ایضا** فرمایا کہ بے وضو نہ سوئے اسلئے کہ وعید
ہے من نام بلا طہارۃ لا یفتح لہ الباب فی السلوک فقط یعنے جو شخص کہ
بے وضو سوئے تو کبھی نہ کھولا جائے واسطے اُسکے دروازہ سلوک میں فرمایا اگر
وضو ٹوٹ جائے اور کوئی مانع واقع ہو وضو نہ کر سکے تو تیمم کر لے بہتر ہے
نہ ہے اسلئے کہ تیمم طہارت ہے سونے کے واسطے آیا ہے لیکن سب وقت ایسا
نکرنا چاہئے ناگہان کسی عذر سے اتفاق پڑ جائے تو کر لے اور اس جگہ مراد
کے واسطے نہیں ہے مگر جن محل میں کہ ہے تمنے فقہ پڑھا ہے پس اس فقہ سے
کہ فرزند من بگیر یداسی درمیان میں ایک عزیز بیابانی مجنون شکل ابدال سے
خدمت میں پڑھتا تھا جب تمام کر چکا تو عرض کیا کہ بندہ پند کرنا سے قبول فرمایا

Marfat.com

ایک زمانہ مکث کیا یعنے ذرا دیر ٹہیرے اپنے سر مبارک کی ٹوپی دی اور فرمایا کہ اسی طرح حفاظت سے رکھنا یاروں سے فرمایا کہ مین نے کم کسی کو اس طرح دی ہے

ایضاً دسوین ماہ ذیقعدہ وقت چاشت

بیان مقربین واصلین

کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فرمایا سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی گفتگو وحال وواصلون مین تہی کہ مقرب وواصل اللہ جل جلالہ کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین نماز وغیر نماز مین فرمایا اگر کوئی سوال کرے کہ وصال کس دلیل سے ثابت ہے تو جواب دین حدیث صحاح کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو رزین کو جو کہ اصحاب صفہ مین سے ایک صحابی ہین یون تربیت فرمائی کہ اذا خلوتَ فاکثر ذکر اللہ وزرنی منہ وزر فی اللہ فانہ من زار فی اللہ شیعہ الملائکۃ ویقولون یارب وصلنا لک فصل اس حدیث کی بنا پر وصال ثابت ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من اس حدیث کو لو پوری حجت ہے یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو رزین جسوقت تو تنہا ہو تو اللہ کا ذکر بہت کر اور حاضر ہو واسطے خدا کے اسلئے کہ بیشک جو شخص حاضر ہو واسطے خدا کے فی اللہ اے لاجل اللہ یعنے فی اللہ کے معنی ہین واسطے اللہ کے تو مشایعت کرتے ہین اُسکی فرشتے اور کہتے ہین اے رب ہم ملے اُس سے واسطے تیرے پس تو اُسکو وصال دے ایک عزیز نے پوچہا اس سے کہان معلوم ہوتا ہے کہ وصال دنیا مین ہو شاید آخرت مراد ہو جواب فرمایا کہ لفظ

Marfat.com

فاکا فصلہ مین واسطے تعاقب کے ہے یعنے جو کوئی ایسا کرے تو اُسکے عقب مین
ایسا ہوا گر آخرت مراد ہوتے تو لفظ ثم کا لاتے ثم صلہ فرماتے کیونکہ لفظ ثم کا واسطے
تراخے کے ہے اور آخرت متراخی ہے اُس فقیر سے فرمایا فرزند من وہ وجہ جو مین نے
بیان کی اُسکو لو اور اس باب مین ایک آیت قرآن شریف کی بھی ناطق ہے
قولہ تعالی الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق والذین
یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب
یعنے اللہ تعالی واصلون کی صفت کرتا ہے کہ وہ لوگ ہین کہ وفا کرتے ہین اللہ
کے عہد کو اور اُس عہد کو نہین توڑتے ہین اور وہ لوگ ہین کہ ملاتے ہین اُسچیز
کو کہ اللہ نے حکم کیا ہے کہ وہ ملائی جائے یوصل لفظ مجہول ہے وصل سبیل ہے
اور مصدر اُسکا وصال ہے اور جو لوگ کہ اسکا عکس اختیار کرتے ہین اور اس
بات کی طلب نہین رکھتے ہین اُنکی بھی صفت بیان فرمائی ہے قولہ تعالی الذین
ینقضون من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل
ویفسدون فی الارض اولئک لھم اللعنۃ ولھم سوء الدار
یعنے جو لوگ کہ توڑتے ہین اللہ کے عہد کو بعد عہد کرنے کے اور کاٹتے ہین اُسچیز کو
کہ اللہ نے حکم کیا ہے کہ وہ ملائی جائے اور تباہی و خرابی کرتے ہین زمین
مین تو وہ وہی لوگ ہین کہ اُنکے واسطے ہے لعنت اور اُنہین کے واسطے
ہے بُرا گھر مناسب اسکے ایک **حکایت** بیان فرمائی کہ نزدیک دعا کو

Marfat.com

کے ایک عورت مشغول تہی آہستہ فرمایا کہ لڑکون کی مان چنانچہ ہم چند یارون نے سُن لیا دعا گونے دیکہا کہ وہ عورت بیہوشون کی طرح سجدے مین گر پڑی جب ہوش مین آئی تو سجدے سے اُٹہی مین نے کہا کہ جاو ضو کر اغما روضو کا توڑنیوالا لاحق ہو گیا تہا اُسنی کہا کہ مجہکو اغما نہ تہا میرے دل کی آنکہہ نے تو خدا کو دیکہا مین کیونکر سجدہ نکرون ابہی کوئی شخص بادشاہ مجازی کو دیکہہ لے تو کیون بہزار تعظیم سجدہ کرتا ہے بہلا جو آدمی کہ بادشاہ حقیقی کو دیکہے وہ کیونکر سجدہ نکرے بعد اسکے فرمایا لیس المراد مواصلۃ الجسم فی الجسم وذلک فی حق اللہ تعالی کفر بل مقدار ما ینقطع عن الخلق بالقلب یصل الی الحق بلا کیفیۃٍ وجہۃ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مقدار الانقطاع عن الخلق مواصلۃ الی الحق وقال الجنید سید الطائفۃ قدس سرہ کلما انقطعتُ عن الخلق بالقلب وصلت الی الحق بالقلب وذلک فی الدنیا بعین القلب لا بعین الراس لا فی الجنۃ فانہ قد یکون بعین الراس لقولہ تعالی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ یعنے یہ مراد نہین ہے اسجگہہ کہ مواصلت جسم کی جسم مین ہو یہ کہنا تو اللہ سبحانہ کے حق مین کفر ہے بلکہ وصال اُس قدر زمانے کو کہتے ہین کہ جسمین دل کے ساتہہ خلق سے منقطع ہو جائے بدون کیفیت وجہت کی طرف حق کے پہونچ جائے اسلئے کہ آپ کا قول ہے کہ مقدار انقطاع کا خلق سے مواصلت ہے طرف حق کے

Marfat.com

اور امام جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ جسوقت مین منقطع ہوجاتا ہون خلق سے
ساتھہ دل کے تو پہونچ جاتا ہون طرف حق کے ساتھہ دل کے اور یہ دنیا مین
ہے دل کی آنکھہ سے نہ سر کی آنکھہ سے نہ جنت مین کیونکہ وہان تو یہ کبھی سر کی
آنکھہ سے ہوگا اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کتنے مونہہ اُسدن تروتازہ ہونگے
اپنے رب کی طرف دیکھتے بعد اسکے فرمایا کہ جہال کے پاس شیطان لعین آتا ہے
اور کہتا ہے کہ مین خدا ہون تم کیا چاہتے ہو اگر عالم ہے تو اس حجت کی بنا پر جان
لیتا ہے ورنہ دین کو برباد کر دیتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ
نزدیک نماز گاہ اچہ کے ایک جاہل اُترا اشراف وغیرہ کے بہت سے لوگ مینہہ کی
طرح برسنے لگے یعنے اُسکے پاس خلق کا انبوہ بہت کچہہ ہونے لگا اُچہ کی خلق نے
دعاگو سے کہا کہ اُس درویش کے دیکھنے کو تو کیون نہین جاتا ہے انبوہ خلق کے
مارے بہزار حیلہ مین وہان گیا اُسکے پہلو مین بیٹہہ گیا اُسنے دعاگو سے کہنا شروع
کیا کہ سید حق تعالی میرے پاس سے ابہی کہ تو آیا گیا ہے مین نے کہا اے بد روزگار
تو کافر ہوگیا کلمہ شہادت کا کہہ اُسنے نہ کہا دعاگو اُٹہہ کہڑا ہوا قاضی کے پاس آیا مین نے
کہا کہ تو اُس بد آدمی کو طلب کر اگر وہ اس کہنے سے باز آجاے توبہ کرلے تو تو اچہا
ہی ہے ورنہ تو اُسکے مار ڈالنے کا حکم دے اُسکا قتل کرنا واجب ہے وہ کفر کا کلمہ
کہتا ہے قاضی نے کہا کہ قطع وغیرہ اُسکے معتقد ہین وہ اُسکو مانے نہ دین گے
دعاگو نے مقطع کی طرف آدمی بہیجا اور جو وہ کہتا تہا وہ کہا اور یہ کہلا بہیجا کہ اگر تو

Marfat.com

نہ سُنے گا تو شہر مین بادشاہ سے کہونگا اور لکھکر بھیجدونگا اُسی مقطع نے قاضی کو اُسکے مارنے سے منع کیا دعاگو نے کہا کہ اس شہر سے جلد اُسکو باہر کردو تاکہ دوسرے کو کافر نہ کرڈالے وہ شخص خراسانی تہا پہلے ہی اُسکو اُس جگہہ سے کدار الیا مین نکالدیا وہ آوارہ چلاگیا **ایضا** فرمایا کہ جب کوئی شخص محل خاص بادشاہ کو پاتا ہے تو وہ بادشاہ کے مقرب لوگونکا معائنہ کرتا ہے لیکن اُنکے تفاضل باہمی کو نہین جانتا ہے فرق نہین کرسکتا ہے اسی طرح جسوقت حق تعالی کا مقرب ہوجاتا ہے تو عرش کے نیچے فرشتونپر اُسکی نظر پڑتی ہے بعض فرشتے طواف کرتے ہین لیکن وہ یہ نہین جانتا ہے کہ درمیان اُنکے قریب ترکون فرشتہ ہے یہ خدا ہی کا خاصہ ہے کہ وہ سب کو جانتا ہے عزوجل یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** خلوت کا وقت تہا ہم چند یار خدمت مین حاضر تہے روے مبارک طرف ہمارے لائے فرمایا بہائیو جسوقت دعاگو آیا تو اربعین موسے علیہ السلام کا معتکف ہوا آخر رات کو وہ ولی عورت جو کہ اچہ مین ہے نزدیک دعاگو کے آئی کہا حکم ہو تو مین اُسی جگہہ اُچہ مین معتکف ہوجاؤن مین نے اجازت دیدی کہ جا بیٹہہ اسلئے کہ غنیمت ہے مخدوم کے خدمتگارون مین سے دولت یار نام خادم نے یہ واقعہ دیکہا تہا اور اُسنے ہمسے نقل کیا ہمنے اُسکو بعینہ زبان دُرَر بار سے سُنا قولہ تعالی یوتی الحکمۃَ من یشاء ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً یعنے اللہ تعالی دیتا ہے حکمت جسکو چاہتا ہے اور جسکو

Marfat.com

حکمت دی گئی تو مقرر وہ خیر کثیر دیا گیا فرمایا کہ مراد اس حکمت سے فقہ ہے لیکن دعا گو
نے اُس طرف ایک عجیب وجہ سُنی ہے کہ ہرگز ہندوستان مین نہین سنی تہی مراد
اس حکمت سے سِرّ قدر ہے کہ بعض اولیا بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہین اس
فقیر سے فرمایا فرزند من اس وجہ کو لوغریب ہے اور یہ بہی فرمایا کہ دعا گو کے پاس
خلق کا ہجوم ہے یارون مین سے کسی کو تو پسند کرلے اُسکے پاس پڑہ چونکہ یہہ
فقیر اور خواجہ محمد ظفاری ایک حجرے مین رہتے تہے اس فقیر نے اُنکو اختیار کیا
اور باقی قرآن ہیں اور چند سیپارے اس فقیر کے مرور ہوئے باشارۂ مخدوم
دامت برکاتہ خواجہ محمد ظفاری خدمت مین قرآن شریف پڑہتے تہے فرمایا اذا
قَرَءَ القارِی سورۃً من القرآن یستعیذ ویسمی باسم اللہ لانہ نزل
مع السورۃ ولا یکتفی بالاستعاذۃ والا یکتفی بہا لقولہ تعالی فاذا قرأت القرآن
فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنے جسوقت قاری کوئی سورت
قرآن کی پڑہے تو اعوذ اور بسم اللہ پڑہے اسلئے کہ سورت مع بسم اللہ کے نازل
ہوئی ہے اور اعوذ کے ساتہہ کفایت نکرے ورنہ ساتہہ اعوذ کے کفایت کرے
کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے پس جب پڑہے تو قرآن کو تو پناہ مانگ ساتہہ اللہ کے
شیطان راندے ہوئے سے یعنے جب کوئی سورت شروع کرے تو اعوذ اور
بسم اللہ دونو پڑہے اور جب کوئی آیۃ قرآن شریف کی پڑہے تو اعوذ [illegible]
کرتا ہے **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ ملوک مین بہی مرد ہین مناسب اس کے

Marfat.com

حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ سے سُنا ہے کہ جاکر کبیر ولی تہا اُسکی زیارت کرنا چاہیئے اور نائب عرض مین کا بہی ولی تہا دعاگو نے اُسکو دیکہا تہا جسوقت شیخ مکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ نے وفات پائی تو اپنے کپڑے اور سجادہ واسطے اُس نائب عرض مین کے بہیجا وہ تارک ہوگیا دعاگو اُسوقت اُسی جگہہ تہا **ایضا** فرمایا دعاگو نے بعض درویشونکو دیکہا ہے کہ روتے ہین مین نے پوچہا کہ تم کس چیز سے روتے ہو جواب دیا کہ ہمنے گناہ کیئے ہین مین نے کہا کہ تمنے توبہ کرلی ہے اور یہ آیت پڑہی وھوالذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیأت یعنے اللہ تعالی تو اپنے بندون سے توبہ قبول کرتا ہے اور بدیون سے درگزر فرماتا ہے اونہون نے کہا کہ حق سے شرم آتی ہے کہ ہمنے کیا کیا ہے ہم پشیمان ہین اسلیئے کہ حق دیکہتا تہا اور یہ رباعی پڑہی جو کہ مین نے ایک دیوانے سے سُنی ہے ؎ شرم نداری کہ گنہ میکنی ۔ نامۂ خود را چہ سیہ میکنی ۔ سگ نکند باسگِ بیگانگان ۔ آنچہ تو با حضرتِ حق میکنی ۔ پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این رباعی بنویسید۔

ایضا کرامت کا ذکر نکلا

فرمایا کہ جس زمانے مین دعاگو اُچہ سے واسطے تحصیل علم کے ملتان مین آیا تو خانقاہ شیخ مین اُترا شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے فرمایا کہ مدرسہ مین جاؤ کیونکہ تو واسطے طلب علم کے آیا ہے اور یہ فرمایا کہ سید جلال بخاری کا پوتا

Marfat.com

ہمارے پاس نہین آیا ہے طلب علم کے واسطے آیا ہے بعد چندے شیخ نے دعا گو سے کہا کہ تو اُچہ مین جا کہ تیرے والد تیرا اشتیاق رکھتے ہین فی الحال اپنی کشتی تعین کر دی مین سوار ہو گیا اُچہ مین گیا ایک دوسرا عزیز بھی ناگور کا شیخ رکن الدین کے نزدیک اُترا ہوا تھا اُس سے بھی فرمایا کہ بیچارہ ابوالفتح کیا ارشاد کرے وہ تو واسطے چند رقعون کے آیا ہے تا کہ دہلی جاے غرض حاصل کرے واسطے اس بات کے بے تعلقی چاہیئے تعلق والا اس مرتبے سے محروم ہے۔

ایضاً بارہوین تاریخ ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت کے

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تھا فرمایا دعا گو اس زمانے مین چند وقت آواز سنتا ہے اور چیزین دیکھتا ہے سونا مشکل ہوتا ہے واقعات دیکھتا ہون تنہائی کا وقت تنہا یار لوگ تھے اس دن مین یہ ندا سے غیبی سنتا ہون یا عبدی اجتهد فی الطاعة وأمر اصحابك بالطاعة فان الساعة قریبة والیوم سمعتُ النداءَ یا عبدی ان لم تستطع الذکر بالحلقة صرت ضعیفا فقل لاصحابك یذکرون بالحلقة جهرا خمسَ اوقات وقد قرب الساعة یعنے اے میرے بندے تو طاعت مین کوشش کر اور اپنے یارون کو طاعت کا حکم دے اسلیئے کہ قیامت قریب ہے اور آجکے دن مین نے یہ ندا سنی کہ اے میرے بندے اگر تو حلقے کے ساتھہ ذکر نہین کر سکتا ہے کمزور ہو گیا ہے تو تو اپنے یارون سے کہہ کہ وہ پانچون وقت حلقے کے ساتھہ جہرا ذکر کرین درین

Marfat.com

روز عید معتاد برخاستند و ذکر بلند کلمۂ لا الہ الا اللہ گفتند با مدروے مبارک برما
آوردند برادران فرمان ست مشغول باشید و در آخرین ست ان شاء اللہ تعالے
عاقبت بخیر کند آسی درمیان مین قرض خواہون نے قرض طلب کیا فرمایا مین قسم
کہاتا ہون کہ بعد اسکے قرض نکرون بوڑہا ہو گیا ہون گردن مین قرض رہجائے
ان شاء اللہ تعالی بادشاہ جلد لوٹ آئے اُسکو دیکہہ لون گہر کی طرف لوٹ جاؤن
اور اپنے یارون سے فرماتے تہے کہ مشغول ہون **ایضا** بات اس آیت شریف
کے بیان مین نکلی قل لوکان البحر مدادًا و قولہ تعالی ولوان ما فی الارض
من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات
اللہ ان اللہ عزیز حکیم ای معانی کلمات اللہ و تفسیرہا یعنے اگر دریا
سیاہی بن جاے اور زمین مین جتنے درخت ہین وہ قلم ہو جائین اور ساتون
دریا سیاہی بن جائین سب کے سب خرچ ہو جائین مگر کلمات باری کے معانی تمام
نہون باقی رہجائین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ عارف
صدر الحق والدین قدس اللہ روحہ کو ہر بار پڑہنے مین دوسرے معانی ظاہر
ہوتے تہے سواے اُن معانی کے کہ جو اس سے پہلے ظاہر ہوئے تہے ایک دن
انہون نے شیخ کبیر سے عرض کیا کہ ان معانی کو قلم بند کرون شیخ نے منع کیا کہ
کم کوئی انکو سمجہے گا **حکایت** دعا گو سات برس مکہ مبارک مین تہا وہان ایک
واعظ ہر روز وعظ کرتا تہا سورۂ فاتحہ کی بہی تفسیر تمام نہین ہوئی تہی خدا جانے

Marfat.com

کہ میرے بعد کتنے برس اور اُسنے کہی ہو یہ بہی اُنہین معانی سے ہے **ایضا**
فرمایا کہ ایک دن امام واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش مین
آئے تو اُنسے پوچہا کہ اے امامِ مسلمانان تمکو کیا ہوا تہا کہ تم بیہوش ہوگئے جواب دیا
کہ مین نے ایک آیت کلام اللہ کی سُنی بیہوش ہوگیا گر پڑا تاب نہ لاسکا بعد اسکے
فرمایا کہ جسوقت سالک کامل حال ہوجاتا ہے تو خدا سے اور رسول خدا سے اور
بعض اولیا سے آواز سنتا ہے ایک عزیز نے یعنے شیخ زادہ نجم الدین نے پوچہا کہ
یونکر آواز سنتا ہے جواب فرمایا خلق اللہ تعالی صوتا و للروح خلق النطق
تکلم کما اسمع انا یعنے حق تعالی ایک آواز پیدا کرتا ہے اور واسطے روح کے
نطق پیدا فرماتا ہے پس وہ باتین کرتی ہے جیسے کہ دعاگو سنتا ہے مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ جسوقت دعاگو واسطے زیارت شیخ نتہو کے گیا تو مین نے
سلام کیا السلام علیک یا ولی اللہ مین نے سلام کا جواب سنا **ایضا**
فرمایا البکاء بالمد باآواز گریستن و بالقصر بغیر آواز گریستن یہ شعر عربی پڑہا
بکت عینی وحق لها بکاها ۔ وما یغنی البکاء ولا العویل ۔ فالاول
بالقصر لانه بغیر الصوت وهو الدمع والثانی بالمد لانه بالصوت
یعنے بکا بغیر ہمزہ آنسو بہنے کو کہتے ہین اور بہمزہ آواز سے رونے کو بولتے ہین
اور شعر عربی کی یہ معنی ہین کہ میری آنکہہ روئی اور اُسے لائق ہے رونا اور سوا
اسکے دستگیری نہین کرتا ہے آواز سے رونا اور نہ فریاد کرنا اس فقیر سے فرمایا

Marfat.com

کہ فرزند من اس نظم عربی کو لکھہ لو اور اس وجہ کو لو۔

ایضا تواضع کا ذکر نکلا

فرمایا التواضع والتذلل شئ لطیف یعنے تواضع وسکنت ایک شے لطیف ہے اور یہ رباعی پڑہی ؎ واخو التواضع من تحلّٰی بالعُلٰی ۔ والکبر والاعجاب فعل العاطل ۔ تعلو الغصون اذا عَدِمْنَ ثمارها ۔ والمثمرات دَنون للمتناول ۔ اَخ کے تین معنے ہین بہائی کو کہتے ہین اور مشابہ کو بولتے ہین اور خداوند و صاحب کے بہی معنی ہین اسجگہہ یہی معنی مراد ہین یعنے صاحب تواضع و فروتنی وہ شخص ہے کہ جسنے بزرگی کا زیور پہنا ہے یعنے متواضع آدمی بزرگی حاصل کی اور بڑائی کرنا اور عُجب کرنا معطل کا کام ہے بلند ہو جاتی ہین شاخین جسوقت کہ اپنے میوون کو گم کرتے ہین اور میوہ دار شاخین نیچے لٹکتی ہین واسطے میوہ لینے والے کے یعنے جس شاخ مین میوہ نہین ہوتا ہے اونچی ہو جاتی ہے اور جو میوہ دار ہے وہ جہک جاتی ہے اسی طرح جو شخص صاحب بزرگی و کمال ہے وہ تواضع و انکسار کرتا ہے اور جو آدمی کہ بزرگی کمال سے عاطل و برہنہ ہے وہ کبر و عجب کرتا ہے آس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من یہ رباعی جو مین نے پڑہی اسکو لکھہ لو۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ مدح تواضع و ذم کبر مین دو حدیثین جامع صغیر مین مذکور ہین

Marfat.com

بناسبت مقام یہان لکہی جاتی ہین (من تواضع لله) ای لاجل عظمة الله
(رفعه الله) فی الدنیا والاخرة (حل عن ابی هریرة) واسناده حسن
(من تعظم فی نفسه) ای تکبر (واختال فی مِشیته) بکسر المیم ای تختر و
عجب بنفسه فیها (لقی الله وهو علیه غضبان) فان شاء عذبه وان شاء
عفا عنه والکلام فی الاختیال فی غیر الحرب اما فیها فمطلوب قال
المناوی تنبیه قال الغزالی رحمه الله تعالی من التکبر الترفع فی المجالس
والتقدم والغضب اذا لم یرد أبا السلام وتحد الحق اذا نظر والنظر
الی العامة کانه ینظر الی البهائم وغیر ذلك فهذا کله یشمله الوعید
بما لقیه وهو علیه غضبان لانه نازعه فی خصوص صفته اذ الکبریاء
ردائه (حم خد عن ابن عمر) بن الخطاب واسناده ضعیف انتهی
من شرح الجامع الصغیر للعزیزی۔

ایضاً شب چہاردہم ماہ ذیقعدہ روز سہ شنبہ وقت تہجد

کے وقت قرض کیا تہا فرمایا کہ آج منگل کا دن ہے شیخ کبیر کے وصال کا
ز ہے فتوح ہوگی اور ہزار بار یا حی یا قیوم اسم اعظم کا ورد ہے ادائے قرض
یرہ کے واسطے دعا کرونگا **ایضاً** فرمایا کہ **تفسیر قرآن** شریف کی
سے مجتہد کے اور کوئی نکرے حدیث صحاح کی ہے قوله علیه السلام من
ر القرآن برأیه فلیتبوأ مقعده فی النار یعنے جو کوئی قرآن کی تفسیر اپنے

Marfat.com

راے سے کرے تو اُسکی جگہہ آتش دوزخ ہے اس فقیر سے فرمایا کہ اس حدیث کو لو

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے من قال فی القرآن بغیر علم) قال المناوی ای قولا یعلم ان الحق غیرہ او من قال فی مشکلہ بما لا یعرف (فلیتبوأ مقعدہ من النار) ای فلیتخذ لنفسہ منزلا فیہا (ت عن ابن عباس) قال العلقمی بجانبہ علامۃ الصحۃ (من قال فی القرآن برأیہ) قال العلقمی قال ابن رسلان ای بما رسخ فی ذھنہ وخطر ببالہ (فاصاب) ای وافق ھواہ الصواب دون نظر فیما قال العلماء واقتضتہ قوانین العلم کالنحو والاصول والاستدلال بقواعدھا (فقد اخطأ) فی حکمہ علی القرآن بما لا یعرف اصلہ (ت س عن جندب) بن عبد اللہ البجلی قال العلقمی بجانبہ علامۃ الحسن

انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی۔

ایضاً چودھوین تاریخ ماہ ذی قعدہ منگل کے دن

یہ فقیر خدمت مین اس امیر کے حاضر تہا عوارف کے سبق مین بات یہ تہی کہ جس وقت سالک کامل حال ہوجاتا ہے تو اللہ تعالی بخلق صوت اُس سے بات کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی یون فرماتا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء انہ حکیم علی

Marfat.com

یعنے لائق نہین ہے واسطے بشر کے کہ کلام کرے اُس سے اللہ مگر ساتھہ الہام کے
یا پردی کے وری سے **ایضا** فرمایا کہ حق کی نعمت کا **شکر** تین چیزون پر
ہے اوّل شکر ساتھہ زبان کے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واما بنعمة ربك
فحدث دوسرا شکر نسبت پر اعملوا ال داود شکرا تیسرا شکر دل پر ہے وما بکم
من نعمة فمن الله دل مین یقین کرے کہ ساری نعمت طرف سے خدائے عزوجل
کے ہے اور یہ نظم عربی فرمائی ؎ افادتکم النعماء منی ثلثة یدی
ولسانی والضمیر المحجبا ؛ الضمیر المحجب هو القلب یعنے فائدہ دیا تمکو نعمت
نے میری طرف سے تین چیزون کا میرا ہاتھہ اور میری زبان اور دل یعنے تمنے
مجھے نعمت عطا کی تو مین نے اُسکا شکر ہاتھہ اور زبان و دل سے ادا کیا آس فقیر
سے فرمایا فرزند من لو اور نظم عربی کو لکھہ لو۔

ایضا صبر کا ذکر نکلا

فرمایا الصبر علی ثلثة اقسام صبر العام حبس النفس علی ما تکرہ
وصبر الخاص تجرع المرارات من غیر تعبیس وصبر اخص الخاص التلذذ
بالبلاء یعنے صبر تین قسم ہے صبر عام کا رو کنا نفس کا ہے اُسچیز پر کہ جو اسکو دشوار
معلوم ہو دوسرا صبر خاص کا گھونٹ گھونٹ اوتارنا کڑوی چیزون کا بدون
ترش روئی اور ناک بھون چڑھانے کے تیسرا صبر اخص الخاص کا لذت پانا مزہ
لینا ہے بلا سے کما قال الفقیر لا یکون المحب محبا من لم یصبر علی ضرب

Marfat.com

محبوبہ فسمع العارف من ذلک الفقیر فقال یا فقیر اخطات بل لا یکون
المحب محبا من لم یبتلیٰ بضرب محبوبہ یعنے جیسا کہ ایک فقیر نے کہا کہ محب
محب نہین ہوتا ہے وہ شخص کہ جسنے اپنے محبوب کے مار پر صبر نہ کیا پس ایک
عارف نے یہ بات اُس فقیر سے سُن لی تو اُسنے کہا اے فقیر تو نے خطا کی بلکہ محب
محب نہین ہوتا ہے وہ شخص کہ جسنے اپنے محبوب کے مار سے لذت نہ لی جیسے کہ
حضرت ایوب صابر صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے بلاے محبوب سے مزہ لیا ایک
وقت اُنکے بی بی نے کہا کہ اے ایوب تو دعا کرتا کہ یہ بلا تجھسے جاتی رہے کیونکہ
پیغمبرون کی دعا قبول ہوتی ہے وہ بولے کہ اے عورت مجھے شرم آتی ہے میری
صحت بیماری پر غالب ہے یعنے میری صحت کا زمانہ میری بیماری کی نسبت
زیادہ ہے بھلا اُس قدر تو بیماری دیکھون کہ جسقدر صحت تہی کہتے ہین کہ ایک
کیڑا اُنکے جسم مبارک سے گر پڑا تو اُنہون نے پھر اُسکو اُٹھا کر اپنے بدن مین رکھہ لیا
یہ وہی قول ہے اللہ سبحانہ کا واذکر عبدنا ایوب انا وجدناہ صابرا
نعم العبد انہ اواب یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یاد کر ہمارے بندے
ایوب کو بیشک ہمنے پایا اُسکو صبر کرنیوالا ہماری بلا پر نیک بندہ تہا وہ بیشک
وہ بہت رجوع کرنیوالا تہا اور خبر صحاح مین ہے کہ ان اشد البلاء علی الانبیاء
ثم علی الاولیاء ثم الامثل فالامثل یعنے بیشک سخت تر بلا نبیون پر ہوتی
ہے پھر ولیون پر پھر افضل فافضل پر یعنے بعد اولیاء کے پھر جو شخص جسقدر بہتر

Marfat.com

وبرتر ہے اُسی قدر اُسکی بلا سخت تر ہوتی ہے۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ مذکور ہے (اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الصالحون) ای القائمون بما علیہم من حقوق الحق والخلق (ثم الامثل فالامثل طب عن اخت حذیفة) فاطمة اوخولة قال العلقمی بجانبه علامة الحسن ومعنی الامثل فالامثل الاشرف فالاشرف والاعلی فالاعلی فهم معرضون للمحن والبلاء والسر فی ذلك ان البلاء فی مقابلة النعمة فمن کانت نعمة الله علیه اکثر کان بلاؤه اشد الا انه کلما قویت المعرفة بالمبتلی هان علیه البلاء ولهذا قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس بمؤمن ای مستکمل الایمان من لم یعد البلاء نعمة والرخاء مصیبة ومنهم من ینظر الی اجر البلاء فیهون علیه البلاء واعلی من ذلك درجة من یری ان هذا تصرف المالك فی ملکه فیسلم ولا یعترض وارفع منه من شغلته المحبة عن طلب رفع البلاء انتهی

ع این بلا گوہر خزانۂ ماست ۔ ما بہر کس این گہر عطا نہ کنیم ۔ پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این ہر سہ وجہ صبر کہ تقریر کردہ شد غریب ست **ایضا** فرمایا کہ من یوم الجمعة کو اگر کوئی بلوان یم پڑھے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ مین ہے لو قرأ من یوم الجمعة لیکون المیه فسدت

Marfat.com

صلوته لتغير المعنى من الفاعل الى المفعول وهنا فاعل لا مفعول لانه
جامع لا مجموع وجاء بسكون الميم قراءة شاذة یعنے نماز اسلئے فاسد
ہوجائے گی کہ تغیر معنی کا فاعل سے طرف مفعول کے ہوجائیگا اور یہان فاعل
ہے مفعول نہین ہے کیونکہ جمعہ لوگونکا جمع کرنیوالا ہے مجموع نہین ہے اور قرارت
شاذہ مین بسکون میم آیا ہے مناسب اسکے ایک حکایت بہی بیان فرمائی کہ ایک
دن دعاگو ایک امام کے پیچہے مقتدی ہوا اُسنے من یوم الجمعة کو بسکون میم پڑہا مین نے
نماز توڑ ڈالی اور کہا کہ نماز فاسد ہوگئی تو پہر از سر نو پڑہ اور یہ مسئلہ جو مین نے بیان
کیا اُس سے کہا بعد اسکے فرمایا الفُعلة بسکون العین مفعول وبضم العین
فاعل وبفتح الفاء وسکون العین للمرة وبکسر الفاء وسکون العین للحالة
اور یہ بیت فرمائی ؎ الفُعْلَةُ للمفعول والفُعْلَةُ للفاعل ٭ والفعلة
للمرة والفعلة للحالة ٭ اس فقیر سے فرمایا کہ اس مسئلے کو اور اس صرف و نظم
کو جو مین نے بیان کی ملفوظ مین لکہہ لو غریب ہے **ایضا** عبدالرحمن ظفاری
مع دو بہنون خواجہ محمد ظفاری کے کتاب فارسی اسرار الدعوات خدمت مین
پڑہتے تہے بعض یارون نے عرض کیا کہ یہ کتاب نادر ہے آپ اِسنے طلب کرو
مخدوم نے عربی زبان مین کہا وہ فارسی نہین جانتے تہے یا سیدی اَعْطِ
ھذا الکتابَ لینسخ بعض اصحابنا فانھم اھل السلوک یعنے تم یہ کتاب
دیدو تاکہ ہمارے بعض یار نقل کرلین کیونکہ وہ اہل سلوک ہین عبدالرحمن ظفاری

Marfat.com

نے کہا یا مخدوم کیف اعطی ھذہ النسخۃ غریبۃ یعنے اے مخدوم مین کیونکر
دیدون یہ نسخہ تو نادر ہے حضرت مخدوم نے فرمایا یا سیدی انت فی مذھب
الشافعی وقال الشافعی ھذا الشعر ؎ ومن منع الجھال علما اضاعہ
ومن منع المستوجبین فقد ظلم یعنے جس شخص نے جہال کو علم دیا تو اوسکو
ضائع کیا اور جس شخص نے مستحقین سے روکا تو مقرر اُسنے ظلم کیا یعنے تمتو شافعی المذہب
ہو اور امام شافعی نے یون فرمایا ہے تو عبد الرحمن نے کہا انا اکتب لک واعطیک
یعنے مین تمہارے واسطے لکھونگا اور تمکو دونگا **ایضا** فرمایا کتاب مین ہے
سالک کو چاہیئے کہ **گوشت کم کھائے** اور اگر کھائے تو ہفتے مین ایکبار
دوبار و اینکہ نخورد پنجاہ درم سنگ وزنے بخورد نہ زیادت یعنے پچاس درم بہر
وزن مین کھائے اس سے زیادہ نہ کھائے صحاح مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اذا اکلت اللحم وجدت فی نفسی تبشیرا ای
نشاطا للجماع یعنے جب مین گوشت کھاتا ہون تو اپنے نفس مین جماع کے
واسطے نشاط پاتا ہون یعنے گوشت کھانے سے جماع کرنے کو جی چاہتا ہے اس
حقیر سے فرمایا فرزند من لو اور اس حدیث شریف کو لکھو اور سبق پڑھو ترتیب اسمین
بھی سالک کو چاہیئے کہ ریاضت کرے اور ریاضت یہ ہے کہ نفس بدحرکت کو
راہ پر لائے اسلئے چابک سوار کو رائض کہتے ہین کیونکہ وہ بدحرکت گھوڑے کو
راہ پر لاتا ہے ریاضت کی چند شرطین ہین قلۃ الکلام وقلۃ الطعام وقلۃ المنام

Marfat.com

وقلة الصحبة من الانام وما نع الشرط ما نع المشروط یعنے کم بات کرنا کم کہانا کم
سونا لوگون سے کم صحبت کرنا اور جو چیز مانع شرط کی ہے وہی مانع مشروط کی ہے
پس کہانا کم کرنے کے دو طریق مروی ہین ایک طریق تو یہ ہے کہ مثلاً چار قرص یعنے
چار روٹیون کا معمول رکھتا ہے تو ہر روز بقدر کھجور کی گٹھلی کے کم کرے نہ زیادہ
کیونکہ زیادہ کم کریگا تو ہلاک ہوگا یہانتک نوبت پہونچے گی کہ بقدر کھجور کی گٹھلی کے
اُسکا وظیفہ و معمول ہو جائے گا دوسرا طریق کہانا کم کرنے کا یہ ہے کہ مثلاً روزہ
رکھے بعد نماز مغرب کے کہانے سے افطار کرے جب چند روز گزر جائین تو
بعد شفق کے عشا کی نماز سے پہلے کہائے جب اسپر چند روز گزر جائین تو سحر
کے وقت کہائے جب اسپر چند روز گزر جائین تو تیسری رات کو عشا کے وقت
کہائے جب اسپر بھی چند روز گزر جائین تو تیسرے روز افطار کرے اس
آگے بھی اسی پر قیاس کرے یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ بعد چالیس دن کے
کہانا کہائے اور کچھہ فتور و کسل و کاہلی و سستی و لاغری نہوے جو کوئی کہانا کم
کرنا چاہے تو اس طرح کرے نہ یہ کہ یکبارگی ترک کر دے کیونکہ اگر یکبارگی چھوڑیگا
تو اُسکی ہلاکی کا سبب ہوگا اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من یہ دونو وجہین تقلیل
طعام کی لو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اُچہ مین عزیز نام ایک
خلوتی تہا شیخ جمال الدین اُچی قدس اللہ سرہ کے مریدون سے وہ اربعین
ماہ رمضان کا اعتکاف کرتا تو عید کے دن کہانے سے افطار کرتا تہا کچھہ لاغری

Marfat.com

وفتور اُسمین پیدا نہین ہوتا تہا ابہی اُسنی انتقال کیا ہے بہت سے اکابر نے سفر
لیا یارون نے کہا کہ ذات بابرکات اعلی صفات مخدوم کو دیر تک رکہی فرمایا کہ
مین کون ہون بعد اسکے فرمایا سالک کو چاہیئے ایسی غذا کہائے کہ ذراسی سے
سیر ہو جائے اور مقوی ہو جیسے گہی اور دودہ اور انڈا اور مثل اسکے ایسی چیز
سے غذا نہ کرے کہ بہت کہائے جب سیر ہو جلد جلد پاخانے کی حاجت ہو مشغولی
و مصلے سے بسبب وسوسہ کے اُٹہنا پڑے اور پانی بہی کم پیئے کیونکہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے کہ لاتکثر شرب الماء یعنے تم پانی بہت مت
پیو اسلئے کہ عرافت تکلیف دیتی ہے فراغ دل سے مشغول ہو ہر بار مصلے سے
اُٹہنا مصلحت نہین ہے اور اگر کوئی تر چیز کہائے گا تو پانی پینا نہ پڑے گا اُسی
سے کفایت کرے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ العالم رکن الحق
والدین قدس سرہ کی غذا یہ تہی کہ ہر روز پیالہ بہر دودہ کو جوش دیتے چند میوے
اُسمین ڈالتے تہے کئی لقمے اُسکے کہا لیتے دوسرے کہانے کی حاجت نہین
ہوتی تہی یہانتک کہ ایک دن شیخ کے گہر والے پاس فرید طبیب ملتانی کے گئے
اور حال بیان کیا کہ شیخ کچہہ نہین کہاتے ہین وہ آیا شیخ کے واسطے ویسی ہی
غذا لائے اُنہون نے چند لقمے کہائے وہی غذا فرید طبیب کو بہی دی اُسنے
کہائی وہ بولا کہ سات دن کہانے کی حاجت نہ ہوگی اُسنے ملتانی زبان مین کہا
ایسی غذا چاہیئے طعام السالک قلیل الکمیۃ وکثیر الکیفیۃ یعنے سالک کی

Marfat.com

غذا وزن مین ذراسی اور کیفیت مین بہت ہو چند میوے اُسمین ملا دیا کرین
ایک دن دعا گو نے شیخ کو واقعہ مین دیکہا کہا سید تو غذا مقوی کرتا کہ اوراد کی
حفاظت کر سکے ایکبار مین نے ویسی ہی غذا کہائی پہر کسی نے میرے واسطے
تیار نہ کی یہ ریاضت کہانے کی تہی اور یہ مبتدیون کا مجاہدہ ہے ریاضت
وجود کی یہ ہے کہ سالک کو چاہیئے کہ اللہ تعالی کی امانت کو نگاہ رکہے جو کہ اُسپر
ہے اور اُسکا حصر یہ ہے آنکہہ کی امانت یہ ہے کہ جو چیز دیکہنے کی ہے اُسکو دیکہے اور
جو لائق دیکہنے کے نہین ہے اُس سے پرہیز کرے امانت کان یہ ہے کہ جو لائق سننے کے ہے
اُسکو سُنے اور جو لائق سننے کے نہین ہے اُس سے بچے ہاتہہ کی امانت یہ ہے کہ جو لینے کے لائق
ہے اُسکو لے اور جو لائق لینے کے نہین ہے اُس سے پرہیز کرے ناک کی امانت
یہ ہے کہ سونگہنے کی چیز سونگہے اور نہ سونگہنے کی چیز سے پرہیز کرے مونہہ کی
امانت یہ ہے کہ کہانے کی چیز کہائے اور نہ کہانے کی چیز سے پرہیز کرے اور
یہ سب دل کے دروازے ہین اور بندہ مثل دربان کے ہے اگر ان دروازون
کی نگاہبانی کریگا تو اُسکا دل سلامت رہیگا اور امانت دل کی یہ ہے کہ اپنے
دل مین حق تعالی کو جگہہ دے اور غیر حق سے پرہیز کرے سخت ترین مجاہدہ
یہی ہے غیر حق سے نفی خواطر کرے یعنے غیر کا خطرہ دل مین نہ آنے پائے یہ
منتہیونکا مجاہدہ ہے قلب المؤمن حرم الله تعالی وحرام علی حرم الله تعالی
ان یلج فیه غیر الله تعالی قوله تعالی ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئك

Marfat.com

کان عنہ مسئولا یعنے مومن کا دل اللہ تعالی کے حرم ہے اور اللہ تعالی کے حرم پر حرام ہے کہ اُسمین غیر اللہ داخل ہو اللہ سبحانہ ارشاد کرتا ہے کہ شنوائی وبینائی اور دل سب سے قیامت کے دن سوال ہوگا ۵ شہر دلچسپ ہمارا دل ہے ؛ عرش زہ ہے یہ تری منزل ہے ؛ **ایضا** فرمایا کہ **کتاب کا مطالعہ دو نیت سے کرتا ہے** ایک تو اس نیت سے مطالعہ کرتا ہے کہ حیلہ ورخصت کی مجہول روایت سیکھہ لون یہ نفس کا داعیہ ہے کیونکہ نفس حیلہ ڈہونڈتا ہے اور رخصت چاہتا ہے دوسرے اس نیت سے مطالعہ کرتا ہے کہ اصح ومستحب روایت ہو تو مین اُسپر عمل کرون اور دوسرونکو پہونچاؤن یہ روح کا داعیہ ہے اور یہ پسندیدہ ہے اسپر ثواب ہوگا اور چاہئے کہ جب قرآن شریف کی تلاوت کرے یا کتاب یا تفسیر کا مطالعہ کرے تو بتعظیم کرے یہ نہ کرے کہ جب ذکر یا طاعت وعبادت سے ملول ہو جائے تو اُسوقت قرآن شریف کی تلاوت کرے یا کتاب کا مطالعہ کرنے لگے کیونکہ یہ ایسا ہے جیسا سیر وتماشے کو جانا یہ نفس کا داعیہ ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** ایک دانشمند مجلس مین حاضر تھا عرض کیا کہ اس حدیث سے کیا مراد ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من لیس لہ شیخ فشیخہ الشیطان یعنے جسکا کوئی شیخ نہین ہے تو اُسکا شیخ شیطان ہے جواب فرمایا حدیث صحاح کی ہے مراد اس سے یہی پیری ومریدی ہے جو کہ اتباع

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہؓ وتابعین کا ہے قولہ تعالیٰ ان الذین
یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنے بیشک جو لوگ کہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے بیعت کرتے ہین تو وہ اللہ ہی سے بیعت
کرتے ہین قدرت اللہ کی اُنکے ہاتھون کے اوپر ہے **ایضاً** شیخ زادہ
نجم الدین عوارف کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا روے مبارک طرف اس فقیر
کے اور یارانِ دیگر کے لائے فرمایا کہ برادرم نجم الدین عوارف مُجدّد پڑہتا ہے
اور تم بہی مُجدّد سنتے ہو خوب کرتے سنو غنیمت ہے یعنے وہ اچہی طرح سے پڑہتا
ہے اور تم اچہی طرح سے سنتے ہو دعاگو نے اس عوارف کو اُس شخص سے سُنا ہے
جو کہ درمیان دعاگو کے اور درمیان شیخ الشیوخ کے ایک واسطہ تہا یہ شخص
شوکارہ زمین عراق مین مرید وخلیفہ شیخ الشیوخ کے تہے نام ان بزرگوار کا شیخ
محمود شاہ تستری تہا جسدن کہ دعاگو نے اُنکو پایا تو وہ ایک سو بتیس برس کے پیر
معمّر تہے لیکن جمعے کے دن عصا لیکر پیادہ چلتے شیخ بہاء الدین قدس سرہ کے
یار تہے دعاگو سے مشائخ مکہ نے کہا یا سید بقی فی ارض العراق خلیفۃ
شیخ الشیوخ فادرکہ یعنے اے سید زمین عراق مین شیخ الشیوخ کے خلیفہ باقی
رہے ہین تم جاؤ اُنسے ملو دعاگو نے پوری عوارف اُنسے سُنی اُن بزرگوار نے دعاگو
کو اجازت بوکالت دی اور روانہ کیا اور اُنہون نے اپنے پیر شیخ الشیوخ مصنف
کتاب سے عوارف سُنے بات اسمین تہی کہ شاگرد کو حسن استماع چاہیے اور ادب

حضرت مخدوم نے عوارف شیخ الشیوخ کی خلیفہ سے پڑہی

13710

Marfat.com

نگاہ رکھے یہانتک کہ اُستاد معلم تقریر تمام کرے اور دل مین لیوے اثنائے تقریر مین نہ پوچھے اسلیئے کہ دونون کے دل سے جاتی رہے گی چنانچہ حق تعالی اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرماتا ہے ولا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ وقولہ تعالی ولا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ حاصل یہ ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم جبریل سے اثنائے آیت مین مت پوچھو جب آیت تمام کرلی تو بعد اُسکے دوسری آیت کو پوچھو آہستہ سنو اور دل مین لو پھر صحابہ کو پہونچاؤ شاگرد کو بھی واسطے اوستاد کے یہی حکم ہے کہ اثنائے تقریر مین سوال نکرے جب تمام کرلے تو سوال کرے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا برادران بگیرید **ایضا** ذکر اس بات کا ہوا کہ سالک کو واجب ہے کہ **وجہ حلال سے قوت وکسوت کرے** یعنے حلال کہائے اور حلال پہنے تاکہ نفع پائے کیونکہ اگر ایک دانہ حرام کا اور ایک تار حرام کا ہوگا تو سلوک درست نہوگا فرمایا اس طرف مکہ و مدینہ مبارک مین اور گازرون اور دوسرے شہرون مین بھی سوداگر لوگ خانقاہ مین وقف کرتے ہین اور ایک شخص کو تعین کرتے ہین اور ہر خانقاہ مین چار سفرہ چاروان مذہب کے مقرر کرتے ہین کیونکہ آنے والا آتا ہے الروہ عالم ہے تو اُسکو حجرہ دیدیتے ہین اور خلوت کا امر فرماتے ہین اور الروہ عالم نہین ہے

Marfat.com

توجو مذہب وہ رکہتا ہے اُسی مذہب کے مدرس کے پاس جاتا ہے پڑہتا ہے جب
مذہب کو دریافت کرچکا تو اُسکو خلوت کا حکم دیتے ہین ورنہ بغیر علم کے وہ کیا
جانے گا لیکن اب مین نے سُنا ہے کہ ایک شخص اس جگہہ سے ملک یمن مین گیا
اور بادشاہ یمن سے اس شہر کی حکایت کی کہ ہندوستان مین بادشاہ خانقاہ
بناتے ہین تم نہین بناتے ہو اُس بادشاہ یمن نے ایک خانقاہ بنائی اور اُس
شخص کی تصرف مین کردی ابتک کسی بادشاہ نے کوئی خانقاہ نہین بنائی
تہی مگر یہی ایک ساری رباطین خواجگان تجار کی ہین مین نے اُس طرف سُنا
ہے کہ جسوقت درویش سالک اُسجگہہ پہونچتے ہین تو پوچہتے ہین کہ وہ خانقاہ
بیت المال کی ہے یعنے اگر وہ بیت المال کی ہوتی ہے تو اُسمین نہین آتے
ہین پرہیز کرتے ہین لیکن نااہل لوگ اُترتے ہین آہی درمیان مین فرمایا کہ اس
خانقاہ فتح خان مین ایک ابدال عالم طیر سے گزر کر رہا تہا اُسنے دعاگو کے ساتہ
باہر سے سلام و مرحبا کیا اور گزر گیا اندر نہین آیا اسلئے کہ وہ خانقاہ بیت المال
سے ہے بعد اسکے فرمایا کہ ملک مردان نے اُچہ مین ایک خانقاہ بہ نیت دعاگو
بنائی ہے ایک دن مین اُس جگہہ تہا ایک ابدال نے دریچۂ طاق کی طرف سے
سلام و مرحبا کیا اور گزر گیا اندر نہین آیا لیکن دعاگو جب اُس خانقاہ مین
جاتا ہے تو اُسکی وجہ سے نہین کہاتا ہے کہانا گہر سے آتا ہے چند آدمیونکو مقرر
کردیا ہے اُس خانقاہ کا کہانا وہی کہا لیتے ہین مخدوم کے پوتے سید حامد نے

Marfat.com

پوچھا کہ خانقاہ شیخ کبیر کی تو بادشاہ نے بنائی ہے جواب فرمایا خیر ہے اُس خانقاہ
مین تو شیخ کبیر کے مِلک کے دیہات وقف ہین وہ بیت المال سے نہین ہے مگر
جس زمانے مین کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ نے وفات پائی تو اُنکے دادا شیخ کبیر
کے پائینتی اُنکو دفن کر دیا سلطان محمد نے اُس جگہہ سے کھینچا ایک دوسری خانقاہ
بمقدار تیر پرتاب کے بنائی شیخ کو اُس جگہہ دفن کیا اُس خانقاہ مین بیت المال
سے دیہات وقف کئے لیکن شیخ کو پھر اُنکے دادا کے پائینتی لے آئے جس جگہہ کہ
اول بار اونکو دفن کیا تہا اصحاب مکاشفہ نے دعا گو سے کہا کہ شیخ کو پھر اُس
جگہہ سے پایان جد مین لے آئے مجھسے کہا کہ مین اُس جگہہ زیارت کو نہ جاؤن
لیکن عجب یہ دیکھو کہ مین سلام کا جواب اسی جگہہ سنتا ہون **ایضا** عوارف
کے سبق مین یہ حدیث شریف تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ترکت فیکم
الکتاب و عِترتی فرمایا کہ اس کتاب سے قرآن شریف مراد ہے اور اس عترت
سے سنت مراد ہے یعنے احادیث اسلئے کہ بعد رتبۂ کتاب اللہ کے رتبہ احادیث
کا ہے عبد الرحمن طفاری خواجہ محمد طفاری کے یار خدمت مین حاضر تہے
عرض کیا یا مخدوم والعترۃ الاولاد یعنے اے مخدوم عترت کے معنی تو
اولاد کے ہین جواب فرمایا کہ مین نے اسی طرح سنا ہے اور وہ خود ظاہر ہے اسکو لو

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ اس معنی کی یہ حدیث شریف تائید کرتی ہے (ترکت فیکم)

Marfat.com

ای انی تارک فیکم بعدی کما عبر به فی روایة (شیئین لن تضلوا بعدهما کتاب الله وسنتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض) یحتمل ان المراد ان احکامهما مستمرة معمول بهما الی یوم القیامة (ک عن ابی هریرة رض) انتهی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی -

ایضاً یہ کی رات وقت تہجد چودہوین ماہ ذیقعدہ

کو ایک عزیز قصیدۂ لامیہ کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا بیت یہ تہی ؎

ومَنْ یَتَوارَ تداد ابعدَ دَهْرٍ ۔ لا یَصِرْ عن دینِ حقٍ ذا انسِلالِ ۔ یعنے لفظ الکفر من غیر اعتقادٍ ۔ بطوعٍ رَدَّ دینٍ باغتفال ۔ یعنے جو شخص کہ مرتد ہونے کی نیت کرے بعد ایک زمانے کے تو وہ بمجرد نیت کرنے کے دین حق مسلمانی سے نکل جائیگا پہلے اس سے کہ وہ مرتد ہو جائے اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرًا فعلیہم غضب من اللہ ولہم عذاب عظیم یعنے جو شخص کہ کافر ہو جاے بعد ایمان لانے کے یعنے مرتد ہو جاے مگر اُس حالت مین کہ زبردستی کیا جاے یعنے کسی پر ظلم وزبردستی کرین کہ تو کفر کا کلمہ اور وہ بت پرست سے بظاہر کلمہ کفر کا کہدے اور دل اُسکا ایمان پر مستقیم و جما ہوا ہو تو یہ درست ہے کیونکہ اس محل مین ظاہر کا رکن ساقط ہے لیکن جو شخص کہ کفر کے ساتہہ شرح صدر کرے اور دل مین بہی کفر کو پسند کرے تو وہ

Marfat.com

کافر ہوجائیگا سو اُنپر ہے غصہ طرف سے اللہ کے اور اُنکے واسطے ہے بڑا عذاب
اور جو شخص کہ کلمہ کفر کا کہے اور اُسپر اعتقاد نہ کرے بطوع یعنے بغیر اکراہ وزبردستی
کے تو وہ کافر ہوجائیگا اگرچہ بغفلت ہو اور نہ جانے کہ مین نے کہا ہے یا نہین
کہا ہے لیکن دعاگو نے اُس طرف سُنا ہے کہ جب نہ جانے گا کافر نہوگا یعنے اُسکے
معانی نہ جانے یا کوئی بات کہدے اور اُسکو سمجھا نہو اور وہ لفظ کفر کا تہا اسمین
اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص بجانکر کہے تو بعض کہتے ہین کہ کافر ہوجائیگا اور بعض
کہتے ہین کافر نہوگا لیکن جان بوجھکر کہیگا تو باتفاق کافر ہوجائیگا اسلئے کہ
اللہ تعالی فرماتا ہے و لقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم یعنے
البتہ مقرر اُنہون نے کفر کا کلمہ کہا اور بعد اسلام کے کافر ہوئے لیکن مست پر
کفر کا حکم نکرین وہ بیہودہ بکنے سے کافر نہین ہوتا ہے اور یہ بیت پڑہی ؎
ولم یحکم بکفر حال سکر بما یھذی ویلغو بارتجال ای القول
بالبدیھۃ یہ بیت اوپر کا نتیجہ ہے ؎ وفی الاذھان حق کون جزء
بلا وصف التجزی یا ابن خال فرمایا کہ آدمی کے اجزا مین ایک ایسا
جزو ہے کہ تجزی کی صفت نہین رکہتا ہے یہانتک کہ اُس جزو کے ساتہہ
ترکیب راست آئے مثلا اگر کوئی شخص اپنی انگلی کو کاٹ ڈالے اُسکے ٹکڑے
ٹکڑے کرے اُسمین ایک ایسا جزو رہیگا کہ وہ جزئیت کی صفت نہ رکہیگا اللہ
قادر ہے کہ اُسکو اجزا مین ترکیب دیدے محل مشکل ہے سمجہنا چاہئے حق ای

Marfat.com

ثابت ثبوت الجزء الذی لا یتجزیٰ خلافاً للمبتدعین یعنے جزء لا یتجزی
کا ثبوت حق ہے بدعتی لوگ اسمین مخالف ہین اُس عزیز نے دوسری بیت پڑہی
ے وما المعدوم مرئیا وشیئا لفقہٍ لاح فی یمن الھلال ۔ یعنی
جو چیز کہ عدم مین ہے وہ دیکہی نہین جاتی ہے اور شے نہین ہوتی ہے اسلیے
کہ جو چیز دیکہی جاتی ہے وہ موجود ہے فالشئ ھو الموجود لا لفقہ لاح یہ قول
روشن ہے مثل ہلال کی ماہ نو کے یعنے یہ صحیح قول ہے بعد اسکے فرمایا کہ بدمذہب
لوگ سوال کرتے ہین کہ قیامت مرئی نہین ہے یعنے دکہائی نہین دیتی ہے
پس وہ معدوم ہوگی اور معدوم دکہائی نہین دیتا ہے اور نہ موجود ہوتا ہے
ہم جواب دینگے کہ قیامت تو آنی ہے اور اُسکا امر ظاہر و کہلا ہوا ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم اور ارشاد کرتا ہے ان الساعۃ
اٰتیۃ وان اللہ یبعث من فی القبور اور فرماتا ہے انہ کان وعدہ مأتیا
ای اٰتیا بمعنی ماضی فرمایا نہ بمعنی استقبال واسطے ثبوت کے کیونکہ الماضی للثبوت
یعنے قیامت کا وعدہ واقع مین آچکا ہے۔

ایضاً چودہوین ماہ مذکور روز چہارشنبہ

کو یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا فرمایا سبق پڑہ ترتیب آسمین تہی کہ علم اختیار کر
چاہیے چنانکہ مے آرند بعد اسکے فرمایا کہ سید اسجگہہ حاضر ہین سنو تمکو چاہیے کہ
اپنے جدّ کا خلق نگاہ رکہو دعا گو نے اُس طرف یہ بات سُنی تو مین نے محدثون سے

Marfat.com

وجہ غضبناکی سادات

پوچھا کیا حکمت ہے کہ بعض سادات ہندوستان کے اور اس جگہہ کے بہی غضوب یعنے غضبناک ہوتے ہین اپنے داداؤن کا کچہہ بہی طریقہ نگاہ نہین رکہتے ہین محدثون نے جواب دیا حکمت یہ ہے کہ بعض سادات غیر کفو کے اور گانون کے بیٹیون سے نکاح کرتے ہین یا لونڈیان گہر مین رکہہ لیتے ہین اُنسے بچے جناتے ہین اُنکی کفو کی رگ اُنمین شریک ہے اس جہت سے غضبناک ہوتے ہین جب محدثون نے یہ حکایت بیان کی تو یہ فقیر حق کا شکر بجا لایا کہ مین دونو طرف سے سید ہون مان باپ کی طرف سے سب سادات ہین الحمد للہ بعد اسکے شیخ جمال الدین اچی قدس سرہ کی تحمل کی **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن قلندر لوگ اُنکے پاس فروکش ہوئے اُسوقت نان وادرار یعنی وظیفہ وگانون شیخ نہین رکہتے تہے قبول نہین فرماتے تہے آخر عمر مین قبول کر لیا تاکہ پیرون کے طریقے پر جائین پس شیخ روٹی اور گہی ملکر قلندرون کے آگے لائے وہ خفا ہوئے اوہے کی سیخین کہینچین شیخ کے نزدیک آئے کہا ہم تجہے مارینگے تو نان وگوشت نہین لاتا ہے اور نہ حلوا لاتا ہے نان وروغن لاتا ہے شیخ نے جب یہ حالت دیکہی تو پگڑی سر سے اوتاری اور کہا عزیز دو مارو اور سر اُنکے آگے رکہدیا جب قلندرون نے شیخ سے ایسا تحمل وبردباری وحلم دیکہا تو لوہا اُنکے ہاتہہ سے گر پڑا اور معذرت پیش آئے ایسا ہونا چاہیے کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے المؤمنون هَيِّنُون لَيِّنُون یعنے مومن نرم دل ہوتے ہین۔

Marfat.com

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر مین یہ حدیث شریف دو طرح پر مروی ہے ایک یہ
(المومن هین لین) قال العلقمی هما بالتخفیف قال ابن الاعرابی العرب
تمدح بالهین واللین مخففین وتذم بهما مثقلین وهین من الهون
وهو السکینة والوقار والسهولة فعینه واو وشئ هین ای سهل (حتی
تخاله من اللین احمق) ای تظنه من کثرة لینه غیر منتبه لطریق الحق
(هب عن ابیهریرة) دوسرا طریق یہ ہے (المؤمنون هینون لینون کالجمل
الانف) ای کل واحد منهم لین مثل لین الجمل الانف بفتح فکسر قال
فی النهایة ای المانوف وهو الذی عقر الحشاش انفه فهو لا یمتنع عن
قائده للوجع الذی به (ان قید انقاد وان انیخ علی صخرة استناخ) فالمؤ
شدید الانقیاد للشارع فی امره ونهیه (ابن المبارک فی الزهد عن
مکحول مرسلا هب عن ابن عمر) انتہے من شرح الجامع الصغیر للعزیزی
جب سبق اس فقیر کا اس جگہہ پہونچا کہ اگر سالک کو کوئی چیز واقع ہے وہ اُسکو
دیکھتا ہے یا سُنتا ہے تو چاہیئے کہ اُسپر عمل کرے اگرچہ بظاہر بری معلوم ہو اور
اُسمین کوئی شے مخالف شرع ہو اس واقعہ کو علم من لدنی اور سر قدر کہتے ہین
کہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہین جیسا کہ قصہ حضرت خضر علیہ السلام کا ہمراہ
موسی علیہ السلام کے قرآن شریف مین مذکور ہے کہ اُنہون نے ایک لڑکے کو

Marfat.com

مار ڈالا اور کشتی پہاڑ ڈالی اور دیوار درست کر دی قصہ یہ تہا کہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی قولہ تعالی قال ذلك ما
کنا نبغ فارتدا علی اٰثارهما قصصًا فوجدا عبدا من عبادنا اٰتیناه رحمة
من عندنا وعلمناه من لدنا علما قال له موسی هل اتبعك علی ان تعلمن
مما علمت رشدا تا قوله ویستخرجا کنزهما رحمة من ربك وما فعلته
عن امری ذلك تاویل ما لم تستطع علیه صبرا یعنے ایک دن حضرت
موسی علیہ السلام نے با فضل کثیر خطبہ پڑہا اور کہا کہ مثل میرے کوئی شخص علم
رکھتا ہے حکم آیا کہ اے موسی تو جا ہمارے خضر سے ملاقات کر پس وہ اور یوشع
یہ حضرت موسی کے شاگرد تہے یہ بہی بعد موسی علیہ السلام کے پیغمبر ہوئے دونو
روانہ ہوئے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے پس اُنہون نے ہمارے بندۂ خاص
خضر کو پایا جو کہ ہمارے خاص بندون سے ہے ہمنے اپنے پاس سے، اوسکو
رحمت دی ہے اور علم من لدنی ہمنے اُسکو عطا کیا ہے جب حضرت موسی نے
حضرت خضر کو پایا تو کہا کہ مین تیری پیروی کرون اس بات پر کہ تو مجھے اوس
علم سے سکہائے کہ جو تجہکو دیا ہے حضرت خضر نے کہا کہ اے موسے تو میرے ساتہ
ہرگز صبر نہ کر سکے گا اور میری صحبت مین نہ رہ سکے گا حضرت موسے نے کہا
ان شاء اللہ تعالی تو مجھے صابر پائے گا اور مین کسی کام مین تیری نافرمانی نکرونگا
حضرت خضر نے کہا اے موسی اگر تو میری پیروی کرتا ہے تو تو کسی چیز کا مجھ سے

Marfat.com

مت پوچھنا یہانتک کہ مین اُسچیز کا تجھسے کہون پس وہ دونو روانہ ہوئی یہانتک
کہ دونو ایک کشتی مین سوار ہوئے حضرت خضر نے کشتی کو پہاڑ ڈالا حضرت موسی
بولے اے خضر تونے کشتی پہاڑ ڈالی تاکہ تو کشتی والون کو ڈبودے حضرت خضر
نے کہا اے موسے مین نے تجھسے نہ کہا تہا کہ تو میری ساتھہ صبر نہ کرسکے گا حضرت
موسی پشیمان ہوئے اور معذرت کرنے لگے کہ تو مجھسے اُس بات کا مواخذہ مت کر
کہ جسکو مین بہول گیا پہر دونو چلے یہانتک کہ ایک لڑکے پر پہونچے حضرت خضر
نے اوسکو مار ڈالا حضرت موسی بول اُٹہے کہ تونے ایک پاکیزہ تن بے گنہ کو کیون
مار ڈالا البتہ مقرر تو نے ایک بُرا کام کیا حضرت خضر نے کہا کہ مین نے تجھسے نکہا
تہا کہ تو ہرگز میرے ساتھہ صبر نہ کرسکے گا پہر حضرت موسے بمعذرت پیش آئے اور
کہا کہ اگر مین بعد اسکے کسی چیز کو تجھسے پوچھون تو تو مجھے اپنے ہمراہ نہ رکھنا پہر دونو
چلے یہانتک کہ ایک گانون مین آئے گانون والون سے کہانا مانگا اُنہون نے
انکار کیا اور اُنکو مہمان نہ رکہا اُنہون نے اُس گانون مین ایک دیوار پائی کہ وہ
گری پڑتی تہی حضرت خضر نے اُسکو درست کر دیا اب تو حضرت موسی تاب
نہ لاسکے بول اُٹہے کہ تو چاہے تو اس دیوار پر مزدوری لیلے حضرت خضر نے کہا
اے موسی اب یہ جدائی ہے درمیان میرے اور تیرے اور جن باتونپر تو صبر نکر سکا
اُنکے تاویل مین تجھے بتائے دیتا ہون پس جس کشتی کو کہ مین نے پہاڑ ڈالا وہ کشتی
مسکینون کی تہی وہ لوگ دریا مین اُسکا عمل یعنے کرایہ کرتے تہے تاکہ اُس سے

Marfat.com

قوت حاصل کرین سو مین نے چاہا کہ اُس کشتی کو عیب دار کردون اسلئے کہ اُنکے آگے
ایک بادشاہ ہے کہ وہ ہر کشتی کو بزور و غضب لیلیتا ہے جب وہ اس کشتی مین پیوند
دیکھیگا اور عیب پائے گا تو نہ لیگا اور وہ کشتی غرق تو ہرگز نہوئے گی اور لڑکے کو
جو مین نے مار ڈالا سو اُسکے مان باپ مومن تہے اور یہ فاسق تہا اور کہتے ہین کہ
اُسکی مان اور گانون مین تہی اور باپ اُسکا اور گانون مین یہ درمیان مین
نزدیک دونون کے آتا جاتا اور رہزنی کرتا تہا لوک اُسکے مان باپ کے پاس
شکایت لیجاتے تو وہ منکر ہوتے اور کہتے تہے کہ ہمارا لڑکا ایسا نہین ہے تم جہوٹ
کہتے ہو پس حضرت خضر نے کہا مین ڈرا کہ اس لڑکے کی شومی سے مان باپ
اُسکے طغیان و کفر مین پڑجائین پس مین نے اُسکو مار ڈالا اور چاہا کہ اُس لڑکے
کی بدل مین اللہ تعالی اونکو اُس سے بہتر دے اور وہ طاعت اختیار کرے خبر مین
ہے کہ اللہ تعالی نے اُنکو اُس لڑکے کے بدلے مین ایک لڑکی دی کہ بارہ ہزار
پیغمبر اُس سے ہوئے اور جس دیوار کو کہ مین نے درست کر دیا سو وہ دیوار دو یتیم
لڑکون کی ہے اُنکے مان باپ دونون نہین ہین اور اُس دیوار کے نیچے ایک
خزانہ ہے کہ اُسکو اُنکے مان باپ نے واسطے اُنکے رکہا تہا اور وہ دیوار نشان
تہا مین نے اُسکو درست کر دیا تاکہ وہ نشان جاتا نہ رہے وہ عاجز نہ رہجائین
اور ان دونو لڑکون کا باپ ایک صالح آدمی تہا پس اے موسے تیرے پروردگار
نے چاہا کہ جب وہ دونو بالغ ہوجائین تو اپنے خزانے کو اُس دیوار سے نکال لین

Marfat.com

بخشش ہے طرف سے تیرے پروردگار کے اور یہ تینون کام مین نے اپنے امر
سے نہین کئے ہین یہ ہے تاویل اُسپر کی کہ جسپر تو صبر نہین کرسکتا تہا بعد اسکے فرمایا
کہ اسکو علم من لدنی کہتے ہین اور سر قدر کہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہین
اور یہ کام ظاہر مین بُرا تہا جب تو حضرت موسی مانع ہوئے اور وہ جانتے تہے
اور حضرت خضر کو سر قدر معلوم تہا یعنے علم من لدنی اور وہ سب خیر تہا یہی حکمت
ہے کہ جسوقت بعض اولیاء اللہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہین تو واجب ہے
کہ وہ اُسپر عمل کرین اگرچہ ظاہر مین بُرا معلوم ہو لیکن اُسمین خیر ہوتی ہے مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن دعاگو خدمت مین شیخ قطب عالم
رکن الحق والدین کے قدس اللہ روحہ حاضر تہا ایک عزیز واسطے توبہ کے آیا
شیخ توبہ نہین کراتے تہے مجلس مین سے ایک اور عزیز نے کہا کہ خوند شیخ تم
کس واسطے توبہ کی تلقین نہین کرتے ہو شیخ نے ایسی بلند آواز سے کہا کہ سب نے
سن لیا بیچارہ ابوالفتح کیا کرے لوح محفوظ مین تو لکہا ہے کہ ہنوز چند گناہ اور کرینگا
مین کیونکر توبہ کی تلقین کرون یہ بات ظاہر مین بُری معلوم ہوتی ہے کیونکہ توبہ
کرانا ایک بہتر فعل ہے اور عکس اسکا بخل ہے لیکن سر قدر مین معنی یہ تہے جو کہ یہ
تہے اُس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید واین ترتیب جملہ از آغاز سبق تا بفرار
در حق این فقیر بود **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت مین
پڑہتا تہا بات اس آیت مین تہی قولہ تعالی المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا

Marfat.com

والباقیات الصالحات خیر عند ربك ثوابا وخیر املا یعنے مال اور
بیٹے آرائش ہین زندگانی اس جہان کی یعنے کچھہ کام نہ آئین گے اور باقیات
صالحات یعنے اعمال صالح بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے از روے
ثواب کے اور بہتر ہین براہ آرزو کے پس چاہیئے کہ ایسا کام کرے کہ باقی کو فانی
سے ہاتھہ مین لائے اور یہ رباعی پڑہی ؎ توشہ برگیر و برگِ رفتن ساز ؛
راہ تقویٰ گزین و راہ نیاز ؛ مال و فرزند و جملہ عاریت اند ؛ عاریت از تو روزی
گیرند باز ؛ اللہ سبحانہ کا فرمان واجب الاذعان ہے وتزودوا فان خیر
الزاد التقوی واتقون یا اولی الالباب یعنے اللہ سبحانہ نے مومنون کو
امر فرمایا ہے کہ اے مومنو تم توشہ لو پس بیشک بہترین توشہ تقوی ہے اور
پرہیزگاری اور ڈرو مجھسے اے عقل والو اس فقیر سے فرمایا فرزند من اسکو لو
اور اس رباعی کو لکھو بعد اسکے فرمایا العالم ھو العامل والا فھو الجاھل
یعنے عالم جو ہے وہ عامل ہے ورنہ پھر وہ جاہل ہے اسلئے کہ حضور صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ کل عالم لم یعمل بعلمہ فھو سخرۃ الشیطان
حدیث صحاح کی ہے یعنے جو عالم کہ اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ شیطان کا مسخرہ
ہے یہ تہدید ہے ع علمے کہ رہ بحق نمایدجہالت ست ؛ وعنہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من ازداد علما ولم یزدد وجعا لم یزدد من اللہ الا بعدا
یعنے جو شخص کہ زیادہ کرے علم کو اور زیادہ نہ کرے درد کو تو نہ زیادہ کرے گا

Marfat.com

اللہ سے مگر دوری کو یعنے وہ زیادتی علم کی مولی سے سوائے دوری کے اور کچھ
زیادہ نہ کریگی علمانے بیان کیا ہے کہ کیا درد زیادہ کرے جسوقت سودمند علم
زیادہ ہوگا تو اپنے علم وعمر کے ضائع کرنے پر آگاہ ہوگا اور افسوس کریگا اسلئے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنے اللہ تعالی کے
بندون مین سے جولوگ خشیت وخوف رکھتے ہین وہ علماء ہی ہین یہ حصر ہے
فرمایا کہ درد عمل سے بڑہتا ہے لا وجدَ لمن لا وِردَ لہ وجد اندوہ عشق کو کہتے
ہین یہ معنی مین نے اُس طرف سُنی ہین یعنے نہین ہے درد عشق کا واسطے
اُس شخص کے کہ جسمین مشغولی نہین ہے آس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید و
این احادیث بنویسید از صحاح ست۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ ایک حدیث قریب المعنی حدیث شریف مذکور کے یہ ہے کہ
(من ازداد علما ولم یزدد فی الدنیا زھدا لم یزدد من اللہ الا بعدا)
لعلمہ انھا مشغلۃ عن الآخرۃ فالعلماء احق بالزھد فی الدنیا من غیرھم
قال المناوی ولھذا قال الحکماء العلم فی غیر طاعۃ اللہ تعالی
مادۃ الذنوب (فر عن علی رضی اللہ عنہ) واسنادہ ضعیف انتھی
من شرح الجامع الصغیر للعزیزی **ایضا** فرمایا جو کچھہ کہ مالا بد یعنے ضرورت
سے زیادہ ہو وہ طریقت کا ذنب یعنے گناہ ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

Marfat.com

والہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے اللھم من اَحَبَّنی فارزقہ العَفاف والکفاف ومن
ابغضنی فاکثر مالہ وولدہ یعنے الٰہی جو شخص مجھے دوست رکھے تو تو اوس کو
پرہیزگاری اور روزی گزران کی دے اور جو کوئی مجھسے بغض رکھے تو تو اُسکو
مال و اولاد زیادہ دے مثلاً اگر موٹے کپڑے سے غرض حاصل ہے تو باریک
کپڑا نہ پہنے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے من رَقَّ
ثوبہ رَقَّ دینہ یعنے جو شخص کہ باریک کپڑا پہنے تو اُسکا دین باریک ہو جائے
پس گناہ طریقت کا ہوگا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال الدین
اُچی قدس اللہ سرہ کپڑے کے واسطے ایک تنکہ بازار مین بھیجتے تینون کپڑے
دستار و پیراہن و ازار اُسی سے پہنتے پس اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید
واین احادیث بنویسید **ایضاً** تاریخ مذکور چارشنبہ ماہ ذی قعدہ کو ظہر کی نماز
مین مولانا سراج الدین امام حاضر تھے ایک دلشمند تھا اوسکو امامت کا حکم دیا
دیکھا تو اُسکے بال بندھے ہوئے تھے فرمایا اُسکو فرق کر یعنے مانگ نکال کیونکہ
حلق کی صورت ہے کل ما سوی الحلق والفرق فھو عقص والعقص
مکروہ بالاتفاق والمکروہ لیس بمقبول اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑھی
وخیر الرجال بین الحلق ٭ من غیر تقزیع وبین الفرق
یعنے جو چیز کہ سوائے منڈانے اور مانگ نکالنے کے ہے وہ عقص ہے اور
عقص یعنے باندھنا بالونکا باتفاق مکروہ ہے اور مکروہ مقبول نہین ہے اور

Marfat.com

مردون کو اختیار دیا گیا ہے درمیان منڈانے کے بدون تقزیع کے اور درمیان
مانگ نکالنے کے یعنے مردون کو یہ حکم ہے کہ یا تو سارا منڈائین یہ نہین کہ کچھہ
سر منڈائین اور کچھہ نہ منڈائین یا مانگ نکالین ان دو باتون کے سوا اور کچھہ
درست نہین ہے امام نے ایسا ہی کیا یعنے بالون کو کھول ڈالا جب نماز سے
فارغ ہوئے تو پوچھا کہ تونے پوری سورت پڑہی یا چند آیتین اُس دانشمند
نے عرض کیا کہ مین نے اول رکعت مین تو چند آیتین پڑہین اور دوسری رکعت
مین سورت پڑہی فرمایا یجوز عندنا خلافا للمالکؒ رحمہ اللہ فانہ قال
ضم سورۃ مع الفاتحۃ فریضۃ وتمسک بھذا الحدیث من الصحاح
لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب وضم سورۃ معھا وھذا عندنا نفی الفضیلۃ
وعند مالک نفی الفریضۃ اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑہی ؎ وکل ما
وجوبہ مختلفٌ ففعلہ اولیٰ ولا یُختلفُ ای لا یترک لما روی عن
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ واظب فی الصلوۃ بالفاتحۃ وضم
سورۃ معھا یعنے جسپر کا وجوب مختلف فیہ ہے تو اُسکا کرنا اولی ہے اور خلاف
نکرین ہمارے قول پر اولی یہ ہے کہ فاتحہ مع ضم سورت کے پڑہین اور امام مالک
رحمہ اللہ تعالے کے قول پر فرض ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو ظہر کی نماز کا اعادہ کرتا ہے
اور وہ شخص جو کہ امام مالک کے قول پر باتفاق عمل کرتا ہے یعنے وہ بہی اعادہ
کرے پس نماز کو پہر پڑہا اور فرمایا کہ آدمی بیچارہ ہزار کام وقت نماز کے چہوڑتا ہے

Marfat.com

اور کتنی احتیاط استنجا و وضو مین کرتا ہے پس چاہیئے کہ یہ احتیاط بہی نگاہ رکہے
کہ نماز اُسکی باتفاق درست ہوجائے وکیف یقبل تطوع من لم یجز فرائضہ
اتفاقا یعنے اُس شخص کے نوافل کیونکر مقبول ہونگے کہ جسکے فرائض باتفاق
جائز نہوئے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من متفق پہ عمل کرو تاکہ جس مذہب کا
آدمی آئے تو وہ عاجز نہ رہجائے جیسے کہ دعاگو کے پاس ہر مذہب کے آدمی آتے
ہین بعد فراغ کے چند متعلق خدمت مین آئے اور نحو کا سبق لائے شروع کیا
بات اسمین تہی والصلوۃ علی رسولہ محمد واصحابہ فرمایا کہ بعد حمد خدا
کے رتبہ صلوات مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
ورفعنا لک ذکرک یعنے ہمنے تیرے واسطے تیرے ذکر کو بلند کیا آپنے اللہ سبحانہ
سے حکایۃً نقل فرمایا ہے کہ اذا ذکرت ذکرت یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جسوقت
مین یاد کیا جاؤن تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یاد کیا جائے ساتہہ میرے
اور درود صحابہ پر صلوۃ بمعنی رحمت ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اولئک
علیہم صلوات من ربہم یعنے وہی لوگ ہین کہ اُنپر رحمتین ہین طرف سے
اُنکے رب کے ومن رأی مرۃً واحدۃً فی الیقظۃ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم فھو من الصحابۃ فی الصحیح یعنے جس شخص نے کہ ایک بار
بیداری مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہہ لیا تو وہ صحابہ مین سے ہے
قول صحیح مین قید فی الیقظۃ حتی لو رأی فی المنام لم یکن من الصحابۃ

Marfat.com

یعنے بیداری کی قید اسلئے لگائی کہ اگر وہ خواب مین آپ کو دیکھہ لیگا تو صحابہ سے نہوگا آن طالب علمون کو نحو مین ترغیب دی اور فرمایا حدیث صحاح کی ہے۔

فضیلت علم نحو

من تعلم العربیة یسهل علیه علم الشریعة فکانما عبد الله مائة عام ولم یعصه طرفة عین یعنے جو شخص کہ سیکہے عربیت کو یعنے نحو وصرف وعلم لغت کو پڑہے تاکہ شریعت کا علم اُسپر آسان ہوجائے تو گویا اُسنے سو برس اللہ کی عبادت کی اور پلک مارنے بھر اُسکی نافرمانی نکی پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فوائد واحادیث جو مین نے بیان کیے غریب ہین تم انکو لکھہ لو قولہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار ای اٰتنا فی الدنیا ثبوت الایمان وفی الاٰخرة لقاء الرحمن وقنا عذاب الفراق والهجران وهو اشد من عذاب النیران کما قال القائل ؎ بالنار خوّفنی قومٌ فقلت لهم ان النار تُرحَم مَن فی قلبه نارُ ؛ ای النار تشفق من فی قلبه نار المحبة یعنے تفسیر آیت مذکورہ کی یہ ہے اے پروردگار ہمارے تو ہمکو دے دنیا مین ثبوت ایمان کا اور آخرت مین ملاقات رحمن کی اور بچا ہمکو عذاب فراق وہجران سے اور یہ عذاب سخت تر ہے آگ کے عذاب سے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے کہ ایک قوم نے مجھے آگ سے ڈرایا تو مین نے اُنسے کہا کہ آگ رحم کرتی ہے اُس شخص پر کہ جسکے دل مین آگ ہے یعنے دوزخ کی آگ اُس شخص سے ڈرتی ہے کہ جسکے

Marfat.com

دل مین محبت کی آگ ہے پہر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من بیان اس آیت اور نظم عربی لکہہ لو **ایضا** فرمایا کہ **جب سالک کہانا کہائے** تو چہوٹا لقمہ اُٹہائے اور جلد جلد کہائے اسمین چند فائدے ہین ایک یہ ہے کہ چہوٹا لقمہ گلا نہ پکڑیگا دوسرا یہ ہے کہ جب کسی شخص کے ساتہہ کہائیگا تو وہ جانیگا کہ اچہی طرح سے کہاتا ہے پس وہ بہی بہرا دکہائے گا تیسرا یہ ہے کہ بعد دہر لقمے کے اللہ تعالی کا نام لیگا اور شکر کریگا طریقہ اسکا یہ ہے کہ جب لقمہ اُٹہائے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور جب نگل جاے تو الحمد للہ کہے اسی طرح جب پانی پیئے تو آہستہ پیئے جلد جلد نہ پیئے اسمین بہی خطر بہت ہے ایک یہ ہے کہ گلا گہٹ جائیگا دوسرا یہ ہے کہ اگر سانس چڑہ جائے گی تو ناک مین پانی چلا جائیگا دشواری لائے گا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین سانس مین پیئے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے کہ اذا شربتم الماء فثلثوا یعنے آپنے فرمایا کہ جب تم پانی پیو تو تین سانس مین پیو اول سانس مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہین اور دوسری مین الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے مین یہ دعا پڑہین الحمد للہ الذی سقانی ماءً عذبا فراتا برحمته ولم یجعله ملحا اجاجا بذنوبی یعنے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے مجہے میٹہا پانی پیاس بجہانے والا پیدا کیا اپنی رحمت سے اور اُسکو میرے گناہون کی شامت سے کہارا اوس نہ کیا اور اد مین بذنوبنا ہے اسمین ایک بہید ہے کہ ظنوا بالمؤمنین خیرا یعنے تم مومنون سے

Marfat.com

نیک گمان رکھو تو خود کو تنہا کہے یہ بات دعاگو نے اُس طرف سُنی ہے جب ایسا کریگا تو اُسکا کہانا پینا محض عبادت ہوجائیگا پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فوائد کہانے پینے کے جو مینے بیان کئے انکو لو یعنے عمل کرو دعاگو نے عمل کیا ہے اور یہ سب دعاگو کا معمول ہے۔

پندرہوین ماہ ذیقعدہ جمعرات کے دن چاشت کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا زائرین کثیر کا ہجوم وانبوہ خلق تھا فرمایا الشہرۃ آفۃ یعنے مشہور ہوجانا ایک آفت ہے اس زمانے مین پہاڑ اختیار کرنا چاہیئے کہ تنہا رہین ایک عزیز نے پوچھا کہ اقامت جماعت وجمعہ فوت ہوجائیگی جواب فرمایا کہ جو کوئی بصدق یعنے سچے طور پر باہر آئے گا تو ابدال آئین گے پانچون وقت اُسکی جماعت کے واسطے حاضر ہونگے اور جمعہ تو اوسپر واجب ہی نہین ہے اسلئے کہ شہر سے دور ہے۔

سترہوین ماہ ذیقعدہ روز شنبہ

کہ یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین خدمت مین عوارف کا سبق پڑہتا تہا گفتگو اسمین تہی کہ بعض لوگ جسوقت سلف کی حکایت سنتے ہین کہ وہ ایسی کرامت رکھتے تہے تو وہ زیادہ مشغول ہوتے ہین بسبب کرامت کے یعنے کرامت کے واسطے زیادہ مشغول کرتے ہین کہ ہمسے بہی کرامت صادر ہو حالانکہ سلف خوف وشوق حق سے مشغول ہوئے ہین یعنے نہ اسلئے کہ ہمسے

Marfat.com

کرامت ہونے لگے اللہ سبحانہ فرماتا ہے انھم کانوا یسارعون فی الخیرات
ویدعوننا رغبًا ورھبا وکانوا لنا خاشعین ای شوقاً وخشیۃً یعنے بیشک
وہ جلدی کرتے تہے نیکیون مین اور پکارتے تہے ہمکو بشوق وخوف اور تہے
واسطے ہمارے ڈرنیوالے فرمایا کہ جو کوئی کرامت کے واسطے مشغول ہوتا ہے
وہ کچھہ چیز نہین ہوتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن
سیدی احمد کبیر قدس اللہ سرہ پانی کے کنارے پر پہونچے اور کشتی طلب کرنے
لگے اونکے مریدون نے کہا کہ خوندگار ما یعنے اے ہمارے سردار ہم اسیوقت
جوتا پانون مین پہنکر پانی پر جاتے ہین تربہی نہوگا تم کیا کشتی کے حاجتمند ہوتے
ہو سیدی احمد نے فرمایا بہائیو جسچیز مین کہ استدراج کا احتمال ہو ہم کیون
چندرہم کے واسطے اسکے محتاج ہون بعد اسکے فرمایا کہ کرامت ومعجزے مین
فرق ہے کیونکہ المعجزۃ لا تحتمل الاستدراج بالاجماع والکرامۃ
تحتمل الاستدراج بالاجماع والنفس تطلب الکرامۃ واللہ تعالی
یطلب الاستقامۃ قولہ تعالی فاستقم کما اُمِرتَ ومن تاب معک
وقولہ تعالی الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الے آخر الآیۃ یعنے معجزے
مین باجماع استدراج کا احتمال نہین ہے اور کرامت مین باجماع استدراج
کا احتمال ہے اور نفس کرامت طلب کرتا ہے اور اللہ تعالی استقامت طلب
فرماتا ہے اسلئے کہ اسنے اپنے نبی کو یہ خطاب کیا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

تم استقامت کرو جیسا کہ تمکو حکم کیا گیا ہے اور وہ لوگ کہ جنہون نے تمہارے ساتھ
توبہ کی ہے یعنے تمہارے پیرو بھی استقامت چاہین اور اللہ پاک نے استقامت
والونکی صفت فرمائی وہ لوگ کہ جنہون نے کہا ہمارا پروردگار پالن ہار اللہ ہے
پھر استقامت کی یعنے اسی پر جمے رہے وقیل ان بعض الصالحین رأی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی المنام فسألوا منہ یا رسول اللہ
ھذا الحدیث روی منک شیبتنی سورۃ ھود وقصص الانبیاء
علیھم السلام وھلاک امتھم قال لا بل ھذہ الآیۃ فاستقم کما امرت
ومن تاب معک وفی الخبر لما نزل ھذہ الآیۃ فاستقم الآیۃ فصار
بعض راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم شیبا من ھیبتہ
پھر اس فقیر نے فرمایا فرزند تم بیان کرامت کا استقامت کا جو میں نے بیان
کیا اسکو لکھ لو یعنے بعض صالحین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب
مین دیکھا پوچھا یا رسول اللہ یہ حدیث آپ سے روایت کرتے ہین کہ بوڑھا
کر دیا مجھکو سورہ ہود نے پیغمبرون کے قصون نے اور انکے امتونکے ہلاک ہونے
نے آپ کو بوڑھا کر دیا فرمایا نہین یعنے اس بات نے مجھے بوڑھا نہین کیا بلکہ
اس آیت نے مجھے بوڑھا کر دیا فاستقم کما امرت ومن تاب معک جبرین
سے کہ جسوقت یہ آیت شریف نازل ہوئی تو آپ کے سر مبارک کے چند بال
سفید ہو گئے اس آیت کی ہیبت سے کیونکہ استقامت ایک محکم و سخت کام ہے

Marfat.com

ہر کسی کو نہین پہونچتا ہے فرمایا کہ مشائخ اس بیت کی تکرار کیا کرتے ہین ؎ از
ہیبتِ آن دو راہ خون شد دل من ۞ تا خود بکدام رہ بود منزلِ من ۞ فریق
فی الجنۃ وفریق فی السعیر **بعد اسکے کرامت کا ذکر نکلا** فرمایا
الکرامۃ خارق العادات تظہر للولی بنقض العادۃ والولی یطیر فی الھوا
ویمشی علی الماء ویطوی لہ الارض والسماء وغیر ذلک من الاشیاء
ولا یکون ولیا ما لم یکن متبعا لنبیہ قولاً وفعلاً وحالا یعنے کرامت
عادتون کی پہاڑنے والی ہے ظاہر ہوتی ہے واسطے ولی کے ساتھہ توڑنے
عادت کے یعنے جو چیز کہ نہین ہوئی ہو وہ اُسمین پیدا ہوجاے اور ولی ہوا
مین اوڑتا ہے پانی پر چلتا ہے زمین و آسمان کی رگین اُسکے واسطے کھینچدیتے
ہین اور سوا اسکے اور باتین اُسمین پیدا ہوجاتی ہین اور ولی نہین ہوتا ہے
یہانتک کہ گفتار و کردار و رفتار مین اپنے پیغمبر کا پیرو نہو مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن ایک عزیز سوداگر نے نزدیک دعاگو کے ایک صندوق
امانت رکہا ایک لونڈی تہی اُسنے اُس صندق مین سے کچہہ سامان چرالیا اور
بازار مین بیچا مالک مال نے پہچان لیا وہ ویسا ہی جلد دعاگو کے پاس آیا اور
وہ سامان لایا اور واقعہ کہا مین نے کہا کہ مجہکو تو اُسکی خبر نہین مین نے وہ
امانت اُسکے روبرو رکہدی اُسنے جب تفحص کیا تو کالاے چہار صد تنکہ چاہئے
اور اُس صندوق مین ایک لاکہہ تنکے کا لاتہے اُسنے تقاضا کیا مین مخدوم

Marfat.com

والد دامت برکاتہٗ کے خدمت مین گیا واقعۂ حال بیان کیا اور گھر مین کچھہ وجہ
نہ تہی پس مخدوم والد نے مجھسے فرمایا بیار و بستان کنکریان اپنے نیچے سے کھینچکر
میرے ہاتھہ مین دیدین مین نے دیکھا تو وہ سب سنہری ہوگئین تہین اور مین نے
اُنکو گنا تو برابر چار سو تنکہ کے تہین نہ کم نہ زیادہ پس مین نے مالک مال کو دیدین
حکایت ایک دن اور کوئی قرضدار خدمت مین مخدوم والد کے آیا عرض
کیا کہ مین قرضدار ہون اور اُس قرض کے ادا کرنے کی قدرت نہین رکہتا ہون
اُنکے پاس تولی تہی کہ جنسے بچے کہیلا کرتے ہین اُنکو ہاتھہ مین لیا پہر اُنکو اُس
قرضدار کو دیدیا وہ سب تنکہ زر تہے اور اسی طرح اگر لڑکیون کا باپ آتا تو اُسکو
بہی دیدیتے تہے ایسے واقعات حاجت کے وقت اُنمین بہت تہے ایک دن
دعاگو نے عرض کیا بابا کم کیا پڑہتے ہو فرمایا اسم اعظم یا حی یا قیوم پڑہتا ہون
حکایت یہ بہی فرمایا کہ اُوچہ مین ایک سوداگر حافظ تہا اُسنے انتقال کیا
اُسکو قبر مین رکہدیا مخدوم والد دامت برکاتہ نے فرمایا کہ اُسکی قبر یہانتک
فراخ ہوگئی کہ اُوچہ کے حد سے گزر گئی مین اب تک اُس حافظ کی زیارت
کرتا ہون **حکایت** جسوقت مخدوم والد نماز ادا کرتے یا کوئی آیت قرآن شریف
کی پڑہتے تو ایسے روتے کہ اُنکے سینۂ مبارک سے نعرہ نکلتا تہا وے غریبندیہ
مسئلہ بیان فرمایا کہ ان کان الانین والبکاء من وجع او مصیبۃ فی الصلوٰۃ
تفسد صلوتہ وان کان الانین والبکاء من ذکر الجنۃ او اٰیۃ الترغیب

Marfat.com

او النار او اٰیۃ الترھیبؑ لا تفسد بل یستحب لا سیما الانین والبکاء من
شوق اللہ تعالی جل جلالہ پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا
فرزند من بگیرید یعنے اگر نالہ و فریاد و گریہ نماز مین بہ سبب درد وجود یا مصیبت
کے ہوگا تو اُسکے نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر نالہ و گریہ ذکر جنت یا آیت ترغیب
یا دوزخ یا آیت ترہیب سے ہوگا تو نماز باطل نہوگی بلکہ یہ مستحب ہے خصوصاً
وہ نالہ و گریہ جو کہ اللہ عزوجل کے شوق سے ہو یہ ساری کرامت مخدوم بزرگ
کی تہی **ایضا** فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ایندہن خود لائے
ہین تو دعا گو چاہتا تہا کہ ہمراہ یارون کے جائے ہیزم لائے مین نے ویسا ہی
تحمل کیا اور تہک گیا **ایضا** روز شنبہ ستر ہوین ماہ مذکور کو بعد نماز ظہر کے
بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا فرزند من سبق پڑہ ترتیب آمین تہی کہ شیخ مرید
کے خاطر مین القا کرتا ہے اگرچہ شیخ نے وفات پائی ہو ایک فرشتہ فرشتون
مین سے اُسکے شیخ کی روح سے کہتا ہے کہ تیرے مرید کا ایسا احوال ہوا شیخ
کو یاد رکہے خاصکر ذکر مین جسوقت کلمہ ساتہہ مدد کے کہے تو نفی مین شیخ کو مد
طلب کرے اس نیت پر کہ ساتہہ اس نفی کے جو کچہہ کہ غیر خدا کے ہے وہ منتفی
ہوجاے اور اثبات خالص دل مین بیٹہہ جاے بعد اسکے فرمایا الشیخ الذی
یُعَرَّفُ من الکاف الی القاف کاف سے مراد کینونت عالم کن فیکون
اور قاف قیامت عالم سے عبارت ہے یعنے شیخ وہ ہے کہ ہدایت عالم سے نہایت

Marfat.com

تک جانے پس احوال مرید کا بطریق اولی اُسکو معلوم ہوگا لیکن دعاگو شیخ
عبداللہ مطری قدس سرہ سے عجب سماع رکھتا ہے کہ یا ولد رسول اللہ
اقرأ بالمجھول من التعریف حتی لا یکون عالم الغیب ولا یعلم الغیب الا
یعنے اے فرزند پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یعرف کو مجہول پڑہ تعریف سے تا
شیخ عالم غیب نہو جاے اگر معروف پڑہین گے تو شیخ عالم غیب ہو جاے گا
حالانکہ سوا خدا کے اور کوئی غیب نہین جانتا ہے پس معنی یون ہونگے کہ شیخ وہ
ہے کہ اُسکو معلوم کرایا جاتا ہے بدایت عالم سے نہایت عالم تک یعنے اوسکو
خدا کے طرف سے یہ بات معلوم ہوتی ہے لیکن دوسرے لوگ اسکو معروف
پڑہتے ہین یہ نہ چاہیئے واسطے علت مذکور کے ادب یہی ہے جیسا کہ بعض پیغامبران
مرسل صلوات اللہ علیہم نے کہا ہے وانا اعلم من اللہ ما لا تعلمون یعنی
مین جانتا ہون طرف سے اللہ کے جو تم نہین جانتے ہو اور یہ بعد تصفیۂ قلب کے
ہوتا ہے جیسا کہ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ہم ندائے الست
بربکم اور جواب قالوا بلی کو یاد رکھتے ہین وھذا بعد تصفیۃ القلب کمثل المراۃ
یعنے جیسے کہ آئینۂ بے درفش کو جسوقت صیقل کرتے ہین تو اُسکے زنگار جاتی
رہتی ہے اور سب چیز اوسمین دکہائی دینے لگتی ہے یہ وہی آئینہ ہے کہ اس سے
پہلے زنگار بہرا ہوا تہا جب تصفیہ پایا تو روشن ہوگیا سب چیز کو دکہانے لگا
وذلک معنی قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الصحاح ان للقلوب

Marfat.com

صَدَأُ کصدأ النحاس وجلاؤها الاستغفار یعنے آپنے فرمایا کہ بیشک واسطے دلون کے ایک زنگار ہے مثل زنگار تانبے کے اور روشن کرنے والی اوسکی استغفار ہے فرمایا یون چاہیئے کہ ساتھہ جاننے علم سلوک کے کفایت نکرے اُسکو عمل کے ساتھہ مقرون کرے نہ اسواسطے کہ خلق جانے کہ کیا سالک آدمی ہے یہ بات ضائع کرنا عمر کا ہے باوجود علم کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے (ان للقلوب صَدَأً کصَدَءِ الحدید) قال العلقمی هو ان یرکبها الرین بارتکاب المعاصی والآثام فیذهب بجلائها کما یعلو الصدأ وجه المرأة والسیف وغیرها (جلاؤها) ای من ذلک الصدأ (الاستغفار) ای طلب غفران الذنوب من علام الغیوب قال المناوی ولهذا ورد فی حدیث یاتی الاستغفار ممحاة الذنوب والمراد الاستغفار المعروف بحل عقدة الاصرار وروی الحکیم ان الاستغفار یخرج یوم القیامة ینادی یارب حقی حقی فیقال خذ حقک فیحتفل اهله (الحکیم الترمذی (عد) کلاهما (عن انس رض) ورواه عنه الطبرانی ایضا قال الشیخ ضعیف منجبرا نتهی من شرح الجامع الصغیر للمناوی۔

Marfat.com

ایضاً حکایت بیان فرمائی کہ اُس زمانے مین کہ دعاگو اچہ سی ملتان
مین آیا واسطے تحصیل ہدایہ وبزدوی کے کہ جسقدر باقی رہگئی تہی قاضی اُچہ
قاضی بہاؤالدین علیہ الرحمۃ علامہ تہے اُنہون نے وفات پائی تو دعاگو شیخ کی
خانقاہ مین اُترا شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ نے دو آدمیون کے حوالے کیا کہ
تو اُنکے پاس پڑہ ایک تو فرزندم موسی یہ شیخ کے پوتے عالم باعمل تہے دوسرے
مولانا مجدالدین جب مین نے بقیۂ ہدایہ وبزدوی کو تمام کرلیا تو شیخ نے فرما
کہ تو اچہ مین اپنے گہر جا اور اپنے والد کو میرا اسلام پہونچا مین نے عرض کیا کہ تو
نہین ہے تو خادم سے کہا کہ میری خاص کشتی دے اور پہونچا آ ایک عزیز نے پوچہا
کہ اسکی کیا حکمت تہی کہ شیخ نے مخدوم کو گہر بہیجا جواب فرمایا حکمت یہ تہی کہ مجہ
والد دامت برکاتہ شیخ جمال الدین کی چندان رعایت نہین کرتے تہے شیخ نے
کہا کہ تو جا اور والد کو میرا اسلام پہونچا اور کہہ کہ برادرم جمال الدین کی رعایہ
نگاہ رکہے اگر وہ تیرا حفظ نہ کرے تو تو مُوَلّہ یعنے دیوانہ ہوجاے اور اگر وہ تیر
رعایت نکرے اور تجہکو نگاہ نہ رکہے اور تیرا ممد نہ ہو تو تو شوق کے مارے مُوَلّہ
اور وہ شوق یہ تہا کہ جسوقت مخدوم والد دامت برکاتہ نماز فرض ونفل مین
کہڑے ہوتے تو نعرہ مارتے اور زار زار روتے تہے فرمایا کہ مولہ بفتح لام اسم
مفعول یعنی ولہ زدہ ہے اور بکسر لام خطا ہے محض ہے کیونکہ مولہ بکسر لام اسم فاعل
بمعنی ولہ کنندہ ہے اور یہ خدا کی صفت ہے عزوجل پس مولہ بفتح لام کہین

Marfat.com

بکسر لام اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو غریب ہے جب دعاگو اُچہ مین آیا تو اپنے والد مخدوم کی پائبوسی کی اور شیخ کا سلام پہونچایا اور عرض کیا کہ آپ کو شیخ جمال الدین کی رعایت کرنے کا فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اگر تم برادرم جمال الدین کی رعایت نگاہ نرکھوگے تو شوق کے مارے مولہ ہوجاؤگے وہ تمکو حفظ مین رکھتا ہے جب مین نے یہ کہا تو اُسی وقت مخدوم والد نے جوتا پہنا اور شیخ جمال الدین کے پاس گئے مجھے بہی اپنے ہمراہ لیگئے ملاقات کی اور پانو پر گرے اور باہم معانقہ کیا شیخ جمال الدین نے کہنا شروع کیا کہ اے مخدوم زادے تمہارے والد سید جلال بخاری دعاگو کے دادا کا نام لیا قدس اللہ سرہ جب تم پیدا ہوئے تو تمکو اس درویش کے پاس لائے اور کہا کہ برادر جمال الدین یہ میرا فرزند مولہ و باشوق ہوگا چاہیئے کہ تم محافظت کرو شیخ نے کہا کہ مین وہ رعایت تمہارے والد سید جلال بخاری کی نگاہ رکھتا ہون اور ممد رہتا ہون اُنکا وہ عہد وفا کرتا ہون اُس وقت سے مخدوم والد دامت برکاتہ نزدیک شیخ جمال الدین کے بہت جاتے تہے اور دعاگو ابتک واسطے اُنکے فرزندون کے وہ رعایت نگاہ رکھتا ہے

ایضاً ذکر اس بات کا نکلا کہ دعاگو کہتا ہے کہ مرید شیخ کبیر کے ہون اور تعلق اُنسے کرین اور مین کہتا ہون کہ مین وکیل ہون اگر کوئی متعلم سوال کرے کہ مردے کی وکالت اور بیعت روا نہین ہے تو مین جواب دونگا کہ وکیل از انِ اولیا درست ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اولیاء اللہ لا یموتون

Marfat.com

وانما ینقلون من دار الی دار یعنے بیشک اللہ کے دوست نہین مرتے ہین
اور وہ تو نقل کئے جاتے ہین ایک گھر سے طرف دوسرے گھر کے پس وکالت
درست ہے لیکن بیعت زندے سے روا ہے مردے سے روا نہین ہے جسوقت
خلیفہ شیخ کی طرف حوالہ کرتا ہے تو حق تعالی ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے تاکہ اُس
شیخ کی روح کو معلوم کرے کہ فلان بن فلان نے تیرے خلیفہ سے بیعت کی ہے
پس وہ شیخ اُسکا ممد رہتا ہے پھر اس فقیر اور یاران دیگر سے فرمایا لو اگر کوئی
یہ سوال کرے تو یہ جواب دو **ایضا** فرمایا کہ اُس طرف مشائخ جیسے شیخ
مکہ عبد اللہ یافعی و شیخ مدینہ عبد اللہ مطری
اور دیگر مشائخ قدس اللہ سرہم نے دعاگو سے کہا کہ زین عراق مین شبو کا
نام ایک شہر ہے وہان شیخ الشیوخ کے خلیفہ اور شیخ بہاء الدین کے یار با
رہتے ہین تو اُنسے ملاقات کر پس دعاگو نے اُنکو پایا نام مبارک اُنکا شیخ شرف ا
محمد شاہ تستری قدس اللہ سرہ ہے جسدن مین نے اُنکو پایا تو وہ ایک سو
بتیس سال کے شیخ معمر تھے مین نے اُنسے خرقہ تبرک پہنا اور اُنہون نے پہنا
کی اجازت دی مین نے اُنسے عوارف سُنے درمیان شیخ الشیوخ مصنف
اس کتاب کے ایک واسطہ ہے اور جو کوئی مجھسے سُنے تو دو واسطے ہونگے
ایضا فرمایا کہ جمعے کے دن مین ایک گھڑی ہے وہ وقت دعا کی قبولیت
کا ہے اور خلق اُسکو نہین جانتی ہے مین نے التماس کیا تو فرمایا کہ جمعے

Marfat.com

وقت جلسۂ خطیب کے مروی ہے مین اپنے والد مخدوم دامت برکاتہ سے سماع رکھتا ہون
یہ بہی التماس کیا گیا کہ جلسہ کے وقت کیا دعا کرین وہ تو ذرا سا وقت ہے فرمایا کہ
اسقدر کہے اللھم اجعلنی من المقربین لدیك والواصلین الیك دعا گو
یہی دعا کرتا ہے اُسوقت تم بہی یہی دعا کرو کیونکہ یہ اہم مقصود ہے پس روے مبارک
برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن بنویس -

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ اس ساعت کے تعین مین علما کا بڑا اختلاف ہے عزیزی شرح
جامع صغیر مین ۴۲ قول لکھے ہین آخر مین یون کہا کہ راجح تران قولونکا گیارہوان
اور بائیسوان قول ہے گیارہوان یہ قول ہے کہ وہ ساعت درمیان اسکے ہے
کہ امام بیٹہے یہانتک کہ نماز پوری ہوجاے اور یہ قول مسلم مین حضرت ابوموسی
رضی اللہ عنہ سے مرفوعا ثابت ہے اور بائیسوان قول یہ ہے کہ آخر ساعت ہے
بعد عصر کے اسکو ابوداود و حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا اور اصحاب سنن
نے عبداللہ بن سلام سے روایت کیا ہے پہر ان دونون قولون مین سلف کا
اختلاف ہے کہ انمین سے کون قول راجح تر ہے سو ترجیح دینے والون نے ہر
ایک کو ترجیح دی ہے پس اول قول کو تو بیہقی و قرطبی و ابن العربی نے ترجیح دی
ہے اور نووی نے کہا کہ یہی صحیح باسواب ہے اور دوسرے قول کو امام احمد بن
حنبل و اسحق بن راہویہ و ابن عبدالبر و طرطوشی و ابن الزملکانی نے ترجیح دی ہے

Marfat.com

ایضاً فرمایا سبق پڑھ مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی من الصحاح

روی عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ قال
ان فاتحۃ الکتاب وایۃ الکرسی والایتین من ال عمران شھد اللہ الی قولہ
عند اللہ الاسلام وقل اللھم مالک الملک الی بغیر حساب ما بینھن
وبین اللہ حجاب قلن تھبطنا الی ارضک والی من یعصیک قال اللہ سبحانہ
بی حلفت لا یقرءکن احد دبر کل صلوۃ الا جعلت الجنۃ مثواہ علی ما کان
فیہ والا اسکنتہ حظیرۃ القدس والا نظرت الیہ کل یوم سبعین نظرۃ
والا قضیت لہ کل یوم سبعین حاجۃ ادناھا المغفرۃ والا اعین بہ من
کل عدو والا نصرتہ منہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک
فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی اور دو آیۂ مذکور آل عمران کی ایک تو شھد اللہ عند اللہ الاسلام
تک اور دوسری قل اللھم حساب تک نہین ہے درمیان اُنکے اور درمیان اللہ تعالے
کے کوئی پردہ خدا ے تعالی نے ان آیتون مین آواز پیدا کیا تو اُن آیتون نے
زبان حال کہا کہ یارب تو ہمکو اُتارتا ہے طرف اپنی زمین کے اور طرف اوسکے
کہ تیری نافرمانی کرتا ہے اسجگہہ فرمایا کہ یہ آیتین بدرقۂ ایمان مین داخل ہین اور
جو کوئی پڑہے وہ مقرب ہوجاے جب ان آیتون نے ایسا کہا تو اللہ تعالی نے
فرمایا کہ مین اپنی ذات کی قسم کہاتا ہون کہ نہین پڑہیگا تمکو کوئی بعد ہر نماز کے مگر
مین اُسکو چھہ چیزین دونگا ایک یہ ہے کہ کرون گا بہشت جگہہ اُسکی ہر اُس چیز پر

Marfat.com

کہ جو اُسمین ہو دوسرے یہ ہے کہ بساؤنگا اُسکو اعلی منازل فردوس مین تیسرے
یہ ہے کہ دیکھونگا طرف اُسکے ہر روز ستر بار رحمت کی نظر سے چوتھے یہ ہے کہ پوری
کرونگا ہر روز اُسکی ستر حاجتین کمتر اُنکا مغفرت ہے پانچوین یہ ہے کہ نگاہ رکھونگا
اُسکو ہر دشمن سے چھٹے یہ ہے کہ نصرت دونگا اُسکو اُس دشمن سے پھر اس فقیر
سے فرمایا فرزند من بعد ہر نماز کے بدرقۂ ایمان ہمیشہ پڑھو دعا گو پڑھتا ہے اور
یہ آیتین بدرقۂ ایمان مین داخل ہین **ایضا** فرمایا صحاح مین ہے من
قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ کل یوم مأتہ مرۃ استغنی بھا وعنہ علیہ
الصلوۃ والسلام لاحول ولا قوۃ الا باللہ کنز من کنوز اللہ یہان العلی العظیم
مروی نہین ہے یعنے جو کوئی سو بار ہر روز لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے تو وہ تونگر
ہو جائے اور یہ بھی مروی ہے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ایک خزانہ ہے اللہ کے
خزانون سے اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو کیونکہ دعا گو ہمیشہ ہر روز کہتا ہے تم
بھی کہو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ جمال الدین کے
مریدون مین سے ایک مرید آیا اُسنے عرض کیا کہ مین متاہل اور محتاج ہون شیخ
نے اُس سے فرمایا کہ تو ہر روز سو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد کر لیا کر ہمیشہ
کہہ اُسنے اسکا ورد کیا بعد چند روز کے وہی مرید خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا
کہ مین مستغنی ہو گیا خدائے تعالی غیب سے پہونچاتا ہے خوش رہتا ہون یہ ہے
برکت کلمۂ تمجید کی **حکایت** ایک دن ایک لشکری شیخ کی خدمت مین آیا

Marfat.com

عرض کیا کہ مین کوئی کسب و کام نہین جانتا ہون محتاجی سے عاجز رہا ہون شیخ نے اُس سے بہی فرمایا کہ تو سو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا ہمیشہ ورد کر اُسنے ایسا ہی کیا مستغنی ہوگیا **ایضا** فرمایا الزھد فی الزھد التوکل فی التوکل زہد در زہد یہ ہے کہ زہد سے ترک نظر کرے تا کہ عجب مین نہ پڑجائے اور بڑائی نہ کرے کہ مین ایسا زاہد ہون اور توکل در توکل کے بہی یہی معنی ہین کہ اُسپر نظر نہ کرے کہ مین متوکل ہون کیونکہ یہ بات پندار لاتی ہے خود کو درمیان مین کچہہ نہ دیکہے سب انعام و توفیق طرف سے اللہ تعالی کے جانے اللہ تعالے فرماتا ہے وما بکم من نعمۃ فمن اللہ اور فرماتا ہے ما ذکی منکم من احد ولکن اللہ یزکی من یشاء۔

اٹہارہوین ماہ ذیقعدہ شب یکشنبہ تہجد کے وقت

قصیدۂ لامیہ کا سبق ہوتا تہا یہ فقیر اپنے حجرے سے حجرۂ مخدوم مین حاضر تہا سبق اسجگہہ پہونچا تہا ؎ وغیرہ ان یکون لا کشئ مع التکوین خلقہ لا کتخال فرمایا کہ لفظ یکون اسم مفعول ہے اور یہ صفت ہے مخلوق کی اور تکوین مصدر بمعنی فاعل ہے اور یہ صفت ہے خالق کی یعنے مخلوق نہین ہے مثل کسی چیز کے ساتہہ خالق کے یعنی اہل سنت و جماعت کہتے ہین کہ مخلوق غیر خالق ہے اللہ تعالی فرماتا ہے لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر یعنے نہین ہے مانند اُسکے کوئی چیز اور وہ سنتا دیکہتا ہے نسبت نہ کرے مخلوق کی

ذکر کون و تکوین

Marfat.com

کسی مخلوق کے جو کہ عالم مین ہے ساتھہ خالق کے اگر کریگا تو تشبیہ ہوجاے گی
اور تشبیہ اللہ تعالی کے حق مین جائز نہین ہے یہ قول اہل بدعت کا ہے بد مذہب
خذلہم اللہ تعالی کہتے ہین کہ خدا جوہر ہے اس طائفے کا قول عقلا و نقلا باطل
ہے مثلا اگر کوئی شخص عمل کرے تو وہ عمل غیر ہے اُس شخص کا اسی طرح اس جگہہ
صنع غیر ہے صانع کا بعد اسکے یہ بیت پڑہی ؎ وان السُّحْتَ رزق
مثل حلٍ ؛ وان یکرہ مقالی غیر قالٍ ؛ السحت الحرام فرمایا کہ اسجگہہ
ایک سوال آتا ہے کہ حرام مثل حلال کے ہے حالانکہ درمیان حرام و حلال کے
بہت فرق ہے جواب فرمایا کہ رزق الحرام مثل رزق الحلال من جہۃ التغذی
لامن جہۃ التشبیہ یعنے رزق حرام مثل رزق حلال کے ہے جہت غذا سے نہ
جہت تشبیہ سے الرزق ما یتغذی بہ یعنے رزق وہ ہے کہ جس سے غذا کیجاے
بد مذہب کہتے ہین کہ حرام رزق نہین ہے اور مقدر نہین ہے خود بندے نے
اپنے اختیار سے حرام کیا ہے اس گروہ کا قول عقلا و نقلا باطل ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علے اللہ رزقھا والرزق ما یتغذی
بہ رزق یہی غذا ہے حلال ہو یا حرام بعد اسکے یہ بیت پڑہی ؎ وفی
الاجداث عن توحید ربی ؛ سیبلی کل شخص بالسؤال ؛ ای سوال
القبر عن توحید اللہ تعالی حق من کل شخص مومنا کان او کافرا
صالحا کان او فاسقا صغیرا کان او کبیرا عاقلا کان او مجنونا الاجداث

فائدہ در رزق حرام و حلال

Marfat.com

ای القبور قولہ تعالی لا یسال عما یفعل وھم یسألون حرف سین واسطے
تاکید کے ہے جیسے کہ لام ابتدا واسطے تاکید کے آتا ہے یعنے سوال قبر کا سب پر
حق ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ لفظ کل کا واسطے احاطۂ افراد کے ہے پس بچون
اور نبیون سے کیونکر پوچھین گے وہ تو معصوم ہین جواب فرمایا الصغائر یسألون
لتعظیم البشر لانہ حیوان ناطق ولا سؤال للحیوان غیر الناطق والاصح
ان الانبیاء لا یسألون لان السؤال لاثبات الحجۃ وھم حجج اللہ فلا
یسألون قال بعضھم الانبیاء لا یسالون عن التوحید ولکن یسألون
علی ماذا ترکتم امتکم لقولہ تعالی واذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم
ا انت قلتَ للناس اتخذونی وامی الھین اثنین من دون اللہ قال
سبحانکَ ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ
تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسکَ انکَ انت علام الغیوب
ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیھم
شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت
علی کل شئ شھید ان تعذبھم فانھم عبادکَ وان تغفر لھم
فانکَ انت العزیز الحکیم یعنے بچون سے سوال ہوگا واسطے تعظیم بشر کے
کیونکہ وہ حیوان ناطق ہے اور حیوان غیر ناطق سے سوال نہین ہوتا ہے اور
صحیح تر یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے سوال نہین کیا جاتا ہے اسلئے کہ سوال

ذکر سوال صغار و انبیاء علیہم السلام

Marfat.com

نو واسطے اثبات حجت کے ہے اور وہ خود اللہ تعالی کی حجتین ہین پس وہ سوال
نہ کئے جائین بعض نے کہا کہ انبیار علیہم السلام توحید سے نہین پوچھے جائینگے لیکن
اُنسے اس بات کا سوال ہوگا کہ تمنے اپنی امتونکو کسچیز پر چھوڑا کیونکہ اللہ سبحانہ کا
قول پاک ہے جسوقت فرمایا اللہ نے کہ اے عیسے بیٹے مریم کے کیا تونے لوگون
سے کہا کہ ٹہیراؤ تم مجھکو اور میری مان کو دو معبود حضرت عیسے نے کہا تو پاک ہے
مجھے سزاوار نہین ہے کہ مین وہ بات کہون جو کہ مجھے لائق نہین ہے اگر مین نے
اُسکو کہا ہے تو مقرر تو اُسکو جانتا ہے تو جانتا ہے جو میرے جی مین ہے اور
مین نہین جانتا ہون جو تیری ذات مین ہے بیشک تو ہی غیب کی باتون کا
خوب جاننے والا ہے مین نے اُنسے نہین کہا مگر وہی کہ جسکا تونے مجھکو حکم دیا کہ
تم پوجو اللہ کو جو کہ میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار ہے اور تہا مین اونپر
گواہ جب تک کہ مین اُنمین تہا پھر جب تونے مجھے وفات دی تو تو ہی تہا اُنپر
نگاہبان اور تو ہر شئے پر گواہ وحاضر ہے اگر تو اونکو عذاب کرے تو بیشک وہ
تیرے بندے ہین اور اگر تو اونکو بخشدے تو مقرر تو ہی ہے بے ہمتا واستوار کار
اور بچون اور دیوانون سے سوال کرینگے اگرچہ وہ مخاطب نہین ہین اُسطے
تعظیم کے اسلئے کہ حیوانات غیر ناطق سے سوال نہین ہے مین اس بات کا
سماع رکھتا ہون دوسری وجہ یہ ہے تاکہ فرشتے جانین جس جگہہ کہ بچے جواب دینگے
تو بڑے بطریق اولی جواب دین گے اسی درمیان مین ایک یار نے پوچھا کہ

فائدہ سوال وجواب مین

Marfat.com

حضرت ابراہیم فرزند ارجمند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہ کو جسوقت قبر مین رکہا تو سوال قبر کا شروع ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہے ہوئے تہے مَنْ ربکَ قال ربی اللہ وربکم یعنے اُنسے پوچہا کہ کون ہے تمہارا رب تو اُنہون نے کہا کہ رب میرا اللہ ہے اور رب تمہارا جب اُس جگہہ پہونچے کہ ومن نبیکَ یعنے تمہارا نبی کون ہے تو اُنہون نے توقف کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین کی یا ولدی قل نبیی ابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم یعنے اے میرے فرزند تو کہدے کہ نبی میرے والد میرے محمد رسول اللہ ہین یہ بات واقع مین تہی جواب فرمایا کہ ہان مین اسکا سماع رکہتا ہون بعد اسکے یہ بیت پڑہی ؎ وللکفار والفُساق بعضا عذاب القبر من سوء الفعال ؛ فرمایا کہ لام تخصیص کا ہے یعنے خاص واسطے کفار اور بعض فاسقون کے بسبب بدکرداری کے عذاب قبر کا حق ہے فرمایا الفعال ہنا بکسر الفاء یستعمل فی الشر وبفتح الفاء یستعمل فی الخیر یعنے لفظ فعال اسجگہہ بکسرۂ فا شر مین مستعمل ہے اور بفتح فا خیر مین مستعمل ہوتا ہے مین اس بات کا سماع رکہتا ہون اور کفار جمع کافر کی ہے جیسے فساق جمع ہے فاسق کی بعض کی قید اسلیئے لگائی کہ شاید بعض فاسقون کے واسطے کسی رگ کی شفاعت مقبول ہوگئی ہو یا کوئی عمل اُنسے ہوا ہوا ور وہ قبول ہوگیا ہو یا یہ خود حق تعالی عفو فرمادے بدمذہب کہتے ہین کہ عذاب قبر کا نہین ہے آدمی

ذکر تلقین فرزند ارجمند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب قبر برائے کفار وفساق

Marfat.com

جب مرجاتا ہے تو جماد ہوجاتا ہے جماد کو کیا عقوبت کرین یہ گروہ اور انکا قول باطل
ہے صحیح قول اہل سنت وجماعت کا ہے ہمکو چاہیئے کہ عذاب قبر اور اُسکی کیفیت مین
مشغول نہوئین وہ لوگ جس طرح کہ عذاب قبر کے منکر ہین اسی طرح سوال قبر کے
بہی منکر ہین ہم کہتے ہین کہ ایک دن ایک جہودی قبرون مین جاتا تہا اُسنے دیکہا
کہ ایک جہودی کی قبر سے سر دکہائی دیتا ہے تمام گوشت وپوست اُسکا ریزہ ریزہ
ہوگیا ہے وہی ہڈی باقی رہ گئی تہی وہ اُسکو ہاتہہ مین لئے ہوئے آتا تہا یہانتک
کہ اُسنے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکہا تو وہ اُنسے نزدیک ہوا پوچہا
یا علی تم کہتے ہو کہ عذاب قبر کا حق ہے اور وہ لوگ آگ مین جلتے ہین یہ سر ہے
ایک جہودی کا مین اُسکو پہچانتا ہون اُس شخص کے بزرگون مین سے تہا کچہہ
بہی جلن اُسمین ظاہر نہین ہے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے تامل
کیا اور اُس جہودی سے فرمایا کہ تو دو پتہر ہاتہہ مین رکہہ اور لے آو وہ جہودی دو
پتہر لے آیا حضرت امیر نے فرمایا کہ ان دونو پتہرون کو ایک کو دوسرے پر مار
اُسنے مارا تو آگ کا شعلہ نکلا یہ بات واقعی ہے کہ جب ایک پتہر کو دوسرے پر مارتے
ہین تو آگ کا شعلہ نکلتا ہے پس حضرت امیر نے فرمایا اے فلان جس طرح کہ
حق تعالی نے پتہر مین آگ کو پوشیدہ رکہا ہے اور کوئی نہین جانتا ہے اسیطرح
آگ کا عذاب یہی سر جانتا ہے کہ جلتا ہے اور ظاہر مین کچہہ اثر پیدا نہین ہے
پہر جب تو مریگا تو تو بہی جان لیگا اسی درمیان مین فرمایا کہ جب دعا گو کہ و

Marfat.com

ومدینہ مبارک مین گیا تو ساری کتابین جو مین نے پڑہی تہین اُنکا اعادہ کیا پھر از سر نو
اونکو پڑہا اسلیئے کہ حق وہی شخص دیتا ہے کہ جو اسناد رکہتا ہے اُستادون سے
تا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آرزو رکہتا ہون کہ تو اسجگہہ چند
کتابین میرے روبرو پڑہ لے مین سماع رکہتا ہون بے سماع کے کچہہ نہین ہے
اور اُن کتابونکے نام لئے کہ جیسے صحیح بخاری صحیح مسلم موطاے امام مالک
صحیح حنبل صحیح ابو عبداللہ الحکیم الترمذی صحیح امام بیہقی یہ سب علم حدیث شریف
ہے خارج اجزار ہفت صحاح کے بعد اسکے فرمایا المؤمن حَلِوتی فرمایا حدیث
صحاح کی ہے مین سماع رکہتا ہون المؤمن حلوی ای خَلُوق یعنے مومن
باخلق ہوتا ہے نہ یہ کہ شیرینی خوار مراد ہے۔

اٹہارہوین ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا ایک یار شیخ کبیر کے اوراد
خدمت مین پڑہتا تہا ذکر مضمضہ و استنشاق کا تہا فرمایا کہ المضمضۃ من
حیث الاصطلاح تحریک الماء فی الفم ثم اخراجہ والاستنشاق
جذب الماء فی الانف ثم اخراجہ یعنے مضمضہ از روے اصطلاح
کے ہلانا پانی کا ہے مونہہ مین پہر اُسکا نکالنا اور استنشاق جذب کرنا پانی
کا ہے ناک مین پہر اُسکا نکالنا فرمایا فرزندمن اسکو لو دعا اوراد کی اس جگہہ
پہونچی حاسبنی حسابا یسیرا فرمایا الحساب الیسیر مالیس فیہ

Marfat.com

شدۃ یعنے حساب یسیر یہ ہے کہ اُسمین سختی نہوین نے شیخ مدینہ عبداللہ مطری سے
سُنا ہے کہ یہ دعا شیخ الشیوخ نے برسبیل تواضع کے ہے یعنے مین اُن لوگون مین سے
نہین ہون کہ مجھپر آسان حساب کرین اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا
کہ حدیثون مین ہے کہ جو ایسا کرے تو اُسپر حساب نہین ہے قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام من قال لا الہ الا اللہ خالصا مخلصا دخل الجنۃ بلا حساب
وعذاب یعنے جو شخص کہ لا الہ الا اللہ خالصا مخلصا کہے تو وہ بدون حساب
وعذاب کے جنت مین داخل ہو جواب فرمایا کہ بعض خاص بندے خدا کے
ہین کہ اُنکا حساب نہین کرتے ہین نہ اُنکا حساب ہوتا ہے لیکن حساب حق ہے
اگر کسی سے آسان حساب لین تو گویا ایسے معنی مین ہے کہ حساب ہی نہین لیا جب
دعا اور اد کی اسجگہہ پہونچی کہ اللھم فکّ رقبتی من النار یعنے اے اللہ تو میری
گردن آگ سے چھڑا دے تو فرمایا کہ فکّ متعدیۃ من نصر ینصر ولا مضاعف
فی باب ضرب الا لازم مثل حبّ یحبّ و فرّ یفرّ یعنے فک متعدی ہے
باب نصر ینصر سے اور باب ضرب مین مضاعف نہین ہے مگر لازم جیسے کہ حب
یحب اور فر یفر پس اس فقیر سے فرمایا فرزند من **ایضا** فرمایا من اشتغل
بما لا یعنیہ فاتہ ما یعنیہ ای لا ینفع ولا یضر یعنے جو شخص کہ مشغول ہو
اُس چیز مین کہ جو اُسکو نہ نفع دے نہ نقصان پہونچاوے جیسے بیہودہ
ہو جائیگی اُس سے وہ چیز کہ جو اسکو نفع دے جیسے سنت و مستحب یعنے جو شخص

Marfat.com

کہ مباح مین مشغول ہوئے تو اسمین ثواب وعقاب برابر ہے نہ ثواب ہے نہ عقاب
اُس قدر دقت کہ مباح مین مشغول ہوگا سنت ومستحب اُس سے فوت ہوجائیگا
کہ جسمین محض ثواب تہا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک
دن امام بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تہے کہ ذکر کرین کلمۂ لاالہ الا اللہ
کا رہگئے نہ کہہ سکے پوچہا کہ اے امام مسلمانون کے تم چاہتے تہے کہ ذکر کرو کیون
رہگئے جواب دیا کہ ایک دن مین نے حالت صغر مین ایک کلمہ منجملہ مباحات کے
کہا تہا وہ یاد آگیا کہ مین نے کیون کہا مین اُسکے فکر مین تہا اُس بارگاہ کی شرمندگی
آئی ذکر کی مانع ہوگئی قولہ تعالی وتقولون علی اللہ مالا تعلمون یعنے تم
کہتے ہو اللہ پر وہ بات جسکو تم جانتے نہین ہو فرمایا جہان کہ حالت صغر مین کوئی
بات کہے اُس سے شرم کرین تو اُس شخص کی خرابی ہے کہ حالت بلوغ مین
نالائق باتین بکے اور نالائق کام کرے شرم نرکہے اور یہ بیت فرمائی جو کہ کسی
دیوانے سے سُنی ؎ شرم نداری کہ گنہ میکنی ؛ نامۂ خود را چہ سیہ میکنی ؛
سگ نکند باسگ ہیگانگان ؛ آنچہ تو با حضرت حق میکنی ؛ فرمایا کہ ان ذنوب
بنی آدم علی قوالھم یعنے گناہ بنی آدم کے اُنکی باتونپر ہین اور یہ بیت عربی
پڑہی ؎ احفظ لسانک لاتقول فتبتلی ؛ ان البلاء موکل
بالمنطق ؛ یعنے تو اپنی زبان کو نگاہ رکہہ تو نہ کہے کہ مبتلا ہوجاے کیونکہ بیشک
بلا مقرر کی گئی ہے ساتہہ بات کرنے کے زبان سے کوئی بات ایسی نکل جاتی ہے

Marfat.com

کہ کفر لاحق ہوجاتا ہے قولہ تعالی ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم
یعنے البتہ مقرر اُنہون نے کفر کا کلمہ کہا اور کافر ہوئے بعد اسلام لانے کے فرمایا کہ
فرزند من یہ فائدے لکھہ لو **ایضا** روز مذکور یکشنبہ بعد نماز ظہر کے یہ فقیر حجرے
سے خدمت مین حاضر تہا مخدوم کے پوتے سید حامد طال عمرہ خدمت مین
قرآن شریف کا سبق پڑہتے تہے اس آیت مین پہونچے تہے وان تعدوا نعمۃ
اللہ لا تحصوھا ان اللہ غفور رحیم فرمایا العدّ عبارت از یکان یکان
شمردن والاحصاء سر جملہ شمردن یعنے عد زبان عربی مین ایک ایک گننے کو
کہتے ہین اور احصا سر جملہ کے شمار کرنے کو بولتے ہین یعنے اگر تم اللہ کی نعمتونکو
ایک ایک شمار کرو تو سر جملہ کو شمار نہ کر سکوگے اللہ تعالی کے نعمت کی کوئی حد
وگنتی نہین ہے بسبب اُسکی کثرت کے بعد اسکے فرمایا کہ ان حرف شرط ہے اور
تعدوا فعل شرط ہے اصل مین تعدون ہے نون کا گرنا علامت جزمی ہے اسلئے
کہ ان شرطیہ فعل وجزا کو جزم دیتا ہے اور نعمۃ اللہ مضاف ومضاف الیہ ہے
لا تحصوھا مین لا نہی کا نہین ہے لا نفی کا ہے یہ جزا ہے شرط کی اصل مین
لا تحصون تہا نون کو حذف کر دیا کیونکہ شرط کی جزا واقع ہوا ہے حرف شرط فعل
وجزا ے فعل کو جزم دیتا ہے اسجگہہ علامت جزمی سقوط نون ہے اسلئے کہ جمع
ہے تاکہ کوئی وہم کرنیوالا وہم نہ کرے کہ یہ لا نہی کا ہے اور ان ہی جازم ہے
اور فعل مجزوم اس نوع کا نہین ہے فقال بعضھم وان تعدوا نعمۃ اللہ

Marfat.com

ای فہیم اس فقیر سے فرمایا فرزند من بنویس **ایضاً** ذکر اس بات کا نکلا کہ **قیامت کے دن فرزندون کو ماؤون کی طرف نسبت کرینگے** مین نے اُس طرف کے محدثون سے دو قول سُنے ہین ایک یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی جہت سے بنام والدہ پکارینگے یا عیسے بن مریم دوسرا قول یہ ہے کہ ولد الزنا کا ستر ہو جاوے تاکہ کوئی نہ جانے کہ یہ ولد الزنا ہے حق سبحانہ وتعالی حرامزادے کا ایسا ستار ہے اکثر محدث قول اول پر ہین پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من اسکو لکھہ لو۔

انیسوین ماہ مذکور روز دوشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق فرماتے تہے گفتگو اسمین تہی علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین **علم الیقین** یہ ہے کہ ایمان بغیب لاوے کہ خدائے تعالی ایک ہے اور فرشتے اُسکے بندے ہین اور ہرگز گنہ گار نہین ہوتے ہین سب وقت فرمانبردار رہتے ہین اور اُسکی کتابین سچی ہین اور پیغمبر علیہم السلام خلق کے واعظ وناصح ہوئے ہین اور قیامت کا دن آنیوالا ہے اور بہشت ودوزخ وعرش وکرسی ولوح وقلم ہین اللہ تعالی زمین وآسمان ومخلوقات کا صانع ہے جہت کی طرف نظر کرین کہ یہ بناے ربانی ہے اور **عین الیقین** یہ ہے کہ کائنات کا اُسکو معائنہ ومکاشفہ ہو جاوے اُسکو دیکھے جس چیز کو کہ علم سے جانتا تہا اُسکو معاینۃً دیکھے یہ مرتبہ دوسرا بالاتر اول سے

Marfat.com

ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو ایک دن اپنی دادی کے
بہن کے گہر گیا تہا وہ اور اُنکے خاوند مولانا عبداللہ دونو ایک جگہہ بیٹہے ہوئے تہے
مین بہی گیا اور بیٹہہ گیا مین نے دیکہا کہ مولانا عبداللہ ناگاہ روبرو سے غائب
ہوگئے لحظہ بہر کے بعد پہر ظاہر ہوگئے اُنکی بی بی نے کہا کہ تم کہان گئے تہے جانیکا
دروازہ تو بند کر دیا ہے اگر تم کہدوگے تو مین تمکو مہر بخشدونگی اُنہون نے کہا
کہ مہر گردن سے اُترتا ہے کہدون کہا کہ مین آسمان پر گیا تہا بہشت عنبر سرشت
مین پہونچا اور تخت پر بیٹہا اور تمہارے واسطے بہی بشارت لایا ہون مین نے
سُنا کہ یہ محل واسطے تیرے اور تیرے بی بی کے ہے تم یہان ایک جگہہ رہوگے
دعاگو نے بہی سُنا مین چہوٹا تہا مین نے یہ واقعات بہت کچہہ تجربہ کئے ہین یہہ
ہیچ ہے کیا ادنے مرتبہ ہے علم کا اُنکے دلون مین تو اللہ تعالی کی طرف سے
معانی کا الہام ہوتا ہے سوائے اُن معانی کے کہ جو لوح محفوظ مین لکہہ رکہے
ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو مکہ مبارک مین سات
برس مجاور رہا ایک عزیز دانشمند و محدث و فقیہ سات برس ہر روز وعظ کہتا
سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان کرتا تہا وہ پوری نہونی پائی تہی کہ دعاگو اُسکو ویسا ہی
چہوڑ آیا **حکایت** ایک دن شیخ عارف صدرالحق والدین خدمت مین
شیخ کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے آئے اور عرض کیا کہ بابا ہر روز جب مین سورۂ فاتحہ
پڑہتا ہون تو دوسرے معانی میرے دل مین واقع ہوتے ہین سوائے اوسکے

Marfat.com

کہ جو اس سے پہلے تھے اگر حکم ہو تو مین لکھون شیخ نے فرمایا مت لکھ فتنہ ہوگا لوگ اُنکو
نہ سمجھینگے تو انکار کرینگے اور وہ معانی طرف سے اللہ تعالی کے ہونگے پس لوگ
گمراہی مین پڑجائین گے **حکایت** ایک عزیز محدث و فقیہ مسافر اُجہ مین
اندر خانقاہ مخدوم الحق قدس اللہ سرہ کے مقیم ہوا اور چند مدت رہا دعاگو نے
اُس سے مصابیح اور کتب دیگر کا سماع کیا اُسنے سات جلد قرآن شریف کی تفسیر
معانی من اللہ سے کی اور جب مین نے شیخ صدر الدین کی حکایت اُس سے
بیان کی تو اُسنے تفسیر کرنا چھوڑ دیا اور ساتون جلدین دعاگو کو دیدین اور مسافر
ہوگیا ابتک وہ جلدین میرے پاس موجود ہین فرمایا کہ یہ معانی واسطے ذات
عالم کے ہوتے ہین یہانتک کہ اگر کوئی عامی شخص ذرا سے علم کے ساتھ مشغول
ہوگا تو اُسکو مکاشفہ ہوجائیگا لیکن ان معانی کا الہام نہوگا کیونکہ علم وراثت کا
موقوف ہے علم دراست پر یعنے انبیاء علیہم السلام کا علم موروث اولیاے کرام
کو نہین پہونچتا ہے جب تک کہ اُنمین علم فقہ و اصول فقہ و علم کلام کا نہو معانی
کا الہام اسلئے نہین ہوتا ہے کہ علم طریقت و حقیقت موقوف ہے علم شریعت
پر جب تک شریعت کو خوب نہ جانیگا تب تک طریقت و حقیقت کو کہ مرتبے مین
اُس سے بڑہی ہوئی ہین کب جانیگا ہرگز نہ جانے گا جسوقت یہ علم جان لیا
تو انبیاء علیہم السلام کے اتباع و پیروی کرنیوالونکو علم موروث پہونچتا ہے
ترک الدنیا مع الاخرۃ و اختیار المولی بکلیتہ یعنے علم موروث چھوڑنا

تفسیر معانی من اللہ

Marfat.com

دنیا کا ہے مع آخرت کے اور بالکل اختیار کرنا ہے مولے کا اور علم سلوک علم موروث
ہے اور علم شریعت ایسا ہے جیسا کہ درخت کا میوہ اور علم طریقت ایسا ہے جیسا کہ مغز
میوے کا یہ خلاصہ ہے پس عامی شخص اگر مشغول ہوگا تو صاحب کشف ہوجائیگا
لیکن ان معانی کا الہام اوسکو نہوگا یہ الہام عالم ہی کے ساتھہ خاص ہے مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عامی شخص شیخ عبداللہ کا مرید تہا
وہ مشغول ہوا اوسکو مکاشفہ ہوگیا یہانتک کہ ایک دن کسی قاری نے قصۂ
اصحاب کہف مین یہ آیت شریف پڑہی ویقولون سبعۃ وثامنہم کلبہم
یعنے کہتے ہین کہ اصحاب کہف سات آدمی ہین اور آٹہوان اُنکا کُتّا ہے تو اس
مرید عامی صاحب کشف نے کہنا شروع کیا کہ یہ ایک غار ہے مین دیکہتا ہون
سات جوان اُس غار مین ہین اور آٹہوان اُنکا کُتّا آگے دروازے کے ہے یہ
قاری متعلم یعنے طالب العلم تہا اسنے کہا کہ تو کافر ہوگیا اسلئے کہ اللہ تعالی نے تو یون
فرمایا ہے قل ربی اعلم بعدتہم یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ
میرا رب اُنکی گنتی کو خوب جانتا ہے یعنے دوسرا کوئی نہین جانتا ہے شیخ کے پاس
خبر لے گئے کہ تمہارا فلان مرید کافر ہوگیا ہے کفر کا کلمہ بکتا ہے شیخ نے کہا وہ
کیا کہتا ہے لوگون نے کہا وہ کہتا ہے کہ مین ایک غار دیکہتا ہون سات
جوان اُسکے اندر ہین اور آٹہوان کُتّا ہے شیخ نے فرمایا وہ کفر نہین بکتا ہے
سچ کہتا ہے اُسکو مکاشفہ ہوا ہے اللہ سبحانہ کا قول پاک ہے ما یعلمہم

فائدہ اصحاب کہف

Marfat.com

الا قلیل یعنے نہین جانتے ہین اُنکو مگر تہوڑے لوگ پس یہ مرید بہی منجملہ اُنہین تہوڑے لوگونکے ہے ودہ سچ کہتا ہے تیسرا **حق الیقین** ہے دہو اطلاع القلب علی اللہ تعالی یعنے اللہ تعالی کی ذات پاک کو دل کی آنکہہ سے دیکہین یہ حق الیقین ہے اکثر اوقات نماز مین دیکہتے ہین اور غیر نماز مین بہی اور سر کی آنکہہ سے بہشت مین دیکہین گے کتب تفسیر و علم کلام مین لکہا ہے کہ بعض لوگ تو اللہ تعالی کو بعد ایک ہفتے کے دیکہین گے اور بعض ہفتے مین دو بار زیارت سے مشرف ہونگے اور بعض ہر روز ایکبار دیدار فائض الانوار سے شرف اندوز ہونگے اور بعض اولیاے کرام پروردگار عالم کو ساعت بساعت دیکہین گے اُنکا حظ و بہرہ یہی دیدار پر انوار ہوگا بہشت کے سارے تنعم و عیش و آرام کو بہول جائین گے الادنی متروک بالاعلی یعنے کمتر شے برتر چیز کی سبب سے چہوڑ دی جاتی ہے اور یہ بیت فرمائی ؎ یراہ المومنون بغیر کیف ؛ وادراک وضرب من مثال ؛ فیفنون النعیم اذا رأوہ ؛ فیاخسران اہل الاعتزال ؛ فرمایا قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار اور فرمایا الادراک رؤیۃ الشئ مع الجوانب والجہات واللہ تعالی متعالی عن ذلک فیری بغیر الادراک والابصار یعنے اللہ تعالی کو بینائیان نہین پاتی ہین اور وہ پاتا ہے بینائیون کو ادراک دیکہنا شے کا ہے مع جانبون جہتون طرفون کے اور اللہ سبحانہ اس سے برتر و پاک ہے پس وہ

Marfat.com

بغیر ادراک وابصار کے دکھائی دیگا پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من لکھ لو اسکو کم کوئی جانتا ہے۔

نماز دیدار پر انوار حق سبحانہ وتعالی در خواب

ایضا فرمایا حدیث صحیح کی ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی
بین الظھر والعصر رکعتین فی یوم الجمعۃ مسافرا کان او مقیما صحیحا
کان او مریضا عبدا کان او حرا رجلا کان او امرأۃ سواء کان ادرک
الجمعۃ اولم یدرک یجب الجمعۃ اولم تجب یقرأ فی الرکعۃ الاولی
بعد الفاتحۃ اٰیۃ الکرسی مرۃ وسورۃ الفلق خمسا وعشرین مرۃ وفی الرکعۃ
الثانیۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص مرۃ والناس خمسا وعشرین مرۃ
وفی روایۃ فیھما خمس عشر مرۃ واذا فرغ من الصلوۃ یقول لاحول لا
ولا قوۃ الا باللہ العظیم خمسین مرۃ لایخرج من الدنیا حتی یری مکانہ
فی الجنۃ اسجگہ اس فقیر نے عرض کیا کہ بندے نے یہ حدیث شریف مخدوم کے
روبرو پڑہی ہے آمین ویدی ربہ فی المنام بھی ہے فرمایا ہان تو خوب یاد رکھتا
ہے یہی حدیث اس بات کی حجت ہے کہ اللہ سبحانہ کا دیکھنا دنیا مین بحالت
خواب ثابت ہے پھر اس فقیر سے اور یاران دیگر سے فرمایا چاہئے کہ ان
رکعتون پر مواظبت یعنے مداومت وہمیشگی کرو دعا گو ہمیشہ اللہ دیدار کی ایضا
ایک عزیز پیتل کا پیالہ خدمت مین فتوح لایا فرمایا کہ ہمارے مذہب پر اسمین

Marfat.com

کہانا درست ہے خلافا للشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فانہ یقول کالذھب
والاحتیاط ان لایاکل ولا یشرب فیہ یعنے اسمین امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا
خلاف ہے کیونکہ وہ فرماتے ہین کہ پیتل مثل سونے کے ہے احتیاط یہ ہے کہ
اُسمین نہ کہائین پئین دعاگو نہین کہاتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ ایک دن شیخ نصیر الدین قدس اللہ سرہ پیتل کے پیالے مین پانی
پیتے تہے ایک دانشمند اُنکے مجلس فیض منزل مین حاضر تہا عرض کیا کہ امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین اس پیالے مین پانی پینا درست نہین ہے شیخ نے
جواب دیا کہ ہم اپنے مذہب مین عمل کرتے ہین یعنے مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ **ایضا** فرمایا یکرہ مَدُّ الرِّجل الی القبلۃ لانہ اساءۃ الادب
الا ان یصلی المریض لانہ معذور فقہ مین لکہا ہے اذا تعذر علی المریض
القعود استلقی ظہرہ وجعل رجلیہ الی القبلۃ واومی بالرکوع والسجود
وان استلقی علی جنبہ ووجہہ الی القبلۃ واومأ جاز یعنے قبلے کی طرف
پانون لنبا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ بے ادبی ہے مگر بیمار کو قبلے کی طرف پانون
لنبے کرنا درست ہے تاکہ توجہ حاصل ہو جاے فقہ مین یون ہے کہ جسوقت بیمار
کو بیٹہنا مشکل ہو تو چت لیٹ جاے اور اپنے دونون پانون کو قبلے کی
طرف کردے اور رکوع وسجدے کا اشارہ کرے اور اگر کروٹ پر لیٹے اور اُسکا
مونہہ طرف قبلے کے ہو اور اشارہ کرے تو جائز ہے لیکن دعاگو نے اُس طرف

Marfat.com

عجیب بات سُنی ہے کہ ہرگز ہندوستان مین نہین سُنی تہی وہ یہ ہے کہ جسوقت
بیمار کو لٹائین تو اُسکے پانون سمیٹ دین اسلیئے کہ توجہ حاصل ہے اسی درمیان
مین ایک عزیز استعمال کے واسطے پگڑی لایا بیٹھے ہوئے اُسکو باندہتے تہے
اور فرماتے تہے کہ مجلس مین اگر کوئی شخص اس نیت سے بیٹھکر پگڑی باندہے
کہ اگر مین کہڑا ہوجاؤنگا تو ساری مجلس والے کہڑے ہوجائین گے تو روا ہے
اگر وہ بیٹھکر باندہے ورنہ نہین چاہیئے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من لکہہ لو

ایضاً روز مذکور اونیسوین ماہ ذی قعدہ کو بعد نماز ظہر کے یہ فقیر حجرے سے
خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز قرآن شریف باواز بلند پڑہتا تہا ایک یار نے
پوچہا کہ قرآن شریف کا سُنا اور چپ رہنا برسبیل اطلاق واجب ہے یا مقید ہے
اللہ تعالی کا قول پاک ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا یعنی
جب قرآن پڑہا جاے تو تم اُسکو سنو اور چپ رہو جواب فرمایا قیل واجب
فی الصلوۃ قال عبدالرحمن بن عباس رضی اللہ عنہما انما نزلت
هذه الاية للصلوة خلف الامام یعنے کہا گیا ہے کہ نماز مین واجب ہے
عبدالرحمن بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سوا اسکے نہین کہ یہ آیت اُتری ہے
واسطے نماز کے پیچہے امام کے یعنے قرآن شریف کے سُنے اور چپ رہنے کو نماز
مین واجب کہا ہے لیکن دعا گو نے اُسطرف عجب بات سُنی ہے لو قرأ القارئ
من القرآن وجاء احد بعده وجب له الاستماع والانصات فی العکس

Marfat.com

لا یجب یعنے اگر قاری قرآن شریف پڑہتا ہے اور کوئی شخص بعد اُسکے آ
تو اُس شخص کے واسطے سنا اور چپ رہنا واجب ہے اور اگر برعکس اسکے ہے
یعنے مثلاً قاری بعد کو آیا اور ایک جماعت بیٹھی ہوئی تہی تو کسی شخص پر واجب
نہین ہے کیونکہ وہ لوگ قاری سے سابق ہین لیکن دوست تر یہ ہے کہ چپ
رہین اور اگر وہ لوگ چپ نہ رہین گے تو پڑہنے والا گنہ گار ہوگا اذا قرأ القرآن
واحدٌ لطمع الدنیا لا یجب الاستماع نقل من جامع الفتاوی یعنے
اگر کوئی شخص طمع دنیا کے واسطے قرآن شریف پڑہے تو سنا واجب نہین ہے
یہ بات جامع الفتاوی سے منقول ہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من ان مسئلونکا
لکہہ لو **ایضا** فرمایا [illegible] ہو ترتیب اسمین تہی کہ خلوت اختیار کرنا ایک
مسنون فعل ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتداے حال مین کبھی
مین خلوت فرماتے تہے ہفتہ ہفتہ دس دس دن مہینا مہینا بہر حتی روی
انہ کان فی جبل حراء بالخلوۃ اربعینا یعنے یہانتک روایت کیا گیا ہے
کہ آپنے جبل حراء مین چالیس دن کا خلوت فرمایا تہا اس فقیر سے فرمایا کہ
جیسے تمنے ہمارے ساتہہ دو چلے کئے تاثیر خلوت کی یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم افضل انبیاء اور مرسل یعنے پیغمبر اور مقتدا و پیشوا ہوگئے اسی طرح اگر
سالک خلوت کرے تو اُسکو ثمرۂ ولایت میسر ہوجاے کیونکہ نبوت تو ختم ہوچکی
پس چاہیئے کہ خلوت اختیار کرے اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس پہا

خلوت فعل مسنون ہے

Marfat.com

ین کہانا پانی پہونچتا تہا آپ وہان بفراغ دل مشغول تہے اسوقت اُس پہاڑ
ین ایک عورت رہتی ہے وہ ولی ہے مشغول ہے اُسکو کہانا پانی پہونچتا ہے
فراغ خاطر مشغول ہے شب جمعہ کو خانۂ کعبہ مین آتی ہے اور طواف کرتی ہے
عاگونے اُس عورت کو دیکہا ہے کوہ حرا مکے سے دو کوس ہے وہانسے آتی
ہے اور فرمایا جبکہ خدائے تعالی ایک ہے اور دین ایک ہے اور ایمان ایک ہے
ور پیغمبر ایک ہے تو شیخ بہی ایک چاہیئے اُسکو سبب وصول اور موصول بحق جانے
ور دوسرے مشائخ سے اعتقاد رکہے اور اپنے شیخ کو بحسن اعتقاد بہتر جانے جیسے
لہ دوسرے پیغمبرون کا منکر نہین ہوتا ہے اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
لو بہتر جانتا ہے سارے پیغمبر علیہم السلام اصول دین وایمان کی جہت سو ایک
ہین تغیر فروع مین ہے یعنے احکام شریعت مین مثلاً چند چیزین اور پیغمبرون
لی امت پر حرام تہین اس امت پر حلال ہوگئین اور چند چیزین حلال تہین
وہ حرام ہوگئین جیسے کہ غنیمت لڑائی کی پہلے اس سے حرام تہی اس امت پر
حلال ہوگئی اللہ تعالی کا قول پاک ہے فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا اسکی
مثل اور بہت چیزین ہین اگر واسطے وعظ کے مشائخ دیگر کے پاس جاے یا خرقہ
تبرک ومحبت ومحبت کا پہنے تو درست ہے کیونکہ خرقہ محبت کا خرقہ ارادت نہین
ہے اور شیخ کی ارادت سے مرتد نہو جاے کیونکہ واسطے مرتد طریقت کے ہوتے
نہین ہے اور مرتد شریعت کے لئے ہوتے ہین اس فقیر سے فرمایا فرزندمن

Marfat.com

بگیر یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔

ایضاً شب بستم ماہ ذیقعدہ شب سہ شنبہ تہجد کے وقت

یہ فقیر تجرید خدمت میں اُس امیر کے حاضر تھا شیخ زادہ نجم الدین عواف کا سبق خدمت میں پڑھتا تھا حدیث شریف یہ تھی قولہ علیہ السلام فضل العالم علی العابد کفضلی علی امتی وقولہ علیہ السلام العلماء ورثۃ الانبیاء یعنے فضل عالم کا عابد عامی پر مثل فضل میرے کے ہے میری امت پر اور علماء میراث دار ہین انبیاء کے یعنے پیغمبر ونکے فرمایا کہ مراد اس سے علمای حقانی ہین نہ مجرد علما جو کہ بیع وشرا جانتے ہین جیساکہ روایت کیا ہے کہ بعض صحابہ جبکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور پوچھتے تو انس فرماتے سلوا مولانا الحسن فانہ قد حفظ ونسینا لان الادنی متروک بالاعلی یعنے تم مولانا حسن سے پوچھو کیونکہ مقرر اُنہون نے یاد رکھا ہے اور ہم بھول گئے جبکہ حقائق مین مشغول ہوئے تو شرائع خاطر مین نرہی اگر کوئی شخص معرفت وحقائق سے پوچھتا تو فی الحال بیان کر دیتے اسلئے کہ اوسکے اہل تھے فالعلم ثلثۃ علم الاقوال ھو الشریعۃ وعلم الافعال ھو الطریقۃ وعلم الاحوال ھو الحقیقۃ کما نطق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی یعنے علم تین قسم ہے ایک تو علم اقوال یہ شریعت ہے دوسرا علم افعال یہ طریقت ہے

Marfat.com

تیسرا علم احوال یہ حقیقت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شریعت میری اقوال ہین اور طریقت میری افعال ہین اور حقیقت میری احوال ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ چند حدیثین فضل عالم کے واسطے تکثیر فائدے کی یہان لکھی جاتی ہین **اوّل** (فضل العالم علی العابد کفضلی علی امتی) قال المناوی قال الغزالی رحمہ اللہ تعالی اراد العلماء باللہ (الحرث بن اسامۃ (عن ابی سعید) الخدری رضی اللہ عنہ **دوسری** (فضل العالم علی العابد کفضلی علی دناکم) ای نسبۃ شرف العالم الی شرف العابد کنسبۃ شرف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی ادنی شرف الصحابۃ (ان اللہ عز وجل وملائکتہ واھل السمٰوٰت والارضین حتی النملۃ فی جحرھا وحتی الحوت) فی البحر (لیصلون علی معلم الناس الخیر) ولا رتبۃ فوق رتبۃ من یرحمہ اللہ وتشتغل الملائکۃ وجمیع الخلق بالاستغفار والدعاء لہ (ت عن ابی امامۃ) وھو حدیث حسن **تیسری** (فضل العالم) العامل بعلمہ وکذا یقال فیما قبلہ ومابعدہ (علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر الکواکب) المراد بالفضل کثرۃ الثواب الشامل لما یعطیہ اللہ للعبد فی الاخرۃ

Marfat.com

من درجات الجنة ولذاتها وماكلها ومشاربها ومناكحها وما يعطيه الله
تعالى للعبد من مقامات القرب ولذة النظر اليه وسماع كلامه (ح
عن معاذ) بن جبل **چوتھی** (فضل العالم على العابد سبعين د
ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض) لان نفعه متعد لجلا
العابد (ع عن عبد الرحمن بن عوف) **پانچویں** (فضل المومن العا
على المومن العابد سبعون درجة) فيه الحث على تعلم العلم والاخلا
فيه (ابن عبد البر عن ابن عباس) واسناده ضعيف **چھٹی** (فضل
العالم على غيره كفضل النبى على امته) لانه وارثه وقائم مقا
فى التبليغ والهداية (خط عن انس) رضى الله تعالى عنه **ساتویں**
(فضل العلم احب الى من فضل العبادة) قال المناوى اى نفل العل
افضل من نفل العمل كما ان فرض العلم افضل من فرض العمل (و
دينكم الورع) اى من ارفع خصال دينكم الورع (البزار طس ل
عن حذيفة) بن اليمان (ل عن سعد) بن ابى وقاص رضى الله عن
انتهى من شرح الجامع الصغير للعزيزى **آٹھویں** (العلماء ورثة الانب
يحبهم اهل السماء) اى سكانها من الملائكة (وتستغفر لهم الحيتان
فى البحر اذا ماتوا الى يوم القيامة) وفى حياتهم ايضا (ابن النجار عن
انس) رضى الله عنه انتهى من شرح جامع الصغير المذكور **ايضا**

Marfat.com

فرمایا کہ ہنسنا تین قسم ہے القہقہۃ والضحک والتبسم اما القہقہۃ فما
ھو مسموع لہ ولجیرانہ فانہ تحرم من الکبائر واما الضحک فما ھو مسموع
لہ دون جیرانہ وھو ثم واما التبسم ما لم یکن مسموعاً لہ ولا لجیرانہ
فانہ مباح وسنۃ یعنے ایک قہقہہ ہے دوسرا ضحک ہے تیسرا تبسم ہے قہقہہ وہ
ہنسی ہے کہ ہنسنے والے کو اور اُسکے پڑوسیون کو سنائی دے سو یہ حرام ہے
منجملہ کبائر ہے ضحک یہ ہے کہ اُس شخص کو سُنائی دے اُسکے پڑوسیون کو
سنائی نہ دے اور یہ گناہ ہے اور تبسم یہ ہے کہ اوس شخص کو اور اُسکے پڑوسیونکو
سنائی نہ دے پس یہ مباح اور سنت ہے اسی اثنا مین اس فقیر سے اور یاران
دیگر سے پوچھا کہ صبح نزدیک ہو تو سونا نہ چاہئے ورنہ سو جاؤن تاکہ دن کو نیند
تکلیف نہ دے صبح کے وقت اونگھنا نہ پڑے ورد نہ پڑہ سکون گا قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام نوم الصبح یمنع الرزق یعنے صبح کی نیند رزق کو روکتی ہے

بیسوین ماہ مذکور روز سہ شنبہ حیاشت کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا عبدالرحمن طغاری دعوات بولی کا
سبق خدمت مین پڑہ رہا تہا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو حاصر جانے اُسکو نہ چاہیے
کہ ہو ہو کہے یہ خطاب تو غائب کا ہے اُسکو تو چاہیئے کہ انت انت کہے کیونکہ
یہ حاضر کا خطاب ہے اسی اثنا مین زائر لوگ پہونچے [illegible]
التماس کیا فرمایا سبق کو موقوف رکھو ابھی اونکو تو بعد [illegible]

Marfat.com

شیخ قطب عالم رکن الحق والدین سے سنا ہے کہ توبہ مین توقف نہ کرنا چاہیئے جیسے کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہونا چاہے تو توقف نکرے اُسی وقت اسلام پیش کرے اسی طرح اُسی وقت تلقین کرے مگر جبکہ فوت فریضہ کا خوف ہو پس توقف نہ چاہیئے سبق کو موقوف رکھا توبہ کی تلقین کر دی پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر ید۔

ایضاً تزکیۂ نفس کا ذکر نکلا

فرمایا اگر کوئی شخص کسی عالم سے فوق بیٹھہ جاے تو وہ کیا کچھہ حکم دے یہانتک کہ اگر وہ فرماندہ یعنے حاکم ہو تو انتقام لے تزکیہ نفس کا ایک یہ ہے کہ جس جگہہ بیٹھہ جاے صدر و نعال اُسکے دل مین برابر ہو شیخ جمال الدین قدس سرہ ہمیشہ صف نعال مین بیٹھتے تھے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک بزرگ تھے کوئی اور بزرگ اُنکی زیارت کو آئے اُنھون نے دیکھا کہ اُنکے پہلو مین ایک مست بیٹھا تھا وہ اُٹھا اور چلا گیا ان بزرگ نے کہا کہ تمنے اس مست کو نہی منکر کا وعظ کیون نہین کیا اون بزرگوار نے جواب دینا شروع کیا کہ ہم اس مست سے ہی زیادہ تر مست ہین وہ مست تو شراب کا مست ہے ہم حب دنیا کے مست ہین قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام حب الدنیا راس کل خطیئۃ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی دوستی سر ہے سارے خطاؤن کا اگرچہ اوسکو نہی منکر کیا تھا اور وہ حب دنیا کا مست نہ تھا لیکن تواضع

Marfat.com

وانکسار کیا بزرگی نہین کی کہ مین زاہد ہون کیونکہ تکبر صفت ہے شیطان کی
اللہ تعالی کا قول پاک ہے کہ ابی واستکبر یعنے شیطان نے آدم علیہ السلام
کے سجدے سے انکار اور تکبر کیا اور خلق کرنا صفت ہے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام
کی اللہ تعالی نے اپنے کلام مجید مین یون خبر دی ہے کہ انک لعلی خلق
عظیم اسمین تین تاکیدین ہین اول تاکید یہ ہے کہ شروع مین حرف ان آیا
جو کہ واسطے تحقیق وتاکید کے ہے دوسری تاکید یہ ہے کہ حرف علی پر لام تاکید
کا آیا تیسری تاکید یہ ہے کہ خلق کی صفت عظیم آئی یعنی بیشک تم اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم البتہ بڑے خلق پر ہو۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

رض کرتا ہے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ) فانہ یوقع فی الشبہات
رفی المکروھات ثم فی المحرمات قال الغزالی رحمہ اللہ تعالی وکما
ن حبھا راس کل خطیئۃ فبغضھا راس کل حسنۃ (ھب عن الحسن
صحابی رضی اللہ عنہ (مرسلا) انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی

ایضا ایک عزیز نے پوچھا کہ سونے کی انگوٹھی پہننا

ا ہے جواب فرمایا لایجوز خاتم الذھب للرجال الان تکون الفضۃ
لبۃ او کان من صرف النقرۃ یعنے سونے کی انگوٹھی مردون کے واسطے
ز نہین ہے مگر یہ کہ چاندی غالب ہو یا خالص چاندی کی ہو جیسا کہ

Marfat.com

کتاب متفق مین مذکور ہے ؎ خاتم الفضۃ لا باس بہ ؛ وترکہ
جزلۃ فاتبعہ ؛ وجاز للامیر والکتاب ؛ لحاجۃ الختم علی الکتاب ؛
وخاتم الحدید والنحاس ؛ والصفر مکروہ لکل الناس ؛ او کان
من صرف الفضۃ خلافا للشافعی رحمہ اللہ تعالی قید بالرجال حتی
یخرج النساء وفی الخبر المشہور ان یوما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم علی الصحابۃ فاشار الی الذہب والابریسم فقال ھذان
محرمان لذکور امتی وحل لاناثھم یعنے خبر مشہور مین ہے کہ ایکدن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ پر نکلے پس آپنے اشارہ کیا طرف سونے اور ریشم
کے پہر فرمایا کہ یہ دونو حرام کئے گئے ہین واسطے میری امت کے مردون کے
اور حلال ہین واسطے اُنکی عورتونکے پہر فرمایا فرزند من ان فائدونکو لکھہ لو۔

ایضاً بدہ کی رات تہجد کے وقت اکیسوین ماہ ماز کو

کو یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا ایک عزیز خدمت مین
قصیدۂ لامیہ کا سبق پڑہتا تہا نظم اس باب مین تہی ؎ حساب الناس
بعد البعث حق ؛ فکونوا لتحرزعن وبال ؛ الوبال ای العقاب
قولہ تعالی ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم یعنے حساب لوگونکا
بعث یعنے بعد دوبارہ زندہ کرنے کے ثابت وراست واستوار ہے پس تم
سے ڈرو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بیشک طرف ہمارے ہے بازگشت

Marfat.com

وزن اعمال

انکی پہر بیشک ہمارے اوپر ہے حساب اُنکا بعد اسکے یہ نظم پڑہی ؎ وحق وزن اعمال وجَوْزٌ ؛ علی متن الصراط بلا امتحال ؛ وفی نسخة بلا احتمال یعنے راست و درست ہے تولنا اعمال کا اور چلنا پشت پر پل صراط کے بدون محال اور بے احتمال کے اللہ تعالی فرماتا ہے والوزن یومئذ الحق فمن ثقلت موازینه فاولئك هم المفلحون ومن خفت موازینه فاولئك الذین خسروا انفسهم بما کانوا بآیاتنا یظلمون یعنے تولنا اعمال کا اُسدن حق ہے پس جس شخص کے موازین بھاری ہوئے سو وہی لوگ ہین خلاصی پانیوالے اور جسکے موازین ہلکے ہوئے پس وہ وہی لوگ ہین کہ نقصان کیا اُنہون نے اپنی جانون کا بسبب اُسچیز کے کہ تھے ساتھہ نشانیون ہمارے کے ظلم کرتے فرمایا کہ مین نے اعمال کا تلنا تین طرح سُنا ہے احدھا یوں ہے صحائف اعماله کل ما کتبت کرام کاتبون من الخیر والشر والثانی للمیزان کفتان یسمی لاحدهما کفة الحسنة والاخر کفة السیئة وان ثقلت کفة الحسنة ورجحت فقد افلح وفاز وان خفت کفة الحسنة وثقلت کفة السیئة فقد هلك وخسر والثالث المیزان کفة واحدة یجعل المرء فیها ان ثقلت الکفة فقد فاز وان خفت الکفة خسر یعنے وزن اعمال کے تین طریق بیان فرمائے ایک طریق یہ ہے کہ اُسکے نامۂ اعمال تولے جائینگے ہر وہ چیز کہ جسکو کرام کاتبین نے لکھا ہے بھلائی اور بُرائی سے الرسالی کے صحیف

Marfat.com

بہاری ہوئے توچھٹ گیا اور اگر ہلکے نکلے تو زیان کار رہوا دوسرا طریقہ یہ ہے
کہ ترازو کے دو پلے ہین جیسے کہ ہوتے ہین ایک پلے کو نیکی کا پلہ کہتے ہین اور
دوسرے کو بدی کا پلہ اگر نیکی کا پلہ بہاری ہوا تو نجات پائی اور اگر نیکی کا پلہ
ہلکا ہوا اور بدی کا پلہ بہاری ہوا تو ہلاک و زیان کار رہوا تیسرا طریق یہ ہی کہ ترازو
کا ایک ہی پلہ ہے کہ آدمی اُسمین رکہا جائے گا اگر وہی پلہ بہاری ہوا تو نجات
پائی اور اگر ہلکا ہوا تو خسارے مین رہا جیسا کہ اللہ تعالی کلام مجید مین فرماتا
ہے فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت
موازینہ فامہ ھاویۃ وما ادراک ما ھیہ نار حامیۃ پہر یہ بیت
پڑہی ؎ ویعطی الکتب بعضا نحو یمینہ ٗ وبعضا نحو ظھرہ او شمالہ ٗ
فرمایا کہ بعضا مفعول اول ہے اور الکتب مفعول ثانی نظم کے واسطے مفعول
ثانی کو اول پر مقدم کر دیا ہے تقدیر کلام کی یون ہوئی یُعطٰی بعضَ الکتبَ
یعنے بعض لوگونکو نامۂ اعمال سیدہے ہاتہہ کے طرف دیے جاوینگے اور بعض کو
بائین ہاتہہ کی طرف یا پیٹہہ کے پیچہے فرمایا کہ جن لوگونکو نامۂ اعمال بائین ہاتہہ مین
دینگے تو وہ ہاتہہ آگے ہوگا لیکن طوق و زنجیر مین کہچا ہوا اور جن لوگونکو پیٹہہ کے
پیچہے دینگے تو اُنکے ہاتہہ پس پشت کہچے ہوئے ہونگے پس بضرورت نامۂ اعمال
کو ہاتہہ پر رکہین گے جیسے کہ اللہ تعالی نے خبر دی ہے فاما من اوتی کتابہ
بیمینہ فیقول ھاؤم اقرؤا کتابیہ انی ظننت وقال تعالی واما من اوتی

Marfat.com

کتابہ بشمالہ الی قولہ فاسلکوہ وقولہ الاٰخر فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا وینقلب الی اھلہ مسرورا واما من اوتی کتابہ وراء ظھرہ فسوف یدعو ثبورا ویصلی سعیرا یعنے جس شخص کو کہ نامۂ اعمال اوسکے ہاتھہ مین دینگے تو اُسکو بشارت بہشت کی ہے اور اُسکا حساب آسان کرین اور لوٹے گا طرف اپنے گہر والونکے خوش ہوتا ہوا اور جسکو نامۂ اعمال بائین ہاتھہ مین یا پس پشت دینگے تو اُسکے گردن مین آگ کے طوق ڈالین گے اور زنجیر آگ کی پانوُ پر رکھین گے جو کہ ستر گز کی ہوگی پھر دوزخ مین داخل کرین گے اور جُرِیُّ معطوف ہے وزن اعمال پر یعنے حق جری علی متن الصراط یعنے پل صراط کے پشت پر چلنا حق ہے متن ظہر کو کہتے ہین یعنے پشت یہ پل درمیان دوزخ کے ہے وذلک قولہ تعالی فوربک لنحشرنھم والشیاطین ثم لنحضرنھم حول جھنم جثیا الی قولہ جثیا یعنے نہین ہے تم مین سے کوئی مگر وہ دوزخ کا وارد ہونیوالا ہے ہی تمہارے رب پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب واستوار و مضبوط کیا ہوا اِنْ نافیہ ہے اسلئے کہ بعد اُسکے اِلّا واقع ہوا ہے ای ما منکم الا واردھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ متحیر رہگئے اسکے بعد اُنکے تسکین خاطر کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا یعنی پھر ہم نجات دین گے اُن لوگونکو کہ پرہیزگاری کی اور ڈرے اور تقوی اختیار کیا اور چھوڑ دین گے ہم اُسمین ظالمونکو اسی درمیان

Marfat.com

مین ایک عزیز نے پوچھا کہ انبیاء بھی اسمین گزر کرینگے جواب فرمایا کہ یہ خطاب اونپر
نہین ہے وہ دوسری راہ جائینگے پھر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من یہ
فائدہ لکھہ لو **ایضاً** نیز شب مذکور مین تہجد کے وقت یہ فقیر حجرے سے خدمت
مین حاضر تہا خواجہ محمد طفاری بھی اپنے حجرے سے آئے چونکہ وہ عربی تہے
اُنہون نے عربی زبان مین عرض کیا کہا یا مخدوم کنت فی هذه اللیلة
اذکر الخفی فجاء رجل من یمینی فقال لی یا عبد الله عند راس رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم فتیحة ثم قلت یا رب انت الرب عالم وانا عبد جاهل
اسألك ان ترزقنی علما نافعا حتی اعبدك بعلمك والا هلکت
وقال لی قل هذا یا عبد الله قد قالها ثلث مرات فایش تاویل هذه
الواقعة یا مخدوم جواب فرمایا یا اخی سیدی حصل العلوم باشارة
هذه الواقعة هذا دلیل علی تحصیل العلوم الدینیة فحصلها
یعنے اے مخدوم مین اس رات ذکر خفی کرتا تہا پس ایک مرد میرے داہنے
طرف سے آیا مجہسے کہا اے اللہ کے بندے نزدیک سر مبارک رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک درخت ہے اُسکا پہل یہ دعا ہے یعنے اے
رب تو معبود عالم ہے اور مین بندہ جاہل ہون مین تجہسے اس بات کا سوال
کرتا ہون کہ تو مجہے علم نافع دے تاکہ مین تیری عبادت کرون ساتہہ علم تیرے
کے ورنہ مین ہلاک ہو جاؤنگا اور مجہسے کہا کہ اے اللہ کے بندے تو اسکو کہہ

Marfat.com

مقرر اُسنے اسکو تین بار کہا پس اے مخدوم اس واقعے کی کیا تاویل ہی جواب
فرمایا کہ اے میرے بہائی اے میرے سید تو علوم کی تحصیل کر ساتھہ اشارے
اس واقعے کے یہ دلیل ہے علوم دینیہ کے حاصل کرنے پر پس تو انکو حاصل کر

اکیسوین تاریخ ماہ مذکور بدہ کے روز چاشت کی وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا شیخ زادہ نجم عوارف کا
سبق خدمت مین پڑہتے تہے گفتگو محبت مین تہی فرمایا کہ اگر ایک شخص محب ہو
اور محبوب نہو تو پریشان ہو جاے مثلاً اگر کوئی شخص کسی معشوقہ پر عاشق ہو
اور وہ اُسکو دوست نہ رکہے اور نہ اُسکی پرداخت کرے تو وہ کسقدر پریشان
ہوگا اولیاء نے اس سے استعاذہ کیا ہے یعنے اس بات سے پناہ مانگی ہے
اور یہ نظم پڑہی ؎ انت الحبیب ولکنی اعوذ بہ ؛ من ان اکون
محبا غیر محبوب ؛ یعنے تو حبیب و دوست ہے لیکن مین سانہہ اُسکے اس
بات سے پناہ مانگتا ہون کہ مین محب غیر محبوب ہؤن یعنے مین اس سے
پناہ مانگتا ہون کہ مین تو تجہے چاہون اور تو مجہے نہ چاہے اور فرمایا کہ
محبوبیت جو حاصل ہوتی ہے سو وہ نزدیک مشائخ قدس سرہم کے پیروی
کرنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل و حال یعنے گفتار و کردار و رفتار
مین اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

تم کہدو کہ اگر ہو تم محبت رکھتے اللہ سے تو تم میری پیروی کرو اللہ تمکو دوست رکھیگا اور بخشش کریگا واسطے تمہارے اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے بہت رحم کرنے والا جو کوئی اللہ تعالی کی محبت کا دعوی کرے تو وہ اللہ کے پیغمبر کی پیروی اختیار فرماے تاکہ محبوب ہو جاے جو شخص اتباع پیغمبر کی مخالفت کرے قول و فعل و حال مین وہ ہرگز محبوب نہوگا یہ ایک اصل عظیم ہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشراق و چاشت و تہجد ہمیشہ پڑہا ہے آپ پر فرض تہا اور امت پر سنت ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے فتہجد بہ نافلۃ لک اے زائدۃ لک علی خمس اوقات والنفل فی اللغۃ ھو الزیادۃ وقیل نافلۃ لامتک پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لاے فرمایا فرزند من یہ فائدہ لکہہ لو **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی التوفیق جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب یعنے توفیق کردینا بندے کے فعل کا ہے موافق واسطے خوشی پروردگار کے پس توفیق خیر مین ہے شر مین نہین ہے کیونکہ رضا شر مین نہین ہے اس فقیر کی طرف اشارہ کیا کہ فرزند من اسکو لو غریب ہے کم کوئی جانتا ہے ؎ مریدالخیر والشر القدیر ولکن لیس یرضی بالمحال ای بالمعاصی والقبائح **ایضا** فرمایا حدیث صحاح ہے عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من قال اذا اصبح اللھم انی اصبحت

Marfat.com

دعاے صبح و شام

منك فى نعمةٍ وعافية وستر فاتم نعمك على وعافيتك وسترك
فى الدنيا والاخرة ثلث مراتٍ اذا اصبح واذا امسى كان حقا على الله
عزوجل ان يتم نعمته عليه یعنے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ بیشک نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہے جبکہ صبح کرے الٰہی بیشک مین نے
صبح کی تیرے طرف سے نعمت وعافیت وستر مین سو تو پورا کر اپنے نعمتون کو
مجھپر اور اپنی عافیت وستر کو دنیا وآخرت مین اسکو تین بار کہے جب صبح کرے
اور جب شام کرے اور اول وآخر درود شریف پڑہے تو حق ہے اللہ عزوجل
پر کہ تمام کرے اپنی نعمت کو اُسپر رات کو بجاے صبحت کے امسیت کہے وعن
ابی سلام رضی اللہ عنہ قال مُرّ بنا رجل طوال اشعث فقیل ھذا
خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقمت الیہ فقلت اخدمتَ
النبی علیہ السلام قال نعم فقلت حدثنی عنہ حدیثا لم یبتدا ولہ
الرجل بینہ وبینک قال سمعت رسول اللہ یقول من قال حین
یصبح وحین یمسی ثلث مرات رضیت باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمدٍ نبیا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیامۃ یعنی ابوسلام
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ گزر کیا ہمپر سے ایک مرد نے کہ اُسکا درازقد
تہا اور بالونکو آگے ڈالے ہوئے تہا یعنے بالونکی مانگ نکالی تہی پس کہا گیا کہ یہ

Marfat.com

خادم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس مین طرف اُسکے کہڑا ہوا مین نے
کہا کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی ہے اُسنے کہا ہان پس مین نے
کہا کہ تو مجھے اُنسے ایسی حدیث کر کہ درمیان تیرے اور درمیان اُنکے کوئی واسطہ
نہو خاص تو نے ہی اُنکی زبان مبارک سے سُنی ہو اُسنے کہا مین نے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہے جبکہ صبح کرے اور جبکہ شام
کرے تین بار یعنے اس دعا کو تو حق ہے اللہ پر کہ وہ راضی کرے اُسکو قیامت
کے دن دعا کے معنی یہ ہین کہ راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کے ایک پروردگار سمجہکر
اور ساتہہ اسلام کے دین جانکر اور ساتہہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر
فرمایا کہ حق اس جگہہ باین معنی ہین کہ کرما وعد کالان الالہ ھیتہ تنافی الوجوب
یعنے یہ وعدہ بطریق کرم وعدل کے ہے نہ بطریق واجب کے کیونکہ الوہیت
وجوب کی منافی ہے اور مراد صبح سے سورج کے طلوع ہونے سے ڈہلنے تک ہے
اور مسار عبارت ہے حد مثلیہ سے یعنے دوگنا ہونا ہر چیز کا سایہ جبتک کہ شفق
غائب ہو جائے ؎ ان الغدٰاء من طلوع الفجر الی زوال الشمس
قبل الظھر واما العشاء من صلوٰۃ الظھر الی انتصاف اللیل فاعلہ
قادر ثم السحور من مضی الشطر من اللیل الی طلوع الفجر یعنی
غدا فجر نکلنے سے لیکر سورج کے ڈہلنے تک ہے ظہر سے پہلے اور عشا نماز
ظہر سے لیکر آدہی رات تک ہے تو اس بات کو خوب سمجہہ بوجہہ لے پہر سحور ہے

بیان غدا و عشا و سحور

Marfat.com

آدہی رات گذرنے سے فجر نکلنے تک پہرا اس فقیر سے فرمایا فرزند من ان فائدونکو
جو مین نے کہے لکھہ لو فرمایا کہ اول مبتدی سے خلوت کرائین اور ذکر کا حکم دین
سنتین اور فرض بجالاے اور باقی جب فارغ ہو تو ذکر مین مشغول ہو جاے
یہانتک کہ سارے ظلمانی حجاب دور ہو جائین پہر نورانی حجاب پیدا ہو جاے
جب اس حجاب سے گزر جائیگا تو آگے وصال ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
ظلمات بعضها فوق بعض اذا اخرج یده لم یکد یراها ومن لم یجعل الله
له نورا فما له من نور ای حجاب ظلمات مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ دعاگو گازرون مین تہا شیخ امین الدین گازرونی کی خانقاہ
مین حجرے ہین انمین طالبین کو شیخ امام الدین برادر شیخ امین الدین نے
مشغول کیا ہے بعض ہندوستانی لوگ دہلی کے وہان مشغول ہوئے ہین
ایک دن ایک شخص انہین خلوتیون سے نزدیک شیخ امام الدین کے آیا اور
عرض کیا مین دیکہتا ہون کہ میرے آگے پیچہے نور ہے شیخ نے فرمایا تو اسکو
دفع کرآگے چل تو وہانتک پہونچا ہے کہ نورانی حجاب رہا ہے شیخ نے اُس سے
فرمایا کہ تو نزدیک پہونچگیا ہے یہانتک کہ وصال ہو جاے بعد اسکے فرمایا کہ
بیچارہ وہ آدمی کہ اُسکے پاس شیخ حاضر نہو کہ اُسکو خلوت کا حکم دے یا یہہ کہ
اُسنے علم سلوک نہ پڑہا ہو تو وہ اس نور مین رہجائے جانے کہ مین پہونچگیا اور
یہ نور خود حجاب ہے کام تو آگے ہے پہلے مقام وصال سے باز رہجاے حدیث

Marfat.com

صحاح ہے الزاھد بلا علم کالحمار فی الطاحونۃ یعنے زاہد بدون علم کے مثل گدہے کے ہے چکی مین پھرے وے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا بھائیو مین تمکو کہتا ہون کہ تم یہ طریق لو اگر تمہارا کام پیشتر ہو جائے تو تم دعاگو کے پاس آؤ کہو تاکہ مین تمکو خبر کرون اور آگاہ کرون ہم سب نے قدمبوسی کی بعد اسکے فرمایا کہ جس طرح سر کی آنکھہ مین سیاہی کے اندر پتلی ہے اسی طرح دل کی آنکھہ مین بہی پتلی ہے تصفیۂ باطن سے ظاہر ہوتی ہے ان چیزون سے باطن کو پاک کرے غل وغش وبغض وغضب وکینہ وکبر وحسد وحقد وجفا وجاہ وحب دنیا وطلب دنیا وقبول خلق ومدح خلق وریا وعجب اور مانند انکے جب تک کہ انسے پاک نہوگا تب تک وہ پتلی روشن نہوگی کہ جس سے اللہ عزوجل کو دیکھتے ہین مثلاً اگر ظاہر کی آنکھہ کو خوار رکھیگا اور اُسکی تیمارداری نہ کریگا تو وہ زنگ پکڑ جائے گی اندہی ہو جائے گی پس سالک کو چاہیے کہ چشم باطن کی تیمارداری کرے کیونکہ وہ بہی پتلی رکھتی ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ذکر کا ذکر نکلا

فرمایا کہ مشائخ مریدونکو کثرت ذکر کا حکم دیتے ہین ذکر خفیہ کلمۂ لا الہ الا اللہ کا یون کرے کہ لاے نفی مین مذکر سے بائین طرف سے داہنے طرف لیجاے پہر اثبات بائین جانب کرے دل سے نفی کرے اور دل ہی سے پہر اثبات کا القا کرے

Marfat.com

کیونکہ دل بائین طرف مائل ہے اور حرکت ذکر خفی کی ویسی ہی ہے کہ جیسے ذکر جہر کی حرکت ہوتی ہے جیساکہ مین نے بہائیونکو تلقین کیا ہے پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران خلوتیان دیگر کے لائے فرمایا کہ ذکر جہری واسطے تصفیۂ نفس کے ہے اور تصفیہ باطن کا عامتر ہے اور ذکر خفیہ مخصوص ہے ساتہ تصفیۂ باطن کے ذکر بضم الذال ذکر الباطن اعنی القلب بالخفیۃ وذکر بکسر الذال عام یتناول الظاہر والباطن بالتصفیۃ جبکہ مرید یعنے طالب صادق خلوت وجلوت مین ذکر کی مداومت وہمیشگی کرے تو اُسکے دل کا دروازہ کشادہ ہوجاے انوار دیکہے اور اُسکے سارے اعضا مین خلق صوت ہوجاے وہ بہی ہمراہ اُسکے ذکر مین موافقت کرین ذکر مین ہوجائین مناسب

اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ قاضی شمس الدین برادر قتلغخان کعبۂ مبارک کے مجاور ہوگئے تہے اُن دنون مین دعاگو وہین تہا جب وہ سوتے تو اُنکے سینے سے بسبب کثرت استعمال ذکر کے ذکر کی آواز نکلتی تہی جسوقت اُنہون نے انتقال کیا تو دعاگو اُنکے جنازے پر حاضر تہا اور شیخ عبداللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی بہی حاضر تہے اور مشائخ دیگر بہی حاضر تہے جنازے مین اُنکے وجود سے ذکر نکلتا تہا سب لوگ سنتے تہے اور سارے مشائخ وائمہ وصدور وخلائق دیگر ذکر مین مشغول ہوگئے اور جنازے سے ویسا ہی ذکر نکلتا تہا یہ ہے تاثیر ذکر کی پھر قاضی شمس الدین کو دعاگو کے حوالے کیا کیونکہ وہ تیری

Marfat.com

ولایت کے ہین تو گور غریبان مین لیجاد فن کرین اُنکو گورستان غریبان مین
لایا ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی دادی کے پائینتی نزدیک قبہ
حضرت ابراہیم ادہم رضے اللہ عنہ کے دفن کیا بعد اسکے فرمایا کہ صحابہ کرام مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلوت کی حاجت نہ تہی وہ تو صحبت مبارک نبوی کے
ملازم و مصاحب رہے ہین وہ اُن لوگون سے بہتر ہین جو کہ خلوت اختیار کرتے
ہین یہانتک کہ اس خطاب سے مشرف ہوئے اصحابی کالنجوم بایھم
اقتدیتم اھتدیتم وان ابیتم غویتم یعنے میرے اصحاب مثل ستارون
کے ہین تمنے اُنمین سے جس کسی کا اقتدا کیا راہ پالی اور اگر انکار کروگے اور
اُنکی مخالفت اختیار کروگے تو گمراہ ہوجاوگے صحابہ کی ستارون کے طرف
نسبت کی اسلیئے کہ قافلہ شب کے چلنے والے ستارون سے راہ کی سمت پاتے ہین
اور دریا مین بادبان باندہتے ہین اسی طرح امت کے لوگ دنیا کی تاریکی مین
جو کہ رات کے مشابہ ہے عاجز رہے ہوئے ہین اگر ان دین کی ستارون سے
رستہ لین تو کبھی بے راہ نہونگے اسی طرح اگر کوئی مرید اپنے پیر کی صحبت اختیار
کرے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ خلوت کرے اس صحبت سے ہاتہ آئے گا جو کچھ کہ
آئیگا ہر روے مبارک طرف اس فقیر کے اور دیگر یاران مصاحب کے لائے
فرمایا جیسے کہ یہ بہائی لوگ صحبت دعاگو کے مصاحب رہتے ہین اور ہمیشہ مین
اُنکے لئے دعا کرتا ہون اور وہ مجھسے طریقت اخذ کرتے ہین دوسرونکو واجب ہے

صحابہ رضی اللہ عنہم کو خلوت کی حاجت نہ تہی

صحابہ رضی اللہ عنہم ستارون کی مثل ہین

Marfat.com

کہ اُنکا اقتدا کرین تا کہ راہ پائین ورنہ وہ لوگ کہ جنہون نے دعاگو سے تعلق و پیوند کیا ہے لاکہون سے گزر گئے ہین لیکن مرید یہی چند نفر ہین کہ جنہون نے صحبت اختیار کی ہے ہم سب نے خدمت کی یعنے تسلیم عرض کی۔

ایضاً اکیسوین ماہ مذکور کو بعد نماز ظہر کے

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین خدمت مین عوارف پڑہتے تہے اور ہم چند یار ملازم سامع تہے بات اسمین تہی کہ بعض لوگ جب سلوک مین پہونچتے ہین تو سنن و فرائض کے ساتہہ کفایت کرتے ہین اور نوافل و مستحبات کا ترک اختیار کرتے ہین یہ نقصان ہے کمال یہ ہے کہ جتنی قربت زیادہ تر ہو تو طاعت و عبادت بہی زیادہ ہو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ کا کام جسوقت کمال قرب کو پہونچا تو اُنہون نے زیادہ تر عمل کیا یہانتک کہ دعاگو نے دیکہا ہے کہ تہجد کے وقت سے دوپہر تک مشغول رہتے تہے بعد اسکے گہر مین جاتے کچہہ فتور نہین ہوتا تہا جس طرح کہ فرشتون کو فتور نہین ہوتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے والملائکۃ یسبحون لہ ولا یفترون یعنے فرشتے اللہ سبحانہ کی تسبیح کرتے ہین اور سست نہین ہوتے ہین۔

ایضاً بائیسوین ماہ مذکور کو جمعرات کے دن

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق

Marfat.com

خدمت مین پڑہتے تہے بات اسمین تہی سالک کو چاہیئے کہ کتاب وسنت یعنے
قرآن مجید وحدیث شریف پر عمل کرے اور ادب کی محافظت کو نگاہ رکہے کیونکہ
بے ادب کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ کسی شہر مین ایک عزیز مشہور ہوگیا تہا شیخ ابو یزید بسطامی قدس سرہ نے
مع یارون کے اُسکے زیارت کا قصد کیا چنانچہ ایک دن وہ عزیز گہر سے واسطے
کسی مصلحت کے باہر آیا تہا اُسنے کعبۂ مکرمہ کے جانب تہوک دیا امام ابو یزید اُسوقت
مع یارون کے لوٹ گئے اور اُسکی ملاقات نہ کی یارون نے پوچہا کہ آپ نے
اُسکی زیارت کا قصد فرمایا اور اُس سے ملاقات نہ کی جواب دیا کہ مین نے
اُس سے سنت کی مخالفت دیکہی پوچہا وہ کیا مخالفت تہی فرمایا کہ اُسنے کعبے
کی طرف تہوک ڈالا اگر وہ ولی ہوتا تو ہرگز سنت کی مخالفت نہ کرتا وکا یکون
ولیا ما لم یکن متبعا لنبیہ قولا وفعلا وحالا یعنے آدمی ولی نہین
ہوتا ہے جب تک کہ اپنے نبی کا گفتار وکردار ورفتار مین پیرو نہو مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت امام شبلے قدس سرہ کی موت
نزدیک پہونچی تو اُنکے ہاتہہ پانون سست ہوگئے اُٹہنے کی قوت نرہی اللہ سبحانہ
فرماتا ہے وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ تحید
نماز کا وقت آگیا ایک یار سے فرمایا کہ مجہکو وضو کرادے جب اُسنے وضو کرائی
تو داڑہی مین خلال کرنا اُسکو یاد نہ آیا امام شبلی اُسکا ہاتہہ پکڑ کر اپنی داڑہی کے

Marfat.com

نزدیک لے گئے اور اُسکے اُنگلیون کو داڑہی مین گھسایا ہلایا داڑہی کا خلال
ہوگیا سنت کا احتیاط ایسا کرنا چاہیئے موت کی حالت مین بہی سنت کی
ضائع کرنے کو روا نہین رکہتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان
رمائی کہ مخدوم بزرگ والد میرے اُس رات کہ انتقال کرینگے دعاگو خدمت
ین حاضر تہا اور اُس رات عشا کی نماز وقت مستحب مین نہ پڑہ سکے جب آدہی
ات ہوئی تو مجہے بلایا پوزا وضو کیا عشا کی نماز اور وتر پورا ادا کیا ویسے ہی
بلے کی طرف مونہہ کرکے جان بحق تسلیم کی اس جگہہ آنکہون مین آنسو بہرلائے
ران اعلی نے بہی چشم پُرآب کی ایک وقت تہا فرمایا ایسے بندے ہوئے ہین
ربعض لوگ خود ہی سنت کی مخالفت کرتے ہین اور باک نہین رکہتے ہین
اُسکو قربت جانتے ہین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے من ترک
سنتی لم ینل شفاعتی یعنے جس شخص نے میری سنت کو ترک کیا وہ میری
فاعت کو نہ پائیگا اللہ سبحانہ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ
سوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر ومن یتول فان اللہ
والغنی الحمید آسوۃ حسنۃ ای اقتداء حسن یعنے البتہ مقرر ہے
س واسطے تمہارے اللہ کے پیغمبر مین اقتدا ای نیک واسطے اُس شخص کے
دہ امید رکہتا ہے اللہ کی اور پچہلے دن کی اور جو شخص کہ مونہ پہیرے تو
شک اللہ ہی ہے بے نیاز ستودہ پہیرو مبارک طرف اس فقیر کے

Marfat.com

ذکر کلمہ

لائے فرمایا فرزند من یہ تقریرین جو مین نے کین سب کو لکھہ لو **ایضا** فرمایا
سبق پڑہ ترتیب اسمین تہی کہ جب سالک کو بسبب خلوت کے مداومت ذکر کلمہ
لاالہ الا اللہ باندسے ترقی ہوجاتی ہے تو اول یہ بات ہوتی ہے کہ زمین پر
نظر پڑتی ہے تو جو کچہہ روے زمین پر ہے اُسپر اُسکا مکاشفہ ہوجاتا ہی بعد اسکے
کشف قبور ہوتا ہے قبرون مین دیکہتا ہے کہ ہر ایک کا کیا احوال ہی بعد اسکے
ارواح طیبۂ انبیاء علیہم السلام کا مکاشفہ ہوتا ہے اور اُنکو دیکہتا ہے اور سب سے
آخر اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہتا ہے اسکو مکاشفہ نہایت کہتے ہین
بعد اسکے اللہ جل شانہ کا وصال ہوتا ہے اُسکی ذات پاک کو دل کی آنکہہ سے
دیکہتا ہے اکثر نماز مین اور غیر نماز مین بہی مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ دعا گو شیخ مکہ **عبداللہ یافعی** قدس سرہ سے سماع رکہتا ہے
ایک دن حضرت **شیخ عبدالقادر جیلانی** رحمۃ اللہ علیہ منبر پر وعظ فرما
تہے عین وعظ مین منبر سے اُتر آئے اور آخر زینے پر بیٹہہ گئے اور مونہہ منہ
کی طرف کیا اور پشت خلق کی طرف اور چپ رہے تہوڑی دیر کے بعد اُٹہے
خلق کہنے لگی کہ شاید شیخ دیوانے ہوگئے ایک عزیز اُنکا معتقد تہا اُسنے پوچہا
کیا تہا کہ اثناے وعظ مین آپ منبر سے اتر پڑے اور آخری زینے پر بیٹہہ
اور ساکت رہے کتنی بار آپنے وعظ کہا یہ واقعہ کبہی نہین ہوا خلق کہتے
کہ شیخ شاید دیوانے ہوگئے جواب فرمایا مین نے پیغمبر علیہ السلام کو دیکہا

Marfat.com

آئے اور بیٹھ گئے میری کیا مجال ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مقابل مین بیٹھا رہون مین اُترا آیا اُنکی طرف پشت کیونکر کرون میری کیا طاقت
تہی کہ آگے رسول علیہ السلام کے بات کرون اور وعظ کہون اس سبب سے
مین چُپ رہا بعد ازان مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جن
دنون مین دعاگو گازرون مین خانقاہ شیخ امین الدین مین تہا تو اُنکے بہائی
شیخ امام الدین کے پاس چند طالبین ہندوستان کے اور دوسرے ملکون
کے خلوت مین مشغول تہے ایک عزیز جوان عراقی خلوتی حجرۂ خلوت سے برامد ہوا
مین شیخ امام الدین کے آیا اور عرض کیا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا شیخ نے کہا کہ اب تو نزدیک پہونچ گیا ہے کہ مقام وصال ہوجاے
جب وہ چلا گیا تو دعاگو اُسکے حجرے مین گیا مین نے پوچھا عزیزی تو نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا یا بیداری مین اُسنے کہا کہ مین نے بیداری
مین دیکھا عین معاینہ کیا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ
نجم الدین صفانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ بیداری مین دیکھا
اور التماس کیا یارسول اللہ آپ مجہکو کوئی دعا سکہائین آپ نے فرمایا یہہ دعا
پڑہہ تو خدا کی طرف پہونچے گا اُن بزرگوار نے اس دعا کو مشہور کردیا ہے اُنکے
خلیفہ نے وہ دعا دعاگو کو لکہکر دی اور خرقہ پہنایا اور اجازت پہنانے کی بطور
وکالت کے دی پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرزندمن یہہ دعا

Marfat.com

پڑھو اور لکھو **ایضا** آہستہ فرمایا کہ اس فقیر نے اور چند دیگر خلوتی یارون
نے سن لیا کہ دعاگو کو سنوایا ہے کہ تو اپنے یارون کے واسطے دعا کرتا ہے
یارب اجعل اصحابی من المقربین لدیك والواصلین الیك اُنسے
کہدے کہ وہ اوراد کو نگاہ رکھین تاکہ اُسکی برکت سے مقرب و واصل ہوجائین
کیونکہ لاوجد لمن لاورد لہ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ فرماتے تہے کہ اس زمانے مین
مریدون کو اوراد کا حکم دیتے ہین تاکہ اُسکی برکت سے واصل و مقرب ہوجائین
اور دعاگو بہی اسی کا حکم دیتا ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے اور
یاران خلوتی اعلی کے لائے فرمایا بہائیو اوراد کو نگاہ رکھو مجہکو حکم ہوا ہے اس
سبب سے مین تمکو کہتا ہون ہم سب نے قدمبوسی کی **ایضا** ایک عزیز خدمت
مین اوراد پڑہتا تہا بات فجر کی سنت مین تہی فرمایا کہ سنت فجر مین چار اور سنت
ہین احدها ان یصلی فی اول الصبح والثانی یصلی فی بیته لقوله
علیه الصلوٰة والسلام من صلی سنة الفجر فی بیته یوسع له فی رزقه
وتقل المنازعة بینه وبین اهله ویختم له بالایمان والثالث
یقرأ فیهما الم نشرح والم ترکیف اوقل یا ایها الکافرون والاخلاص
والرابع ان لا یتکلم بین هذه السنة وفریضة الفجر ولو تکلم
فالافضل ان یعید یعنے فجر کی سنت مین چار سنتین یہ ہین اول یہ

Marfat.com

فجر کی سنت شروع صبح مین ادا کرے تاکہ جو دعائین کہ درمیان مین آئین ہین
نکو پڑہ سکے دوسری سنت یہ ہے کہ گہر مین پڑہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی صبح کی سنت گہر مین پڑہے تو فراخی کیجاے واسطے
اسکے روزی اُسکی مین اور جہگڑا کم ہو درمیان اُسکے اور درمیان اُسکے بی بی
کے اور ختم کار اُسکا ایمان پر ہو یہ تین چیزین اُسکو کرامت ہونگی حدیث صحاح
کی ہے تیسری سنت یہ ہے کہ معین سورتین پڑہے اول رکعت مین الم انشرح
دوسری مین الم ترکیف اور یہ بہی آیا ہے کہ پہلی رکعت مین قولوا امنا باللہ
تا آخر آیہ اور دوسری مین امنا بما انزلت تا آخر آیہ پڑہے تو خوب ہے یا یہ
اول مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسری مین اخلاص چوتہی سنت یہ ہے
کہ درمیان سنت و فرض کے بات نہ کرے اور اگر بات کرے تو بہتر یہ ہے کہ
پہر پڑہے **ایضا** بائیسوین تاریخ ماہ مذکور روز پنجشنبہ کو یہ فقیر حجرے
سے خدمت مین حاضر تہا مصابیح کا سبق فرما رہے تہے حدیث شریف یہ
تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام للولد علی الوالد حقوق احدہا
ان یحسن اسمہا و یحسن مرضعہا و یحسن تادیبہا یعنے اولاد کے والد
پر کئی حق ہین ایک یہ ہے کہ اُسکا اچہا نام رکہے کیونکہ حدیث صحاح مین ہے
قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر الاسماء ما عبد وحمد یعنے بہترین
نام عبداللہ یا عبدالرحمن یا عبدالرحیم اور مانند انکے ہین اور بہترین نامونکا

حضرت والد

Marfat.com

محمد یا احمد یا حامد یا حماد یا حمید ہے یہ بہترین نام ہین دوسرا حق یہ ہے کہ اُسکا
دودہ پلانیوالی نیک رکھے مین سماع رکھتا ہون کہ اگر دایہ خرید کرے تو چاہئے
کہ صالح و نیک ہو دوسرے یہ کہ دودہ بہت ہو کہ بھرا دے اور یہ بات ظاہر ہے
تیسری بات یہ ہے کہ دودہ پلانیوالے کو برا در کہے یعنے اچھی طرح سے رکھے
تیسرا حق یہ ہے کہ بچون کی تادیب اچھی طرح سے کرے پھر اس فقیر سے فرما
فرزند من یہ فوائد جو مین نے بیان کئے انکو لکھہ لو غریب ہین بعد سبق مصباح
کے عوارف کا سبق شروع ہوا گفتگو ادب مین تھی یہ سبق مصابیح کے سبق کے
ساتھہ مناسب ہے اور مسکر لئے العبد بالطاعة یصل الی الجنة وباد
فیها یصل الی الله تعالی یعنے بندہ بسبب طاعت و عبادت کے بہشت مین
پہونچتا ہے اور طاعت مین ادب نگاہ رکھنے سے خدا کی طرف پہونچتا ہے نما
کا ادب یہ ہے کہ دائین بائین طرف التفات نہ کرے حضور کے ساتھہ ادا کرے
یہ ادب وصول کا سبب ہوتا ہے کیونکہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ الصلوٰة
والسلام لو علم المصلی بمن یناجی ما التفت والمصلی یناجی ربه
یعنے اگر نماز پڑھنے والا جان لے کہ کسکے ساتھہ مناجات کرتا ہے کس سے سرگوشی
کرتا ہے کس سے بھید کہتا ہے تو وہ دائین بائین طرف التفات نہ کرے ادھر
ادھر نہ دیکھے اور نماز پڑھنے والا اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور فرمایا
ادب المرء خیر من ادب الدرس یعنے ادب درس کا تو ایک وقت ہے

Marfat.com

راوب نفس کا ہر حال مین ہے پس بالضرور بہتر ہوگا اسی درمیان مین

کایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے عوارف کو شیخ مدینہ عبداللہ مطری

سے سنا ہے مین نے اُسکو اُنسے پڑہا ہے ہر روز بعد تہجد کے حجرۂ دعاگو مین

دآتے ایک ہاتہہ مین چراغ اور دوسرے ہاتہہ مین کہانا مین نے اُنسے عرض

ان مین کہا یا شیخ انا اجیء الیک انت المخدوم وانت استاذی یعنی

ے شیخ مین تمہارے پاس آؤن تم مخدوم ہو اور تم میرے استاد ہو آپنے

نے فرمایا لا تجیء انت قط بل انا اجیء الیک واعلمک احادیث عن رسول اللہ

یعنے تو ہرگز مت آ بلکہ مین خود تیرے پاس آؤنگا اور تجہے تعلیم کرونگا تو فرمایا

سول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعاگو ایک سال اونکی صحبت کا ملازم رہا

درے عوارف پڑہے دعاگو مدینۂ مبارک مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ین معتکف ہوا وہان کسی کو معتکف اربعین نہین ہونے دیتے ہین اخیر عشرے

ین ہر ستون کے پاس معتکف ہوتے ہین کسی ستون کو خالی نہین کرتے ہین

لیونکہ الاعتکاف فی العشر الاخیر من رمضان سنۃ مؤکدۃ کذا قال

یعنے عشرۂ اخیر رمضان مین اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے کسی نے کہا ہو

ہے لیکن مین بقوت شیخ مدینہ کے اربعین کا معتکف ہوا اور ایک غریب آدمی

پس شیخ مدینہ وقت افطار کے میرے واسطے دو قرص لائے اور کہا کہ ا

جاتے دعاگو نے عرض کیا یا شیخ ھذا خلوۃ فی مسجد رسول اللہ صلے اللہ

Marfat.com

علیہ والہ وسلم فیوکل قلیلا یعنے اے شیخ یہ تو خلوت ہے مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس کہا نا کم کہا یا جاے وہ یون کہنے لگے یا ولد رسول اللہ لک زوجۃ ولک والد ولک الاقرباء وانت تروح الیہا فقد ضعف بدنک فی الطریق فکل یعنے اے فرزند رسول اللہ کے تیری بی بی ہے اور تیرا والد ہے اور تیرے رشتہ دار ہین اور تو طرف اُنکے جائیگا سو راہ مین تیرا بدن مقرر ضعیف و کمزور ہو جائیگا پس تو تو کہا اس سے تیرا دین ضعیف نہوگا بلکہ قوی ہو جائیگا ایسی ترتیبین فرماتے تہے بعنایت خدا یتعالی اُنکی برکت سے وہ دو قرص کچہہ تشویش ندیتے تہے اور طاعت مین مقوی ہوتے فرمایا کہ ایک دن مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نماز کے وقت امام حاضر نہ تہا دعاگو نے امامت کی جس جگہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصلے تہا مین اُس سے بقدر ایک صف کے پیچہے کہڑا ہوا اور نماز شروع کی چونکہ شیخ عبد اللہ مطری حاضر تہے اُنہون نے مجہسے یہ ادب ملاحظہ کیا تو تحسین کی اور دعا فرمائی اور کہا ما رایت قط ہذا الادب الا منک یا ولد رسول اللہ یعنے اے فرزند رسول اللہ کے مین نے یہ ادب کبہی کسی سے نہین دیکہا مگر تجہسے کہ تو نے اُسکو نگاہ رکہا **ایضا** فرمایا کہ جسوقت دعاگو مدینے سے مکہ مبارک مین آیا تو شیخ مکہ **عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ** نے ترتیبین فرمائین اور مصلے شیخ قطب عالم رکن الحق والدین کا اور مصلے شیخ نصیر الدین کے

Marfat.com

بتایا شیخ رکن الدین کا مصلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصلے کے
متصل دیوار کعبہ سے متصل ہے اور مصلا شیخ نصیر الدین کا اُس سے اسقدر
پیچھے ہے کہ چار آدمی کھڑے ہون ایک عزیز نے پوچھا کیا حکمت ہے کہ مصلا شیخ
نصیر الدین کا پیچھے ہے جواب فرمایا کہ شیخ رکن الدین قریب تر تھے پس شیخ نکہ
عبداللہ یافعی نزدیک مصلے کے لیگئے اور فرمایا صل ھھنا واشتغل یعنے تو
یہان نماز پڑہ اور مشغول ہو دعاگو دونو مصلون کے پیچھے مشغول ہوا میری
کیا مجال ہے کہ اُنکی جگہہ مین نماز پڑہون جبکہ شیخ نکہ عبداللہ یافعی نے مجھسے یہ
ادب دیکہا تو تحسین کی اور دعا فرمائی اسلئے کہ مین نے ادب کو نگاہ رکہا اور
فرمایا کہ جن دنون مین دعاگو واسطے تحصیل علم کے اوچہ سے ملتان مین آیا تو
نزدیک شیخ رکن الدین کے گیا شیخ رکن الدین نے مجھکو مدرسہ مین اُتارا اسلئے
کہ واسطے تحصیل علم کے آیا ہے خانقاہ مین نہین اُتارا جہان مین اوترا تہا وہ ایک
مقام تہا دہلیز کے اوپر دعاگو کے واسطے ہر روز چار قرص اور ایک پیالہ آشام
کا پہونچاتے تہے شیخ نے بیٹے کی مان سے فرمادیا تہا کہ ایک پیالہ آشام کا جو
میرے واسطے بناتے ہو سید کے واسطے بہی وہی بہیجہ چند قسم کے بہوے آٹہ
ہوتے دودہ یا روغن مین جوش دیتے تہے ہر روز وہی بہیجے مین نے کئی وقت
ویسا نہین کہایا۔ خادمون سے کہا کہ تم میرے واسطے ایسا نہین بناؤ
اور مسکرائے لیکن چند تنکہ چاہیئے تنہا کیونکر کہاؤن ملعون من اکل وحدہ

Marfat.com

یعنے جو شخص تنہا کہا ئے وہ ملعون ہے بعد اسکے فرمایا کہ جن دنون مین سلطان محمد نے دعا گو کو شیخ الاسلام کیا تو چالیس خانقاہین میرے تصرف مین کر دین مین نے شیخ رکن الدین کو واقعہ مین دیکہا فرمایا کہ تو چلا جا ہلاک و غرق ہو جائیگا حج کو جا مین نے ترک کیا اور حسب فرمودۂ شیخ چلا گیا کتنی سعادتین پائین پھر مبارک طرف ہمارے لائے تم جانتے ہو کتنا تکبر ہوتا اس زمانے مین اگر کسی کے واسطے ایک خانقاہ ہو جاتی ہے تو کتنا پندار ہو جاتا ہے خاصکر میری ملک، تو چالیس خانقاہین تہین مین نے سب کو ترک کیا اور حسب فرمودۂ شیخ چلا گیا مین نے کتنی سعادتین پائین چھہ برس مجاور رہا اور صحبت مشائخ کی ملازمت کی جیسے شیخ مکہ **عبد اللہ یافعی** و شیخ مدینہ **عبد اللہ مطری** قدس اللہ اسرارہما اور کتب صحاح کی قراءت کی ساتوین برس عدن مین واسطے زیارت **فقیہ بصمال قطب عدن** قدس سرہ کے آیا اُنہون نے دعا گو سے فرمایا یا ولد رسول اللہ ارجع الی مکۃ ولا تخرج من مکۃ حتی یاذن لک من ارسلک وھو الشیخ قطب العالم رکن الحق والدین یعنے اے فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو طرف مکے کے لوٹ جا اور مکے سے مت نکل یہانتک کہ تجھے اذن دے وہ شخص کہ جسنے تجھکو بھیجا ہے اور وہ شیخ قطب عالم رکن الدین ہین مین نے اپنے جی مین کہا کہ انکو اس حال کی کس نے خبر دی پھر مین نے کہا کہ کرامت سے دریافت کیا ہوگا

Marfat.com

بعد چند دن کے فقیہ بصال نے وفات پائی وہ بیمار رہتے مین نے جو اُنکو پایا تو
وہ بستر بیماری پر تہے مین نے تیسری رات وفات فقیہ بصال سے شیخ
رکن الدین کو واقعہ مین دیکہا کہ اُنہون نے میرے سر پر خرقہ پہنایا اور فرمایا کہ
کل فقیہ بصال کی وفات کو تیسرا دن ہے تو یہ خرقہ فقیہ بصال کے چہوٹے
بیٹے کو پہنا دینا جب مین بیدار ہوا تو مین نے دیکہا کہ ٹوپی آگے پڑی ہوئی ہے
اور وہ خرقہ جو کہ شیخ رکن الدین نے پہنایا مین نے اُسکو بعینہ اپنے سر پر پایا
تیسری دن واسطے زیارت فقیہ بصال کے حاضر ہوا سارے مشائخ وائمہ
وصدور واکابر وخلائق حاضر تہے ایک بزرگ اُٹہے اور خاص دعا گو سے کہا
یا سید البس الخرقۃ التی البسہا لک الشیخ قطب العالم رکن الحق
والدین فی الواقعۃ وعینہا لہذا الصغیر یعنے اے سید تو پہنا دے وہ
خرقہ کہ جسکو تجہے شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے واقعے مین پہنایا ہے
اور اُسکو واسطے اس چہوٹے لڑکے کے معین کیا ہے مین نے اپنے جی مین
کہا کہ یہ عزیز تو اس جگہہ حاضر نہ تہا اس واقعہ کی کس نے خبر کی مین نے کہا
کہ کرامت سے جان لیا ہوگا پس مین نزدیک اُس چہوٹے لڑکے کے گیا اور
وہ خرقہ مین نے سر سے اُتارا اور اُسکو پہنا دیا مین نے دیکہا کہ اُسی وقت اُسکے
بڑے بہائی دست بستہ ہوئے اور کہا کہ ہم خادمی کرینگے اوسدن وہ لڑکا
بالغ تہا اور اب تو وہ شیخ کامل ہو گیا ہے مشائخ دائمہ چاہتے تہے کہ بڑے بیٹے

Marfat.com

کو سجادے پر بٹھائین دعاگو نے چھوٹے بیٹے کو سجادے پر بٹھا دیا ایک یار نے
پوچھا کہ وہ مرید مخدوم کا ہوگا جواب فرمایا کہ مین شیخ نہین ہون وکیل ہون
دعاگو کے واسطے سے شیخ رکن الدین کا مرید ہوا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو سے
فقیہ بصال نے کہا تہا ادجع الی مکۃ ولا تخرج منہا حتی یاذن لک
من ارسلک دعاگو عدن سے مکے کو لوٹ گیا ایک سال اور رہا سات برس
ہو گئین ان اللہ وتر یحب الوتر بیشک اللہ طاق ہے طاق کو دوست
رکہتا ہے اور اس ایک سال مین شیخ مدینہ عبداللہ مطری قدس اللہ روح
ہر رات تہجد کے وقت نزدیک دعاگو کے آتے ایک ہاتہہ مین چراغ اور دوسرے
مین کہانا یہانتک کہ اگر دعاگو کے تہجد سے کچہہ باقی رہجاتا تو نہ آتے جب تک
مین پورا نہ کر لیتا صاحب کشف تہے یہانتک کہ جب مین تہجد سے فارغ ہو
تو وہ دعاگو کے مقام مین آتے اور سبق کتب صحاح احادیث کا اور عوارف
ورسائل سلوک کا دیتے دعاگو نے پورے عوارف انکے روبرو عرض کی
ایسی شفقت رکہتے اور تربیت کرتے تہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے
پوچہا کہ شیخ مدینہ لڑکا نہین رکہتے تہے کہ خود کہانا لاتے جواب فرمایا کہ ایک دن
مین نے عرض کیا یا شیخ انت استاذی انا اجئ الیک یعنے اے شیخ آپ
میرے اُستاذ ہین مین ہی آپ کے پاس آؤن تو فرماتے لا تجی قط بل
اجئ واعلمک انت ولد رسول اللہ یعنے تو ہرگز مت آ بلکہ مین خود آؤن

Marfat.com

اور تجھے تعلیم کرون تو تو فرزند ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بعد اسکے شیخ رکن الدین کو مین نے واقعہ مین دیکھا فرمایا تو گھر جا تیرے والد تیرا اشتیاق رکھتے ہین پس مین رخصت ہوا شیخ مدینہ و شیخ مکہ اور دیگر مشائخ نے بھی دعاگو سے کہا کہ زمین عراق شہر شوکارہ مین خلیفہ شیخ الشیوخ شیخ معمر شرف الدین محمود شاہ تستری قدس اللہ روحہ باقی رہے ہین تو اُنسے ملاقات کرو وہی تجھے خرقہ پہنائین گے اور قطب عالم کی طرف سے پہنانے کی اجازت دینگے تاکہ تو دوسرون کو پہنائے پس دعاگو لوٹا ویسا ہی زمین عراق مین پہونچا شوکارہ نام شہر مین اُن بزرگ کو پایا وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ تہے اُنکا نام شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری تہا قدس اللہ سرہ جس دن کہ مین نے اُنکو پایا ایک سو تیس برس کے تہے جامع مسجد مین عصا ہاتہہ مین لیکر پیادہ جاتے تہے دعاگو نے پورے عوارف اُنپر عرض کی ہے درمیان میرے اور اُسکے مصنف شیخ شیوخ کے وہی ایک واسطہ ہین جو شخص دعاگو سے سنے تو دو واسطے ہونگے پس اُنہون نے دعاگو کو خرقہ پہنایا اور اجازت دی اور روانہ کیا بعد اسکے مین نزدیک خلیفہ شیخ رکن الدین کے آیا مین نے اُنکو پایا نام اُنکا **شیخ قوام الدین** تہا اُنہون نے بھی دعاگو کو خرقہ پہنایا اور پہنانے کا اجازت نامہ اپنے خط سے لکھکر دیا **ایضا** فرمایا کہ فتاوی کاملی مین ایک مسئلہ ہے لو ان واحدا یقعد و یشد المتکا فیاخذہ سنۃ او نوم لا ینقض وضوءہ لان مقعدہ متصل

Marfat.com

علی الارض وھذا القول ھو الاصح ولو نام بغیر ھذا الطریق ینقض وضوءہ یعنے اگر کوئی شخص بیٹھے اور متکا باندھے پھر وہ اونگھے یا سو جائے تو اُسکا وضو نہ ٹوٹے گا کیونکہ اُسکی دبر زمین سے متصل ہے اور یہ قول صحیح تر ہے اور اگر بغیر اس طریق کے سو جاے گا یعنی اُسکی دبر زمین سے چپکی ہوئی نہو گی تو اُسکا وضو ٹوٹ جائیگا پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من اس مسئلے کو لکھ لو غریب ہے -

ایضاً چوبیسوین تاریخ ماہ ذیقعدہ روز شنبہ

بعد اشراق کے یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر ہوا زائر لوگ پہونچے تھے ہر ایک شخص زیارت کرتا تہا فرمایا کہ جسوقت شیخ قطب عالم رکن الحق والدین دامت برکاتہ ڈولی مین سوار ہوتے تو ہر دو دست مبارک اپنے باہر کر دیتے تہے خلق دست بوسی کرتے تہے اور فرماتے کہ شاید کسی مغفور کا ہاتھ مجھے لگجاوے تو مین بہی مغفور ہو جاؤن لان من زار مغفورا صار مغفورا یعنے جو کوئی بخشے ہوئے کی زیارت کرے تو وہ بہی بخشا ہوا ہو جاے فرمایا یعنے حضرت مخدوم نے کہ برادرم حاجی محمد ظفاری کہتے تہے کہ **شیخ مکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ کے فرزند** باین عبارت کہتے تہے کہ خلق اللہ الکعبۃ فی مکۃ یزار وخلق فی الشام بیت المقدس یزار وخلق فی المدینۃ روضۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تزار

Marfat.com

وخلق الشیخ جلال الدین فی الھند یزار یعنے اسد تعالی نے کعبہ کو مکے مین
پیدا کیا ہے کہ وہ زیارت کیا جاتا ہے اور شام مین بیت المقدس کو پیدا کیا کہ وہ
زیارت کیا جاتا ہے اور مدینے مین روضۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پیدا کیا ہے کہ وہ زیارت کیا جاتا ہے اور شیخ جلال الدین کو ہند مین پیدا کیا
کہ اونکی زیارت کیجاتی ہے اسجگہہ فرمایا کہ جسوقت شیخ مکہ **عبد اللہ یافعی**
اور شیخ مدینہ **عبد اللہ مطری** نے وفات پائی تو اپنے فرزندونکو وصیت
کی کہ تم نزدیک **شیخ قطب الدین دمشقی** صاحب رسالۂ مکیہ کے
جاؤ سلوک سیکھو وہ ایک سالک عظیم تھے اُنھون نے وفات پائی قدس اللہ
اسرارہم **ایضا** عوارف کا سبق فرمارہے تھے بات فقر و تصوف مین تھی
حدیث شریف یہ تھی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام یدخل الجنۃ فقراء
امتی قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام وکل یوم منھا الف سنۃ من الدنیا
قولہ تعالی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون وروی انس
ابن مالک رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
انہ قال اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین
فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا لم یا رسول اللہ قال انھم یدخلون الجنۃ
قبل اغنیائھم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المساکین ولو بشق
تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیھم فان اللہ یقربک یوم القیامۃ

Marfat.com

اخرجه الترمذی یعنے داخل ہونگے جنت مین میری امت کے فقیر پہلے تو انگرون
کے پانسو برس اور ہر دن اُسمین کا دنیا کے ہزار برس کا ہوگا اللہ تعالی کا قول
ہے اور بیشک ایک دن نزدیک تیرے رب کے مثل ہزار برس کے ہے اُسیچیز سے
کہ تم شمار کرتے ہو فرمایا کہ درویش صوفی کو چاہیئے کہ نظر ثواب پر نہ کرے کہ ذنب حال
اہل طریقت کا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیک لوگون
کی نیکیان مقرب لوگون کے گناہ ہین ثواب تو خود حاصل ہے براہ کرم و وعدہ
الکریم اذا وعد وفا یعنے کریم جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے چاہیئے کہ فقر کو
واسطے خدا کے اختیار کرے نہ واسطے ثواب کے بعض لوگ تصوف کا فقر سے
مرتبہ بالا رکہتے ہین اور کہتے ہین کہ فقر تو تصوف مین داخل ہے نہ تصوف فقر
مین اسلیئے کہ بعض فقرا ایسے ہوتے ہین کہ اُنکو تصوف نہین ہوتا محتاج درید
پہرتے ہین اور شاکی رہتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ فقر و تصوف دونون
شخص واحد کی صفت ہین اور کہتے ہین کہ اگر فقر ہے تو تصوف رکہتا ہے اسلیئے
کہ تصوف کمل پہنتا ہے اور کمل پوشش ہے فقرا کی نہ پوشش اغنیا کی اور اس
آیت سے تمسک کرتے ہین قولہ تعالی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ
لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبهم الجاهل اغنیاء من التعفف
تعرفهم بسیماهم لا یسألون الناس الحافا فی التفسیر الحاحافا ما سمعه
فی الیمن ای حیاء من اللہ وهو الیق قال المفسرون کلهم من اهل الشا

Marfat.com

المتصوفون نزلت هذه الاية فی صفة اصحاب الصفة فانهم کانوا فقراء المتصوفین مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی صفت مین اوتری ہے اسلئے کہ وہ فقیر متصوف تہے۔

ایضاً ذکر ادب کا نکلا

فرمایا حدیث صحاح ہے کان رجل یصلی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعبث بثوبہ وبدنہ فقال علیہ السلام ان کان فی قلبہ ادب لادب جوارحہ یعنے ایک آدمی نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑہتا تہا اور اپنے جامہ وتن سے کہیلتا تہا پس آپنے فرمایا کہ اگر اسکے دل مین ادب ہوتا تو اپنے اعضا کو باادب کرتا ادب ظاہر علامت ہے ادب باطن کی کل اناء یترشح بما فیہ ع می تراود انچہ در آوندمن ست تراوش عربی کے معنی اس مصرع مین ہین یعنے برتن مین جو ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے۔

ایضاً ذکر توکل کا نکلا

فرمایا کہ بعض درویش خدا سے بہی کچہہ نہین مانگتے ہین کیونکہ وہ جانتے ہین وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا حرکت کرنے والا زمین مین مگر اللہ پر ہے روزی اسکی فرمایا کہ مراد رزق سے یہی طعام وشراب نہین ہے بلکہ جو کچہہ طرف سے خدا کے پہونچتا ہے اوسکو کہتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو

Marfat.com

مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون یعنے تم کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ
ہرگز نہ پہونچیگی ہمکو مگر وہی چیز کہ جسکو اللہ نے ہمارے واسطے لکھا ہے وہی ہمارا
مولی ہے اور اللہ ہی پر پس چاہیئے کہ بھروسا کرین مومن لفظ عام ہے قل کل
من عند اللہ یعنے تو کہدے کہ ہر ایک چیز اللہ کے نزدیک سے ہے اور یہ نظم
پڑہی ؎ الرزق مقسوم فلا ترحل لہ ٭ والموت محتوم فلا تحتل
بہ ٭ الرزق یاتینا وان لم نأتہ ٭ ویصبینا المقدور فی میقاتہ ٭ یعنے
رزق قسمت کیا ہوا ہے پس تو واسطے اُسکے سفر نکر اور موت یقینی ہے پس تو اُسکے
ساتھہ حیلہ مت کر رزق ہمارے پاس آئیگا اگرچہ ہم اُسکے پاس نہ آئین اور
پہونچیگا ہمکو مقدور اپنے وقت مقرر مین ع رزقت چو مقدرست مخور چند ازین
غم ٭ روی عمر الفاروق رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما
ترزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا اخرجہ الترمذی یعنے اگر تم
توکل کرو اللہ پر جیسا کہ حق ہے اُسپر توکل کرنیکا تو البتہ وہ تمکو رزق دے جیسے کہ
پرندے رزق دئے جاتے ہین کہ صبح کو پیٹ خالی جاتے ہین اور شام کو پیٹ
بہرے آتے ہین **ایضا** ایک بوڑہا آدمی مولانا صفی الدین علیہ الرحمۃ کے
مریدون مین سے خدمت مین آیا خرقے کا التماس کیا فرمایا کہ مین نے اسکے
پیر کے پیر شیخ نجم الدین صفاہانی قدس اللہ روحہ سے خرقہ پہنا ہے اور پہنانے کی

Marfat.com

سلام کا جواب

جازت رکھتا ہون پہر اُسکو خرقہ پہنایا اسی درمیان مین شیخ **نجم الدین** کی
صفت فرمائی کہ جسوقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کرتے تو
سلام کا جواب سنتے تہے ایک دن دعاگو خدمت مین شیخ مدینہ **عبد اللہ**
مطری قدس اللہ سرہ کے حاضر تہا مین نے دیکہا کہ وہ عین مجلس مین اُٹہے
اور کہڑے ہوگئے مین نے کہا یا شیخ ایش قمت یعنے اے شیخ آپ کیون کہڑے
ہوگئے کہا شیخ نجم الدین یسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ویسمع رد السلام یعنے شیخ نجم الدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام
کر رہے ہین اور سلام کا جواب سُن رہے ہین ایسا مرتبہ رکہتے تہے اسی اثنا مین
ایسا آہستہ فرمایا کہ ہم چند یار خلوتی نے سُن لیا کہ دعاگو جسوقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر سلام کرتا ہے تو سلام کا جواب پاتا ہے ایک یار ہے کہ وہ بہی یہ
جواب سنتا ہے **ایضا** ایک زائر خدمت مین آیا اور التماس کیا کہ ایک شخص

فائدہ

نے غیبت مین شیخ شرف الدین سے پیوند کیا اور اُنہون نے اُس جگہہ سے
خرقہ بہیجا جسکے واسطے بہیجا اُسنے نہ پہنا ویسا ہی رکہہ چہوڑا چند مدت گزری
یہانتک کہ ایک دن ایک درویش کے پاس گیا اُسکا نام علی خلوتی ہے اُس سے
اپنا واقعہ کہا علی خلوتی نے کہا کہ بیعت غیبت کی روا نہین ہے اپنی ٹوپی اُسکو
پہنائی اور یہ شخص کارہ یعنی ناخوش تہا جواب فرمایا کہ بیعت غیبت کی اور خرقہ
غیبت کا روا ہے دعاگو نے کتاب مین پڑہا ہے اور مین ایسا ہی کرتا ہون

Marfat.com

دعاگو کا خرقہ بغیب کہان کہان عرب وشام ویمن وخراسان وہندوستان کہ
لیجاتے ہین اور مین قبول کرتا ہون اسلئے کہ اصل قبول شیخ کا شرط ہے لیکن
اُسنے تو فساد طریقت کیا ہے ایسے آدمی کو مرتد طریقت کہتے ہین اس وقت
اُسے چاہیئے کہ کسی شیخ کامل کے پاس جاے کہ جسکا وہ معتقد ہو از سر نو تو
کرے اور بیعت و پیوند کرے **ایضا** فرمایا طالب کو چاہیئے کہ جس شیخ
سے بیعت کی ہو اُسی کو موصل بحق جانے نہ اُسکے غیر کو اور اگر کسی دوسرے
کے زیارت کو جاے تو روا ہے اور اگر خرقہ تبرک لیوے تو اسکو بہی جائز کہا
ہے پس جسوقت طالب کمال کو پہونچتا ہے تو سوا خدا کے کوئی اور دل مین
نہین رہتا ہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا بعض کہتے ہین کہ شیخ
کا نام ہزار و صد بار ورد کرے جواب فرمایا خیر این نیست ربط قلب با شیخ امداد
میطلبد یعنے مدد خواہد وہمین کلمۂ لا الہ الا اللہ بامد گوید محمد رسول اللہ اثبات
رسالت کردہ است چون ایمان آوردہ ست وہمین یکبار فریضہ است تا غیر
شاغل نیفتد جہان کہ پیغمبر کے ذکر کو شاغل کہین وہان شیخ کے نام کہنے کو کب
فرمائین گے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر پدر آسی درمیان مین ایک عزیز
سندہ سے واسطے پیوند کے آیا اور بغایت عامی تہا کچہہ نہین جانتا تہا یہانتک کہ
استغفار و توبہ کہنا زبانپر نہین آتا تہا بہزار دشواری سندی زبان مین تلقین
کی مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو قطب عالم رکن الدین

Marfat.com

قدس اللہ سرہ سے سماع رکھتا ہے اُنہون نے کہا کہ ایسے آدمیونکو توبہ و استغفار تلقین کرنا کیا ہے حاجت نہین ہے یہی کلاہ دیدین کیونکہ وہ اسی کلاہ لینے کو توبہ جانتے ہین **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ سبق مین ترتیب یہ تہی ینبغی للسالک ان لایغتر باجتماع الناس علیہ وقبولھم لہ لان تسخیر السموات وما فیہا اعلی الملائکۃ افضل من تسخیر الناس وقبولھم لہ یعنے سالک کو چاہئے کہ مغرور نہو بسبب جمع ہونے لوگونکے اُسپر اور بسبب قبول کرنے اُنکے اُسکو اسلئے کہ مسخر ہونا آسمانونکا اور جو کچہہ کہ اُنمین ہے یعنے فرشتے فاضلتر ہے لوگونکے مسخر ہونے سے اور اُنکے قبول کرنے سے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جب کسی ولی کو اولیاء اللہ سے آسمانونکی ترقی ہوتی ہے تو وہ اوپر چلا جاتا ہے اور ساتون آسمانونکو طے کر جاتا ہے بہشت مین پہونچتا ہے لحظہ بہر مین اتنی ہزار برس کی راہ سے لوٹ آتا ہے جسوقت وہ لوٹتا ہے تو خلق پر نظر پڑتی ہے اطلاع پاتا ہے کہ ہر ایک دنیا و سود و سودا مین مشغول ہو رہا ہے اور اس درجے سے محروم رہا ہے کہ جسکو وہ ولی پہونچا ہے براہ شفقت کہتا ہے کہ بیچارے لوگ کس چیز مین مشغول ہوئے ہین ان فاخر نعمتون اور ان وافر درجون سے باز رہے ہین اُنکو ملامت نہین کرتا ہے بلکہ شفقت کرتا ہے یہ واقعہ دعاگو نے دیکہا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو بچا تہا ایک دن اپنی دادی کے بہن کے گہر گیا ذرا دیر بیٹہا کہ

Marfat.com

اُنکے خاوند عبدالرحمن نام آگے سے اوپر گئے پہر آگئے دادی کے بہن نے اپنے خاوند سے پوچھا اے فلان تم کہان گئے تہے دروازہ وکنڈی ویسی ہی بند ہے اگر تم کہدو تو مین تمکو مہر بخشدونگی اُنہون نے کہا کہ مجہے آسمان مین لیگئے تہے بلکہ مین بہشت مین گیا اپنے محل مین تخت پر بیٹہا اور تمہارے واسطے بشارت لایا ہون کہا کہ تو مع اپنی بی بی کے اس محل مین رہیگا یہ تقریر دعاگو کے روبرو ہوئی ہے مین بچا تہا مجہسے نہ چہپایا **ایضا** فرمایا بعض اولیا سے سورج چاند ستارے باتین کرتے ہین ایک خلوتی یار نے پوچہا کہ وہ تو جماد ہین وہ کیونکر باتین کرتے ہین جواب فرمایا کہ مین اس باب مین دو وجہین سماع رکہتا ہون ایک وجہ یہ ہے کہ یخلق الله لهن الصوت والهم فینطقون والثانی تنطق الملائکة الذین هم مسلطون علیهن ویجرونهن یعنے اللہ تعالے اُنکے واسطے آواز پیدا کرتا ہے اور الہام فرماتا ہے پس وہ بولتے ہین دوسری وجہ یہ ہے کہ جو فرشتے اُنپر مسلط ہین اور اُنکو کہینچتے ہین وہ بولتے ہین ورنہ وہ تو جماد ہین لیکن وجہ اول پر اکثر لوگ ہین اسی جہت سے مکروہ رکہا ہے کہ سورج چاند کے مقابل پاخانہ پہرنا نہ چاہیئے کیونکہ فرشتونکے محاذی وبرابر بیٹہے گا یہ کراہت واسطے تعظیم فرشتونکی ہے نہ واسطے تعظیم سورج چاند کے القعود فی المستراح الی الشمس والقمر مکروه لتعظیم الملائکة الذین هم مسلطون معهن یعنے پاخانے مین سورج چاند کی طرف بیٹہنا مکروہ ہے

کلام آفتاب و مہتاب در ستایش یاران کرام

Marfat.com

واسطے تعظیم فرشتونکے جوانکے ساتھہ مسلط ہین آسی درمیان مین روے منیر طرف
اس فقیر کے اور یاران خلوتی کے لائے فرمایا بھائیو اگر تمھارے درمیانمین
کسی کو ترقی ہو جاے تو چاہیئے کہ دعاگو کے پاس آؤ اور پیش کرو تاکہ مین تعلیم
کرون مین نے عرض کیا کہ ہم بے ادبی کے جہت سے نہین کہہ سکتے ہین فرمایا
کہ کہو اور اسی طرح بعض خلوتیون کو کہ میرے ساتھہ خلوت مین بیٹھے ہین ترقی
ہو جاتی ہے امید ہے کہ مزید علیہ ہوگی ان شاء اللہ تعالی ہم سب نے قدمبوسی
کی ایک اچھا وقت تھا اس طرح دعائین کین الھی اسألک الذین اتخذوا
معی خلوۃ واعتکافا ان تجعلھم من المقربین لدیک والواصلین
الیک وان تختم امورھم بالایمان وان تجعل عاقبتھم بالخیر
یعنے اے اللہ مین تجھسے اون لوگونکے واسطے سوال کرتا ہون کہ جنھون نے
میرے ساتھہ خلوت واعتکاف کیا اس بات کا کہ تو انکو اپنے مقربون واصلون
سے کردے اور انکے کامونکا ایمان پر خاتمہ کرے اور انکی عاقبت بخیر فرمائے

یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی۔

ایضا روز مذکور شنبہ بعد نماز ظہر کے

چوبیسوین ماہ مذکور ذیقعدہ کو یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اس امیر کے حاضر تھا
عوارف کا سبق فرما رہے تھے بات اسمین تھی کہ سالک کو دو طریق ہیں
اگر کچھہ پونجی ہو تو خرچ کر ڈالے اور نہ ہو تو ملکوت اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے

Marfat.com

بذل الموجود وعدم طلب المفقود یعنے شے موجود کا خرچ کر ڈالنا اور مفقود
کا طلب نکرنا اگر سالک کو وسعت ہوجاے تو طرف سے اللہ تعالی کے جانے
کا رہ نہو وترک کند وایثار جیسے ہمارے مخدوم لوگ کہ جو کچھہ ہوتا قبول کرتے
وسعت کو اللہ تعالی کی طرف سے جانتے تہے یہانتک کہ چند گانوں اپنے ملک
کے خریدے اور خانقاہ مین وقف کرتے تہے وہ ابتک ہین یہ بات مبتدی مرید
کو نہ چاہیئے اسلئے کہ وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور دوست رکہتا ہے اور
منتہی کو ہونا نہونا دونون برابر ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ شیخ **جمال الدین** نے آخر عمر مین گانون قبول کیا اُنسے پوچہا کہ آپنے
آخر عمر مین گانون قبول کیا ابتک قبول نہ کیا تہا شیخ نے جواب دیا تاکہ مخدومون
کے طریقے کو نگاہ رکہون اور اُنکی سیرت یعنے چال چلن پر جاؤن بعد چندی
وفات پائی ابتک گانون کی میراث سے اُنکے فرزندون کو پہونچا ہے لیکن
مبتدی مرید کہے کہ ہمارے پیرون نے قبول کیا ہے مین بہی قبول کرون
زیادہ سعی کریگا تو وہ منتہی نہوگا بلکہ حب دنیا مین نیچے چلا جائیگا اور وہ منتہی
ہوئے ہین اُسوقت قبول کیا ہے اور ہونا نہونا دونون اونکو برابر تہا پہر روے
مبارک طرف ہمارے لائے فرمایا جیسے کہ تم عوارف سنتے ہو امید کا محل ہے
کہ اُسکے ثمرات دیوے ان شاء اللہ تعالی اور اسپر عمل کرو ہم مین سے ہر ایک نے
قدسبوسی کی ایک خوش وقت تہا انواع واقسام کی دعائین کین بعد اسکے فرمایا

Marfat.com

گرچہ کسی شخص کا پیر نہو وہ اگر عوارف پڑہے اور اُسپر عمل کرے تو ولی ہوجاے
ماصکر تمتواس عوارف کو پیر سے سنتے ہوا میدہے کہ ثمرہ دیوے **ایضاروز**
مذکور چوبیسوین ماہ ذیقعدہ کو شکم مبارک زحمت دیتا تہا دو تین بار واسطے
ضو کے اُٹہے آہستہ فرمایا ایسا کہ ہم چند خلوتی یارون نے سُن لیا کہ دعا گو نے
اقعہ مین دیکہا کہ آج طعام ثرید لائے ہین اور مجہکو کہلاتے ہین اور کہتے ہین
ہ یہ ثرید بہشت کا ہے جب مین بیدار ہوا تو مین پیٹ کی زحمت مین بہت
خفیف دیکہتا ہون مقوی پڑا فرمایا مسئلہ ہے لو ان الصائم یری فی رؤیاہ
ن یاکل شیئا لا یفطر وکذلک اذا احتلم وجامع فی رؤیاہ لا یفطر
ما لم ینزل المنی لا یجب علیہ الغسل یعنے اگر روزہ دار اپنے خواب مین
یکہے کہ گویا وہ کوئی چیز کہاتا ہے تو وہ افطار نکرے روزہ اُسکا قائم ہے اور
ی طرح جسوقت وہ محتلم ہوا اور اپنے خواب مین جماع کرے تو بہی اُسکا روزہ
رست ہے جب تک کہ بیداری مین نکرے اور جب تک منی نہ نکلے گی تب تک
سپر غسل واجب نہوگا اور اسجگہہ بہی جب تک کہ بیداری مین نہ کہا ئیگا تب تک
سکا روزہ تباہ نہوگا یہ بات اسواسطے فرمائی کہ آپ بسبب اعتکاف کے روزہ دار
تہے طعام ثرید کا فائدہ بیان فرمایا حدیث صحیح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
علیکم بالثرید ای الزموہ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
تم لازم پکڑو ثرید کو حسن خادم نے عرض کیا کہ کبہی کبہی واسطے مخدوم کے ثرید

Marfat.com

بنائین فرمایا کہ جو کچھہ یار لوگ کہائین گے ہم بھی وہی کہائین گے پھر روے من
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس مسئلے کو اور اس حدیث و فائ
جو مین نے بیان کیا لکھہ لے غریب ہے۔

ایضاً بچیسوین ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تہا بات آئمین تہی کہ **علم سلوک طریقت کے اصول ہین** شریعت سے مستخرج ہین جیسے کہ دو
سے خالص گہی جب تک دودہ نہوگا تب تک گہی کیونکر ہوگا اول دودہ
بعد اسکے گہی طریقت اتیان مندوبات ہے یعنے مستحبات کا ادا کرنا اور ما
کا ترک کرنا کہ جنکے حاجت نہین ہے اگرچہ حاجت باشد اعراض نماید
طریقت کہتے ہین شریعت مین رخصت و حیلہ روا ہے اور طریقت مین
و رخصت روا نہین ہے کیونکہ اسکے سبب سے ارباب طریقت کو ترقی
وقوف ہو جاتا ہے اور یہ وصول کا مانع پڑتا ہے اور انکا ذنب حال ہوتا
اصحاب شریعت کو ابرار کہتے ہین اور ارباب طریقت کو مقربین بولتے ہ
سراس معنی کا ہے جو کہ کہا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین اگر
مسئلے مین حیلہ و رخصت ہو تو اسکو حسنہ شریعت کہتے ہین اور سیئہ طریق
بولتے ہین اسلیے کہ انکو ترقی سے وقوف پڑ جاتا ہے اور وصول سے ما
ہوتا ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید **ایضاً شیخ جمال الدین**

Marfat.com

چی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب مین فرمایا کہ اگر کچھہ شبہہ کی وجہ فتوح پہونچتے
ذرا دیر سر جھکاتے یہانتک کہ آواز سنتے ملکتک یعنے مین نے یہہ تیری
ات کردی پس قبول کرلیتے ایک عزیز نے پوچھا کہ جو چیز شبہہ کی ہے وہ بی شبہہ
ونکر ہوجائے گی جواب فرمایا العبد وما فی یدہ ملک لمولاہ یعنے بندہ
ر جو کچھہ کہ اُسکے ہاتھہ مین ہے وہ اُسکی مالک کے ملک ہے بعد اسکے فرمایا
اوصاف شیخ جمال الدین کے جو کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ سے سُنے
ین اگر اُنکو لکھے تو دفتر ہوجائین بڑے معظم مرد تھے مین نے اُس طرف کے
شائخ صوفیہ سے سُنا ہے جیسے شیخ مکہ **عبد اللہ یافعی** و شیخ مدینہ
عبد اللہ مطری قدس اللہ اسرارہم کہ یہ مرتبہ جو کہ درمیان مشائخ
صوفیہ کے شیخ جمال الدین رکھتے ہین ہمارے زمانے مین کوئی آدمی نہین
کہتا ہے اور مین نے اُس طرف مشائخ سے یہ ہی سُنا ہے کہ شیخ جمال الدین
کی لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا تھا اُنکے وفات کے بعد شیخ کے فرزند شبہہ
کرتے تھے دعاگو نے اُس طرف سُنا کہ یہ شیخ کا صحیح فرزند ہے مین نے اونکے
فرزندون سے کہدیا اوسوقت سے پھر وہ اُسکو دوست رکھتے ہین اور
بھائی کہتے ہین۔

ایضاً پیر کی رات چھبیسوین ماہ مذکور تہجد کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تھا ایک عزیز آیا جگا کے قصیدہ لامیہ

Marfat.com

کا سبق پڑہتا تہا ؎ ومرجو شفاعة اهل خيرى لاصحاب الكبائر
كالجبال ؛ ای شفاعة المتطهرين حق ومقبول للمذنبين یعنے بیگناہ
لوگونکی شفاعت واسطے گناہگارون کے حق ومقبول ہے گو بڑے بڑے
مثل پہاڑونکے ہون قولہ علیہ الصلوٰة والسلام شفاعتی لاهل الكبائر
من امتی وعنہ علیہ الصلوٰة والسلام ان الله ليدخل الجنة لاهل
الكبائر بشفاعة الصالحين یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری
شفاعت واسطے کبیرہ گناہ والونکے ہے میری امت سے اور یہ بہی آپ سے مروی
ہے کہ بیشک اللہ تعالی البتہ داخل کریگا بہشت مین کبیرہ گناہ والونکو بسبب
شفاعت نیک مردون کے بعد اسکے یہ نظم پڑہی ؎ وللدعوات تاثير
بليغ ؛ وقد ينفيه اصحاب الضلال ؛ دعوات جمع دعوة اے للدعوات اثر
كلی یعنے واسطے دعاؤنکے اثر کلی ہے دعاگو نے اُس طرف سُنا ہے کہ الدعوات
مستجابة فی صرف قضاء المعلق دون المبرم ای المحكم یعنے دعائین مستجاب
ہین پہیرنے مین قضاے معلق کے نہ محکم کے کیونکہ محکم کے واسطے پہیرنا نہین
ہے لا راد لما قضيت یعنے اُسچیز کا کوئی رد کرنیوالا نہین ہے کہ جسکو تو جاری
کرچکا ہے بدمذہب لوگ کہتے ہین کہ دعا کے واسطے اثر نہین ہے اور اثر کے منکر
ہین اور جف القلم بما هو كائن سے تمسک کرتے ہین یعنے جو چیز ہونیوالی ہے
اُس سے قلم سوکہہ گئے یعنے اب کچہہ نہین ہوتا جو ہونا تہا سو ہوچکا یہ قول صحیح

Marfat.com

ہین ہے قول صحیح اہل سنت وجماعت ہی کا ہے کہ لایرد القضاء الا الدعاء
یعنے قضا کو نہین پہیرتی ہے مگر دعا والدعاء واجب لان الامر یدل علی الوجوب
قولہ تعالی وقال ربکم ادعونی استجب لکم وقال واذا سالک عبادی عنی
انی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی
لعلھم یرشدون یعنے دعا واجب ہے اسلئے کہ امر دلالت کرتا ہے وجوب پر
اور کہا رب تمہارے نے تم پکارو مجکو ساتھہ دعا کے مین قبول کرونگا تمہاری
دعا کو اور جسوقت پوچھین تجسے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے مجھسے تو
بیشک مین نزدیک ہون قبول کرتا ہون مین دعا کرنیوالے کی دعا کو جسوقت
اُسنے مجھے پکارا پس چاہیئے کہ مجھسے قبولیت چاہین اور چاہیئے کہ میرے ساتھ
ایمان لائین شاید وہ ہدایت پائین بدمذہب لوگ دعا سے منکر ہین جیسے معتزلہ
اور کہتے ہین جف القلم بما ہو کائن اس گروہ کا قول باطل ہے صحیح قول مذہب
سنت وجماعت کا ہے بعد اسکے یہ بیت پڑہی ؎ ودنیا نا حدیث
والھیولی ای عدیم الکون فاسمع باجتذال ای الدنیا والھیولے
محدث وھو اصل کل شئ ہیولی اصل اشیا کو کہتے ہین کہ جس سے خداوند تعالے
اشیا کو وجود مین لایا ہے اور وہ قدیم نہین ہے محدث ہے جیسے کہ چونے بہ نسبت
ترسی کے اور گیہون اور آٹا بہ نسبت روٹی کے فلاسفہ کہتے ہین کہ ہیولی قدیم
ہے اور وہ کلی ہے کہ حق تعالی نے سارے اشیا کو اُس سے پیدا فرمایا ہے یہ گروہ

Marfat.com

اور اسکا قول باطل ہے اللہ تعالیٰ اُس ہیولیٰ کا پیدا کرنیوالا ہے کیونکہ ہیولی ایک شے ہے واللہ تعالیٰ خالق کل شئی یعنے اللہ تعالیٰ ہر شے کا پیدا کرنیوالا ہے باریتعالیٰ سارے اشیا کو کتم عدم سے طرف وجود کے باہر لایا ہے وقولہ تعالیٰ وقد خلقتک من قبل ولم تک شیئا بعد اسکے یہ بیت پڑہی ؎ وللجنات والنیران کون علیہما مرّ احوالٍ خَوَالِ ای للجنات الثمانیۃ والنیران السبعۃ وجودھما مخلوقان وموجودان یعنے آٹھہ بہشت اور سات دوزخ مخلوق وموجود ہین فرمایا مر احوال مصدر مضاف ومضاف الیہ ہے مر مصدر ہے اور احوال حول کی جمع بمعنی سال ہے یعنے بہشت و دوزخ پر گزرنا برسون کا ہے جیسے کہ ہمپر برسین گزرتی ہین قولہ تعالیٰ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموات والارض اعدت للمتقین وانا اعتدنا للظالمین نارا ذکر بلفظ الماضی وھو یدل علی الوجود یعنے جنت ونار کو بلفظ ماضی ذکر فرمایا اور ماضی وجود پر دلالت کرتی ہے بعض اولیاے خدا معاینہ دیکھتے ہین اور جانتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن دعا گو نے ایک درویش کو دیکھا کہ وہ اوپر گئے اور ذرا دیر مین پہر آگئے مین نے پوچھا تم کہان گئے تہے کہا واسطے کسی مصلحت کے بہشت مین گیا تہا دوسری دلیل یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو خطاب کیا طرف بہشت کے پس وہ موجود ہے قولہ تعالیٰ یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منھا رغدا یعنے

Marfat.com

ے آدم تو ساکن ہو قرار پکڑ اور تیرا جوڑا بہشت عنبر سرشت مین اور کہا تم اُس سے
جو کچھہ چاہو بعد اسکے یہ بیت پڑہی ؎ ولا تفنی الجحیم ولا الجنان ✝
وما اھلوھما اھل انتقان یعنے دوزخ و بہشت فنا نہونگی اور نہ مومن بعد
دخول بہشت کے اور نہ کافر بعد دخول دوزخ کے فنا ہونگے طائفہ جہمیہ مذہب
اسکے بہی منکر ہین اُنکا قول درست نہین ہے باطل ہے قولہ تعالی خالدین
فیھا ابدا یعنے وہ ہمیشہ ہمیشہ اُسمین رہین گے بسین کے ایک عزیز نے اس آیت
شریف کا پوچہا کل شئ ھالک الا وجھہ جواب فرمایا کہ اُس طرف سُنا ہے کبہی
ہندوستان مین نہ سُنا ہا ای جھۃ ابقائہ یعنے جسکو وہ باقی رکہے وذلک قولہ
تعالی واذا نفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من
شاء اللہ ای ھلک من فی السموات یعنے جسوقت صور مین پہونکا جائیگا تو
ہلاک ہو جائینگے وہ لوگ کہ آسمانون مین ہین اور وہ لوگ کہ زمین مین ہین مگر
جنکو کہ چاہے اللہ یعنے سارے آسمان والے اور زمین والے ہلاک ہو جائینگے
مگر جسکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارا پروردگار چاہے اور وہ چہہ چیزین
ہین بہشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم اور یہ بات حدیث مشہور مین
ثابت ہے بعد اسکے یہ بیت پڑہی ؎ وذوالایمان لا یبقی مقیما بشوم
الذنب فی دار اشتعال ؛ فرمایا کہ شوم کو ہمرے سے پڑہتے ہین اور اشتعال
شعلہ برافروختن آتش کو کہتے ہین اگر کوئی شخص ایمان پر مرجاے اور شومئی گناہ

Marfat.com

سے دوزخ مین جاے تو پھر کبھی اُسکو نکالین گے اور بہشت جاودان مین لیجائینگے یہ بیت پڑہی ؎ از ہیبتِ آن دو راہ خون شد دلِ من ؛ تا خود بکدام رہ بود منزل من ؛ قولہ تعالی فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر۔

ایضاً ۲۶ ماہ مذکور ذیقعدہ روز دوشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر خلوت کے حجرے سے خدمت مین حاضر ہوا عوارف کا سبق ہوتا تہا بات ادب مین تہی اور وہ یہ تہی کہ ان رجلا فی یوم رأی غلام رجل و صاحب الغلام کان ولیا من اولیاء اللہ عز وجل فقال لہذا الرجل قد بلغک عنا ای عقوبۃ منذ ستین سنۃ فنسیت القرآن و کنت حافظا یعنے ایک مرد نے کسی دن ایک شخص کے غلام کو بنظر بے ادبی دیکہا اور مالک اُس غلام کا ایک ولی تہا اولیاے اللہ عزوجل سے پس اُس ولی نے اس مرد سے کہا کہ مقرر تجہکو برسون کے بعد اس نظر کی عقوبت پہونچے گی جو کہ تو نے اس غلام پر کی اس مرد نے کہا کہ اُس بزرگ کی بات نے بعد ساٹہہ برس کے اثر کیا اور وہ یہ تہا کہ مین قرآن شریف بہول گیا حالانکہ مین حافظ تہا فرمایا کہ مشائخ صوفیہ قدس اللہ ارواحہم اگر راہ مین جاتے ہین جسوقت کوئی مرد سامنی آتا ہی تو آستین آنکہہ پر رکہہ لیتے ہین یا آنکہہ بند کر لیتے ہین اور نیچے نظر کر کے گزر کرتے ہین اگرچہ اونکی وہ نظر نہین ہے شیطان لعین گہات مین ہے بلا مین پڑجاے اور اتنے لوگ پڑ گئے ہین پس سالک کو بلکہ سب مؤمنون کو چاہیئے کہ سب حال مین ادب کو

Marfat.com

نگاہ رکھین خاصکر سالک اسلئے کہ المؤمن بطاعته یصل الی الجنة وادبه
یصل الی اللہ یعنے مومن بسبب اپنی طاعت کے بہشت مین پہونچتا ہے
اور طاعت مین ادب نگاہ رکھنے سے خدائے تعالی تک پہونچ جاتا ہے واصلین
مقربین سے ہوجاتا ہے دوسرا ادب یہ ہے کہ مسجد مین پانون نہ پہیلائے نہ
سوئے خاصکر معتکف فتاوی کامل مین ہے یکرہ للمعتکف فی المسجد مَدّ
رجلیه یعنے مکروہ ہے واسطے معتکف کے مسجد مین دراز کرنا اپنے پانون کا پھر
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ مسئلہ اور یہ فوائد جو مین نے
بیان کئے لکھہ لو غریب ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن
امام سری **سقطی** رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے محراب مین مشغول تھے بعد کچھہ دیر کے
بیٹھہ گئے اور پانون لنبا کیا آواز سُنا اے بے ادب کون ادب ہے **شیخ جنید**
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب سے اُنہون نے یہ آواز سُنی پھر پانون لنبا نہین
کیا نہ سوئے **اور ادب یہ ہے کہ بے وضو نہ رہے** خاصکر وہ
شخص کہ بے وضو سوئے اُسکے واسطے تو تہدید و وعید ہے من نام بلا طهارة
لا یفتح له الباب فی السلوك لا قطّ یعنے جو شخص کہ بے وضو سوئے پھر کبھی اسکے
واسطے سلوک مین فتح باب نہوئے اور اُسکے سبب سے دروازہ سلوک کا اُسپر
بند ہوجاے اسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر کسی وقت بسبب کسی عذر
کے مانع ہو تو کیا کرے جواب فرمایا کہ **تیمم** کرلے لیکن بے طہارت نہ سوئے

Marfat.com

کیونکہ تیمم طہارت ہے سونے کے واسطے اور واسطے بیداری کے خواب سے اور
واسطے مسجد مین داخل ہونے کے اور واسطے جواب دینے سلام کے اور واسطے
لینے قرآن شریف اور کتاب کے اور واسطے لکھنے پڑہنے وغیرہ کے روایت کیا ہے
کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اثنائے راہ مین تو آپنے
پورا وضو کیا سلام کا جواب دیا ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے تیمم کیا سلام
کا جواب دیا اسلئے کہ سلام اسماے صفات سے ہے السلام اسم من اسماء
اللہ تعالی یعنے سلام ایک نام ہے اللہ سبحانہ کے اسمار مبارک سے مناسب
اسکے **حکایت** شیخ **جمال الدین** قدس سرہ کی مناقب کی بیان
فرمائی کہ وہ کسی وقت روانہ رکہتے کہ بے وضو رہین یہانتک کہ اگر وہ مسجد مین
ہوتے اور وضو کی حاجت ہوتی تو طشت و آفتابہ لاتے وضو کرتے ضعیف
ہو گئے تہے ایک دن شیخ جمال الدین کے گہر مین پانی موجود نہ تہا شیخ نیند
سے جاگے تہجد کی نماز مین مشغول ہو گئے کہر یہ نام ایک عزیز شیخ کا مرید گستاخ
تہا اسنے ملتانی زبان مین کہا خوند شیخ تم نیند سے جاگے بے وضو نماز پڑہتے ہو
ہم کہ تمہارے مرید ہین ہرگز بے وضو نماز نہین پڑہتے ہین کیا ہے کہ تم یہ کرتے
ہو شیخ نے اسکو نزدیک بلایا اور ملتانی زبان مین کہا کہ گہر مین پانی موجود نہا
مین آبیاب مین گیا وضو کر آیا اُن دنون مین آبیاب اوچہ سے دور تہی اب اوچہ
کے نیچے بہتی ہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ جب وہ یعنے اولیاء اللہ

Marfat.com

چلے جاتے ہین تو اُس ولی کی جگہہ خالی رہتی ہے یا کیا ہوتا ہے جواب فرمایا کہ
خدا یتعالی بصورت اُس ولی کے ایک فرشتہ بہیجتا ہے وہ آتا ہے اُسکی جگہہ
بیٹہتا ہے ساکت رہتا ہے یہانتک کہ وہ آجاے پہر پوچہا کہ اگر کوئی شخص پوچہے
توجواب وہ دیتا ہے فرمایا کہ ہان کوئی اُسکی زبان سے کہتا ہے بعد اسکے فرمایا
کہ شیخ جمال الدین قدس اللہ روحہ علی الدوام سبق **ہدایہ و بزدوی**
ومشارق ومصابیح وعوارف وغیرہ کا اور جو کچہہ کوئی پڑہتا
پڑہاتے تہے اُنہون نے آخر عمر تک پڑہایا ہے دعاگو سبق پڑہانے مین اُنکے
طریقے کو نگاہ رکہتا ہے اور اُنکی خدمت مین شیخ قاری مولانا شمس الدین
تہے اور شریک شیخ فخر الدین گازرونی تہے ایک سرفرود بزرگ تہے اور ہم سبق
تہے یہانتک کہ ایک دن اثناے سبق مین شیخ نے سر نیچا کر لیا ذرا دیر تقریر
بازرہے پہر سر اونچا کیا اور فرمایا پڑہو قاری سبق نے پوچہا مخدوم یہ واقعہ
سر نیچا کرنیکا کیا تہا شیخ نے کہا تم تو پڑہو تم کہان پڑے ہو سبق کو لپیٹو وہ بولا
ہم نہ پڑہین گے جب تک آپ نفرمائین گے شیخ نے کہا طالب العلم سخت گرو
ہین لوسنو نزدیک عدن کے دریا مین جہاز غرق ہوتا تہا اور اوسمین فقیر کیے
احباب تہے اُنہون نے اس درویش کو یاد کیا مین نے اُس جہاز کو کہینچا پانی سے
بہیگی ہوئی دکہائی تاریخ و وقت و ساعت لکہہ لی واقعہ ویسا ہی
سے اُس طرف کے مشائخ نے جیسے شیخ مکہ **عبد اللہ یافعی** و شیخ مدینہ

Marfat.com

عبداللہ مطری اور مشائخ دیگر نے جیسے فقیہ بصال قطب عدن نے کہا کہ جب کسی وقت اُس طرف شیخ جمال الدین آتے تو اسجگہہ دریا مین وضو کرتے عدن کا کنارہ اور وہ جگہہ بتائی دعاگو نے دیکھی ہے اسکو طے ارض مطلق کہتے ہین زمین کو لپیٹ دیتے ہین اور کوتاہ کر دیتے ہین مثل صحن گہر کے دعاگو نے جو چیزین کہ شیخ جمال الدین کے مناقب مین ہین مشائخ سے اُنکو سنا ہے اگر لکھے تو دفتر ہو جائین اور مین نے یہ بہی مشائخ سے سُنا ہے کہ اُس زمانے مین مثل شیخ کے مرتبے مین دوسرا نہ تہا اسی درمیان مین حسن خادم نے شروع کیا کہ مین نے سُنا ہے کہ مرتبہ مخدوم کا شیخ جمال الدین سے بالاتر ہے وہ قطب نہ تہے اور مخدوم باتفاق قطب عالم ہین فرمایا مین کون ہون مین اُنکے نزدیک کہان پہونچون مین تو اُنکے تشبہ کو نگاہ رکہتا ہون

حضرت مخدوم باتفاق قطب عالم ہین

حکایت بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن اوچہ مین ملک مردان کا بیٹا دعاگو کے پاس آیا کہا تم دعا کرو ملک پر مین نے بادشاہ کی خفگی سُنی ہے ایک یار عزیز میرے نزدیک بیٹہا ہوا تہا مکاشف ہے اور اُسنے بواسطہ دعاگو کے شیخ کبیر کا خرقہ پہنا ہے اور اور اد کو نگاہ رکہتا ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ مخدوم مین دیکہتا ہون کہ ملک مردان پر مرحمت بادشاہ کی بہت ہے اور اسوقت اُسنے خاص صحنک پائی ہے اور بادشاہ نے اپنے کپڑے اُسکو دئے ہین دیکہہ رہا ہون یہ ہی جیسے کہ کوئی شخص گہر کے صحن مین اشارہ کرتا ہے کہان دہلی اور کہان اوچہ کی بعد مسافت

Marfat.com

بلکہ واسطے اولیای خدا کے یہانتک ہوجاتا ہے کہ سارا عالم کا مقدار اُنکے گھر کے صحن کا ہوتا ہے پس دعاگو نے مردان کی بیٹی کو بُلایا اور کہا کہ کسی نے جھوٹ کہا ہے اور مین نے کہا کہ ایک درویش نے دعاگو سے واقعہ ایسا کہا ہے کہ ملک پر بادشاہ کی مرحمت ہے اُسنے صحنک خاص اور کپڑے پائے ہین اُنہون نے تاریخ وقت ساعت و روز لکھا واقعہ ویسا ہی تہا اور وہ یار بہی اسی جگہہ نزدیک دعاگو کے ہے لیکن اُسنے مجکو منع کر دیا ہے کہ جب تک مین زندہ ہون میرا نام کسی سے مت کہو ایسا پوشیدہ رکہتے ہین **ایضا** اس فقیر سے فرمایا فرزند من سبق پڑہو ترتیب آسمین تہی الطہور نصف الایمان فرمایا کہ یہ سبق عوارف کے سبق کا مؤید ہے وضو کے بیان مین فرمایا کہ الطہور بضم الطاء الطہارۃ و بفتح الطاء صفۃ الماء قال اللہ تعالی وانزل من السماء ماء طہورا ای طاہرا و مطہرا یعنے طہور بضم طاے مہملہ بمعنی طہارت ہے یعنے پاکی اور بفتح طاء پانی کی صفت ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور اُتارا آسمان سے پانی پاک اور پاک کرنیوالا طہارت نصف ایمان کیون ہے دعاگو نے اُس طرف محدثون سے سُنا ہے کبہی ہندوستا مین نہین سُنا تہا معنی یہ ہین کہ جسوقت کوئی کافر ایمان لاتا ہے تو دو چیزین اُس سے محو کر دیتے ہین ایک تو کفر دوسرے گناہ الکفار یخاطبون بالامور الشرائع فی حق الاخرۃ اتفاقا یعنے کفار امور شرائع کے ساتہہ مخاطب ہین حق آخرت

Marfat.com

مین باتفاق پس جب مومن وضو کرتا ہے تو اُسکے سارے گناہ گر جاتے ہ
اور وہ کفر نہین رکھتا ہے پس بالضرور اُسکو آدہا ایمان لانیکا ثواب دینگے
کافر ایمان آرد بدین معنی اور یہ آیت پڑہی قولہ تعالی رجال یحبون ا
یتطہروا واللہ یحب المتطہرین وضو والونکو مرد کہتے ہین یعنے مرد ہین ک
دوست رکھتے ہین کہ باوضو و باطہارت رہین اور اللہ دوست رکھتا ہے با
رہنے والونکو فرمایا کہ یہ آیت شریف اُتاری گئی ہے حق مین صفت اصحاب صہ
اور جس جگہہ کہ وہ وضو کرتے تہے مدینۂ مبارک مین دعا گونے اُسکو دیکہا ہے
اور اُسکی زیارت کی ہے وحق متابعان ایشان نیز درست آید پہر روے مبا
طرف اس فقیر کے لائے فرزند من این تقریرات کہ گفتم غریب ست بگیر یا ایہ
سبق فقیر کا اسجگہہ پہونچا جسوقت سالک کا فتح باب ہو جاتا ہے اور سلوک
دروازہ اُسپر کہولدیتے ہین تو انوار اُسکے باطن مین وارد ہوتے ہین چنانچہ
اُس انوار کا عکس ظاہر بہی پیدا ہوتا ہے مونہہ اور ناک اور آنکہہ اور کان
باہر آتا ہے جن چیزونکو کہ دن مین نہین دیکہتا تہا اونکو اندہیری رات مین دیکہتا
اور یہ ویسی بات ہے کہ جیسے کوئی شخص آئینہ دیکہے تو اپنی صورت کو آئینے مہ
دیکہتا ہے اسجگہہ بہی نور کے عکس کو جو کہ اُسمین ہے دیکہتا ہے اور یہ بات
آدمی جانتا ہے کہ اُسکو واقع ہے ہر آدمی کیا جانے مناسب اسکے **حکایہ**
بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ کبیر قدس اللہ سرہ کے خانقاہ مین ایک شخص خلو

Marfat.com

ین مشغول تھے اور خانقاہ کے حجرے مین چراغ نہ تھا فراش آیا چاہتا تھا کہ چراغ
بجاے شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ نے فراش کو منع کیا کہا کہ تو
چراغ مت لیجا فراش نے عرض کیا کیونکر نہ لیجاؤن حجرہ تو تاریک ہے شیخ نے
فرمایا کہ اُنکا نور عکس ایسا طالع ہوا ہے کہ اُسنے سارے حجرے کو گھیر لیا ہے تو
مت جا تو بیہوش ہو جائیگا تاب نہ لاسکے گا وہ نور تو خدا کا ہے اگر بال کا تار یا
سوئی گم ہو جائے تو فی الحال اُسکو دیکھ لے اور لیلے فرمایا کہ خانقاہ عہد شیخ
رکن الدین مین ایسے خلوتی لوگ ہوئے ہین فرمایا کہ نزدیک دعا گو کے ہزار نفر
سے زیادہ وظیفہ دار ہونگے سب کو وظیفہ پہونچتا ہے خداے عزوجل کسی کو
نہین چھوڑتا ہے اُسنے بادشاہ کے دل مین ڈال دیا ہے وجہ خوب سے اُسنے
تعین کر دیا ہے ہر ماہ کے اتنے ہزار ہوتے ہین میرے نزدیک جو پانی کا ہے
برتن سے خالی ہو جاتا ہے اور ذخیرہ نہین رہتا ہے جو کچھ پہونچتا ہے بانٹ
دیا جاتا ہے اور واقع مین ایسا ہی تھا کیونکہ درویش کو ذخیرہ نہین چاہیئے ۔
یوم جدید ورزق جدید نیا دن نئی روزی قوت القلوب مین ذکر کیا ہے
لایجوز الذخیرۃ للسالک الا لاجل نفقۃ عیالہ اولاجل قضاء دیونہ
یعنے سالک کے واسطے ذخیرہ کرنا جائز نہین ہے مگر واسطے خرچ عیال کے
یا واسطے ادائے قرض کے ذخیرہ کرنے کے باب مین وعید قرآنی ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ

Marfat.com

فبشرهم بعذاب اليم يوم يحمى عليها فى نار جهنم فتكوى بها جباههم
وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنتم لانفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون
یعنے جو لوگ کہ خزانہ کرتے ہین سونے اور چاندی کو اور خرچ نہین کرتے ہین اُسکو
اللہ کی راہ مین پس تو خوشخبری دے اُنکو ساتھہ عذاب دردناک کے جب دن
قیامت کا ہوگا تو اُسکو دوزخ کی آگ مین گرم کرینگے پھر اُس سے اُنکی پیشانیون
داغ دینگے وہ سوراخ کردیگا گدی کے پیچھے سے نکلے گا اور اُنکے پہلو پر کہین گے
سوراخ کردیگا دوسرے پہلو سے نکلے گا اور اُنکی پیٹھہ پر رکھین گے سینہ و شکم
کی طرف نکل آئے گا ایسی عقوبت چکھائین گے فرشتے کہین گے یہ خزانہ ہے
کہ جسکو تمنے اپنی جانون کے واسطے ذخیرہ کیا تہا پس تم چکھو عقوبت اوسکی
کی کہ جسکو تم خزانہ کرتے تہے وہ کیا فائدہ رکہتا ہے مناسب اسکے حکایت

شیخ جمال الدین اچی قدس سرہ کے مناقب کی بیان فرمائی کہ وہ کچھ
ذخیرہ نہین کرتے تہے جو کچھہ ہوتا خرچ کر ڈالتے نگاہ نہین رکہتے تہے ایکبار
اُنکے گہر مین فاقہ گذرا یہانتک کہ رات آگئی شیخ کی قوم نے کہنا شروع کیا کہ
اہل ہے تو شیخ ہے ان چہوٹے بچون کا کیا حال کریگا وہ تو بہوک کے مارے
ہلاک ہوجائین گے ملتانی زبان مین تقریر فرمائی کہ دروازے کو آگی جاؤ اور
دروازہ کہولو شیخ کی قوم نے کہا کہ نوبت بجادی ہے پہر بہر رات گزر چکی ہے میر
کہان جاؤن شیخ نے فرمایا جاؤ تو جب گئے تو دیکہتی ہے کہ چند عورتین کہڑی

Marfat.com

خوان لائے ہین اور اندر آئین اور کہا کہ ہمنے شیخ کے واسطے نذر کی تہی جبکہ
ہماری حاجت روا ہوگئی تو ہمنے اپنی نذر وفا کی شیخ نے فرمایا بچونکو بیدار
کرتا کہ کہا لین خدائے عزوجل کسی کو نہین چہوڑتا ہے لیکن ہر وہ چیز کہ موقوف
ہے جب اُسکا وقت ہوجاتا ہے تو وہ چیز موجود ہوجاتی ہے اللہ تعالی فرماتا
ہے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل
المتوکلون یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کہدو کہ ہرگز ہمکو نہ پہونچے گی
مگر وہ چیز کہ جسکو اللہ نے ہمارے واسطے لکہا ہے وہی ہمارا مولی ہے اور
اللہ ہی پر بس چاہیئے کہ بہروسا کرین بہروسا کرنیوالے اس فقیر سے فرمایا فرزند
من بگیرید **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ کل مدع کذاب حدیث ہے
جواب فرمایا حدیث ہے پہر پوچہا کہ اسکے کیا معنی ہین اور لفظ کل کا احاطہ ہر
افراد کا ہے فرمایا من ادعی نفسہ قولہ تعالی ان النفس لامارۃ بالسوء
اگر وہ کسی چیز مین ہوتا تو ہرگز دعوے نہ کرتا بلکہ انکسار و شکستگی بہت کرین جیسا
کہ کہا ہے اگر یافتی دم مزن اگر نیافتی فریاد چیست یعنے اگر تونے پایا ہے تو
دم مت مار اور اگر نہین پایا ہے تو فریاد کیون ہے یہ بہی پوچہا کہ الا کل شیء
ماخلا اللہ باطل حدیث ہے جواب فرمایا حدیث ہے یعنے جو چیز کہ سوا خدا
کے ہے اور اُسکا دل خدا کے ذکر سے خالی ہے تو وہ باطل ہے پہر روئے
طرف فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب مین تہی

Marfat.com

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ما من احد یصلی الفجر ثم یقول حین ینصرف لاحول ولا قوۃ
الا باللہ ولا حیلۃ ولا احتیال ولا منجا ولا ملجأ من اللہ الا الیہ سبع
مرات الا دفع اللہ عنہ سبعین نوعاً من البلایا اس فقیر نے پوچھا حین
ینصرف کے کیا معنی ہین جواب فرمایا ای حین یفرغ اور یہ بھی مین نے پوچھا
کہ حیلہ واحتیال ایک معنی ہین تکرار کیون ہے جواب فرمایا کہ احتیال ابلغ ہے
یعنے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کیا ہے نہین ہے کوئی شخص کہ پڑہے نماز فجر کی پھر کہے جبکہ فارغ ہوجائے
دعاے مذکور کو سات بار یگر اللہ عزوجل دفع کرے اُس سے ستر قسم کی بلا کو ما
من احد مین من زائدہ ہے ای ما احد ما نفی کا ہے احد اسم ہے ما کا
یصلی فعل مستقبل خبر ہے ما کی روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور یاران
دیگر کے فرمایا بھائیو اس دعا کو یاد کرلو بے ناغہ پڑہو ہر صبح کو بعد فراغ کے فرض
سے سات بار پڑہو دس بلاؤنکو دفع کریگا سات کو دس مین ضرب دو تو ستر ہوتے
ہین نہایت عظیم دعا ہے بھائیو دعا کو یاد دلاؤ بعد اس حدیث شریف کے سبق
اس فقیر کا اس حدیث شریف مین پہونچا عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ
انہ قال من قال فللہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین
ولہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم فللہ الحمد

Marfat.com

رب السموات ورب الارض ورب العالمین ولہ النور فی السموات و
الارض وھو العزیز الحکیم مرۃً واحدۃً ثم قال اللھم اجعل ثوابھا
لوالدیّ لم یبق لوالدیہ علیہ حقٌ الا ادی الیھما واتم برھما فان قالھا
ثلث مرات وجعل ثوابھا للمؤمنین والمؤمنات ادخل اللہ تعالی علی القبور
من الموحدین الضیاء والنور والفسحۃ ومن زاد فعلے قدر ذلک من الثواب
یعنے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا
ہے کہ جو کوئی اس دعاے مذکور کو ایکبار پڑہے اور اس پڑہنے کا ثواب خاص
ماں باپ کو بخشے تو باقی نرہیگا واسطے اُسکے ماں باپ کے اُسپر کوئی حق مگر اُسنے
ادا کردیا اُس حق کو طرف ماں باپ کے اور پورا کردیا اُنکے برّ کو اور جو کوئی اس
دعا کو تین بار پڑہے اور اُسکے پڑہنے کا ثواب مومن مردون اور عورتونکو بخشے
تو داخل کرے اللہ تعالی اُن موحدون کی قبرونپر مثل روشنی سورج اور چاند
کے اسلئے کہ ضیاء عبارت ہے سورج سے اور نور عبارت ہے چاند سے اللہ تعالی
کا قول پاک ہے وجعل الشمس ضیاء والقمر نورا معنی ضیاء و نور کے ایک
ہین لیکن ضیاء ابلغ ہے اسلئے کہ یہ صفت ہے سورج کی اور سورج زیادہ تر
روشن ہے چاند سے اور اون موحدون کی قبرونکو فراخ کردے موحدین
کی قید اسلئے لگائی تاکہ کفار خارج ہوجائین کیونکہ اُنکو بھی قبرین دفن کرتے ہین
اور جسکو قبرین دفن نہین کرتے ہین تو فرشتونکو حکم ہوتا ہے تو وہ ہوا کو حکم دیتے

Marfat.com

ہین کہ اُس خاک کو جمع کر دے پہر فرشتے قبر مین دفن کرتے ہین اسلئے کہ وعدہ
بعث کا قبرون سے ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وان اللہ یبعث مَن فی القبور
یعنے بیشک اللہ اُٹھائیگا اُن لوگونکو کہ جو قبرون مین ہین اور جو کوئی اس دعا کو
تین بار سے زیادہ پڑہے تو اُسکے اندازے پر ثواب ہوگا پہر روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس دعا کو ایکبار تلقین کر کہ ہم پڑہین ماں
باپ کو ثواب بخشین اور تین بار اور تلقین کر کہ سارے اہل اسلام کو ثواب بخشین
اسلئے کہ اُس طرف محدث حدیث بیان کرتے ہین چون عامل می افتد تا
عمل نمیکند بیشتر نمے رود دعا گو بہی اُنکے طریقہ و رسم کو نگاہ رکہتا ہے پس اس
فقیر نے تلقین کی ہم سب یارون نے پڑہا اور ثواب بخشا پہر روے مبارک
طرف یارونکے لائے فرمایا فرزند من سید علاء الدین اہل علم ہے نزدیک دعا گو
کے مجدر ہتا ہے یعنے خوب سعی و کوشش بجالاتا ہے اور دو نوار لعین کا ہمارے
پاس اعتکاف کیا اور ملفوظ فوائد جمع کرتا ہے ان شاء اللہ تعالی مراد ثمرہ دیگا
یہ فقیر اُس امیر کے قدم مبارک مین گر پڑا فرمایا فرمائید فرزند من۔

ایضاً ستائیسوین ماہ ذیقعدہ منگل کے دن چاشت کے وقت

یہ فقیر خلوت کے حجرے سے خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق ہوتا تہا بات
تجلی مین تہی قولہ تعالی وکان قاب قوسین او ادنی یہ آیت حق مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے بواسطۂ لامکان کے ہے پس نسبت

Marfat.com

اس مکان کی طرف رسول خدا کی ہے نہ طرف خدا کے یعنے قاب قوسین کے مکان
سے خدا کو دیکھا یا مکان جبکہ مکان ممکن مخلوق ہے تو بالضرور مکان سے
دیکھتا ہے اور لامکان صفت ہے خداوند کی رایت ربی فی قلبی وسبق
البصیرۃ علی البصر بصیرت دل کی بینائی کو کہتے ہین قولہ تعالی قل ھذہ
سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی اور بصر آنکھہ کی بینائی کو کہتے
ہین وذلک قولہ تعالی وما زاغ البصر وما طغی یعنے سر کی آنکھہ کو سلایا دل کی
آنکھہ سے دیکھا ادب کو نگاہ رکھا پس سر کی آنکھہ کو کھولا جب یہ ادب نگاہ رکھا
تو دوسرے بار بھی دکھلایا وذلک قولہ تعالی ولقد راٰہ نزلۃ اخری
ای تارۃ اخری جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوپر لیجاتے تھے
تو آپ پر ساری چیزونکو پیش کرتے تھے آپ اُنکے تماشے مین مشغول نہوئے
یہانتک کہ قاب قوسین کے قرب مین پہونچے خدائے تعالی کو دیکھا جب
پھرے تو جملہ اشیا کو کہ نہ دیکھا تھا بطفیل اُسکے دیکھا مارے غایت رشک کے
زہے علو ہمت قولہ تعالی وما زاغ البصر وما طغی فرمایا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے متابع و پیرو کو بھی چاہئے کہ یہی ادب نگاہ رکھے جسوقت کہ اُسپر اشیا
کا مکاشفہ معاینہ ہوجاے تو نظر نہ کرے اُنکی طرف نہ دیکھے یہانتک کہ مشاہدہ
کو پہونچے پس بطفیل مشاہدہ کے دیکھے جیساکہ بعض مشائخ صوفیہ رضوان اللہ
علیہم نے فرمایا ہے رایت اللہ قبل کل شئ یعنے مین نے خدا کو ہر چیز سے

Marfat.com

پہلے دیکھا یعنے رشک کے مارے اشیا کا مکاشفہ ہوا تو ہمنے طرف اُنکے نظر نہ کی
یہانتک کہ ہمنے وصال پایا پھر بطفیل اُسکے دیکھا بعض درویشون نے رشک
کیا ہے جب تک کہ بادشاہ کے پاس نہ پہونچین تب تک دہلیز دربار گاہ کے طرف
نہ دیکھین بعد اسکے **حضرت موسی صلوات اللہ علیہ** کا ذکر چلا کہ
اُنہون نے دیدار کی درخواست کی اللہ تعالی فرماتا ہے رب ارنی انظر الیک
یعنے اے پروردگار میرے تو مجھے دکھا کہ مین طرف تیرے نظر کرون غایت
اشتیاق سے درخواست کی جلدی فرمائی ادب نگاہ نہ کیا چونکہ قضا ویسے
ہی تھی تو یہ جواب سُنا کہ لن ترانی ای فی الدنیا بعین الراس یعنے تو ہرگز نہ مجھے
نہ دیکھیگا دنیا مین سر کی آنکھہ سے اگر کوئی سائل سوال کرے کہ نفی تابید کی ہے
دنیا و آخرت دونون مین ہوگی تو ہم جواب دینگے کہ تابید دنیا مین ہے آخرت
مین نہین ہے جیسے کہ اس قول باری تعالی مین ہے فتمنوا الموت ان کنتم
صادقین ولن یتمنوہ ابدا یعنے بندے ہرگز موت کی تمنا نہ کرینگے یہ دنیا مین
ہے رہی آخرت سو اُسمین شدت عذاب کے مارے موت کو طلب کرین گے
قول ہے اللہ پاک کا یا مالک لیقض علینا ربک یعنے اے مالک تو کہہ کہ حکم
کرے ہمپر موت کا پروردگار تیرا ہم عقوبت کی تاب نہین رکھتے ہین پس یہہ نفی
تابید کی ہے دنیا مین نہ آخرت مین پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر ید حجت
تمام ست **نیز** اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام

Marfat.com

کو پیغمبر مرسل تھے اُنپر یہ امر خوب واضح تہا کہ دیدار دنیا مین سر کی آنکہہ سے نہین
ہے اُنہون نے اسکی درخواست کیون کی تو اسکے جواب مین دو قول کہے ہین
ایک یہ ہے کہ اُنہون نے گمان کیا کہ جس طرح وہ مجہسے بات کرنے کا
ذریغ نہین کرتا ہے بے واسطہ مجہسے بات چیت فرماتا ہے اسی طرح اگر مین
اُس سے دیدار کا سوال کرون تو شاید ارزانی فرمائے **دوسرا جواب**
یہ ہے کہ حق کے ساتہہ کلام کرنے مین ایسے مستغرق ہوے اور فرحت و بہجت
اُنمین پیدا ہوئی کہ اُنہون نے جانا کہ یہ خوشی دنیا مین تو نہین ہوتی ہے شاید
مین بہشت مین پہونچ گیا اور بہشت سے دیدار سر کی آنکہہ کے ساتہہ روا ہے
اسلئے درخواست کی یہانتک کہ جواب لن ترانی سنا تو بیدار ہوگئے سوچے کہ مین
دونیا مین ہون پس بمعذرت و توبہ پیش آئے قال انی تبت الیک وانا اول
المومنین یعنے حضرت موسی علیہ السلام بولے کہ بیشک مین نے توبہ کی طرف
تیرے اور مین اول ہون مومنین کا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو تو دیدار فائض الانوار نصیب ہوا یہ کیونکر ہے تو جواب دین
کہ اپنے دنیا مین نہین دیکہا قاب قوسین سے دیکہا اور وہ نہ دنیا ہے نہ آخرت
ہے وہ مقام قرب کا ہے کوئی شخص اس جگہہ پر نہین پہونچتا ہے مگر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ
والسلام جیسا کہ صحیح حدیث مین وارد ہوا ہے کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل یعنے میرے لئے ساتہہ خدائے تعالی کے

Marfat.com

ایک محل ہے کہ اُسمین نہ کوئی مقرب فرشتہ پہونچتا ہے نہ کوئی پیغمبر مرسل وہ خاص
مقام ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چونکہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ادب کو نگاہ رکھا اور قضاے حق تعالی بھی ایسی ہی تھی تو آپنے بار دیگر بھی
دیکھا وذلک قولہ تعالی ولقد راٰہ نزلۃ اخری ای تارۃ اخری حضرت موسی
علیہ السلام کے جواب لن ترانی کی حکمت یہ تھی کہ جب تک حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ دیکھین تب تک حضرت موسی اور اُنکے سوا اور کوئی
نہ دیکھے جیسا کہ کلمات قدسیہ مین آیا ہے لولاک لما خلقت الافلاک یعنی
اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تو نہوتا تو مین آسمانون کو اور آسمان والون
پیدا نکرتا اور نہ اپنی خدائی کو آشکارا کرتا مناسب اس ادب کے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن خانقاہ شیخ کبیر مین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین
قدس اللہ اسرارہما کی خدمت مین ایک عرب درویش فروکش ہوے شیخ
خادم کے ہاتھہ اُنکے واسطے کہانا بھیجا خادم نے کہا کہ تم شیخ کو دیکھوگے وہ
کہنے لگے کہ میری کیا مجال ہے کہ مین شیخ کو دیکھہ سکون جب خادم لوٹکر
تو اُسنے یہ واقعہ شیخ سے عرض کیا شیخ نے خادم سے فرمایا کہ ہم اُنکے پاس جائین
جسوقت وہ درویش ورد سے فارغ ہوئے تو شیخ تشریف لیگئے اور اور
ملاقات فرمائی اور ذرا دیر مین اُن درویش کو طرف مقصود کے پہونچا دیا
اُسی وقت رخصت فرما دیا روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یارا

Marfat.com

کے لائے فرمایا برادران بگیرید جہان کہ مخلوق مین ادب کا یہ حال ہے تو خاصکر
خالق کا بہی اسی پر قیاس کرو اور ادب کو نگاہ رکہو جب سالک بے ادبی کرتا ہے
تو قبض ہوجاتا ہے اُس سے زیادہ کہ بسط ہوا ہووے وھذا نوع من الابعاد
الی ان یتوب یعنے یہ ایک قسم ہے دوری کی یہانتک کہ اُس سے رجوع
کرے بر سر ادب آئے جیسے کہ حضرت موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام بر سر ادب
آئے تبت الیک وانا اول المؤمنین کہا تو حکم ہوا کہ یا موسی انی اصطفیتک
علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اٰتیتک وکن من الشاکرین
یعنے اے موسی بیشک مین نے تجہکو برگزیدہ کیا لوگونپر ساتہہ اپنی رسالتونکے
اور ساتہہ اپنے کلام کے پس تو لے جو کچہہ کہ مین تجہکو دون اور ہو تو شکر کرنیوالون
سے **اسی اثنا مین** سادات عراق سے واسطے زیارت خدمت کے
پہونچے اور ایک قطعہ جابکے کا فتوح لائے قبول فرمایا اُنہون نے عرض کیا
کہ خاصکر ہم بوجہ اشتیاق مخدوم کے آئے اُنکا اکرام کیا اور حسن خادم سے
فرمایا کہ اُنکے واسطے شیرینی لا اور یہ حدیث شریف پڑہی من زار حیا ولم یذق
منہ شیئا کما زار میتا یعنے جو شخص کہ کسی زندے آدمی کی ملاقات کرے
اور اُس سے کوئی چیز نہ چکہے تو گویا اُسنے کسی مردے کی زیارت کی بعد اسکے
اُنسے فرمایا کہ تمکو ذوق حاصل ہوگیا ذوق معنوی تو یہ ہے کہ تمنے عراق
کا سبق سُنا اور ذوق صوری یہ حاصل ہوا کہ تمنے شیرینی کہائی اور تبسم فرمایا

Marfat.com

ذکر خوردن بیش روزہ دار

اور فرمایا کہ جو شخص روزہ دار نہو وہ کہائے صائم نہ کہائے حدیث صحیح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الصائم اذا اکل عندہ استغفرت لہ الملائکۃ ما داموا یاکلون یعنے روزہ دار کہ جسوقت کہانا کہایا جائی نزدیک اُسکے تو مغفرت مانگتے ہین واسطے اوسکے فرشتے جب تک کہ وہ کہاتے ہین فرمایا تم جانتے ہو کہ اسکا کیا سبب ہے یہ ہے کہ اُسکا دل تو چاہتا ہے اور وہ اُسکو روکتا ہے یہ ثواب بسبب روکنے کے ہے **ایضا مولانا حسام الدین صوفی** شیخ شیوخ قدس سرہ کے اوراد خدمت مین پڑہتے تہے پوچہا کہ تمنے بواسطۂ دعاگو کے خرقہ پہنا ہے جواب دیا کہ مین نے چشتیون سہروردیون دونو کے پہنے ہین فرمایا خوب نہین ہے ایک جگہہ تو بیعت کرین اور دوسری جگہہ خرقۂ تبرک پہنین وہ بولے کہ مین نے چشتیونکا تو خرقۂ بیعت پہنا ہے اور سہروردیون کا خرقۂ تبرک فرمایا تمکو واجب ہے کہ تم اونکے اوراد کو نگاہ رکہو وہ بولے کہ مین چشتیون کے اوراد کو کنارے پر لکہتا ہون فرمایا کہ جس شخص کے مرید ہوں اُسکے اوراد کو کنارے پر ڈالین اُنہون نے عرض کیا کہ چشتیون کے اوراد چہوٹے ہین فرمایا کہ وہ جس مقدار کے ہون اُنہین کو نگاہ رکہو اور اُنکی رعایت کرو آسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک لڑکا مراہق یعنے قریب ببلوغ تہا بالغ نہین ہوا تہا بیعت کے واسطے نزدیک دعاگو کے آیا مین نے پوچہا جیسا پوچہتا ہون کہ تو

Marfat.com

فائدہ عوارف

کس کا خرقہ پہنے گا سہرور دیونکا یا چشتیونکا تو اُس لڑکے نے ہندی زبان مین کہا فارسی نہین جانتا تہا تم مجہے اُس آدمی کا خرقہ دو کہ جسکے اور اد بڑے ہون مین نے دلیل کی کہ یہ لڑکا عالی ہمت ہوگا مین نے اُسکو شیخ شیوخ کا خرقہ پہنایا اسلئے کہ اُنکے اور اد بڑے ہین **ایضاً شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق** خدمت مین پڑہتا تہا گفتگو **صوف و صوفی** مین تہی قال بعضہم سمی صوفیا لِلُبسہ الصوف وبعضہم قالوا للبسہم الصوفۃ وبعضہم قالوا لصفاء بواطنہم وبعضہم قالوا نسبت لاصحاب الصفۃ یعنے بعض نے کہا کہ صوفی کو صوفی اسلئے کہتے ہین کہ وہ صوف پہنتا ہے یعنے گلیم کمل بعض نے کہا اسلئے کہتے ہین کہ وہ صوفہ پہنتے ہین اُنکی نسبت طرف صوفہ کے کرتے ہین جیسے کہ منسوب بکوفہ کو کوفی بولتے ہین عرب مین صوفہ پارۂ گلیم یعنے کمل کے ٹکڑے کو کہتے ہین فارسی صوفہ کی ژندہ ہے اور صوفی ژندہ پوش ہوا اور یہ اسی سے ماخوذ ہے کہ مرد در گلیم ست یعنے وہ مقرب ہے خود کو گلیم سے پوشیدہ رکہتا ہے بعض لوگ اُسکے اہل نہین ہین اوسکو پہنتے ہین تاکہ تم جانو کہ وہ مثل اُس قوم کے ہین ؎ لیعرفنا من کان من جنسنا ژوکل الناس لنا منکر ژ یعنے ہر آینہ پہچانتا ہے ہمکو وہ شخص کہ ہمارے جنس سے ہے اگرچہ سارے لوگ ہمارے منکر ہین یعنی صوفی و مقرب کے ایک ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد دولت مہد

Marfat.com

مین صوفی نہین لکھتے تہے مقرب بولتے تہے یہ نام عہد تابعین رضی اللہ عنہم
مین رکہا گیا اللہ سبحانہ فرماتا ہے فاما ان کان من المقربین فروح وریحان
وجنۃ نعیم بعض نے کہا کہ اونکی صفائی باطن کی جہت سے صوفی کہتے ہین
اور بعض نے کہا کہ صوفی کو صفہ سے لیا ہے یہ نسبت ہے طرف اصحاب صفہ
کے ایک یار نے پوچہا کہ لفظ صفہ کا تو مضاعف ہے اور صوفی معتل عین ہے
پس وجہ اشتقاق کے کیونکر درست ہوگی جواب فرمایا کلام عرب مین رسم
ہے کہ مضاعف کو حرف علت سے بدل کرتے ہین جیسے حظی کہ اصل مین حظظ
تہا قد افلح من زکہا وقد خاب من دسہا اصل مین دسسہا تہا
دوسرے سین کو حرف علت سے بدل کیا ولہذا لایقال لہ صحیح بصیرو
احد حرفیہ حرف العلۃ یعنے خاص اس مضاعف کو صحیح نہین کہتے ہین
اسلئے کہ اسکے دو حرفون مین سے ایک کو حرف علت سے بدل کرتے ہین
جیسے تقضّی البازی کہ اصل مین تقضّض تہا حرف ثانی کو حرف علت
سے بدل کر دیا ومثل ہذا فی کلام العرب کثیر یعنے اسکے مثل کلام عرب
مین بہت ہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر ید این تقریر بعد اسکے
فرمایا کہ صوفی کو صفہ سے لیا ہے اور اصحاب صفہ عہد دولت مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین ہوئے ہین اللہ تعالی نے کلام مجید مین اُنکی صفت یون
بیان فرمائی ہے للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون

صفت اصحاب صفہ

Marfat.com

ضربا فی الارض یحسبهم الجاهل اغنیاء من التعفف تعرفهم بسیماهم
لایسألون الناس الحافا تفاسیر مین بیان کیا ہے الحافا ای الحاحا الحاح
کہتے ہین گڑگڑانے کو یعنے یہ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم فقیر تھے نادان لوگ
جانتے کہ وہ تو انگر ہین وہ خود کو لوگونکی نظر مین توانگر بتاتے تھے اس لئے کہ
ان اللہ یحب الفقیر الغنی یعنی اللہ تعالی دوست رکھتا ہے درویش توانگر نما
کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پہچانتے ہو انہین اصحاب صفہ کو جو کہ فقیر ہین
اُنکے چہرے کے نشان سے وہ نہین مانگتے ہین لوگونسے بالحاح لیکن دعا گو
نے اُس طرف الحافا کے عجب معنی سُنے ہین کہ ہرگز کبھی ہندوستان مین نہین
سُنے تھے اور نہ کسی تفسیر مین ہین وہ یہ ہین کہ لایسألون الناس الحافا
ای حیاء من اللہ تعالی یعنی ان اصحاب صفہ کی یہ صفت ہے کہ خدا تعالی
کی شرم کے مارے لوگون سے نہین مانگتے ہین تو نہین دیکھتا ہے کہ اس
زمانے مین اگر بادشاہ مجازی کا کوئی بندہ ہوتا ہے تو وہ شرم و ننگ کے
مارے دوسرے سے نہین مانگتا ہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من این معنی بگیر و غریب ست پہر اصحاب صفہ کے باب مین
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ انکے بیٹھتے اور اُنکے ساتھ کھانا تناول
فرماتے اور اگر فتوح آتی تو اسمین سے اُنکو حصہ دیتے اور اگر اُنسے ملاقہ نہ تھا
تو اپنے دست مبارک کو نہ کھینچتے یہانتک کہ وہ نہ کھینچ لیتے تھے چنانچہ ایک دن

Marfat.com

عرب کے رئیس لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوئے
اور عرض کیا کہ آپ سب وقت انہین ژندہ ودلق پوش درویشون کے ساتھ
بیٹھتے ہین اور ہم اُنسے نیچے بیٹھتے ہین کوئی دن تو ایسا ہو کہ آپ ہمکو اپنے نزدیک
جگہ دین اور اُنکو نیچے بٹھائین ہمسے خوشبو آتی ہے ہم عطر ملتے ہین اور اونسے
کمل و پسینے کی بدبو آتی ہے اسی بات چیت مین تھے کہ وحی نازل ہوئی جبریل
امین علیہ السلام یہ آیت شریف لائے ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ
والعشی یریدون وجھہ ما علیک من حسابھم من شئ وما من حسابک
علیھم من شئ فتطردھم فتکون من الظالمین یعنے اے محمد تم ان مٹھی بھر
رئیسون ریاست جو کے کہنے سے میری دوستونکو مت ہنکالو جو کہ پکارتے ہین
اپنے پروردگار کو صبح و شام اور چاہتے ہین اُسی کی ذات خاص کو نہ دنیا اُنکی
نظر مین آتی ہے نہ عقبی نہ تمپر اُنکے حساب سے ہے کچھہ نہ تمہارے حساب سے ہے
اُنپر کچھہ کس اگر تم اونکو ہنکالوگے تو ظالمون ستمگارون سے ہوجاؤگے حال آنکہ
تم ہرگز ستمگارون سے نہین ہو ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع
ھواہ یعنے تم اطاعت مت کرو اُن لوگونکے کہ جنکے دل کو ہمنے اپنی یاد سے
غافل کر دیا ہے اور اُنہون نے اپنی ہوا کی پیروی کی ہے یعنے تم ان غافل
دل والونکا کہا مت مانو کیونکہ وہ تو ہوا کے پیرو ہین اور ہوا کے بندے ہین
افرایت من اتخذ الھہ ھواہ یعنے کیا پس دیکھا تونے اُس شخص کو کہ ٹھہرایا

Marfat.com

اُسنے معبود اپنا اپنی ہوا کو ؎ ازین مشتِ ریاست جوے رعنا ہیچ نگشاید ؎
مسلمانی ز مسلم جوے ذرہ دین ز بون ردا ؎ مَنْ ملکَ النفس
فی ما ھو ؎ والعبد من یملکہ ھواہ ؎ یعنے جو شخص کہ اپنے نفس کا مالک
ہوا سو مرد آزاد وہی ہے اور غلام وہ ہے کہ جسکی ہوا اُسکی مالک ہوتی ہے اس
طائفۂ اصحاب صفہ کی صفت یہ ہے لا الی ضرع ولا الی زرع ولا الی تجارۃ
ویحملون الحطب ویاکلون التمر کانوا متوکلین علی اللہ ومستغرقین
فی اللہ یعنے نہ اُنکی گائین بکریان تہین کہ اُنکو دوہین نہ اُنکی کھیتی تہی کہ اُسکو جوتین
بوئین نہ اُنکی تجارت تہی کہ اُس سے قوت بسری کرین بیشتر اوقات اپنا ایندہن
آپ لاتے اور کھجور کہاتے ہر وقت اللہ تعالی پر بہروسا کرتے اور اُسکی ذات
مین غرق رہتے تہے اُنکا قوت خرما تہا یہانتک کہ بعض اصحاب صفہ آئے اور
عرض کیا یارسولَ اللہ احرقتنا التمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم الا تعلمون ان التمر طعام المدینۃ فنرسل الیکم ما نا کل
ثم صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المنبر فقال والذی نفس
محمدٍ بیدہ ان فی بیتی شھرین لا یرفع فیھما الدخان فھو اولی بکم
یعنے اے رسولؐ خدا کھجور نے ہمکو جلا دیا یعنی اسلئے کہ کھجور گرم ہے پس آپنے
فرمایا کیا تم نہین جانتے ہو کہ کھجور کہانا ہے مدینے کا یعنی اسی کو کہاتے ہین پس ہم
کہانا کمتر ہے پس ہم بہی تمہارے طرف وہی بہیجتے ہین جو ہم کہاتے ہین پہر رسول اللہ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے پس فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے
دستِ قدرت مین محمدؐ کی جان ہے کہ بیشک دو مہینے ہین کہ میرے گھر مین دھوان
بلند نہین ہوا ہے فرمایا یعنی حضرت مخدوم نے کہ گھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ایسا فقر تہا فقر وفاقہ کا دھوان نکلتا تہا کبھی کبھور پر کفایت فرماتے
پہر اصحاب صفہ کا عدد بیان فرمایا کہ وہ ایک سو چار نفر تہے گھر نہین رکھتے تہے
مسجد مین رہتے بستے اُنہین کے حق مین ہے کہ المسجد بیت کل تقی یعنے مسجد
گھر ہے ہر پرہیزگار کا کپڑے پورے اور درست نہین رکھتے تہے ایک کپڑے
مین نماز پڑہتے وقت سے پہلے مستعد وتیار ہوجاتے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا قول پاک ہے کہ عجلوا بالصلوٰۃ قبل الفوت وعجلوا بالتوبۃ قبل الموت
یعنے جلدی کرو تم نماز کی فوت سے پہلے اور جلدی کرو توبہ کی موت کے پہلے
اِنہین اصحاب صفہ کا کپڑا ایسا ہوتا کہ زانو پر بدشواری پہونچتا یہانتک کہ نماز مین
درست نہین باندہ سکتے کپڑے کو زانو پر پکڑتے اور نماز پڑہتے تہے ایک دن
اُنمین سے ایک شخص نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا کچہہ کام
تہا آپ گھر مین تشریف لیگئے اُسکی پروا نہین فرمائی تو عتاب آیا جبرئیل علیہ السلام
یہ آیت شریف لائے عبس وتولی ان جاءہ الاعمی یعنے تیوری چڑہائی اور
منہ پہیرا اسلیئے کہ اُسکے پاس اندہا آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُنسے معذرت کی اور فرمایا کہ تمہارے گروہ سے عتاب کی برق آئی اور

صدر اصحاب صفہ ایک سو چار نفر

Marfat.com

یہی آیت مذکور اُنپر پڑہی اور یہ آیت شریف بہی اُنہین کے حق مین ہے ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ اس جہت سے کہ وہ لوگ عالی ہمت ہین اُس سے نہین چاہتے ہین مگر اُسی کی ذات پاک کو دعا گو نے مدینۂ مبارک مین اُنکی زیارت کی ہے نام اُنکا معلوم ہے قبر اُنکی معلوم نہین ہے آنہین اہل صوفہ وصوف پوش کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی وکلم اللہ موسی تکلیما کان علیہ جبۃ من الصوف وکلہ القلنسوۃ من الصوف وکساء من الصوف یعنی جسوقت کہ حضرت موسی علیہ السلام سے خداوند تعالی نے کلام کیا تہا تو اُنپر صوف کا جبہ صوف کی ٹوپی صوف کا کمل تہا صوف کے معنے از روے لغت کے گلیم وپشم کے ہین یعنے کمل دادن فرمایا کمۃ بالتاء القلنسوۃ وبغیر التاء آستین جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے

ولا تطلب من الدنیا نصیبا ۔ سوی خبز الشعیر وکوز ماء

ولا تلبس لباسا دون صوف ۔ فان الصوف لبس الانبیاء یعنی

توطلب مت کر دنیا سے کوئی حصہ مگر جو کی روٹی اور آبخورہ بہر پانی اور سوائے صوف کے اور کوئی لباس مت پہن کیونکہ صوف انبیاء علیہم السلام کا پہناوا ہے یعنی وہ لوگ نزدیک خداوند تعالی کے قرب رکہتے ہین اور مقرب لوگ اسی سے قرب پاتے ہین ولہذا قال الشیخ العارف صاحب عوارف المعارف الصوفی ھو المقرب یعنے صوفی مقرب کو کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کے عہد دولت مین مقرب کہتے تہے اور یہ نام صوفی کا زمانۂ تابعین مین
رکہا گیا وقال لبعض تسمیۃ الصوفی للمقرب لانھم کانوا فی الصف الاول
بین یدای اللہ عزوجل یوم القیامۃ یعنی صوفی کا نام مقرب اسلئے کہا
ہے کہ مقرب پہلی صف مین ہونگے روبرو اللہ عزوجل کے روز قیامت کو
صوف یعنی صفین ہونگے جیسا کہ تفاسیر مین کہتے ہین ویصف الانبیاء
ثم العلماء ای الصدیقون اولئک المقربون قولہ تعالی اولئک الذین
انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا والعالم ھو الصدیق لاجل ھذا قال ثم العلماء
ثم الشہداء ثم الصلحاء ثم الامثل فالامثل یعنے پہلی صف پیغمبرون کی
ہوگی پہر علماء صدیقین کے اسلئے کہ وہ مقرب صوفی ہین پہر شہدا ہونگے
والمراد من الشہداء الحاضرون بین یدی اللہ لا غائبون عنہ
ساعۃ یعنے ان شہدا سے مراد وہ لوگ ہین کہ حضرت رب العزت مین حاضر
رہتے ہین گہڑی بہر اُس سے غائب نہین ہوتے یعنے سب حال مین خداوند تعالے
کو خود پر حاضر وناظر وقادر وقاہر جانتے ہین ایک وقت بہی اوسکو غائب
نہین سمجہتے قولہ تعالی وھو معکم اینما کنتم ونحن اقرب الیہ من
حبل الورید یعنے وہ تمہارے ساتہہ ہے جہان کہین تم ہو اور ہم قریب تر
ہین طرف بندے کے اسکی رگِ جان سے پہر صالح نیک مرد لوگ ہونگے انکے بعد

Marfat.com

دوسرے مومن ہونگے آور دانشمندان معنوی صدیقین ہین اور یہ قول
موافق قول خدائے عزوجل کے ہے اولئك الذین انعم الله علیهم
من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك
رفیقا بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف دعا گو نے **صدیق کی وجہ**
اشتقاق دو سنی ہین کہ ہرگز ہندوستان مین نہین سُنی تہین قال
بعضهم الصدیق فعیل من الصداقة وهو المحبوبیة وفعیل للمبالغة
وهو كثیر المحبة وشدتها یعنی المحب لله والله محبه ای المحب والمحبوب
وقال بعضهم من الصدق وهو كثرة التصدیق بان لا یشك فی
شئ جاء من الله ونطق رسوله وهذان الصفتان كانتا فی وجود
ابی بكر رضی الله تعالی عنه فانه كان محبا ومحبوبا ومصدقا لما جاء
من الله ونطق رسوله یعنے ایک قول یہ ہے کہ صدیق صیغہ مبالغے کا ہے
مشتق ہے صداقت سے اسلئے کہ فعیل کا وزن واسطے مبالغے کے ہے آور
صداقت کثرت محبت کو کہتے ہین یعنے وہ خدائے تعالی کو بہت سخت دوست
رکھتا ہے اور خداوند تعالی اُسکو بہت سخت دوست رکھتا ہے یعنے وہ محب
بہی ہوتا ہے اور محبوب بہی آولیاے کرام نے محب غیر محبوب ہونے سے پناہ
مانگی ہے ؎ انت الحبیب ولکنی اعوذ به ۔ من ان اکون محبا
غیر محبوب ۔ یعنے تو دوست ہے لیکن پناہ مانگتا ہون اس سے کہ مین محب

Marfat.com

ہون اور محبوب نہوؤن اسلئے کہ محب مثلاً اگر محبوب نہو گا تو فتنے مین پڑیگا اور
اسی لئے تو نہین دیکھتا ہے کہ اگر کوئی عاشق کسی معشوقہ کا محب ہو گیا تو جبتک
وہ معشوقہ اوسکو دوست نہ رکھے گی تب تک وہ پریشان رہیگا دوسرا قول یہ
ہے کہ صدیق مشتق ہے صدق سے اور صدق عبارت ہے کثرت تصدیق
سے باین طور کہ اصلا شک نہ لائے کسی چیز مین جو کہ طرف سے اللہ تعالی کے
آئے اور اُسکے رسول نے فرمائی جو کچھہ سُنے اُسکو راست و درست جانے اسلئے
کہ صدیق صیغہ مبالغے کا ہے یہ دونو صفتین وجود مبارک امیر المؤمنین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین موجود تہین یعنے وہ محب و محبوب حق تہے اور
مصدق بہی تہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من
یہ دونو وجہین صدیق کی اور فوائد جو مین نے بیان کئے انکو لکہہ لو غریب ہین
مین نے اُس طرف سُنے ہین ہرگز ہندوستان مین نہین سُنے تہے **ایضا**
فرمایا کہ عَسَل یعنے **شہد** انگبین کو چاہیئے کہ آب باران کے ساتہہ پیئین
اللہ سبحانہ فرماتا ہے یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء
للناس و انزلنا من السماء ماء مبارکا یعنے نکلتی ہے شہد کی مکہی سے ایک
شراب یعنے پینے کی چیز کہ جسکے رنگ مختلف ہین اُسمین شفا ہے واسطے لوگون کے
اور اُتارا آسمان سے مبارک پانی پس جب شفاء و برکت دونو ایک جگہہ جمع
ہو جائین تو ساری خیریت ہے بہائیو اسکو لو۔

Marfat.com

اٹھائیسوین ماہ ذیقعدہ بدہ کے دن اشراق کے بعد

فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا شیخ زادۂ معظم حدود بخارا سے
خدمت مین پہونچے شرف پائبوسی حاصل کیا اُنکی تعظیم و تکریم فرمائی اونکو بغل مین
یا تیس اور چند نفر برابر تہے خاص شیخ زادے سے پوچہا کہ کس مصلحت کے واسطے
اس طرف قدم مبارک لائے ہو اُنہون نے عرض کیا کہ خاص خدمت مین
مخدوم کے آیا ہون تاکہ شرف پائبوسی حاصل کرون اور تربیت پاؤن فرمایا
مبارک ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ اول تم شیخ الاسلام کے پاس اُترو وہ مخدوم زادے
ہین اور جملہ مشائخ کے سردار ہین یہ بات مین ادب کی جہت سے کہتا ہون نہ اسلئے
کہ مین تمکو اپنے پاس سے ہنکالتا ہون جہان تمہارا انشراح خاطر ہو وہین نزول
فرماؤ اُنہون نے عرض کیا کہ مین تو اسی جگہہ زیر قدم مخدوم کے اُترونگا پس
حسن خادم سے فرمایا کہ کچہہ وجہ کرو اور اُنکو دو ہم تو روزہ دار ہین -

ایضا دعاؤنکا ذکر نکلا

فرمایا دعا مستجاب ہے یعنے دعا قبول ہوتی ہے اللہ تعالی کا قول پاک ہے قال
ربکم ادعونی استجب لکم یعنے فرمایا تمہارے رب نے کہ تم مجکو پکارو یعنی دعا
کرو مین تمہاری دعا کو قبول کرونگا لیکن دنیا مین تعجیل نہین ہوتی ہے
ایک بہید ہے اگر آدمی سالک ہے تو دعا حاجت دنیا و عقبی کی دنیا مین اور دین

Marfat.com

بین بھی مزید ترقی درجات ہوتی ہے اور یہ اوسکی خیریت ہے اور اگر عامی آدمی
ہے تو ذخیرہ کرتا ہے اُسکو آخرت مین دینگے قیامت کے دن یاد کرینگے اور
کہینگے کہ فلان فلان کی بیٹی یہ تیری دعا ہے کہ تو نے دنیا مین کی تھی ہم اوسکو
قبول کر چکے تھے اب تو لے یہان باقی ہے اور وہان قبل ہو جاتی اللہ تعالے کا
قول ہے ادعونی استجب لکم یہ امر ہے واللام یدل علی الوجوب یعنے لام
وجوب پر دلالت کرتا ہے پس دعا واجب ہے استجب جزا ہے امر ادعونی کی
یعنی تمہارے طرف سے تو دعا ہے اور ہماری طرف سے قبولیت پھر اس فقیر
سے فرمایا فرزند من بگیرید **ایضا** اسی درمیان مین چند درویش ہوے
قدمبوسی کی بیعت کا التماس کیا فرمایا کون خاندان مین انہون نے عرض کیا
کہ **سیدی احمد کبیر** کی خاندان مین فرمایا کہ دعاگو نے اُنکا خرقہ پہنا ہے او
پہنانے کی اجازت بھی رکھتا ہے اور جس شخص سے کہ مین نے خرقہ پہنا ہے و
مرد صوفی تھا بطریق سنت کپڑے پہنتا تھا اور عرب کا تھا عرب کی رسم ہے کہ بڑے
بزرگ کو کہتے ہین اور فرمایا کہ سیدی احمد بھی صوفی تھے مولہ نہ تھے ہم نہین جانتے
ہین بعض لوگون نے کہان سے لیا ہے کہ سر کو مندکرتے ہین یعنے سر کو مندے
کی طرح بناتے ہین یہ غیر مشروع ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر
اُنکی جنابت ویسے ہی جنابت رہتی ہے اور ہمارے قول پر پاک ہو جاتی ہے
جبکہ بالونکی جڑین تر ہو جائین لیکن ایک شخص سیدی احمد کبیر کے پوتون سے

Marfat.com

مجذوب دیوانہ تہا اپنی خبر نہین رکہتا تہا اُسکا نام بہی دادا کا نام سیدی احمد کبیر تہا
اُسکے سر کے بال نمد ہوگئے تہے چونکہ وہ خود سے بیخبر تہا تو سر کون دہوئے
کنگہی کون کرے سر کون منڈائے وہ لوگ اُسکی پیروی کرتے ہین وہ تو دیوانہ
تہا یہ لوگ ہوشیار ہین وہ اپنے اختیار سے سر کو نمد نہین رکہتا تہا المجانین
والصغائر لا یخاطبون بالمخاطبات یعنے الاوامر و النواہی لا نہم لا عقول
لہم والخطاب بالاوامر و النواہی انما ہو للعقلاء یعنے دیوانے اور بچے
مخاطب بخطاب نہین ہین اسلئے کہ خطاب اوامر و نواہی کا خاص واسطے
عاقلون کے ہے اس بات کو تو تمکو چاہیئے کہ دیوانے کا اتباع نہ کرو وہ تو
دیوانہ تہا سنت کی پیرو ہونا چاہیئے اور ان درویشون سے فرمایا کہ تمکو چاہیئے
کہ تم شریعت کا علم پڑہو اور سنت پر رہو اور بدعت سے بچو اور دعاگو کی وصیت
کو نگاہ رکہو پہر توبہ کی تلقین کی اور خرقہ پہنایا **ایضا** اس فقیر سے فرمایا کہ
فرزند من سبق پڑہو ترتیب اسمین تہی ینبغی للسالک ان یکون عالی الہمم
ولا ینظر بالمکاشفات اذا کشف علیہ من عالم الملکوت السماویۃ
وامثالہ ولا یلتفت لان مقصود السالک ومطلوبہ ہو اللہ تعالی
لقولہ علیہ السلام ان اللہ یحب معالی الہمم وکان السلف مشغولین
باللہ لا لاجل المکاشفۃ وکانوا صادقین فی طلبہ وبطفیل صدقہم
کوشف لہم اذا زکت نفوسہم وصفت قلوبہم مثل المرآۃ من الصداء

Marfat.com

یعنے سالک کو چاہیئے کہ عالی ہمت ہو مکاشفات کی طرف نظر نہ کرے جبکہ اوسپر
کشف کیا جائے جیسے کشف قبور و کشف ملکوت آسمان و کشف
ارواح اور مانند اسکے اُنپر کچھہ التفات نہ کرے اسلیئے کہ اُسکا مطلوب و مقصود
حق تعالی ہے جب وہ انمین رہیگا تو وصال کو کب پہونچیگا حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی عالی ہمتون کو دوست رکھتا ہے کہ سوا اُسکے
دوسرے کی طرف ملتفت نہین ہوتے ہین اور درویش سلف کے رضی اللہ
عنہم خدا کے واسطے مشغول ہوئے ہین نہ واسطے مکاشفہ کے اور اُسکے طلب
مین صادق ہوئے ہین اسکے طفیل مین وہ سب اونکو حاصل ہوتا تھا جبکہ
اُنکے نفوس نے تزکیہ پایا اور اُنکے دل مثل آئینے کے زنگ سے صاف پاک ہوگئے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک ولی عورت سندھ سے اُحمد
مین دعاگو کے پاس واسطے زیارت کے آتے روتے اور کہتے تھے زبان سندھ
مین کہ تو مجھے یہ تماشا کیا دکھاتا ہے مین کیا کرون گی مین تو تیری شیفتہ ہون
زہے عالی ہمت اور یہ بیت پڑھی ؎ مرا ہمتے پس بلند روزی کن ز کہ ہمین
من از تو ترا خواہم ؎ جیسے اصحاب صفہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُنکے ساتھ
مصابرت کرنے کا حکم فرمایا ہے واصبر نفسك مع الذین یدعون ربھم
بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ یعنے تو روک اپنی جان کو ہمراہ اُن لوگونکے
کہ جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح و شام چاہتے ہین اُسکی ذات کو نہ واسطے

Marfat.com

طمع جنت کے اور نہ واسطے خوف دوزخ کے اُسی کی ذات کے واسطے اُسکے
طاعت کرتے ہین ؎ چون گلشن بہشت نیاید بچشم شان ۔ ز کے سرد روان
گلخن دنیا در آورند ۔ فرمایا ینبغی للمحب ان یراعی مخاطباتِ محبوبہ ای
الاوامر والنواھی ولا یقصر فیھا بنوع ما وان ادعی المحبۃ ولم یحافظ
مخاطبات محبوبہ لایکون محافظ یعنے محب کو چاہیئے کہ اپنی محبوب کی مخاطبات
یعنے اوامر و نواہی کو نگاہ رکھے اُنکی مراعات فرمائے اونکو بجا لائے کسی نوع کا
اُنمین قصور و فتور نہ کرے اور اگر محبت کا مدعی ہو اور اپنے محبوب کی مخاطبات
کو بجا نہ لائے اُنکی محافظت نہ کرے تو وہ اپنے دعوے مین جھوٹا ہے کبھی
محب نہ ہوگا مناسب اسکے حکایت فرمائی کہ تو نہین دیکھتا ہے کہ اگر کوئی کسی
معشوقہ کا عاشق ہوجاے تو جو کچھہ معشوقہ کہے وہی کرے اگر وہ اُسکی کہے کو
نہ سُنے گا تو معاملہ قطع ہوجائیگا اور اگر وہ معشوقہ کنارہ کریگی خصوصا باریتعالے
کا محب و دوست کہ جسکی عبادت ہمپر واجب ہے اگر ہم نہ کرین
تو لائق عقوبت کے ہوجائین وہ تو ہمارا خداوند ہے اور ہم اُسکے گندے
بندے ہین قولہ تعالی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اے
لیطیعونی حذف الیاء لدلالۃ الکسر علی حذفھا مثل یارب یا قوم
کان فی الاصل یاربی ویاقومی ومثل ھذا کثیر فی کلام العرب ۔ یعنی
نہین پیدا کیا مین نے جن و انس کو مگر اسلئے کہ وہ میری طاعت و فرمانبرداری

Marfat.com

وعبادت وبندگی کرین اُسنے ہمکو اپنے کرم سے دوست کیا ورنہ ہم کیا اوسکے
لائق ہین ان اولیاؤہ الا المتقون آن نافیۃ بمعنی ما النافیۃ بدلالۃ استثناء
اِلاّ یعنے اُسکے دوست نہین ہین مگر متقی پرہیزگار لوگ فرمایا کہ ایک مخاطبات
سے یہ ہے قولہ تعالی اطیعوا اللہ بالفرائض والواجبات واطیعوا الرسول
بالسنن والمستحبات واطیعوا اولی الامر بالشرائع والمعاملات حتی
لوامر اولوالامر غیر مشروع لا یطاع وفی التفسیر فی اولی الامر قولان
فی قولٍ الفقہاءُ وفی قولٍ الولاۃُ حتی ان من لا یطیع اللہ ولا یطیع رسولہ
لا یقبل منہ طاعۃ ولا یطیع الرسول ولا یطیع اولی الامر علی وفق الشرائع
لا یقبل منہ طاعۃُ اللہ وطاعۃ رسولہ پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من
یہ تقریر غریب ہے اسکو لو یعنے تم اطاعت وفرمانبرداری کرو اللہ کی فرائض
وواجبات مین اور تخلق باخلاق مین یعنے اللہ سبحانہ کے اخلاق وعادات
کو اختیار کرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے تخلقوا
باخلاق اللہ یعنے تم اللہ تعالی کے اخلاق وعادات کی عادت کرو اور اطاعت
کرو رسول کی سُنن ومستحبات مین موافق اُنکے پیروی کے گفتار وکردار ورفتار
مین اللہ سبحانہ فرماتا ہے وما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا
یعنے جو کچھہ کہ بجا لایا رسولؐ تم اُسکو لو اور جس چیز سے وہ باز رہا اور باز رکھا تم
اُس سے باز رہو اور باز رکھو قول ہے اللہ پاک کا والنجم اذا ھوٰی ما ضل

اطاعت خدا ورسول ورولاۃ

Marfat.com

صاحبکم وماغویٰ وما ینطق عن الھویٰ ان ھوالا وحی یوحیٰ علمہ
شدید القوی ای ورب النجم یعنے قسم ہے خداوند ہر ستارے کی کہ اے
یاران محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے راہ نہین ہے یار تمہارا یعنے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور وہ بات نہین کرتا ہے اپنی ہوا سے نہین ہے وہ مگر وحی جو وحی
کیجاتی ہے تعلیم کیا اُسکو سخت قوت والے نے اور اطاعت کرو اولی الامر
کی موافق شریعت و معاملت کے یہانتک کہ اگر اولوالامر غیر مشروع حکم فرمائے
تو اُسکو نہ کرین اگر کرینگے تو لائق عقوبت کے ہونگے اسلئے کہ اولوالامر معصوم
نہین ہے اور پیغمبر معصوم تہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہانتک کہ اگر کوئی شخص
خلق کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور رسول کی اطاعت نہ کرے تو اُسکی
وہ طاعت قبول نہین ہے اور اگر ایک شخص خدا کی اطاعت کرے اور رسول
کی اطاعت کرے اور اولوالامر کی اطاعت نکرے تو وہ سب اُس سے قبول
نہو فائدہ عطف قرینہ کا یہ ہے کہ عطف معنی مین مثل معطوف علیہ کے ہے سب کے
مطیع ہونا چاہیئے کیونکہ اس ساری طاعت مین خدا کی اطاعت ہے کیونکہ
اُسی کا فرمودہ ہے کتاب تفسیر مین ہے کہ مفسرین نے اولوالامر مین دو
قول کہے ہین ایک قول یہ ہے کہ فقہا مراد ہین یعنے علماے فقیہ دوسرا
قول یہ ہے کہ ولاۃ مراد ہین یعنی والی حاکم لوگ اور ایک قول مین فقہا بھی
ہین اور ولاۃ بھی وقال بعضھم من امر بالمعروف ونھی عن المنکر

Marfat.com

فھو اولوالامر یعنے بعض نے کہا کہ جو شخص نیک بات کا حکم کرے اور بُری بات سے منع فرمائے تو وہ اولوالامر ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جس زمانے مین دعاگو مکۂ مبارک سے شیراز مین پہونچا تو ہر آدمی دعاگو کے پاس سبق پڑہتا تہا بات اولوالامر مین پہونچی یہ وجوہات بادشاہ شیراز کو پہونچائین کہ سید جلال الدین مکی سے لوٹا ہے اور یہ وجوہات تقریر کرتا ہے بادشاہ واسطے زیارت دعاگو کے آیا دو طشت چاندی کے فتوح لایا ایک طشت تو تنکہای زر سے اور دوسرا تنکہاے نقرہ سے بہرا ہوا تہا اور کہا کہ بیت المال سے تمہارا حق ہے قبول فرماؤ معذرت کی تو مین نے قبول کرلیا پہر اُس بادشاہ نے کہا یہ تقریرات وجوہات جو مین نے تمسے سنین کسی وقت ہرگز سنے نہین سُنی تہین غریب ہین دعاگو نے کہا یہ وجوہات جو مین نے تقریر کئے انکو مین نے مکۂ مبارک مین مفسرین و فقہاء و مشائخ سے سُنا ہے پہر وہ بادشاہ لوٹ گیا مین نے اوسکی تعظیم و تکریم کی اُس دن خادم دعاگو کا برادر اودری تہا سید شمس الدین خوش ہوتے ہوئے اُٹہے کہ اُن تنکون کو جمع کرین اتنے مین انہین سید شمس الدین مسعود کے والد سید حمید الدین آئے اور دعاگو سے کہا کہ ایک سید ہے اُسنے کہا کہ مجہپر چار سو تنکہ کا قرض ہے چار سو تنکہ تو اُسکو دیے باقی کو خود لے گئے اور دعاگو سے کہا کہ تمکو بہت فتوح پہونچے گی واقع مین اُس برادر بزرگوار کی برکت ویسی ہی ہے کہ ابتک بہت فتوحات پہونچتی ہے

Marfat.com

ہاتھ باندھنا نماز مین سنت ہے بالاتفاق فرائض مین بھی بعض کے نزدیک

ایضا اس فقیر سے فرمایا فرزند من سبق پڑھ ترتیب اسمین تھی ینبغی للسالک ان یصلی الصلوات الخمس اجماعا واتفاقا فی الفرائض یعنے سالک کو چاہیئے کہ پنجون نمازین فرائض مین باتفاق واجماع پڑھے یعنی ایسی نماز پڑھے کہ چارون مذاہب کے فرائض اُسمین متفق ہوجائین یہانتک کہ اگر کوئی شخص دوسرے مذہب کی رعایت سنت برعایت سنت اپنے مذہب کے ترک کردے تو روا ہے جیسے کہ نزدیک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ارسال یدین یعنے ہاتھہ چھوڑنا نمازمین سنت ہے اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے برسرزانو اُٹھین فرمایا فتاوی کامل مین مسطور ہے یجوز فی العبادات ان یعمل فی مذھب غیرہ حتے یصیر اتفاقا وفی المعاملات لایجوز الا فی مذھبہ یعنی عبادات مین جائز ہے کہ اپنے غیر کے مذہب مین عمل کرے تاکہ اتفاق ہوجاے اور معاملات مین روا نہین ہے کہ دوسرے کے مذہب مین عمل کرے مگر اپنے مذہب مین یہ نظم کتاب متفق کی پڑھی ؎ وکل ما وجوبہ مختلف ۔ فعلہ اولی ولا یُخَلَّف ۔ کی یخرج المرء بلا ارتیاب ۔ عن عہدۃ التکلیف الا بہ یعنے عبادت مین روا ہے کہ اختلاف کو اتفاق کرلے تو نہین دیکھتا ہے کہ دعا گو اسی جہت سے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتا ہے اور فرمایا کہ عوارف مین ایک دعا درمیان فاتحہ اور ضم سورت کے مروی ہے اُسکو اتنی دیر مین پڑھین کہ فاتحہ پڑھ سکین کیونکہ قرآن کا سُننا واجب ہے امام اگرچہ رکوع مین چلا جاتا ہے مین جب تک فاتحہ کو تمام نہین پڑھ لیتا ہون تب تک رکوع نہین کرتا ہون یہ مسعود درویش دیوانہ ہے وہ نہین

Marfat.com

جانتا ہے سمجھتا ہے کہ دعا گو کو امام کے حال کی خبر نہین ہے تکبیر باواز بلند کہتا ہے
تاکہ مین سن لون تو رکوع کرون اسکو اس حال کی خبر نہین ہے کہ جب تک مین فاتحہ
پوری نہین پڑھ لیتا ہون رکوع نہین کرتا ہون جسوقت لوگ نماز سے فارغ ہو جاتے
ہین اسوقت مسعود دیوانہ کہتا ہے کہ اسکی کیا عقل ہے دعوی تو شیخی کا کرتا ہے اور
اتنی غفلت وہ بیچارہ نہین جانتا ہے اور تبسم کرتے تھے فرمایا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
کے قول پر پوری سورت مع سورۂ فاتحہ کے نماز مین فرض ہے اور اس حدیث صحاح
سے تمسک کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لاصلوۃ الا
بفاتحۃ الکتاب وضم سورۃ معھا یعنے نماز نہین ہے مگر ساتھ فاتحہ کے اور
ملانے ایک سورت کے ساتھ اسکے وقاگرنے امام کو حکم دیا ہے کہ نماز مین سورت
مع فاتحہ کے پڑھے تاکہ جواز نماز کا باتفاق ہو جائے اور ہمارے نزدیک اولی یہ ہے
کہ سورت کو فاتحہ کے ساتھ ملانا کتب فقہ مین ہے ویقرأ الفاتحۃ ویضم سورۃ
مع الفاتحۃ او ثلاث آیات من ای سورۃ شاء والاول اولی لان ثلاث
آیات ملحق بضم سورۃ ومعطوف علیہ وقال الشافعی فاتحۃ الکتاب
فی الصلوۃ فرض للمقتدی والمقتدی وفی روایۃ عندنا قراءۃ الفاتحۃ
خلف الامام مستحق کما قال فی المتفق ؎ وکل ما وجوبہ مختلف ؛ ففعلہ
اولی ولا یُخَلَّفُ یعنے سورۂ فاتحہ پڑھی جاے اور ایک سورت فاتحہ کے ساتھ ملائی جاے
یا تین آیتین جب سورت سے ہا ہے اور قول اول اولی ہے اسلئے کہ تین آیتین

Marfat.com

ملحق ہین سانہ ملانے سورت کے اور معطوف ہین اُسپر آمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایاکہ فاتحۃ الکتاب نمازمین فرض ہے امام ومقتدی دونونپر اور ایک روایت مین
نزدیک ہمارے پڑہنا فاتحہ کا پیچھے امام کے لائق ہے جیسا کہ متفق مین کہا ہے ہروہ
چیزکہ اُسکا وجوب مختلف فیہ ہے پس کرنا اُسکا بہتر ہے یعنے جو فعل کہ عبادت مین مختلف فیہ
ہے تو اُسکا بجالانا اولی ہے یہ ہی چاہیئے کہ اتفاق اوقات کو نگاہ رکہے پہر روی مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن ان فائدون کو لو اور چاہیئے کہ ہر چارون مذہب
پر باتفاق عمل کرو دعا گو ہی اتفاق کی رعایت کرتا ہے کہ ان یقبل تطوع مالم
تکن فرائضہ اتفاقا یعنے لوگونکے نوافل کیونکر قبول ہون جبتک کہ اُنکے فرائض کا
جواز باتفاق نہو نمازی جسوقت نماز کا وقت آتا ہے تو ہزار کام چہوڑتا ہے احتیاط
سے استنجا کرتا ہے احتیاط سے وضو کرتا ہے پس نماز بہی ایسی ادا کرے کہ جیسا کہ
اُسکو حکم دیا ہے **ایضا** رسالہ مکیہ کے بیچ مین گونگا **بتقلیل طعام** نے بہی
ینبغی للسالک تقلیل الطعام یعنے سالک کو کہانا کم کہانا چاہیئے فرمایا کہ اس
تقلیل سے وسط مراد ہے یعنے نہ زیادہ کہائے نہ کم اوسط درجہ کا کہانا چاہیئے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے خیر الامور اوساطہا یعنے بہتر کام درمیانہ
میانہ کام ہین تو نہایت تہوڑا کہائے نہایت کہانے سے تو کہانا کہانا کم ہوجائیگا
عبادت نہ کرسکے گا پس حرج کریگا اور اگر بہت کہائیگا تو بہی گران ہوجائیگا
سستی لائیگا آسودگی ہوگی عبادت مین [illegible]

Marfat.com

کلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین یعنے تم کہاؤ اور پیو اور اسراف
مت کرو بیشک اللہ نہین چاہتا ہے اسراف کرنیوالونکو یعنی کہانے پینے مین حد سے
مت بڑہ جاؤ اسمین کئی قول ہین ایک یہ ہے کہ ایسا نہ کہائے کہ ڈکار آئے دوسرا
یہ ہے کہ اگر تین روٹی کی اشتہا ہے تو دو کہائے تیسرا یہ ہے کہ ایسا نہ کہائے کہ کاہلی
لائے اور پُری لائے اوسط درجہ کہائے اسلیئے کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام ان الحکمۃ لفی قلب جائع ولو کان کافرا لاسیما اھل الایمان یعنے
بیشک حکمت ہر آینہ بہوکے دل مین ہے اگرچہ وہ کافر ہو خاصکر ایمان والے یعنی ایمان دار
لوگ جنکے دل گرسنہ رہتے ہین اُنمین تو حکمت بالخصوص ہوگی فرمایا سالک کو چاہیے
کہ اکثر احوال مین روزہ دار رہے کیونکہ روزے کی فضیلت حدیث صحاح مین ہے
قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الصوم لی وانا اجزی بہ یعنے حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ سے حکایت فرماتے ہین کہ بیشک روزہ واسطے میرے
ہے اور مین ہی اُسکی جزا دونگا حضرت مخدوم دوزانو بیٹہے جسوقت حدیث شریف
اور کلمات قدسیہ آتے ہین تو اُسطرف محدث دوزانو باادب بیٹہتے ہین اور یارونسے کہتے
ہین ارکضوا رکابکم تعظیما لکلمات القدسیۃ لانہا حکایۃ عن اللہ تعالیٰ یعنی
تم اپنے گہٹنونکو نیچا کرکے بیٹہو واسطے تعظیم کلمات قدسیہ کے اسلیئے کہ وہ حکایت ہے طرف سے
اللہ تعالیٰ کے صدود ولیست نفر طالب العلم اُستاد کے پیچہے باادب بیٹہتے ہین اور سر
جہکاتے ہین دعاگو بہی اُنکا طریقہ نگاہ رکہتا ہے دعاگو نے اُسطرف محدثون سے اس

Marfat.com

حدیث شریف کے معنی سُنے ہین کہ اللہ تعالی نے کہا روزہ خاص واسطے میرے ہے
اور خاصہ میرا ہے لام تخصیص کا ہے اور مین اُسکی جزا ہون یعنی ذات میری نہ جنت
وغیرہ اور اگر یہ معنی کہین کہ مین جزا دونگا تو ساری اعمال کی وہی جزا دیگا یہ تخصیص
کیون ہے پس روی مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا یہ معنی
لوکیونکہ اُسطرف محدث کہتے ہین والمعنی ھذا فی الحدیث لاغیر یعنے معنی یہی
ہین حدیث مین نہ غیر اسکے اور جو کچھہ محدث کہتے ہین اُسکا اثبات کرتے ہین کیونکہ محدث
عن عن کرکے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اسناد کرکے کہتے ہین فرمایا اسی جہت سے
کہ روٹی کہانا میری صفت نہین ہے جبکہ کم خوار ہو جائیگا تو کم خوار ہوگا اور میری صفت
لیگا تخلقوا باخلاق اللہ اور حدیث صحاح کو لو اجیعوا بطونکم واظمئو ا
اکبادکم وعاروا اجسادکم لعل قلوبکم تری ربکم عیانا فرمایا مین محدثون سے
سماع رکھتا ہون عیانا ای دنیا یعنے القلب یعنے دنیا ہی مین خدای تعالی کی
ذات کو دل کی آنکھہ سے دیکھیگا ایک عزیز نے یارون مین سے پوچھا عین ذات
دیکھتا ہے تبسم کیا واللہ عین ذات کو دیکھتا ہے جیسا کہ مین نے حدیث صحاح مین کہا
اور یہ تو سنت وجماعت کا مذہب ہے کہ الرؤیۃ بعین القلب حق ای ثابت یعنی
اللہ تعالی کو دل کی آنکھہ سے دیکھنا ثابت ہے بعد اسکے فرمایا کہ بالکل ترک طعام
نکرے اسلئے کہ ترقی سے وقوف ہو جائیگا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ شیخ عماد الدولہ کا ایک مرید تہا چار برس اُسنے کچھہ نکہایا اُسکے پیر شیخ عماد الدولہ کو

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الابطان جوع النبوۃ

Marfat.com

اُسکی خبر پہونچی اُنہون نے کہا کہ وہ بیچارہ کیا کریگا ترقی سے رہ گیا لیکن لوح محفوظ
مین لکھا ہوا تہا کہ چار برس اُسکو ترقی سے وقوف ہو جائیگا بعد چوتھے برس کے
پھر اُسکو بلائیگا اور کہانا کہلائیگا جسوقت اُسنے کہانا کہالیا تو اُسی دم ترقی کا حکم ہوا
ایک یار نے یارون مین سے پوچہا کہ روٹی نہ کہانا تو فرشتون کی صفت ہے جواب
فرمایا کہ اس مرتبے سے ایک اور عالی مرتبہ ہے وہی جو مین نے کہا تم اُسکو لو اپنا
اندازہ دیکھو مثلاً اگر چار روٹیان کہاتا ہے تو دو کہائے اگر ایک کہائیگا اور حرج
ہوگا تو ضعیف ہو جائیگا کام سے رہ جائیگا مگر وہ آدمی کہ اُسکو اللہ تعالی کی طرف سے
قوت ہوگی تو اُسکو اتنا کہانا ضعف نہ لائیگا آج کی رات مین نے سحری مین چند لقمے
زیادہ کہائے اس جہت سے کہ افطار کے وقت مین نے تہوڑا کہایا تہا تاکہ موازنہ ہو جائے
جبر نقصان ہو گیا اور یہی چاہئے کہ رسوم مین اُسکو زیان نہو بلکہ ساری عبادات
وطاعات مین اخلاص واجب ہے کیونکہ عبادت بمنزلہ درخت کے اور اخلاص بمنزلہ
ثمر کے ہے ورنہ درخت بے ثمر ہوگا اللہ سبحانہ کا فرمان ہے اعبدوا اللہ مخلصین
لہ الدین اخلاص مین عجب نہین ہوتا ہے وانچہ بدین مانند کہ پندارد من چنین مخلصم
اخلاص می ورزم تا مبطل عمل نیفتد سب حال مین سب طاعتون مین توفیق من اللہ
چاہئے کیونکہ اگر توفیق نہوتی تو بندے سے کچہہ نہ بنتا پہر روی مبارک طرف اس
فقیر کے اور یاران عالی کے لائے فرمایا بگیرید۔

ایضاً بعد ظہر کی نماز کے بدھ کے دن اٹہائیسوین ماہ ذیقعدہ

Marfat.com

کو یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر ہتا اور یاران عالی بہی
سر مبارک پر پگڑی نہ تہی ٹوپی پہنے ہوئے تہے خلوت کا وقت تہا ہم چند یار خلوتی
تہے روے سبارک ہمپر لائے فرمایا بہائیو سنو کیا بہید ہے تم جانتے ہو کہ مین نے
پگڑی دور کردی ہے اسکا کیا سبب ہے ہمنے التماس کیا کہ آپ ہی فرمائین فرمایا کہ
ایک غریب اپنے لڑکے کو مکتب مین بٹہانا تہا شروع کرنیکو میرے پاس لایا مینے تختی پر الف با
لکہدیا اور تعلیم کردی حاضرین مجلس مین سے ایک شخص نے یون کہنا شروع کیا کہ فلانہ ملک
منتجب پسر بہلو خانجہان جسکے سو نفر داخل ہین یعنی سو آدمی اُسکے متعلق ہین وہ شخص
کپڑے لایا تہا اسپر فرمایا کہ ہان مینے اُن کپڑون مین سے پگڑی باندہی تو یہ آواز
سُنی کہ ہذا حرام القی من راسک یعنے یہ حرام ہے اسکو سر سے دور کر ڈال مینے
دور کر ڈالا اس سے پہلے جس شخص کی پگڑی تہی وہ بیگیا بکتہ کے واسطے لایا تہا مین
اسی سبب سے بغیر پگڑی کے رہ گیا اور فرمایا کہ کپڑے مین ایسا حرام ہے یا وہ حرام
سے ہووے یا کہانے مین ایسا حرام ہے جو اسے تو اُس کا کوئی عمل قبول
نہوگا کیونکہ قبولیت کے واسطے تقوی شرط ہے و شرائط التقوی خطابی قولہ تعالے
انما یتقبل اللہ من المتقین ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے اللہ تعالی متقین
پڑہی ہین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اللہ قبول نہین کرتا ہے مگر متقی پرہیزگار لوگون سے
کلمہ انما حصر کے واسطے ہے منجملہ یاران عالی کے ایک یار نے پوچہا کہ یہ آیہ شریفہ
اللہ کی طرف سے ہے جواب فرمایا کہ ہان اللہ و رسول سے ہین اگر میرے واسطے ہوتے

Marfat.com

آواز نکلے تو بواسطہ بخلق صوت ہوگی اور اگر دائین بائین جانب سے نکلے تو اسطرح کہا ہے کہ وہ شخص جس پیر کے نزدیک تعلق پوندر کہتا ہے یہ آواز اُس سے نکلتی ہے اور اگر آواز قریب سے نکلتی ہے تو اللہ کے طرف سے ہے قولہ تعالی ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے ہم نزدیک تر ہین طرف جان بندے کے رگ جان بندے سے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ من اللہ ہے خلق صوت ہوجاتا ہے اکثر لوگ یہی اسپر ہین کہ خلق اللہ صوتا یعنے اللہ پاک ایک آواز پیدا کر دیتا ہے **پھر پوچھا** کہ جو کلام کہ ذات کے ساتہ قائم ہے اُسکے ساتہہ بہی کسی سے باتین کرتا ہے **جواب** فرمایا کہ خدا یتعالی حروف و اصوات سے منزہ ہے خلق صوت ہوجاتا ہے **پوچھا** کہ حضرت موسی علیہ السلام سے جو کلام کیا وکلم اللہ موسی تکلیما تو اُسوقت ایک بات کی خلق صوت کر دیا اُسی جگہہ ہمنے یہ بہی التماس کیا کہ مخدوم اُس آواز کو سنتے ہین **جواب** فرمایا من اللہ تعالی بواسطہ **پوچھا** یہ کیونکر معلوم ہو کہ آواز اللہ کی طرف سے ایسی ہوتی ہے اور اُسکے غیر سے ایسی **جواب** فرمایا کہ جس شخص کا دل روشن ہے وہ معلوم کرلیتا ہے اس کام کو بزرگ لوگ جانتے ہین لیکن فرق یہ ہے کہ آواز من اللہ خیرات مین ہوتی ہے اگرچہ ظاہر مین شر معلوم ہو کیونکہ حضرت موسیٰؑ نے منع کیا اور واقعہ مین وہ کام خیر تہا جبکہ بیان کر دیا یعنے حضرت خضرؑ نے قولہ تعالی وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لاتعلمون

الیضاً رسالۂ مکیہ کا سبق فرما رہے تہے ذکر اس بات مین تہا کہ ینبغی للمرید

Marfat.com

ان یعتقد علی شیخه ولا یعلم ان له موصلا الی الله غیره یعنے مرید کو چاہیئے کہ اپنے شیخ پر
اعتقاد رکھے اور غیر پیر کو موصل الی اللہ اپنا نہ جانے اگر اپنے پیر کے سوا اور کوئی اُسکا موصل
ہو جاوے تو بھی اسکو اپنے پیر کے برکت سے جانے اور اُسی کو پیر و مرشد سمجھے اُسکا منکر
نہو جائے اگرچہ مرشد بہت ہون اُنکو بھی مرشد جانے اور اگر مرید معتقد اپنے پیر کو
خواب مین دیکھے تو کوئی شیطان نہو گا اور اگر برعکس ہو گا تو ہو سکتا ہے کہ کوئی شیطان
ہو اصحاب خلوت مین سے ایک یار نے پوچھا کہ اگر **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو خواب مین دیکھے** تو کوئی شیطان نہو گا جواب فرمایا آرے یعنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا برحق ہے اس باب مین حدیث صحاح وارد ہوئی ہے
قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ فَانَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّل
بصورتی والمراد من الحق ضد الباطل یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو کوئی مجھکو خواب مین دیکھے پس تحقیق اُسنے مجھے سچ دیکھا ہے کیونکہ بیشک شیطان
میری مثل و صورت نہین ہو سکتا ہے کلمۂ قد واسطے تحقیق کے ہے لیکن مین نے اُسطرف
کے محدثون سے سُنا ہے ہندوستان مین کبھی نہ سُنا تھا کہ شیطان اور صورت ہو سکتا
ہے اور کہے کہ مین پیغمبر ہون لیکن مثل حلیۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہرگز نہین
ہو سکتا ہے اسلئے واجب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیۂ مبارک کو حفظ
رکھے یاد کر لے تاکہ سچ جھوٹ معلوم ہو جاے اگر حلیۂ مبارک سے ایک بات بھی نہو گی تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہونگی کیونکہ شیطان قدیم راہزن ہے پھر اس فقیر سے

فائدہ در رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خواب

Marfat.com

اور یاران دیگر سے فرمایا بہائیو جو مین نے بیان کیا اُسکو لو نادر بات ہے اسی درمیان
مین فرمایا کہ شیخ مدینہ **عبداللہ مطری** نے اپنے بہائی کو اور شیخ **عبداللہ یافعی**
رحمہما اللہ تعالی نے اپنے فرزند کو وقت انتقال کے یہ وصیت کی کہ ہمنے تمہاری پوری
تربیت نہین کی ہے تمکو چاہیئے کہ تم دمشق مین شیخ **قطب الدین** مصنف رسالہ
مکیہ کے پاس جاؤ وہ تمہاری تربیت کرینگے یہ شخص ایک مرشد عظیم ہے ایک برس ہو
کہ اُنہون نے بہی انتقال کیا یہ رسالہ پورا دعاگو کے پاس بہیجا قدس اللہ سرارہم رسالہ مکیہ
اسلیئے کہتے ہین کہ مکہ مکرمہ مین اُسکی تصنیف شروع کی تہی کچہہ باقی رہگیا تہا جب دمشق
مین گئے تو وہان تمام کیا پہر روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق
پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی کہ حدیث صحاح ہے عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من صَوْتٍ اَحَبَّ
الی اللہ من صَوْتِ عبدٍ مُذْنِبٍ تائبٍ اِذا قال یا ربِّ یقول من فوق عرشہ لبیک
عبدی سَلْ تُعْطَ انت عبدی کبعض ملائکتے انا عن یمینک وعن شمالک ومن
فوقک ومن تحتک سل تُعْطَ اُشہِدُکم یا ملائکتی اَنّی قد غفرت لہ فرمایا کہ ما نفی کا
ہے من زائدہ ما اسم وخبر چاہتا ہے اپنے اسم کو رفع خبر کو نصب دیتا ہے صوت اسم ہے
ما کا اسم خبر ہے ما کی تقدیر یہ ہے ای ما صوتٌ اَحَبَّ یعنے نہین ہے کوئی آواز دوست تر
طرف اللہ کے بندۂ گنہگار تائب کی آواز سے تائب یعنی گناہ سے رجوع کرنیوالا جبکہ وہ
کہتا ہے یارب یعنی ای میرے خداوند و پروردگار اللہ تعالی اپنے عرش کے اوپر سے

Marfat.com

رماتا ہے اور وہ مکان وجہات سے منزہ ہے کہتا ہے لبیک عبدی یعنے مین تیرے جواب
ے واسطے کھڑا ہون اے میرے بندے خلق صوت ہوجاتا ہے تو مانگ تو کیا مانگتا ہے
لہ دیا جائے تو میرا بندہ ہے مثل بعض فرشتون میرے کے ایک یار نے پوچھا کہ اس سے
ائکہ مقربین مراد ہین یا عوام جواب فرمایا کہ مقرب فرشتے مراد ہین کبعض ملائکتی
رمایا لان المحبوب ھو المقرب یعنے اللہ عزوجل نے دوست محبوب کہا اور محبوب مقرب فرمایا
ہی وہ مقرب فرشتون سے ہوگا تو نہین دیکھتا ہے کہ جس شخص کی آواز احب و دوست تر
وتی ہے وہ محبوب ہوتا ہے وھذا یوافق قولہ تعالی فی التنزیل ان اللہ یحب التوابین
یحب المتطھرین یعنے یہ بات موافق قرآن مجید کی ہے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے
ن لوگونکو جو کہ گناہ سے پہرتے ہین اور پاک لوگونکو جو کہ اصلا گناہ پر قادر نہین ہوتے
ین اس فقیر نے پوچھا کہ انا عن یمینک وعن شمالک ومن فوقک ومن تحتک
یا ہے جواب فرمایا کہ اس سے حفظ و علم مراد ہے لیکن خداوند تعالی جہات سے منزہ ہے
یعنے انا حافظ و عالم عن یمینک وعن شمالک ومن فوقک ومن تحتک یعنی مین
یرا حافظ و نگہبان ہون تو مانگ تاکہ تجھے دیا جاے تو کیا چاہتا ہے مین گواہ کرتا ہون
مکو اے فرشتو حرف قد واسطے تحقیق کے ہے کہ بیشک مین نے تحقیق بخشدیا اپنے
بندے کو پہر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس تقریر کو لوغریب سے اسکو مین نے اس
طرف کے محدثون سے سنا ہے یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین
اس فقیر کے تھی۔

Marfat.com

ایضاً اونتسوین ماہ مذکور ذی القعدہ روز چہارشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا جلال دیوانہ آیا بیٹہکر کفر کے کلمے بکنے لگا

شغول ہونا جلال بیوقوف کا

کہ گر دما در وخواہر برآمدن حلال ست فرمایا اسکو باہر کرو جب باہر کر دیا تو چہرۂ مبارک کو ہمارے طرف کیا کہ جہان کہین جاہل بے علم مشغول ہوجاتا ہے تو اُسکا یہ حال ہوتا ہے اُس اطراف مین مشائخ کبار جاہلونکو مشغول نہین کرتے ہین اور حجرہ معین نہین فرماتے ہین کیونکہ وہ خراب ہوجائیگا جسوقت آنیوالا طالب آتا ہے تعلق پیوند کرتا ہے اگر وہ عالم ہے تو حجرہ معین کرتے ہین مشغول فرماتے ہین اور اوراد دیتے ہین اور اگر عامی ہے تو ہر خانقاہ مین چارون مذہب کے چار مدرسی ہین جو مذہب وہ رکہتا ہے اُسی کا علم سیکہے بعد اُسکے حجرہ دیتے ہین اوراد مین مشغول کرتے ہین اُس اطراف مین خواجگان تجار کی خانقاہین ہین وجہ حلال سے نہ ملک بادشاہون کی جو کہ بیت المال ہے اور خانقاہ کے نیچے دکان وقف کرتے ہین اسلئے کہ اول راہ سلوک کی لقمۂ حلال ہے اگر کہانے مین ایک لقمہ اور ایک تار کپڑے کا وجہ حرام سے ہوگا تو کوئی طاعت قبول نہوگی اللہ تعالی فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین **ایضاً عوارف کا سبق** فرمارہے تہے گفتگو اس آیت کریمہ مین تہی قولہ تعالی ما زاغ البصر وما طغی فرمایا لو یسبق البصر علی البصیرۃ بصر و بصیرت مین فرق ہے بصر عبارت ہے سر کی آنکہہ سے اور بصیرت دل کی بینائی کو کہتے ہین جیسا کہ اللہ پاک کے اس قول مبارک مین ہے قل ہذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی فرمایا یہ خاصہ آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ اول دل کی آنکھہ سے دیکھا بعد اسکے سر کی آنکھہ سے دیدار
فرمایا واسطے رعایت ادب کے جیسا کہ حدیث صحاح مین آیا ہے رایت ربی فی قلبی
یعنی مین نے اپنے رب کو اپنے دل مین دیکھا یعنے اول مین نے اپنے خداوند کا دیدار دل
کے آنکھہ مین کیا رہے آپ کی امت کے اولیاء کرام سو انکو بھی بصیرت ہوتی ہے یعنی
اللہ عزوجل کے عین ذات کو دل کی آنکھہ سے دیکھتے ہین اور اکثر نماز مین ملاحظہ فرماتے
ہین سر کی آنکھہ سے آخرت مین دیکھینگے یہ فرق ہے درمیان نبی و ولی کے۔

شب معراج کا ذکر نکلا

فرمایا کہ براق نزدیک قدم رکھتی اور اگر نظر دور پڑتی تو قدم دور رکھتی تھی ایسے باگرا ست
و فرمانبردار براق تھی براق برق سے ماخوذ ہے یعنے جھندہ آپ وہانتک پہونچے
کہ سارے پیغمبرون کو دیکھا صلوات اللہ علیہم اجمعین حضرت موسی علیہ السلام کو
دیکھا کہ کھڑے ہوے کہہ رہی ہین رب ارنی انظر الیک پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
براق سے اترے ہر ایک سے مصافحہ کیا ہر ایک مرحبا کہتا تھا مرحبا بالاخ الصالح
والنبی الصالح یعنے مرحبا ہے برادر صالح نیک مرد و پیغمبر نیک کو پھر ان سب نبیون نے
صف باندھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامت فرمائی اور نماز پڑھائی اسی جگہہ
سے آپکو امام الانبیا کہتے ہین جیسا کہ لامیہ مین کہا ہے ؎ امام الانبیاء
بلا اختلاف ؛ وتاج الاصفیاء بلا احتمال ؛ یعنے آپ بالاتفاق سب نبیون کے
امام پیشوا ہین اور بلاشک برگزیدہ لوگونکے تاج ہین پھر آپ وہانسے چلتے رہے یہانتک کہ

Marfat.com

عرش سے گزر گئے مقام قاب قوسین اوادنی مین پہونچے یہانتک کہ دولتِ وصال
جمال جلال لایزال سے مشرف ومکرم ہوے یہ وہی قول ہے اللہ پاک کا ولقد
راٰہ نزلۃ اخری مازاغ البصر وما طغی ای سبق البصیرۃ علی البصر یعنی دل کی بینائی آنکھ
کی بینائی پر سابق ہوگئی جب آپنے یہ ادب نگاہ رکھا تو دوسرے بار بہی مشرف ہوے
وہ یہ قول ہے اللہ پاک کا ولقد راٰہ نزلۃ اخری اے رای ربہ تارۃً اُخرٰی پہر
روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن اسکو لو غریب کلام ہے بعد اسکے
عوارف کی صفت مین فرمایا یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ گویہ نہو اور نہ پڑہو
دیکہا ہو اگر اسپر عمل کرے تو بہی کتاب موصل ہوجائے خاصکر وہ آدمی کہ اسکو پڑہے
سُنے اور اسپر عمل کرے تو جلد واصلین سے ہوجائے پہر روے مبارک طرف اس فقیر
کے اور یاران اعلی کے لائے جیسے کہ تم عوارف کو سُنتے ہو مین امید رکہتا ہون کہ تمکو
ثمرات دیگی سلوک کے باب مین نہایت موجہ کتاب ہے اور معتبر اعتقاد ہے ہم سب نے
قدسوسی کی **ایضا** فرمایا کہ ایک صوفی ہے دوسرا متصوف تیسرا متشبہ بمتصوف
صوفی نام ہے مقرب کا وضع المقرب وترک ذکر الصوفی قولہ تعالی فاما ان کان
من المقربین ای من الصوفیین یعنے قرآن شریف مین مقرب سے مراد صوفی ہے
مُتصوّف نام ہے ابرار کا قریب اسکے ہے کہ صوفی یعنی مقرب ہوجاے **متشبہ**
اس سے مراد تشبہ معنوی ہے جہت سیرت سے نہ صوری یعنی صوفی کا کام کرتا ہے لیکن
تمام نہین کرسکتا ہے قصور رکہتا ہے اگر یہ متشبہ صادق سچا ہوجاے کوئی قصور نکرے

Marfat.com

وصوفی ہوجاے یہ وہی قول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ من تشبہ بقوم فھو منھم یہ حدیث صحاح ہے مین نے اُسطرف کے محدثون سے سُنا ہے کہ اس سے معنوی تشبہ مراد ہے باین دلیل کہ آپنے فھو منھم فرمایا یعنی جو شخص کسی قوم کے ساتھ تشبہ کرے تو وہ اُسی قوم سے ہے اگر اس سے صوری تشبہ مراد ہوتا تو منافقونکو اخلاص ہوتا یہان تشبہ معنوی مراد ہے پھر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس تقریر کو لوگ غریب ہے **بعد اسکے فرمایا** کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین صحابہ رضی اللہ عنہم کو صوفی نہین کہتے تھے صوفی کا نام زمانہ تابعین مین کہا گیا وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے صوفی کہا یا اُنہون نے کسی کو صوفی کہا راوی کا شک ہے صحابہ کو صحابہ اسلئے کہتے ہین کہ انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت بابرکت کا شرف حاصل ہے یہ نسبت انکی حق مین صوفی سے زیادہ تر اشرف ہے ولھذا افضل الخلائق بعد الانبیاء الصحابۃ یعنے چونکہ نسبت صحابیت انکا شرف ہے اسلئے بعد انبیاء علیہم السلام کے ساری خلق سے بہتر صحابہ ہیرے والصحیح انہ من رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بواحدۃ فی لیقظۃ فھو من الصحابۃ ولزمان یقال علیہ رضی اللہ عنہ یعنے فاضلترین جملہ اولیاء وجملہ خلائق کے بعد پیغمبرون کے صحابہ ہین صحیح قول یہ ہے کہ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایکبار بیداری مین یعنی حیات مین دیکھا وہ منجملہ صحابہ ہے اور واجب ہے اُسے رضی اللہ عنہ کہین پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید۔

Marfat.com

ایضاً ترک وتجرید ومحبت کا ذکر نکلا

فرمایا ترک وتجرید یہ ہے کہ دعاگو کے پاس اتنی فتوح پہونچتی ہے رات تک کچھہ نہین رہتا ہے یہانتک کہ پانی بہی نہین رہتا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو وظیفہ دار لیجاتے ہین بارہا قرض بہی کیا جاتا ہے اور یہی ترک وتجرید دوستان نونیاز کے مشام باطن مین محبت ودوستی کی بو پہونچاتی ہے ترک دنیا کے وقت سے مال ومنال وجاہ کو بلکہ آخرت کو نہین چاہتی ہین محض محبوب کی خواہان ہوتی ہین اور خلق ظاہر انکو دیوانہ کہتے ہے اسلئے کہ انہون نے دنیا ومنال کا ترک اختیار کیا ہے اور فقر ومسکنت کو پسند فرمایا ہے بہید اس بات کا حدیث صحاح مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا یکمل ایمان المرء حتی یظن الناس انہ مجنون یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کامل نہین ہوتا ہے ایمان آدمی کا یہانتک کہ لوگ اس بات کا گمان کرین کہ وہ دیوانہ ہے یعنی دنیا کو ترک کیا ہے آخرت پر متوجہ ہوا ہے دیوانہ ہے جیسا کہ قائل نے کہا ہے ؎

لَیَعْرِفُنَا مَن کان مِن جنسنا ؛ وکلُّ لناسٍ لنا مُنکِرٍ یعنے ہر آئنہ پہچانتا ہے ہمکو ہر وہ شخص جو ہمارے جنس سے ہے اور سارے لوگ ہمارے منکر ہین اور اسی لئے توہین دیکھتا ہے کہ حضرت یعقوب اسرائیل صلوات اللہ علیہ نے اپنے بیٹون پوتون سے کہا کہ اِنِّی لَاَجِدُ رِیحَ یُوسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ یعنی جسوقت مشام یعقوب علیہ السلام مین بوے یوسف علیہ السلام پہونچائی تو حضرت یعقوب نے اپنے بیٹون پوتون سے کہا کہ بیشک مین بوی یوسف پاتا ہون اگر تم مجکو ملامت نکرو اللہ پاک نے اُنکا جواب یون نقل فرمایا

Marfat.com

کہ قالوا تالله انک لفی ضلالک القدیم یعنے قسم ہے اللہ کی ابی دادا بیشک تم دیوانے ہو
اور پرانی گمراہی مین ہو یوسف کو بھیڑیا کہا گیا وہ کہان ہے کہ ہوا اسکی بولائی اور تم اسکو
پاؤ تمکو تو ہوائے یوسف مین جو کچھہ خوش آتا ہے وہ کہدیتے ہو تم اپنی خبر نہین رکھتے ہو
حضرت یعقوب علیہ السلام کو منسوب بدیوانگی کیا یہانتک کہ بشیر پیراہن یوسف علیہ السلام
لایا اور خوشخبری دی تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا انی اعلم من الله مالا تعلمون
یعنی مین خوب جانتا ہون اللہ سے جو تم نہین جانتے ہو اسپر وہ بمعذرت پیش آئے کہ یا ابانا
استغفر لنا ذنوبنا انا کنا خاطئین قال سوف استغفر لکم ربی انه هو الغفور الرحیم یعنے
اے ہمارے باپ تم ہمارے واسطے ہمارے گناہون کی بخشش مانگو بیشک ہم تھے خطاکار
حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا سرانجام کو مین تمہارے واسطے اپنے رب سے بخشش
مانگونگا بیشک وہ بخشنی والا رحم کرنیوالا ہے **ایضا** فرمایا کہ ایک عزیز دو نئی لونڈیان
واسطے لونڈی بنانے کے اور پانسو تنکہ فتوح لایا ہے حسن خادم سے فرمایا بحفاظت رکھو تاکہ
خانگی جورنہ دیکھے ورنہ بالکل لیجائیگا یعنے میرا فرزند ناصر الدین محمود درویش وظیفہ خوار
ضائع رہجائینگے اور وہ دو نئی لونڈیان مین اپنے واسطے رکھونگا تاکہ استنجا و وضو کرائین
مین خلیف ہوگیا ہون شاید کچھہ سیکھہ لین مین انکو اوپہ کھینچ سکونگا یا وہ مجھے اوپہ کھینچین گی
اور لطور خوش طبعی مسکراتے تھے شیخ زادہ فخر الدین گازرونی رخصت ہوا چاہتا ہے
روانہ ہوتا ہے وہ پانسو تنکہ اسکو توشہ دونگا کہ گھر تک پہونچ جاے **ایضا** ایک
عزیز نے **مسئلہ** پوچھا کنوین مین چوہا گر پڑا تھا اور اسکو کھینچ لیا اور تیس ڈول جو کہ چوہے کے

Marfat.com

گرنے مین معین ہین وہ بہی کہینچ ڈالے پہر ہر چند کہینچتے ہین بال باہر آتے ہین **جواب** فرمایا کہ کنوان پاک ہوگیا شعر المیتۃ وعظمہا طاہران لم یکن بہما دسم یعنے مردار کے بال اور ہڈی دونو پاک ہین اگر اُسپر گوشت وچربی چپکی ہوئی نہو۔

ایضاً تاثیر محبت کا ذکر نکلا

ان یوما جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ متی قیام الساعۃ فقال علیہ السلام ماذا اعددت للقیامۃ حتی تسأل عنہا فقال لرجل محبۃ اللہ تعالی ومحبۃ رسولہ علیہ السلام فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المرء مع من احب انت مع من احببت بالخطاب شک راوی یعنے بیشک ایک دن ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا پس عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہوگی آپنے فرمایا ای شخص تونے قیامت کی کیا تیاری کی ہے کہ تو اُسکو پوچہتا ہے اُسنے عرض کیا کہ محبت اللہ تعالی کی اور محبت اُسکے رسول کی پس آپنے فرمایا کہ آدمی ہمراہ اُس شخص کے ہے کہ جسکو اُسنے دوست رکہا یا اُسے شخص سے خطاب فرمایا کہ تو ہمراہ اُس شخص کے ہے کہ جسکو تونے دوست رکہا راوی کا شک ہے محبت کا ایسا اثر ہوتا ہے یہانتک کہ تم مین سے اگر کوئی شخص محبت کرے تو کسقدر تاثیر ہوگی منجملہ یاران ایک یارنے التماس کیا کہ یہان معیت کے کیا معنی ہین **جواب** فرمایا کہ اس معیت سے قرب مراد ہے جس طرح کہتے ہین کہ جاء زید مع عمرو ای قربہ پہر اس **فقیر** سے فرمایا فرزند من بگیرید **ایضاً** منجملہ اصحاب ایک یار خلوتی نے **مسئلہ** مین التماس کیا کہ اگر کوئی شخص **معتکف** ہو اور کپڑے دہلوانے کی استطاعت

Marfat.com

رکھتا ہو تو وہ کیا کرے **جواب** فرمایا کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر
یہ مسئلہ حیلے کا ہے بعض فتاوی مین کہا ہے لو خرج المعتکف للوضوء ثم عاد المریض
وصلی الجنازۃ وامثال ذلک لا یفسد اعتکافہ عند ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ وھذا
حیلۃ وبعکس ذلک یفسد الاعتکاف فی الحال ولو کان زمانا قلیلا وعند ابی یوسف
ومحمد رضی اللہ عنھما لو خرج المعتکف وھو فی مصلحتہ اقل من نصف النھار
ونصفہ لا یبطل اعتکافہ وان کان اکثر النھار یفسد بالاجماع ولکن الفتوی
علی قول صاحب المذھب یعنے اگر معتکف وضو کے واسطے باہر نکلے پھر بیمار کی بیمار
پرسی کرلے یا جنازے کی نماز پڑھ لے اور مثل اسکے کوئی کام کرلے تو اُسکا اعتکاف فاسد
ہوگا نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے اور یہ ایک حیلہ ہے اور اسکے عکس مین یعنی اگر بغیر
حاجت وضو کے باہر نکلے گا تو اُسکا اعتکاف فاسد ہوجائیگا فی الحال گو زمانہ ذرا ہی سا کیون
ہو اور نزدیک امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالی کے اگر باہر نکلے واسطے کسی اپنی مصلحت
کے نصف دن سے کمتر یا نصف دن تو اُسکا اعتکاف باطل نہوگا اور اگر اکثر دن ہوگا تو
بالاجماع فاسد ہوجائیگا لیکن فتوی صاحب مذہب کے قول پر ہے یعنے حضرت امام اعظم
رضی اللہ عنہ پھر روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس حیلے کو لکھ لے نا رہے

ایضاً آخر شب جمعہ اول شب ماہ ذیحجہ کو

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے نکلکر خدمت مین حاضر ہوا روے منیر طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے پوچھا بھائیو کوئی شخص جانتا ہے کہ ہلال شفق سے پہلے غائب ہوا یا بعد

Marfat.com

شفق کے بعض یارون نے کہا کہ شفق کے بعد غائب ہوا فرمایا کہ فتاوی کامل مین
ایک مسئلہ ہے کہ الھلال اذا غاب قبل الشفق فیحکم انہ من اول اللیل وان کان
یغیب بعد الشفق فیحکم انہ من اللیلۃ الماضیۃ یعنے جب ہلال شفق سے پہلے غائب
ہوجائے تو ہم حکم کرینگے کہ اول رات کا ہے اور اگر بعد شفق کے غائب ہوجائے تو
حکم کرینگے کہ شب گذشتہ کا ہے اور یہ بعد شفق کے غائب ہوا تو ہمنے حکم کیا کہ دوسری
رات کا ہے پھر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس مسئلے کو لکھہ لو غریب ہے **اسی رات**
تہجد کے وقت یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا **خواجہ محمد**
ظفاری نے خدمت مین عرض کیا یا مخدوم اریدان اخذ الطی فی ھذا
العشر فرمایا یا سیدی من کان فی قلبہ محبۃ الدنیا لو طی اربعین لا یفید وان لم
یکن فی قلبہ محبۃ الدنیا فاکلہ وطیہ سواء والاصل ترک الدنیا لقولہ علیہ الصلوۃ
والسلام ترک الدنیا راس کل عبادۃ وحب الدنیا راس کل خطیئۃ کل یا سیدی
ما تکون معنا یعنے خواجہ محمد ظفاری نے التماس کیا اور اجازت چاہی کہ عشرۂ ذی حج
کو طی کرے یعنے شب و روز کا روزہ رکہے فرمایا یا سیدی جس شخص کے دل مین
محبت دنیا کی ہے اگر وہ ایک چلہ طے کرے تو فائدہ نہ دیوے اور اگر محبت دنیا کی نہین
ہے تو اُسکا کہانا اور طے کرنا دونو برابر ہے اصل دنیا کا ترک ہے اسلیے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ترک دنیا سر ہے ساری عبادت کا اور دوستی
دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا کیونکہ فنا ہے یا سیدی تو کہا جب تک کہ تو ہمارے ساتھ

Marfat.com

پس خواجہ محمد ظفاری نے حج کی نیت فسخ کر ڈالی۔

ایضاً اُسی رات اول ماہ ذیحجہ مین

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا جو دعا کہ تہجد کے بعد اوراد مین آئی ہے اُسکو پڑہتے تہے اسجگہہ پہونچے مارا از یاد خود معدول گردان ومارا بقہر خود مخذول گردان منجملۂ اصحاب ایک یار نے پوچہا یہ کیا عبارت ہے سب لوگ اُسکی یاد مین ہین **جواب** فرمایا کہ مین نے ایک عجیب چیز سُنی ہے یہ خطاب ہے اللہ تعالی کو بندہ مناجات کرتا ہے کہ خلا و ملا مین ہمکو اپنی یاد مین رکہہ کہ ہم ایک لحظہ تیری یاد سے غافل نرہین اور تیری غیر کی یاد کو ترک کر دین اسلئے کہ اللہ پاک نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے واذکر ربك اذا نسیت یعنے تو یاد کر اپنے رب کو جبکہ تو بہول جائے اور یہ مضمون مستنبط ہے حدیث قدسی سے جو کہ منجملہ صحاح ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی سے یون حکایت کیا ہے کہ من ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی ومن ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیر منہ یعنے جو شخص یاد کرے مجہکو اپنے جی مین یعنے خفیہ وآہستہ وتنہا یاد کرون مین اُسکو اپنے نفس مین یعنے خفیہ اور جو کوئی مجہکو یاد کرے مجمع مین بلند مین یاد کرون اُسکو مجمع مین بلند جو کہ اُس سے بہتر ہے یعنے ہمراہ فرشتون کے عرش سے فرش تک فرشتے کہتے ہین خداوندا کون بندہ بلند یاد کرتا ہے وہ سب اللہ پاک کے واسطے اوسکی یاد مین ہو جاتے ہین یہ ذکر اس ذکر سے بہتر ہے جو خفیہ کیا کرتا تہا پس ذکر بلند اور مجمع کے ساتہہ کی یہ تاثیر ہے حدیث صحاح

Marfat.com

مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَخَیْرُ الْخَیْرِ الْخَیْرُ الْمُتَعَدِّی
یعنے بہترین خیر خیر متعدی ہے یعنے وہ خیر جو دوسرے کو پہونچاے مذاکرہ ہوا اس
ثواب کی حد کہان ہے معنی مذکور سے یہ مطلوب ہے کہ ہمکو تو ہمراہ جماعت فرشتون
کے یاد کرے کہ تو بہی یاد کرے اور مقرب فرشتے بہی یاد کرین یہ ذکر ذکر خفی سے بہتر ہے
والذکر بالجہر طَرد الشیطان وجنودہ یعنے بلند ذکر کرنا بہگانا ہے شیطان کا اور
اُسکے لشکرونکا جہانتک ذکر کی آواز پہونچتی ہے وہانتک شیطان اور اسکے لشکر کو قدرت
نہین ہوتی ہے کہ گرد پہٹک سکے بعض نے کہا ہے یہ بات کہ بندہ اللہ عزوجل کو یاد
کرتا ہے اسکی یہ حکمت ہے کہ اللہ عزوجل اُسکو یاد کرتا ہے قولہ تعالی اذکرونی اذکرکم
یعنے یاد کرو تم مجکو تاکہ مین یاد کرون تمکو یعنے بتوفیق صاحب مناجات کا مطلوب و مقصود
یہ ہے کہ تو مجکو توفیق کے ساتہ یاد کرتا کہ مین تجکو تنا کے ساتہ یاد کرون پہر روی مبارک
طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا فرزند اور بہائیو اسکو لو جو مین نے بیان
کیا فرمایا یہ مناجات بعد تہجد کے اوراد شیخ کبیر مین ہے اُس طرف بعض درویشون
نے اسکو یاد کر لیا ہے فارسی مین پڑہتے ہین اسکو سیکہہ لیا ہے بعد تہجد کے پڑہا
کرتے ہین اور اُس طرف مکۂ مبارک و مدینۂ مشرف مین درویش لوگ شیخ کبیر کے اوراد
کے بعمل رعایت کرتے ہین اور معتبر جانتے ہین اسلئے کہ یہ سب اوراد حدیث شریف سے
مستنبط ہین سارے ادعیہ وصلوات منقول و مروی ہین آن اوراد کی رعایت عمل
کے ساتہہ نہین کر سکتا ہے مگر وہی شخص جو کہ ولی ہوتا ہے پہر روے مبارک طرف اس

Marfat.com

فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ان اوراد کی رعایت کرو ثمرات کلی رکھتے ہین۔

ایضا دوسری تاریخ ماہ ذیحجہ روز شنبہ وقت چاشت

کے یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا ایک سید خدمت مین آیا ہوا تہا اوسنے جائہ کفن کا التماس کیا فرمایا کہ کپڑا موجود نہین ہے اور روجہ یعنی دام بہی موجود نہین ہین بستر کا کپڑا اُسکو عطا فرمایا کہا کہ موسم سرما چلا گیا ہے خادمون سے فرمایا کہ روئی کہینچ لو وظیفۂ درویشان واصحاب کے واسطے ہیچڑا لو اور کپڑا اُسکو دیدو کیونکہ وہ کفن طلب کرتا ہے خواجہ حسن خادم نے کہنا شروع کیا کہ زہے قطب عالم کیا شفقت رکھتے ہین اور یہہ آیت پڑہی قولہ تعالی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین آپنے نماز شروع کردی تہی توڑ ڈالی اور فرمایا کہ یہ خاص حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے اُنہین کو خطاب ہے آپکی اولاد اسمین داخل نہین ہے اللہ پاک نے وما ارسلناک واولادک نہین فرمایا ہے حسن خادم نے عرض کیا کہ تم متابع پیغمبر کے ہو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن امام حسن بصری رضے اللہ عنہ نزدیک حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے تہے امیر المومنین امام زین العابدین خانۂ کعبہ کا طواف کر رہے تہے اور روتے جاتے تہے بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش مین آئے تو امام حسن بصری نے عرض کیا یا ولد رسول اللہ بینک وبین جدک ابوک حسنین بن علی رضوان اللہ علیہم فما یبکیک ولم تبکے فقال زین العابدین یاحسن انسیت القران فاذا نفخ فی الصور فلا انساب فسکت الحسن عن کلام یعنے اے فرزند شایستہ و پسندیدہ

Marfat.com

رسولؐ خدا آپ کیون روتے ہو آپ کے درمیان اور آپ کے نانا کے درمیان جو کہ رسولؐ خدا
ہین یہی آپکے والد ماجد حسینؓ بن علی ہین پس امام زین العابدینؓ نے جواب دیا کہ اے حسن
کیا تو قرآن بہول گیا اور یہ آیت کریمہ پڑہی یعنی جسوقت صور پہونکے جاویگی تو کوئی نسب
نفع ندیگا پس امام حسن بصری بات کرنے سے ساکت رہے اور مناسب اسکے حدیث
صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ یعنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسیکو پیچہے ڈالا اسکے عمل نے رہائی ندیگا اسکو نسب
اسکا فرمایا کہ اس آیت کریمہ اور اس حدیث شریف پر سادات کو چاہیئے کہ عمل کرین اس
بات کا پندار اور گہمنڈ نہ کرین کہ ہم صحیح النسب ہین اپنے دادا امام زین العابدین کی متابعت
کرین بعد اسکے حسن خادم نے یہ آیت کریمہ پڑہی قولہ تعالی واما ما ینفع الناس فیمکث
فی الارض یعنے جس شخص سے نفع وسود آدمیون کا ہوتا ہے وہ زمین مین مکث کرتا ہے
یعنے دیر تک رہتا ہے دراز عمر پاتا ہے فرمایا کہ بہت جینا کیا مصلحت ہے بہتر یہ ہے
کہ جلد تر وفات پائین اور یہ حدیث صحاح پڑہی قولہ علیہ السلام الموت جسرٌ یوصل الحبیب
الی الحبیب یعنے موت ایک پل ہے کہ پہونچا دیتا ہے دوست کو طرف دوست کے مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ جب شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ روحہ پر
رحلت کی زحمت پڑی تو آخر کو خادم پوچہنے کو آیا کہ کچہ صدقہ کرین جسطرح کہ ہر بار صدقہ دیتے
تہے حالت زحمت مین بہی خادم برسم قدیم آیا شیخ نے فرمایا اے خادم چند فراق کشیم
ہمین باشد یعنے کب تک فراق کے صدمے سہین کچہ صدقے کا حکم ندیا آخر کو اسی زحمت

Marfat.com

مین رحلت فرمائی اسجگہہ چشم پُرآب کی اور اصحاب اعلی بہی روئے پہر روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن بگیر یداین تقریر امام زین العابدین باحسن لبصری رضی اللہ
عنہما وآیت واین احادیث جملہ بنویسید

ایضا خلوت واعتکاف کی فضیلت کا ذکر نکلا

فرمایا کہ سالک کے واسطے ابتدا مین اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے کہ خلوت مین مشغول
ہوتا کہ ثمرہ دے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع مین ظہور نبوت سے پہلے
کوہ حرا مین بخلوت رہتے تہے ہفتہ ہفتہ عشرہ عشرہ ایک ایک ماہ یہانتک کہ ایک ایک
چلہ مروی ہے وظہرت ثمرات النبوۃ ونزل جبریل بامر اللہ وحیا وعانقہ وقال
اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق الی مالم یعلم یعنے ثمرات نبوت
ظاہر ہوئے جبریل علیہ السلام بامر الٰہی وحی لیکر آئے اور آپسے معانقہ کیا اور کہا کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ باسم ربک الذی خلق مالم یعلم تک فرمایا کہ اول یہ سورت نازل
ہوئی یہ ایک حجت ہے خاص واسطے حنفیون کے اگر بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن سے ہوتی
تو اس سے بہی تعرض ہوتا تسمیہ تو درمیان ہر سورت کے فاصلہ ہے حجت درست ہے
منجملہ اصحاب ایک یار نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی ظہور نبوت سے
پہلے مشغول ہوتے تہے کسیچیز کے ساتہ عمل کرتے تہے جواب فرمایا مین نے سُنا ہے تم
سُنو آپ انبیاء گزشتہ کے اوراد کی رعایت فرماتے تہے جیسے حضرت ابراہیم وانبیاء
دیگر علیہم السلام والتحیۃ جسطرح کہ حدیث صحاح مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام

Marfat.com

وضوئی کو ضوء الانبیاء من قبلی یعنے آپنے فرمایا کہ وضو میرا مثل وضو پیغمبرون کے
جو مجھسے پہلے تھے آپ اللہ تعالی کے الہام سے اُنہین کی ترتیب کو نگاہ رکھتے او
مین مشغول ہوتے تھے یہانتک کہ وحی نازل ہوئی عمل کا حکم ہوا اولیاء امت کو بھی
حکم ہے کہ مرید لوگ پیرون کے اوراد کی رعایت کرین اور بعمل مقرون ہون چونکہ نبو
ختم ہوچکی ہے اسلئے ثمرۂ ولایت ظاہر ہوگا فرمایا ذکر کے واسطے خلوت چاہیے حجرہ ا
تاریک ہو کہ کوئی روزن اُسمین نر ہے تاکہ دیوار کے نقش پر نظر نہ پڑے ذکر اللہ مین مشغو
ہو جائے سرّاً و جہراً اور پیر مرید کے سر پر چاہیے جیسا کہ تمنے نزدیک دعاگو کے خلوت اختی
کیا ہے روے مبارک ہمارے طرف لائے اور یہ فرمایا کہ امید ہے کہ مراد کو پہونچوا
مین لا الہ الا اللہ کو بمد صوت و حرکت بدن کہنا چاہیے اور اگر شیخ مرید کو بخفیہ مشغو
کرے تو جلد تر وصول ہو جاے۔

طریق ذکر

مروی یہ ہے کہ حالت ذکر مین مربع یعنے چار زانو بیٹھے بائین پاؤن کو سیدھے پاؤ
رکھے اور دونو ہاتھونکو زانو پر رکھے اور نفی لا الہ الا اللہ مین تمد شروع کرے پہر انبا
بائین طرف کرے وہانتک کہ سانس یاری دے اسلئے کہ دل بائین طرف ہے پس د
سے غیر حق کی نفی کرے پہر حق کا اثبات دل مین القا کرے جسطرح کہ مین نے تمکو تلقین
ہے آپ خود چار زانو بیٹھے اور کلمۂ لا الہ الا اللہ تین بار بمد صوت کہا اول و آخر مین درود
پڑہا اور فرمایا کہ ذکر خفی مین بہی حرکت بدن کا طریق یہی ہے لیکن زبان سے نہ کہے سانس

Marfat.com

حرکت وجود کے دل سے کہے چند دانشمند مفتیان کبار واسطے زیارت کے آئے ہوئے
تہے اُنہون نے عرض کیا ہم چاہتے تہے کہ ذکر کی تلقین حضرت مخدوم سے سُنین آپ نے
بکرامت تلقین فرمادی پہلے اس سے کہ ہم التماس کرین فرمایا کہ یہ تو ادنی ہے والفرق
بین المعجزۃ والکرامۃ ان الکرامۃ تحتمل الاستدراج اتفاقا والمعجزۃ لاتحتمل
الاستدراج اتفاقا یعنے درمیان معجزہ وکرامت کے فرق یہ ہے کہ کرامت باتفاق
استدراج کا احتمال رکہتی ہے اور معجزہ باتفاق استدراج کا احتمال نہین رکہتا ہے
اُسکا کیا اعتبار ہے اور وہ کیا بقار رکہتی ہے ضرورت کو تو ادنے کہتے ہین اور کرامت
خارق عادت ہے جو چیز کہ ہوئی نہو وہ پیدا ہو جاے اُس ذاکر کے دل مین انوار پیدا
ہو جائین اُسکے دل کو سور کر دین پس ایسا ہو جائے کہ جسچیز کو روشنائی مین نہین دیکہتا
تہا اُسکو تاریکی مین معاینہ کرے یہانتک کہ اگر کوئی سوئی اُسکے حجرے مین گم ہو جائے
تو اندہیری رات مین اُسی دم اُسکو لیلے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ
مرتبے کرامت کے اس سے فوق اور ہین سیر ہوتا ہے ساتون آسمانون پر جاتے ہین اور
ایک لحظہ مین لوٹ آتے ہین آسمان مثل زینے کے ہو جاتے ہین اللہ پاک کے حکم سے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ سفر مین ایک روز نزدیک ایک درویش کے
اُترا دیر مین ٹہیرا کہ مین نے دیکہا کہ وہ سامنے سے غائب ہو گیا پہر دیر مین آگیا آنکہہ
اُسکی پُر آب تہی مین نے پوچہا تو کہان تہا کہا مین بمصلحت ملکوت یعنے آسمانون کے تہا
مین گیا تہا مین نے کہا یہ تیری آنکہہ پُر آب کیون ہے کہا کہ مین خلق کے احوال پر مطلع ہوا

Marfat.com

مین نے دیکھا کہ سب کے سب خلائق دنیا کی غرقاب مین غرق ہورہے ہین اسکے خبر نہین رکھتے ہین مجھے شفقت آئی اسلئے مین آنکھہ بھر لایا بیچارے چندروزہ حیات کے واسطے ایک مردار پر اُترے ہوئے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب یعنے دنیا مردار ہے اور اُسکے طالب کُتّے ہین بعد اسکے فرمایا کہ مین نے جو کہا یہ بھی خلوت کی تاثیر ہے بلکہ انجام کار وہانتک ہوجاتا ہے کہ اللہ عزوجل کی عظیم ذات کو دل کی آنکھہ سے دیکھتے ہین فرمایا یہ بھی خلوت ہے جو ہمنے اختیار کیا ہے نفس کا حبس کیا ہے اصحاب عالی نے عرض کیا کہ مخدوم نے تو خلوتین کی ہین اسوقت منتہی ہوگئے ہین آرام پاچکے ہین اب آپ ارشاد فرماتے ہین فرمایا جس شخص کے واسطے یہ شرط ہے وہ وصال پاتا ہے قال المشائخ الصوفیۃ قدس اللہ اسرارھم الطھر فصل والصلوۃ وصل فمن لم یفصل فی الطھارۃ عن الکونین لم یصل الی صاحب الکونین یعنے مشائخ صوفیہ قدس اللہ ارواحہم نے فرمایا ہے کہ وضو فصل ہے نماز وصل ہے پس جو شخص کہ وضو مین کونین یعنی دنیا وآخرت سے جدا نہین ہوتا ہے وہ نماز مین صاحب کونین یعنی اللہ پاک کے طرف نہ پہونچیگا فرمایا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ دنیا مین وصال حق بچشم دل ہوتا ہے اسپر کونسی حجت ہے جواب فرمایا کہ اس باب مین حدیث صحاح وارد ہے منجملہ اصحاب صفہ ایک صحابی کے حق مین حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون ارشاد فرمایا کہ یا ابا ذر ین اذا خلوت فاکثر ذکر اللہ وزُر فی اللہ فانہ من زار فی اللہ شیّعہ سبعون الف ملک ویقولون اللھم وصلناہ فیک

Marfat.com

فصلہ دَلّ ھذا الحدیث علی کینونۃ الوصال بین العبد وربہ تعالی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب صفہ مین سے ایک صحابی کو اس حدیث شریف کے ساتھہ تلقین فرمائی اُس صحابی کا نام ابو رزین رضی اللہ عنہ تہا اے ابو رزین جسوقت تو خلوت مین ہو تو اللہ کا ذکر بہت کر اور زیارت کر واسطے اللہ تعالی کے فی اللہ کے معنی ہین لاجل اللہ یعنے فی بمعنی لام ہے پس تحقیق جس شخص نے زیارت کی واسطے اللہ کے تو مشایعت کرتے ہین اُسکے ستّر ہزار فرشتے اور کہتے ہین اے اللہ ملا یا ہمنے اس بندے کو واسطے تیرے پس تو اُسکو ملا یعنے تو اپنا وصال اُسکو روزی کر فرمایا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ یہ وصال شاید آخرت مین ہو دنیا مین وصال ہونیکا ذکر نہین ہے تو اسکا یہ جواب دین کہ فصلہ فرمایا اسلئے کہ حرف فا واسطے تعقیب کے ہے تراخی کے لئے نہین ہے اگر تراخی ہوتی تو ثم صلہ فرماتے اس صورت مین وصال آخرت ہوتا سمیت الاخرۃ لاجل التراخی یعنے آخرت کو آخرت اسلئے کہتے ہین کہ تراخی رکہتے ہے چونکہ حرف فا فصلہ مین واسطے تعقیب کے ہے تو یہ وصال بہی دنیا مین ہوگا یعنے جو کوئی ایسا کرے تو اُسکے عقب مین ایسا ہو جسطرح کہتے ہین کہ ضربنی زید فضربتہ یعنے زید نے مجہکو مارا پس اُسکے عقب مین اُسکو مین نے مارا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ حدیث صحاح کی پوری حجت ہے مع لوازم ولواحق وجملہ اقوال مشائخ وسوال وجواب جو مین نے بیان کئے سب کو لکہہ لو۔

ایضاً سبق عوارف شیخ زادہ نجم الدین کا

Marfat.com

خدمت مین ہو رہا تہا گفتگو اس آیت کریمہ مین تہی قولہ تعالی ثم اورثنا الکتاب الذ
اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بال
سئل النبی صلی الله علیه وآله وسلم مَنْ هم قال کلهم فی الجنة لقوله تعالی اصط
من عبادنا فرمایا کہ مین نے اس آیت مین ہزار قسم کے قول سُنے ہین اُنمین سے چند قو
تم سُن لو الظالم المتشبه بالصوفیة سمی ظالما لقصوره وفتوره لا من جهة المعص
والمقتصد المتصوف والسابق الصوفی وقال بعضهم الظالم الزاهد سمی ظا
لقصوره وفتوره من ترک الدنیا بلا ترک الاخرة لا من جهة المعصیة والمقتص
طالب الاخرة والسابق طالب الله وقال بعضهم الظالم طالب غیر الله
والمقتصد طالب الله والسابق واصل لله وقال بعضهم الظالم محب غیر
والمقتصد لولی والسابق النبی یعنی ہمارے برگزیدہ بندے تین گروہ ہین سو انکے
بعض تو اپنے جانو پر ظلم کرنیوالے ہین اور بعض میانہ رو ہین اور بعض سابق ہین
پیشدستی کرنے والے - اسکے بیان مین بہت قول ہین بعض نے کہا کہ ظالم تو متشبہ
بصوفیہ ہے پورا کام نہین کر سکتا ہے قصور و فتور کی جہت سے اُسکا نام ظالم رکہا
نہ معصیت کی جہت سے مراد اس تشبہ سے معنوی ہے نہ یہ کہ ظاہر کو آراستہ کرے آنحض
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من تشبہ بقوم فهو منهم اگر تشبہ صوری مراد
تو روز قیامت مین منافق لوگ مومنون سے اور مومنون کے ساتہہ ہو جائین حا
وہ اُنکی ساتہہ نہونگے بلکہ وہ نیچے سے نیچے دوزخ مین ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہی انہ

Marfat.com

فی الدرک الاسفل من النار اور میانہ رو متصوف ہے اور سابق صوفی ہے بعض نے
یون کہا کہ ظالم زاہد ہے اُسکے قصور وفتور کے جہت سے اُسکا نام ظالم رکہا کہ اوسنے
ترک دنیا سے بدون ترک آخرت کے قصور وکم ہمتی کی یعنے آخرت کو ترک نہ کر سکا
معصیت کی جہت سے اُسکا نام ظالم نہین رکہا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے سیر واسبق المفردون قالوا یارسول اللہ مَن ھم قال المستھترون
الذکر اللہ یہ حدیث صحاح ہے یعنے تم چلو کیونکہ سابق ہوگئے تفرید کرنے والے غیر حق کے
یعنے سبکبار لوگ ع یا خانہ جاے رخت بود یا خیال دوست ؛ التجرید
عن العلائق والتفرید بالخلائق العلائق سوی اللہ تعالی والحقائق مع اللہ بالحقائق
من اللہ یعنے علائق تعلقات سے مجرد ہونا چاہیئے پہر تفرید بحقائق ہونا چاہیئے علائق
تو غیر خدا ہے اور حقائق ساتہہ خدا کے ہین اور خدا سے ہین قلب المؤمن حرم اللہ تعالی
فحرام علی حرم اللہ تعالی ان یلج فیہ غیر اللہ یعنے دل مومن کا حرم ہے اللہ پاک کی
سوا اللہ تعالی کے حرم پر حرام ہے کہ اُسمین غیر اللہ داخل ہو پس اول اس راہ کا یہ ہے
کہ صغیرہ وکبیرہ سے سبکبار ہو جائے بعد اسکے جو کچہہ کہ غیر خدا ہے اُس سے سبکبار ہونا چاہیئے
ولہذا اگر از بار راہ نتواند رفت حاضر راہ طلب خداوند تبارک وتعالی سر این معنی است
لقولہ علیہ السلام سیر واسبق المفردون اُس اطراف مین دعا گونے دو وجہ سے
ہین المستھترون بفتح التاء الثانیۃ باسم المفعول المُولعون ای خائفون
وبکسر التاء الثانیۃ باسم الفاعل المتحیرون یعنے شوق حق کے وَلہ زدہ لوگ

Marfat.com

اور اسی لئے سائر و مُفرد ایک قافلے مین چلتے ہین لیکن چونکہ مُفرد لوگ سبکبار ہلکے پھلکے
ہین اسلیے منزل کو پہونچ گئے اور باقی نوع کے لوگ چونکہ بوجھ رکھتے ہین معصیت
کا بوجھ مراد نہین ہے قصور و فتور کم ہمتی و کاہلی کا بوجھ مراد ہے جسوقت سبکبار
ہوجائین گے تو البتہ منزل کو پہونچ جائین گے قولہ علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم
سر ہے اس معنی کا باقی نوع کے لوگ تشبہ رکھتے ہین از جہت
بیاض ۱۲ چون میرود بخسپد و یا بما
چون بمنزل میرسد ہرگز نرسد پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن
این حدیث صحاح و وجوہات کہ تقریر کردم غریب ست بنویسید بایئہ سالک ست الخ
ایک عزیز آپ کے روبرو یہ آیت کریمہ پڑھتا تھا یا ایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ
من یوم الجمعۃ سو اُسنے بسکون میم پڑھا فرمایا کہ تونے خطا پڑھا بسکون میم کوئی
نہین آئی ہے شاذ بھی نہین ہے ولو قرأ فی الصلوٰۃ تفسد صلوتہ لتغیر المعنی
من الفاعل الی المفعول لان الجمعۃ جامع لا مجموع یعنے اگر کوئی شخص نماز مین
اس طرح پڑھیگا تو اُسکی نماز فاسد ہوجائے گی اسلیئے کہ معنی تغیر ہوجاتے ہین فاعل
سے طرف مفعول کے جمعہ جامع ہے مجموع نہین ہے اور اسی لئے مسجد جامع کہتے ہین
مجموع بعد اسکے فرمایا علم صرف مین کہا ہے الفعلۃ بضم الفاء والعین للفاعل
وبسکون العین للحالۃ وبفتح الفاء والعین واللام للمصدر کرھبۃ ورغب
قولہ تعالی یدعوننا رغبا و رھبا پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا
من ان پانچ ترکیبونکو لکھہ لو کیونکہ اگر اس علم کو نہ جانے گا تو خطا کرے گا اور اصحاب اعلم

Marfat.com

سے یہی فرمایا کہ بھائیو لو غریب بات ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من سبق پڑھو مین نے
شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی حدیث صحاح ہے عن ابیھریرۃ رضی اللہ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من صلی المغرب ثم صلی بعدھا ست
رکعات قبل ان یتکلم بسوء کتب لہ عبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ ای قبل ان یتکلم
من الدنیا یعنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص پڑہے نماز مغرب کی پھر پڑہے بعدا سکے
چہہ رکعت پہلے اس سے کہ بری بات بولے تو لکہی جائیگی اسکے واسطے عبادت
بارہ برس کی اس فقیر نے عرض کیا کہ ان چہہ رکعتون مین کیا نیت کرے فرمایا
تکمیلا للفرائض یعنے فرائض کے کامل کرنے کی نیت کرے متن کنز مین ہے
وندب الست بعد المغرب وندب الاربع قبل العصر وقبل العشاء وبعد العشاء یعنی
سنون ہے چہہ رکعت بعد نماز مغرب کے اور چار رکعت قبل عصر کے اور قبل عشا کے
اور بعد عشا کے اس سنت مین متابعًا لرسول اللہ کے اور مغرب کے بعد چہہ رکعتون مین
تکمیلا للفرائض کی کیون نیت کرے جواب فرمایا القیاس متروک والمنقول یعنی
یہ بات مروی ہے اسی طرح نیت کرے فرزند من مگر وہ چہہ رکعتین یہ ہین جنکو شیخ کبیر
نے اوراد مین ذکر کیا ہے دو رکعت صلوۃ الغفران دو رکعت صلوۃ التوبہ دو رکعت
صلوۃ الاستخارہ بات نکرے جب تک ان تین دونا نو نکلوا لے جیسا کہ
دیکہتے ہو دعا گو کا معمول ہے سو لانا فرید الدین سلمہ اللہ نے التماس کیا کہ خدا وند

Marfat.com

دو رکعت سنت مغرب کے دو رکعت ہدیۂ رسول کی ادا کرتے ہین جواب فرمایا کہ و
ہدیۂ رسول زائدہ ہین دعا گو نے انکو اختیار کیا ہے شیخ کبیر کے اوراد مین نہین
مین نے جو بیان کیا تم اسکو لو پھر عرض کیا کہ اوراد مخدوم مین جسکو مولانا نظام
نے جمع کیا ہے یہ ہے کہ صلوۃ الحرز کو متصل سنت مغرب کے ادا کرتے ہین جوا
فرمایا کہ خطا لکھا ہے صلوۃ الحرز آخر صلوۃ ہے مین تو بعد فراغ اوابین اور دو رکع
احیاء قلب کی صلوۃ الحرز کو پڑھتا ہون اور اشراق مین یہی آخر کو ادا کرتا ہون ا
کہ یہ آخری نماز ہے واقع مین ایسا ہی ہے کہ صلوۃ الحرز کو آخر مین ادا کرتے ہر
فقیر نے عرض کیا کہ یہ چھ رکعتین بعد مغرب کے مع سنت کے ہین یا بغیر سنت کے جوا
کہ غیر سنت کے جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے صلوۃ فردوس صلوۃ نور صلوۃ استجا
علیہ السلام روی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
عادہ وانہ عاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا رسول اللہ بابی وامی ا
احب الی اللہ عزوجل قال ما اصطفاہ اللہ تعالی لملائکتہ سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی
یعنے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انکی عیادت فر
اور انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عیادت کی ابو ذر رضی اللہ عنہ نے
کہا یا رسول اللہ میرے باپ مان آپ پر سے قربان ہون اللہ عزوجل کو کون بات
ہے فرمایا وہ بات جسکو اللہ تعالی نے اپنے فرشتون کے واسطے برگزیدہ کیا وہ یہ
ہے سبحان ربی وبحمدہ اس فقیر نے التماس کیا کہ اس سے کل فرشتے مراد ہین یا

Marfat.com

وآب فرمایا کہ سب فرشتے مراد ہین اسلیئے کہ لام تخصیص کا ہے کوئی فرشتہ نہین ہے کہ یہ
ہیچ کہے اور محبوب و مقرب نہو جائے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک
ق ہین اس فقیر کے تہی۔

ایضا روز مذکور شنبہ دوم ماہ مذکور ذیحجہ

وقاضی ابراہیم برادر شیخ خضر مع فرزند و چند یار دیگر واسطے زیارت مخدوم کے
لئے چونکہ اس فقیر کو انسے معرفت تہی اسلیئے اسی فقیر کے حجرے مین اترے مین نے حضرت
مخدوم کی خدمت مین انکو پیش کیا اور بچنوادیا تعظیم و اکرام بقیام کیا حسب رسم قدیم پوچہا
کہ کون خاندان کے ہو سہروردکے یا چشت کے اس فقیر نے عرض کیا کہ اس فرزند کا
باپ شیخ نصیرالدین محمود قدس اللہ روحہ کی خدمت مین تعلق و پیوند رکہتا ہے فرمایا
ہم ازان خاندان تعلق شود و بار دیگر نیز ہر دو تعلق و پیوند کردند و خرقہ پوشانیدند
وصیت کی کہ علم پڑہو اور آخر شب کو زندہ رکہو اور تہجد ادا کرو وقت سونے کے تین بار
استغفار بعد آمن الرسول کے پڑہتے رہو ساری آفتون سے بچے رہوگے یہ بات حدیث
صحاح مین ہے اور اور شیخ نصیرالدین کو نگاہ رکہو قاضی ابراہیم کو ایک چیز مشکل تہی
اسکو عرض کیا وہ یہ بات تہی کہ جسوقت دعاگو کے والد نے شیخ نصیرالدین سے حلق لینے
سر منڈانے کا التماس کیا تو شیخ نے ذرا دیر مکث فرمایا اور سر جہکایا یہ مکث کیا تہا جواب
فرمایا کہ شاید بی بی یا ماں ہوگی کہ انکا اذن چاہئے قاضی ابراہیم نے عرض کیا کہ
وہان نہین فرمایا کہ یہ مکث تمہارے خیریت کا تہا کہ اگر قوق [illegible]

Marfat.com

یا سر منڈانے مین حکمت یکث کے یہ تہی اور کتاب متفق کی یہ نظم پڑہی ؎ وخیر الرجا
بین الحلق ؎ من غیر تقزیع وبین الفرق ؎ یعنے مردون کو اختیار دیا گیا ہی در
حلق کے بدون تقزیع کے اور درمیان فرق کے رجال کی قید لگائی تاکہ عورتیں
نکل جائین کیونکہ انکے واسطے حلق نہین تقزیع یہ ہے کہ بعض سر منڈائین بعض
رہنے دین یہ بدعت ہے یا تو سارا سر منڈائین یا تمام سر کے بال رکہین اور نا
نکالین دَعْ شعرک یسجد معک یعنے تو اپنے بالونکو آگے چہوڑ دے تاکہ تیرے سا
سجدہ کرین یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وکل ما سوی الحلق والفر
فھو عقص والعقص مکروہ وبدعۃ یعنے فرق وحلق کے سوا جو کچہہ ہے پس وہ عقص
ہے اور عقص مکروہ وبدعت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک
کسی صحابی نے عقص نہین کیا ہے نہ کسی تابعی نے نماز عقص کے ساتہ مکروہ ہی قرار
نہین ہے باتفاق ہر چہار مذہب بسبب مخالفت سنت اور عورتون کے واسطے یہ جا
نہین ہے اُنکے لئے روا نہین ہے کہ سر منڈائین ولہذا در حج قصر نہ کرینگی مگر آنکہ محرم

تیسری تاریخ ماہ ذیحجہ روز یکشنبہ کو چاشت کے

وقت یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا س
خدمت مین پڑہ رہا تہا گفتگو تجلی ومعراج مین تہی قولہ تعالی فلما جاء موسی لمیقا
وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان است
مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا فلما اف

Marfat.com

قال سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین ای لن ترانی فی الدنیا بعین الراس
یعنے جب حضرت موسی علیہ السلام نے دیدار فائض الانوار کی درخواست کی کہ اے
میرے پروردگار تو مجھے دکھادے کہ مین تیری طرف دیکھون حکم ہوا کہ تو مجھے ہرگز
نہ دیکھے گا دار دنیا مین سر کی آنکھہ سے اسلئے کہ تو تاب نہ لاسکیگا ولیکن تو پہاڑ کی طرف
دیکھہ سو اگر وہ اپنی جگہہ ٹہیرا رہے تو تو مجھے دیکھیگا پس جسوقت تجلی کی اُنکے رب نے
واسطے پہاڑ کے تو کر ڈالا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے اور گر پڑے موسی بیہوش ہوکر پھر جب
ہوش مین آئے تو بولے تو پاک ہے مین نے توبہ کی طرف تیرے اس کہنے سے اور مین ہون
اول گردن رکھنے والونکا خبر مین آیا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام پیغمبر مرسل تھے
اس بات کو جانتے تھے کہ دنیا مین دیدار سر کی آنکھہ سے نہین ہے پھر کیون درخواست
کی سو وجہ اسکی یہ ہے کہ اُنہون نے جانا کہ اللہ پاک بے محابا مجھسے ہمکلام ہوتا ہے
اور مین ہو اسطہ اُسکی بات سنتا ہون بخت آزمائی کرون دیدار کی درخواست کرون
شاید ارزانی فرمائے دوسری وجہ یہ ہے کہ کلام مین انکو ایسی بہجت وخوشی ہوئی کہ
گمان کیا کہ بہشت ہے کیونکہ دنیا مین شادی وخوشی نہین ہے اور دیدار بہشت سے
ہے اسلئے دیدار کی درخواست کر بیٹھے عاشق تھے کچھہ اندیشہ نکیا جسوقت ہوش
مین آئے تو لن ترانی سنا بولے انی تبت الیک وانا اول المسلمین جب باین عزت
پیش آئے تو یہ حکم آیا قال یا موسی انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی
فخذ ما اٰتیتک وکن من الشاکرین یعنے اے موسی مین نے تجھکو اپنے واسطے

Marfat.com

پیدا کیا ہے تو میری یاد سے غافل مت رہ بیشک مین نے تجھکو برگزیدہ کیا لوگونپر ساتھہ
اپنی رسالت کے اور ساتھہ اپنے کلام کے سو تو لے اُسچیز کو جو مین نے تجھے دی یعنے
کتاب توراۃ اور ہو تو شکر کرنیوالونسے منجملہ یاران ایک یار نے پوچھا کہ تجلی خاص واسطے
پہاڑ کے تہی یا خاص واسطے حضرت موسی کے جواب فرمایا کہ خاص واسطے پہاڑ کے
قولہ تعالی فلما تجلی ربہ للجبل لام تخصیص کا ہے پھر پوچھا کہ پہاڑ تو جماد ہے خاص
اُسکے واسطے تجلی کیون تہی جواب فرمایا کہ پہاڑ کے واسطے حیات پیدا کر دی تہی مین
اسیطرح سماع کہتا ہون پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند سن بگرید ایضا **رسالہ مکیہ**
کا سبق پڑہا رہے تہے فرمایا کہ یہ ایک موجہ یعنے عمدہ رسالہ ہے مکہ مکرمہ مین اس
رسالے کو **عبداللہ یافعی شیخ مکہ** رضی اللہ عنہ کے روبرو درویشان طالب
پڑہتے تہے دعاگو سامع تہا کاغذ کے دام نہ تہے کہ اُسکو لکہتا اسوقت وہ سننا کام آتا
ہے اس رسالے کے مصنف **شیخ قطب الدین دمشقی** رحمہ اللہ تعالے نے
جسوقت اس رسالے کو تمام کیا تو آنیوالونکے ہاتہہ دعاگو کے پاس بہیجدیا **گفتگو**
مشیخت مین تہی الشیخ الذی یکون عالما بالعلوم الثلثۃ شریعۃ وطریقۃ
وحقیقۃ وکان عالما بکتاب اللہ وسنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویتبعہما
ولا یکون کل عالم شیخا لان الشیخ سلک الطریق وابصر المحمود والمذموم فی
عینہ ولا یکون المجذوب شیخا لانہ مغلوب العقل ای المجنون فان المجذوب
لا یسلک الطریق ولا یری المحمود والمذموم ولا یصلح للمشیخۃ والتربیۃ

Marfat.com

والاقتداء ولکن الناس یعتقدونہ یعنے شیخ کی شرط یہ ہے کہ تین علم کا عالم ہو علم شریعت
علم طریقت علم حقیقت اور علم معانی کتاب کا عالم ہو یعنے تفسیر واحکام فقہ کو جانتا ہو
اور علم سنت کا عالم ہو یعنی احادیث کو جانتا ہو محدث مسند ہو اسناد اسکے سماع کا حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہو ہر عالم شیخ نہین ہوتا ہے کیونکہ شیخ وہ شخص ہے
جو کہ سالک طریقت ہو اور اسنے راہ سلوک مین محمود و مذموم کو دیکھا ہو اور تجربہ کیا ہو
یعنے راہ کے نیک و بد امن و خوف کو پہچان چکا ہو امن کی راہ کو اختیار کیا ہو خوف کی
راہ کو ترک کیا ہو یعنے انبیاء علیہم السلام کی راہ کیونکہ یہ راہ سیدہی اور جاے آرمیدہ ہے
یعنے بیخوف اور اخوف بدرقہ گویند و بدرقہ رہبر تجربہ و ماہر را کہ آنرا رہبر [1] و شیخ نیز رہبر
ست چنانکہ رہبر کسے ست کہ در راہ امن و خوف دریافتہ باشد اورا بدرقہ کنند و شیخ
آنرا گویند کسی کہ معائنہ چیزے نباشد اورا غیب مبنیاد بے آنکہ معائنہ کند و این مخصص کرمت
ست و بر اینچنین کہ شاید مرید شوند اورا شیخ حقانی کہتے ہین اسلئے کہ حق کی طرف
پہونچاتا ہے اور جو شخص کہ شیخ کا وکیل ہوتا ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ وکلا کو چند مشائخ
سے وکالت رکھتا ہے ایسے شخص کی یہی چاہیئے کہ مرید ہون کیونکہ جس شخص کی طرف
سے یہ وکیل ہے شیخ وہی شخص ہے پس براہ نظر بہ اصل حقیقت مین شیخ کا مرید ہوتا
ہے اگر کوئی شخص سوال کرے کہ بسبب مرنے موکل کے وکیل سے وکالت [illegible]
ہے مسئلہ شرعی ہے کہ جب تک موکل زندہ ہے تب تک اسکے وکیل کو وکالت [illegible]
ہے جسوقت مرگیا تو وکالت جاتی رہے اس سوال کا یہ جواب دینگے کہ [illegible]

Marfat.com

زندہ ہین دلیل اسکی یہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام ان اولیاء اللہ لا یموتون
ولکن ینقلون من دارٍ الی دار یعنے بیشک دوستان خداوند تبارک وتعالی نہین
مرتے ہین لیکن نقل کئے جاتے ہین ایک گھر سے طرف دوسرے گھر کے یعنے سرائے
فانی سے سرائے باقی کے طرف چلے جاتے ہین پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من فوائد مشیخت ووکالت وحدیث صحاح کو لکھہ لو پوری صحبت پس جبکہ
وہ زندہ ہین تو اُنکی وکالت سے باز نہ رہین **مجذوب** یعنے مغلوب العقل شیخ نہین
ہوتا ہے کیونکہ وہ مجنون ہے گو اُسکو جاذبہ ہوا ہو اسلئے کہ مجذوب سالک طریقت نہین
ہے اُسنے رستہ نہین چلا ہے اور رستے مین اسکے امن وخوف کو نہین پہچانا ہے
محمود ومذموم یعنے راہ راست وراہ مخالف کو نہین دیکھا ہے ناگاہ جاذبہ آگیا اُسکو
مجذوب کر دیا اور چھپٹ لیا بدون اسکے کہ مقامات پر گذر کر کے مقصود اصلی کو پہنچا ہو
اُسنے تو ان مقامات کو دیکھا ہی نہین ہے تو وہ اُنکو کیا جانے اور دوسرے کو کیونکہ
پہنچا سکے کیونکہ اُسکو تو جاذبہ نے پہنچایا ہے ابتر کے رساندا سکے واسطے تو ایسا شیخ
چاہیے کہ اُسنے راہ مقامات کو خوب دیکھا ہوا ور منزل مقصود کو پہونچا ہو وہ دوسرے کو
پہونچا سکتا ہے کیونکہ اُسنے خوب دیکھا بھالا ہے مجذوب اس لائق نہین ہے کہ شیخ ہو
تربیت واقتدا کے واسطے لیاقت رکھتا ہے اسلئے کہ وہ تو مغلوب ہو گیا ہے لیکن لوگ
اُسکے حق مین اعتقاد کرین اور مرید نہون اور فرمایا کتاب مین ہے لوان الشیخ
المرشد یجهر فی العبادات بنیة الارشاد یجوز فان اصحابه ومتبعیه یاخذون

Marfat.com

ذلك رياء لان المطلوب منه اخذ الاوراد للاصحاب قوله تعالى

جناب سیدی سند شیخ مرشد بہ نیت ارشاد عبادات مین یعنے قرارت و نیات
کا اقتضا ہوا کہ اس شاہد رعنا پر جو پیری کرن و مرید و پیرو اُس سے عمل اخذ
ایک طالب فن اسکے نظارہ سے حظ و افی اُ سے لیا اور اد کا اور برانگیخہ کرنا
مولوی **ذوالفقار احمد** صاحب کی ہمت والا کو جنکی صفتین بیان سے با
جنہون نے کمال محنت سے ترجمہ نگاری کا حق ادا کیا ہے سلیس **اُردو** مین ترجمہ کرنیکی
طرف مائل کیا۔ اور بعد اتمام ترجمہ زر کثیر کے صرف سے جناب سید صاحب نے اسکو منصہ اشاعت
پر جلوہ گر ہونیکے لیے اس مطبع کثیر النفع مین چھپوایا۔ جہانتک ہو سکا کارپردازان مطبع
نے لکھای۔ چھپائی۔ تصحیح۔ اور عمدہ کاغذ وغیرہ مین مہتمم کے اہتمام کی بہت کچھہ شرم
رکھی ہے۔ اُمید ہے کہ اس کے ۔۔۔ نے والے بقدر استعداد مضمون سے مستفیض ہو کر
حضرتِ جامع اور مترجم کا احسان مانین گے اور جناب مترجم و حضرت محرک کے ساتہ خاکسا
عبد المجید مہتمم مطبع کو کلمات خیر سے یاد فرمائین گے اور اگر کوئی بالغرض بھی ملاحظہ کرینگے تو
اُسکو سہو انسانی خیال فرماکر دامن عفو سے چھپائین گے

قال الباقی باللہ ابو اسمعیل یوسف حسین بن القاضی المرحوم محمد حسن الخانپوری المحمدی النقشبندی
المتخلص بہ صابر

اجی حضرتِ صوفی باصفا
ہیں ۔ ب آئے

فرادیہ کیے مخزن ابتدا
محفل انہ مے سکے ہین

بہت کہو دین علی ابن
تو بنیا ہی ہو جائینگے

رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ضیاء الدین ابو النجیب مہ سے چاہ

Marfat.com

غزالی قدس اللہ ارواحہم دونو بغداد مین ایک زمانے مین تہے فرمایا کہ بغداد اصل مین بذال معجمہ ہے بدال مہملہ بہی کہتے ہین ایک دن ایک عزیز ابناء دنیا سے خدمت مین شیخ ضیاء الدین کے آیا ارادہ تعلق و پیوند کا کیا شیخ نے اُسکو شیخ محمد غزالی کے پاس بہیجا کہ اُنسے تعلق و پیوند کر جسوقت وہ عزیز شیخ محمد غزالی کے پاس آیا تو اُنہون نے اُسکے واسطے مریدی کی شرطین بیان کین اُسکا دل شکستہ ہوگیا فَفَرَّ منہ یعنے وہ شخص اُنکے پاس سے بہاگا دل کو جما نہ سکا پہر شیخ ضیاء الدین کے نزدیک آیا عرض کیا کہ آپنے مجکو ایسے شخص کے پاس بہیجا کہ اُسنے اتنی چیزین بیان کین کہ مین توبہ سے گم ہوگیا پس شیخ ضیاء الدین نے شیخ محمد غزالی کو کہلا بہیجا کہ تمنے کیون اُن چیزون کا بیان کیا کہ یہ آنیوالا متنفر ہوگیا اور دل نہ جما سکا اس زمانے مین تو اسی قدر بہت ہے کہ کسی گناہ سے باز آئیگا تو وہی اُسکی نجات کا سبب ہوجائیگا مریدی و صحبت کے اعلے مرتبے کا ہر ایک خریدار نہین ہے اسکے لئے تو عالی ہمت لوگ ہوتے ہین روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران اعلی کے لائے فرمایا جیسے یہ چند برادر مصاحب دعا گو کے کہ مسجد مین ملازم رہتے ہو اور سبق پڑہتے ہو اور سُنتے ہو تمہارے واسطے امید ہے کہ صحبت ثمرات دیوے پہر شیخ ضیاء الدین ابو النجیب قدس اللہ روحہ نے اُسکو تعلق و پیوند کا خرقہ عطا کیا کوئی شرط مریدی کی اُسپر پیش نکی اور صحبت کا حکم نہ دیا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن نزدیک **شیخ رکن الدین** قدس اللہ روحہ کے ایک دانشمند یعنے عالم بیٹہا ہوا تہا شیخ مرید کر رہے تہے اُس دانشمند نے کہنا شروع کیا کہ مخدوم

Marfat.com

جو کوئی آتا ہے آپ اُسکو خرقہ دیدیتے ہو خرقہ کے واسطے اہلیت بہی چاہیئے شیخ نے فرمایا
بہائی اگر بسبب میری ایک ٹوپی کے گناہ سے باز آئین تو اس شخص کی نجات کا سبب
ہو جائے یہ بات تواضع وانکسار کی جہت سے فرمائی پہر روے سخن طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من بگیرید۔

ایضاً شب دوشنبہ چہارم ماہ مذکور بحجرہ وقت تہجد

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق فرما رہے تہے گفتگو اخلاص
مین تہی حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام سرٌّ من سرّی اودعتہ قلب احببتہ یعنی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے حکایت فرمائی کہ اخلاص ایک سر ہے
میرے سر سے سر پوشیدہ بات کو کہتے ہین جہر کی ضد ہے امانت رکہتا ہون اُس
اخلاص کو خاص اُس دل مین کہ جسکو مین دوست رکہتا ہون اور سر اس بات کا یہ
قول ہے اللہ پاک کا عبادنا المخلصین فرمایا دو قراءتین آئی ہین یکسر لام بصیغہ اسم
فاعل دوسری بفتح لام بصیغہ اسم مفعول اول قرارت کے یہ معنی ہین کہ ہمارے بندے
اخلاص کرنیوالے ہین دوسرے کے معنی یہ ہین کہ ہمارے بندے اخلاص کئے ہوئے
ہین یہ قرارت احسن ہے بہتر ہے اسلئے کہ اللہ کی طرف سے اُنکو اخلاص حاصل ہوا ہے یعنی
وہ خالص ہین اور وہ اخلاص جو اللہ پاک کا دیا ہوا ہے اسکو شرف ہے اُس اخلاص
پر جو تمہارے جانونکے طرف سے ہے کیونکہ اُس اخلاص کو لقائے [illegible]
کے اور اس اخلاص کے لئے احتمال ہے اخلاص کئے ہوئے ہین یا اخلاص کرنیوالون

Marfat.com

اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر پدیعد اسکے فرمایا الاخلاص عن الاخلاص کے کیا معنی ہین اخلاص سے اخلاص کے یہ معنی ہین کہ خود کو درمیان مین نہ دیکھے اور خود سے نہ جانے اللہ تعالی کی توفیق سے جانے تاکہ کوئی پندار و بزرگی اسمین ظاہر نہو کہ مین اخلاص رکھتا ہون اگر اللہ عزوجل اخلاص عطا نفرمائے تو بندہ کب مخلص ہووے اخلاص سے اخلاص کے یہ معنی ہین جو مین نے بیان کئے بگیر پدا **ایضا** ایک عزیز اپنے دو فرزند واسطے تعلق و پیوند کے خدمت مین لایا پیوند کا التماس کیا قبول فرمایا ایک لڑکا بالغ تہا دوسرا مراہق یعنے قریب بلوغ بالغ نے تعلق و پیوند کیا مراہق نے نکیا فرمایا کہ ایک ذمی زیارت کے واسطے آیا تہا اور اسکے ساتہہ ایک چہوٹا لڑکا مراہق تہا اسنے دعا گو سے کہا کہ آپ میری ہدایت کے واسطے دعا کرو مین نے ہندی زبان مین دعا کی اور ایک مراہق یہ ہے کہ پیوند نہین کرتا ہے۔

ایضا پیر کے دن چوتہی تاریخ ماہ مذکور فقیر کو بعد نماز ظہر کے

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا **عوارف** کا سبق پڑہا رہے تہے گفتگو اخلاص و ریا مین تہی ریاء العارف اخلص من اخلاص الابرار یعنی دکہاوا عارف کا اخلاص ہے عبادت مین جیسے روزہ و نماز و زکوۃ و حج و تسبیح و اوغیرہ سو یہ ریا عارف کی خالص تر ہے اخلاص ابرار سے کیونکہ یہ عارف کامل ہے ریا اس جہت سے کرتا ہے تاکہ عجب مین نہ پڑ جائے کہ میرے مثل کون ہے مین تو خلوت مین کام کرتا ہون واسطے انکسار کے دفع عجب کے لئے باہر نکلتا ہے اور

Marfat.com

بیان خلق کے عمل کرتا ہے تاکہ اُس سے عمل اخذ کرین خلق اُس سے عمل دیکھے تو اُنکو
ہو اُس سے عمل کرنا سیکھین گویا یہ عارف حقیقت مین معلم ہوتا ہے اور یہ ابرار
ل گوشے مین کام کرتے ہین اور معجب ہین عجب کرتے ہین کہ ہمارے مثل کون
ہے ہمتو گوشۂ خلوت مین کام کرتے ہین یہ عجب طریقت کا گناہ ہے حسنات الابرار
یئات المقربین جو کہا ہے سو بہیدا سکا یہی بات ہے یعنی ابرار کی نیکیان مقرب
وگون کی بدیان ہین کیونکہ ابرار شارع ہے اور مقرب طارق اہل حقائق ہین
فرمایا جبکہ حضرت آدم صفی صلوات اللہ وسلامہ علیہ مقرب تھے تو نسیان ذنب حال
ہوگیا بہو لکر گیہون کہا لیا اللہ تعالی فرماتا ہے ولقد عہدنا الی آدم من قبل فنسی
ولم نجد لہ عزما یعنے البتہ مقرر ہمنے عہد کیا تہا آدم سے سو آدم اُس عہد کو بہو لگیا
ودعہد یہ تہا کہ اُنکو منع کیا تہا کہ درخت گندم کے قریب نہ جاوین اللہ تعالی نے فرمایا
ہے ولا تقربا ہذہ الشجرۃ جبکہ اُنہون نے نسیان عصیان کیا تو اُنکا ذنب حال
ہوگیا نہ ذنب شرعاً اور یہ خطا ہوگئی وعصی آدم ربہ فغوی اور جبکہ کسی پیغمبر نے
عمداً گناہ کیا ہے تو وہ شخص کافر ہوجاے قصہ داؤد میں یہ حکم ثابت ہے
وان الانبیاء لفی امانٍ ؛ عن العصیان عمداً والغزال ؛ وما کانت ذنوب لفظ الذی
ولا عبد وشخص ذو افتعال ؛ یعنے بیشک پیغمبر علیہم السلام البتہ امن میں ہین
یعنے معصوم ہین عمداً گناہ کرنے سے اور نبوت سے معزول ہونے سے اور کوئی
عورت نبی نہین ہوئی نہ کوئی غلام کسی کا مملوک نہ کوئی شخص .....

Marfat.com

بدکار کہ اُسنے گناہ سے توبہ کی ہو بلکہ انبیا نبوت سے پہلے معصوم ہوئے ہین تو
ہین بطریق اولی معصوم ہین پس پیغمبرون کی زلّت کو ذنب طریقت کہتے ہین نہ
شریعت فارسی مین زلت اسکو کہتے ہین کہ لغزیدن شتر بے قصد نہ آنکہ بقصد در
خود را گرداند یعنے بے ارادے اونٹ کا پھسلنا بغیر اسکے کہ گر پڑے اُسی دم خو
سنبھال لے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا ربنا ظلمنا انفسنا وان
لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین یعنی اے رب ہمارے ظلم کیا ہمنے اپنی
جانو پر اور اگر تو ہمکو نہ بخشے اور ہمپر رحم نکرے تو البتہ ہم ہو جائین زیان کارون
فتاب علیہ واجتبٰہ پس اللہ تعالی نے توبہ قبول کی آدم کی اور برگزیدہ کیا اُنکو اور اسے
اگر کوئی شخص بہولکر بے قصد گناہ کرلے تو اتنا مواخذہ نہوگا جتنا کہ عمداً گناہ کرنے
ہوگا جس شخص نے بہولکر بے قصد گناہ کرلیا ہے تو وہ اُسی وقت باز آتا ہے اور انابت
کرتا ہے اسلیئے کہ النسیان مرکب علی الانسان والانسان مشتق من النسیان
وفی الحدیث من الصحاح ان ابراھیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ
تفکر لیلۃ من اللیالی فی مراد م علیہ السلام فقال یارب خلقتہ بیدک
ونفخت فیہ من روحک واسجدت لہ ملائکتک واسکنت الجنۃ بلا عمل
ثم بزلۃ واحدۃ نادیت علیہ بالمعصیۃ واخرجتہ من الجنۃ فاوحی اللہ تعالی
الیہ یا ابراھیم اما علمت ان مخالفۃ الحبیب علی الحبیب شدید یعنے حدیث
صحاح مین ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک رات فکر کی حضرت آدم صفی علیہ السلام

Marfat.com

کام مین پس مناجات کی عرض کیا یارب تونے آدم کو اپنے دست قدرت سے پیدا
اور تونے اُسمین جان پھونکی اپنی قدرت سے اور سجدہ کرایا اُسکو اپنے فرشتون سے
ربسایا اُسکو بہشت عنبر سرشت مین بدون کسی کام کے جسکو اُسنے کیا ہو پھر بسبب ایک
ت کے یعنے بسبب ایک لغزش کے جو کہ نسیان و فراموشی سے ہوگئی تو نے نافرمانی
اُسپر ندا کی یعنے عصی آدم ربہ فغوی اور باہر نکالا اُسکو بہشت سے پس اللہ تعالی
نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی کہ اے ابراہیم کیا تو نے نہ جانا کہ بیشک مخالفت
دوست کی دوست پر سخت ہے دوست کو بالکل ایذا نہین دیتے ہین اور یہ بیت پڑھی

ے نزدیکانرا بیش بود حیرانی ز ایشان دانند سیاست سلطانی ز احسنات
الابرار سیئات المقربین اس بات کا بہید ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان
رمائی کہ اُجہ مین منجملہ مریدان شیخ **جمال الدین** قدس سرہ ایک مرید صائم الدہر
تھا جسوقت اربعین مین معتکف ہوتا تو عید کے دن کہانا کہاتا تھا شیخ کے بعض مریدون
نے شیخ جمال الدین کو یہ بات پہونچائی کہ تمہارا فلان مرید کبر و عجب کرتا ہے اور مریدون
سے استعظام چاہتا ہے یعنے بزرگی و تعظیم طلب کرتا ہے پندار کرتا ہے کہ مین صائم الدہر
ہون میری مثل کون ہے دوسرے سب لذیذ کہانا کہاتے ہین مین بہتر ہون پس
شیخ نے اُس مرید کو بلایا اور ہر روز کندوری پر اپنے برابر بٹھا کر کہانا کہلاتے اور
کہانا کہانے مین جہد کرتے تھے پیر کی فرمودہ بات کو کیونکر نہ سنتے صائم الدہر تو کہانا کہانے لگا پھر شیخ نے دوسرے مریدونکو بلایا فرمایا دیکھو کہانا کہانا اور روزہ

Marfat.com

نہین رکہتا ہے یہانتک کہ تکبر وعجب اُسکے سر ودماغ سے جاتا رہا خالص ومخلص
الیسا مربی چاہیئے کہ تربیت کرے حسنات الابرار سیئات المقربین بہید
بات کا ظاہر مین صوم دہر حسنات تہا لیکن باطن مین از روے طریقت کے سیئا
یعنے عجب وپندار کیونکہ یہ راہ نو خود سے فنا ہونا ہے خود کو کچہہ بہی درمیان مین نہ
اور دوست کے ساتہ باقی ہونا ہے جبکہ سب کچہہ اُسی کی طرف سے جان لیا قل
من عند الله والقدر خیرہ وشرہ من الله تعالی اسی اثنا مین شیخ زادہ نجم ا
نے عرض کیا کہ سید محمد ظفاری چاہتا تہا کہ عشرۂ ذیحجہ مین طے کرے یعنے رات د
روزہ رکہے مخدوم نے منع کیا خیریت اُسکی یہی تہی شاید اُسکو عجب وپندار ہوتا آ
اسکی تصدیق کی اور فرمایا پس عارف کی ریا ابرار کے خلوت سے بہتر ہوتی ہے
عارف لوگ منتہی ہین خلا وملا یعنی تنہائی وجمع مین یکسان ہین اور نیت اُنکی قو
تعلیم ہے کہ وہ عمل کو اخذ کرین اور یہ ابرار مبتدی ہین کیونکہ عجب وپندار مین ہین
ایسی قدر ہے کہ ہم اپنے عمل کو ظاہر نہین کرتے ہین خلوت وتنہائی مین کرتے ہین
تصور اُنکا حسنات ہے اور مقرب لوگونکا سیئہ ہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من
ایضا رسالۂ مکیہ کا سبق پڑہا رہے تہے گفتگو اسمین تہی کہ ینبغی للمر
ان یبصر شیخا ثم یتعلق فلو رأی ان بعض العلماء یعتقدونہ ویقبلون
یقتدونہ فیقتدی بہ والا یعنے طالب کے لئے لائق یہ ہے کہ اول شیخ کو دیکہے
بعد اسکے مرید ہو پس اگر دیکہے کہ بعض علما اُسکے معتقد ہین اور اُسکو شیخی واقف

Marfat.com

کے واسطے قبول کرتے ہین اُسکو مقتدا جانتے ہین تعلق و پیوند ارادت اُس سے کرتے ہین
تو وہ طالب اُس شیخ کا اقتدا کرے ورنہ خیر مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ مولانا **وجیہ الدین** بائلی رحمۃ اللہ علیہ علامہ تہے **شیخ نظام الدین**
قدس سرہ کے مرید ہوگئے بڑے شیخ تہے کہ ایسا علامہ اُنکا مرید ہوگیا یہ شرط نہین
ہے کہ سارے علماے زمانہ مرید ہوجائین یہ چاہیئے کہ بعض علماء زمانہ مرید ہوجائین
تصرف ولایت کا ذکر نکلا فرمایا کہ قصبۂ ادیپور دران سے کچھ مکران اقصے
بلاد تک شیخ کبیر کے تصرف ولایت پر ہے اور قصبۂ مذکور و ریت لکھنوتی اقصی فروہ سے
تصرف ولایت شیخ فرید کا ہے اور خاندان کی حد باندھ دی ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن مسافر لوگ قصبۂ اجودہن مین پہونچے **شیخ فرید الدین**
قدس سرہ العزیز کی خانقاہ مین اوترے بعد چندی ملتان کی طرف سفر کا ارادہ
کیا عرض کیا کہ راہ مخالف ہے ہم ڈرتے ہین آپ ممد رہین شیخ نے فرمایا کہ قصبۂ
اودیپور تک تو تمکو یہ درویش جانیگا جسوقت وہانسے گزر جاؤگے تو شیخ کبیر بہاء الدین
کی حد ہے اگر دشواری پہونچے تو انکو یاد کرو اور مدد چاہو کیونکہ وہ حد اُنکے تصرف کی
ہے پھر وہ مسافر روانہ ہوئے جب قصبۂ اودیپور مذکور کی حد سے گزر چکے تو سارق
و رہزن پیش آئے چاہا کہ اُنکو کوئی نکبت و ایذا پہونچائین پس اُن مسافرون کو اسجگہہ
شیخ فرید الدین کی بات یاد آئی تو شیخ کبیر شیخ بہاء الدین کو یاد کیا اور دعا چاہی
دیکھا کہ سارے چور اور رہزن منہزم ہوگئے اور چھپ گئے گویا نہ تہے اسکو محض تصرف

Marfat.com

ولایت کہتے ہین اور جس شخص کو کہ ولایت رکنی ہوتی ہے اُسکو قطب
کہتے ہین اور اُسکے سر پر بھی قطب اقطاب ہوتا ہے تمام عالم مین شرق سے غرب تک
اور شمال سے جنوب تک تصرف اُسکا ہے اُسکا نام قطب عالم ہے پھر روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید ایضا برادرم مولانا حسام الدین
صوفی سلمہ اللہ تعالی جو کہ اصحاب حجرۂ خلوت اس فقیر سے ہین شیخ شیوخ کے اوراد کا
خدمت مین پڑھ رہے تھے گفتگو اس دعیہ مین تھی اللھم اقل عثراتنا واٰمن
روعاتنا واستر عوراتنا واستجب دعواتنا فرمایا کہ جمع فعلۃ بسکون عین کے ہے
اور اگر ماضی صحیح و ناقص سے ہو تو جمع اُسکی بروزن فعلات بفتح عین آتی ہے جیسے
عثرات جمع عثرۃ کی ہے باب صحیح سے اور دعوات جمع دعوۃ کی ہے باب ناقص سے او
اگر فعلہ باب اجوف سے ہو تو جمع اُسکی فعلات بسکون عین کلمہ آتی ہے جیسے کہ امن روعۃ
واستر عورات جمع ہے روعۃ اور عورۃ کی دونو بسکون واو ہین پھر روے مبارک
طرف اس فقیر کے اور اصحاب حال کے لائے فرمایا بھائیو یہ تقریر غریب ہے تصریف
تسہیل شیخ عارف سمدر الحق والدین سے ہے قدس اللہ سرہ و نعم اسکو لو اسی حکم پر
کام کرو جہان کہین کہ مشکل پڑے ایضا شب سہ شنبہ پنجم ماہ ذیحجہ وقت تہجد فقیر
حجرۂ خلوت سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تھا روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرزند من سبق پڑھو مین نے شروع کیا ترتیب اس بات مین تھی عن ابی بکر
الصدیق رضی اللہ عنہ انہ یقول لما خرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من مکۃ

Marfat.com

وهو يريد جبل حراء واتبعه قريش ليقتلوه ويأخذوا مده ويلطخوا به اصنامهم
فهبط اليه جبريل صلوات الله وسلامه عليه وقال يا محمد ان الله تعالى يقرئك
السلام وقد علمني دعاء تدعو فيجعل الله بينك وبينهم سترا فقال عليه السلام
لجبريل يا حبيبي علمني فقال له جبريل يا محمد ان هذا الدعاء من كتبه ثم
علقه في منزله او دعا به في سفره لم يخف من الشيطان ولا سلطان جائر
ورفع الله عنه آفات الليل ويزيد الله في رزقه ويذهب السهو من قلبه فلما علمه
جبريل قال له ابوبكر الصديق رضي الله عنه يا نبي الله علمني هذا الدعاء فقال
له صلى الله عليه وآله وسلم قل يا اكبر من كل كبير يا سميع يا بصير يا من لا شريك
له ولا وزير يا خالق الشمس والقمر المنير يا عصمة البائس الخائف المستجير يا
رازق الطفل الصغير يا جابر العظم الكسير يا قاصم كل جبار عنيد يا سامع
قاطع
بمعاقد العز من عرشك وبمفاتيح الرحمة من كتابك وبالاسم الاعلى التمامية
المكتوبة على قرن الشمس ان تفضل بي كذا وكذا [illegible]
[illegible]
وسلم یہ سنکر رہ سے اور آپ ارادہ کیے تھے کہ [illegible]
تاکہ آپ کو قتل کر ڈالیں اور آپ کا خون بہائیں اور اسلام اپنے [illegible]
علیہ السلام آپ کے طرف آئے [illegible]
پڑھتا ہے اور اُسنے آپ کو ایک دعا سکھائی ہے تاکہ آپ اور [illegible]

Marfat.com

درمیان آپ کے اور درمیان اُنکے ایک پردہ بسبب برکت اس دعا کے اور وہ آپکو
نہ دیکھینگے پس آپنے جبریل علیہ السلام سے فرمایا اے میرے دوست تو مجھے یہ دعا
سکھا دے پس حضرت جبریل نے آپسے کہا اے محمد بیشک اس دعا کو جو کوئی لکھے پھر
اُسکو اپنے گھر مین لٹکائے یا اُسکو اپنے سفر مین پڑھے تو وہ نہ شیطان سے ڈرے
نہ کسی ظالم بادشاہ سے اور دور کرے اللہ اُس سے رات کی آفتون کو اور زیادہ کرے
اللہ اُسکی روزی مین اور لیجاوے فراموشی کو اُس کے دل سے پس جب حضرت
جبریل نے آپکو وہ دعا سکھائی تو حضرت ابوبکر نے آپ سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ
آپ مجھے یہ دعا سکھائین پس آپنے اُنسے فرمایا کہ کہہ الخ اس فقیر سے فرمایا فرزند من ہر پنجشنبہ

ذکر شب پنجشنبہ

کو بعد فراغ کے تہجد سے یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر ہوا سبق منظومہ
پڑھا رہے ہے نظم اس باب مین ہتی ؎ یکبر القوم مع الامام ٭ لا بعدہ
فی اول القیام ٭ یعنے مقتدی لوگ امام کے ساتھہ تکبیر کہین نہ بعد تکبیر امام کے کیونکہ
حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر سنت یہی ہے اسلیے کہ سبحانک اللھم وبحمدک الخ
کہہ سکین اسواسطے کہ یہ بہی سنت ہے جب امام نے قرارت شروع کر دی تو مقتدی
کو سکوت واجب ہے اللہ پاک فرماتا ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا
لعلکم ترحمون جبکہ امام کے ساتھہ تکبیر کہیگا تب اس سب کی رعایت کر سکیگا نہین تو نکر سکیگا اور
جب کوئی شخص اسپر نہ پہونچے تو سبحانک اللھم نہ کہے مگر ایک طریق ہے وہ یہ ہے کہ امام

Marfat.com

ہر سکتہ مین ایک کلمہ پڑہے اور اگر پہلی رکعت مین نہ پڑہ سکے تو دوسری رکعت مین
ہ لے کیونکہ اسکا پڑہنا سنت مؤکدہ ہے اسکے ترک کرنے سے نماز مکروہ ہے قبول نہین
ہے مگر بسہو اور جو حکم کہ اسمین ہے ساری سنتونکا یہی حکم ہے فرمایا کہ امام کے معیت مین
تلاف نہین ہے وبالقول الصحیح اذا بدأ الامام الف الله بدأ الماموم ایضا
الف وفی الاصح اذا بلغ الامام بقاء الله بدأ القوم بالف الله وهو الاصح
علیه الفتوی وقال صاحباه ابو یوسف ومحمد رحمهما الله اذا بلغ الامام براء
یبدأ القوم بالف الله وقال بعضهم الفتوی علی هذا القول یعنے صحیح قول
ہے کہ جب امام اللہ کے الف کو شروع کرے تو مقتدی بہی الف کو شروع کرین
ر صحیح تر قول مین یہ ہے کہ جسوقت امام اللہ کے با پر پہونچے تو مقتدی اللہ کے
ف کو شروع کرین اصح یہی قول ہے اور اسی پر فتوی ہے اس جہت سے کہ شاید
دیون کا الف امام کے الف پر سابق ہو جائے یہ سب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالے
صاحب مذہب کا قول ہے رہے صاحبین یعنے امام ابو یوسف قاضی و امام محمد
ن حسن شیبانی رحمہما اللہ تعالی سو اُنکا قول یہ ہے کہ جسوقت اکبر کی را کو پہونچے تو
مقتدی اللہ کے الف کو شروع کرین دعا گو نے اس طرف فقہا سے سُنا ہے بعض نے
ہا ہے کہ فتوی اس قول پر ہے بہر اس بات کا معیت ہے کیونکہ اللہ تعالی کا قول
پاک ہے وارکعوا مع الراکعین یعنے تم شروع کرو ساتھ شروع کرنیوالونکے بعد الرکوع
نہین فرمایا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول کی [illegible]

Marfat.com

جہت سے یون فرماتے ہین تکبیر المأموم مع الامام لا بعدہ یعنے تکبیر مقتدی کی
ہمراہ امام کے ہو نہ بعد اُسکے دوسرون کی حجت یہ قول ہے اللہ پاک کا ان مع العسر
یسرا ان مع العسر یسرا اے بعد العسر یسر ا سجگا ہے مع بمعنی بعد ہے یعنے بعد دشواری
کے آسانی ہے مقتدی کو چاہیئے کہ بسبب نیت کے امام کے ساتہ تکبیر کہنے سے نہ رہجائے
کیونکہ نیت مستحسن ہے اور تکبیر امام کے ساتہہ کہنا سنت ہے مگر وہ آدمی جو کہ امام شافعی
رحمہ اللہ کے مذہب کی رعایت کرتا ہے کیونکہ اونکے قول پر نیت فرض ہے بدلیل
قولہ علیہ السلام الاعمال بالنیات یعنے اعمال متعلق ہین نیتون سے وقولہ علیہ السلام
نیۃ المؤمن خیر من عملہ یعنے نیت مومن کی بہتر ہے اُسکے عمل سے پس نیت فرض ہوئی
اور ہمارے نزدیک نیت فرض نہین ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور
استحسان فرمایا ہے بطور فریضہ پس نیت فرض نہین ہے مستحسن ہے اگر زبان سے
نیت نکریگا تو آثم و گنہگار نہوگا نیت دل سے فرض ہے کیونکہ یہ ارکان احکام نماز سے
ہے اگر نیت زبان سے نکہیگا تو ثواب پائیگا اور جو شخص امام کے ساتہ عمداً تکبیر نہ کہیگا
تو آثم و گنہگار ہوگا بسبب مخالفت سنت کے اور فرمایا صحاح مین ہے اور یہ حدیث
شریف ہے تکبیرۃ الاولی خیر من الدنیا وما فیہا اے ادراک تکبیرۃ الاولی المبتدا
الاضافت محذوف واقیم المضاف الیہ مقامہ یعنے مبتدا سے مضاف محذوف ہے
اور مضاف الیہ کو مقام مبتدا مین قائم کیا اور اولے مضاف الیہ ثانی ہے معنے
حدیث شریف کے یہ ہین کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تکبیر اول امام کے

Marfat.com

ساتھہ کہنا بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھہ کہ اُسمین ہے مع الامام کہا بعد الامام نکہا
حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے ایک حجت متین یہ حدیث ہے تکبیر امام کے ساتھہ
ہنا چاہیئے ایک یار نے پوچھا کہ **تکبیر اولی کی حد کہانتک ہے** جواب فرمایا یان
کبر مع الامام وقال بعضهم حتى لا يفرغ الامام من الفاتحة قبل التمام
واب تكبيرة الاولى لا بعد ولا يجد بعينه الا بالطريق المذكور وهو ان يكبر
ع الامام متصلا قبل ان يقرأ الامام سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك
تعالى جدك ولا اله غيرك یعنے تکبیر اولی کی حد یہ ہے کہ مقتدی امام کے ساتھہ
لبیر کہے بعض نے کہا جب تک کہ امام فاتحہ سے فارغ نہو جائے تب تک مقتدی
لبیر اولی کا ثواب پائیگا نہ بعد اسکے اور عین تکبیر اولی کا ثواب نہ پائیگا مگر بطریق مذکور
ر وہی ہے کہ امام کے ساتھہ متصل تکبیر کہے پہلے اس سے کہ امام سبحانک اللھم پڑھے
ور بعد اسکے تکبیر اولی کو نہ پائیگا اس بات کی رعایت کرنا طریق مسنون ہے ایک
نے پوچھا کہ خیر من الدنیا وما فیھا کے کیا معنی ہین جواب فرمایا کہ لفظ ما عام ہے
ہر شے کو شامل ہے پس جو کچھہ ہے اُسکو شامل ہو جاے بعد اسکے یہ بہتر ہی ہے
ویکتفی الامام بالتسمیع فی رفعه الراس من الرکوع یعنے امام سمع اللہ لمن
حمدہ کہنے کے ساتھہ کفایت کرے ربنا لک الحمد کہنے کی حاجت نہین ہے کہ
سے سر اُٹھانے مین وھذا القول اصح والمختار وعلیه الفتوی والاعتماد ان
الامام معلم القوم لقوله ربنا لک الحمد والمعنی سمع الله من حمده ای قبل الله

Marfat.com

حمل من حمدہ والمنفرد یجمع بینھما فی الاصح وکذلک المتنفل وعلی قول صاحبی
ابی یوسف ومحمد رحمھما اللہ تعالی یجمع بینھما مفترضا کان او متنفلا اما مما
کان او مقتدیا لکن الفتوی علی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی یعنی
صحیح تر ومختار قول یہ ہے اور اسی پر فتوی واعتماد ہے کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ
کہنے پر کفایت کرے اسلئے کہ امام قوم کا معلم ہے اُنکو تعلیم کرتا ہے اور اُنکو اللہ تعالے
کی حمد پر برانگیختہ کرتا ہے اگر خود امام ربنا لک الحمد کہیگا تو جو مقتدی لوگ کہ اُسکے پیچھے
ہین یہ قول اُنکا ہو جائیگا معنی سمع اللہ لمن حمدہ کے یہ ہین کہ اللہ عزوجل حمد کو
قبول کرے اُس شخص سے جو اُسکی حمد کرتا ہے ولھذا الاتری بان یقال فلان
سمع قول فلان ای قبل یعنے محاورے مین بولتے ہین کہ فلان شخص نے فلان
کی بات سُنی یعنے اُسکی بات قبول کی فرمایا والمنفرد یجمع بینھما فی الاصح وکذلک
المتنفل یعنے جو آدمی تنہا نماز پڑہتا ہے تو وہ درمیان دونو کے جمع کرے صحیح تر
قول مین یہی ہے اور اسی طرح نفل پڑہنے والے کا حال ہے اگرچہ بجماعت نماز ادا
کرنے یعنے وہ بہی سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور ربنا لک الحمد بہی کہے اور یہ قول اصح
ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے اور فتوی بہی اسی پر ہے اور صاحبین
یعنے امام محمد و امام ابو یوسف قدس اللہ اسرارہم وارواحہم کے قول پر نماز پڑہنے والا
درمیان دونو کے جمع کرے فرض پڑہتا ہو یا نفل امام ہو یا مقتدی سمع اللہ لمن
حمدہ بہی کہے اور ربنا لک الحمد بہی لیکن فتوی صاحب مذہب کے قول پر ہے یعنے

Marfat.com

حضرت امام اعظم قدس سرہ اسی درمیان مین فرمایا کہ دعاگو اُس طرف
درویشون سے سماع رکھتا ہے کہ جب امام دوسرے کو حکم دیتا ہے تو چاہیئے کہ خود
بہی اُسپر عمل کرے یہ قول درویشون کا موافق قول صاحبین کے ہے برادران مگبرید
اللہ پاک فرماتا ہے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب
افلا تعقلون یعنے کیا تم حکم کرتے ہو لوگونکو نیکی کا اور بہولتے ہو اپنی جانونکو اور تم پڑہتے
ہو کتاب کیا پس تم عقل نہین رکہتے ہو درویش کہتے ہین کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ بہی
کہے اور ربنا لک الحمد بہی جب دوسرے کو تعلیم کرتا ہے تو چاہیئے کہ خود بہی کہے تاکہ معلم
ہو جاے ورنہ جب تک معلم پہلے نکہے گا تب تک متعلم کیونکر کہیگا بعد اسکے یہ بیت پڑہی

ف ولو اکتفی بالانف فی سجدتہ ؛ جاز بلا عذر فی جبھتہ ؛ یعنے اگر نماز
پڑہنے والا سجدے مین ناک پر کفایت کرے تو جائز ہے اگرچہ اُسکی پیشانی مین کوئی عذر
نہو یہ بات حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر ہے ولکن یکرہ لمخالفۃ السنۃ
ولا یقبل وعلی قول صاحبیہ ابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی لا یجوز السجدۃ
بالانف الا من عذر حتی لو سجد المصلی علی کور عمامتہ او فاضل ثوبہ جاز عند
ابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ تعالی خلافا لابی یوسف والشافعی لان وضع الجبھۃ
فی السجدۃ عندھما فرض فلا یجوز الصلوۃ بترکھا لان الجبھۃ من شرائط الصلوۃ
لان السجدۃ فی سبعۃ الجبھۃ مع الانف والیدین والرکبتین والرجلین حتی
لو رفع المصلی فی سجدتہ واحدا منھا لا یجوز الصلوۃ عندھما وعند الشافعی

Marfat.com

رحمہ اللہ تعالی الا من عذر لان کل ذلک عندھما فریضۃ وعند ابی حنیفۃ
رحمہ اللہ یجوز ویکرہ لان کل ذلک عندہ سنۃ والاصح ذلک یعنے اگر مصلی
بغیر عذر پیشانی پر سجدہ نکرے ناک پر کرے تو روا ہے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی
کے قول پر لیکن بسبب مخالفت سنت کے مکروہ ہے اور قبول نہین ہے اسلئے کہ نزدیک
اُنکے سنت یہ ہے کہ پیشانی پر مع ناک کے سجدہ کرے اور امام قاضی ابو یوسف و امام
محمد بن حسن شیبانی و امام شافعی قدس اللہ اسرارہم فرماتے ہین کہ سجدے مین ناک پر
سجدہ کرنے سے نماز جائز نہین ہے مگر ساتھ پیشانی کے اگر پیشانی مین کوئی عذر ہو کہ
سجدہ نہو سکے تو باجماع واتفاق درست ہے یہانتک کہ اگر مصلی بندش دستار پر
سجدہ کرے یعنی دستار ایسی باندہے کہ پیشانی چھپ جائے تو حضرت امام اعظم رحمہ اللہ
کے قول پر نماز جائز ہے لیکن بسبب مخالفت سنت کے مکروہ ہے سنت یہ ہے کہ پیشانی
پر مع ناک کے سجدہ کرے اسمین امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا خلاف ہے کیونکہ اونکے
قول پر پیشانی رکھنا مع ناک کے فرض ہے پس اس فرض کے ترک سے درست نہین
ہے اسلئے کہ پیشانی شرائط نماز سے ہے کیونکہ سجدہ سات عضو مین ہے پیشانی مع ناک
دو نو ہاتھ دو نو زانو دو نو پانؤن اگر مصلی سجدے مین انمین سے ایک کو اُٹھالے گا
تو درست نہوگا صاحبین و امام شافعی قدس اللہ اسرارہم کے قول پر نماز فاسد ہو جائے
گی مگر بعذر اسلئے کہ اُنکے قول پر یہ بھی فرض ہے اور حضرت امام اعظم قدس روحہ کے
قول پر یہ سب سنت ہین نماز جائز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہو گی قبول نہوگی پس اس

Marfat.com

بات مین کوشش کرین کہ پیشانی پر مع ناک کے سجدہ کرین احتیاط یہی ہے کہ باجماع
واتفاق عمل کرین عالی ہمتی یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو مومن مصلی کام چھوڑ دے
اور نہایت احتیاط سے استنجا وطہارت و وضو کرے جب نماز مین داخل ہو اگر باجماع
واتفاق عمل کریگا تو اُسکو عالی ہمت لوگون سے شمار کرینگے اور اگر کسی قول و روایت
پر عمل کریگا اور باجماع واتفاق نکر سکے گا تو اُسکو مقصرون سے لکھینگے بسبب بے ہمتی
وسستی کے معلوم نہین کہ بروز قیامت کونسے مجتہد کے قول کو درست رکھینگے
جبکہ اتفاق پر عمل کریگا تو جس مجتہد کے قول کو درست رکھینگے تو وہ اسمین داخل ہوگا
خارج نہ ٹہریگا اسلئے کہ صاحب شریعت حضور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
طرف سے مجتہدونکو بسبب اجتہاد کے رخصت ہے جیسا کہ خبر صحاح مین ہے اور یہ حدیث
شریف پڑہی قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم المجتہد یصیب ویخطی فان
اصاب فلہ اجران واخطأ فلہ اجر یعنے بسبب الاجتہاد وھذا فی الفروع
ای فی الشرائع لا فی الاصول ای فی التوحید فاما لو اخطأ فی الاصول ای فی
التوحید فھو ضال ومضل یعنے مجتہدین جو کہ شریعت و معاملت مین مسائل کا
اجتہاد کرتا ہے کسی جگہہ صواب پر ہوتا ہے کسی جگہہ خطا ہی کہا جاتا ہے اگر مسئلے مین
صواب کو پہونچتا ہے تو اُسکو دو اجر دیتے ہین ایک تو مشقت اجتہاد کے جہت سے
دوسرا یہ کہ صواب کہا یہ دو اجر ہوئے اور اگر مجتہد نے خطا کہائی کسی مسئلے مین تو اسکو
ایک اجر دیتے ہین اس جہت سے کہ اجتہاد مسئلے کی مشقت اٹہائی ہے یہ رخصت فروع

Marfat.com

مفسرون سے سماع رکھتا ہے ہرگز ہندوستان مین نہ کسی مفسر سے سُنا نہ کسی تفسیر مین
دیکھا تہا کہ وہ کشتی ان مسکینون کی ملک نہ تہی بلکہ وہ اُسکا کرایہ کیا کرتے تہے وہ کشتی
دوسرے لوگون کی ملک تہی بعد اسکے فرمایا یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ کانت لمساکین
فرمایا ہے لام واسطے تملیک و تخصیص کے ہے پس وہ کشتی اُنکی ملک ٹہیری جواب فرمایا
یہ لام تخصیص کا ہے اسلئے کہ وہ کشتی اُنکے قبضے مین تہی والقبض یدل علی الملک
یعنی قبض دلیل ملک کی ہوتی ہے عین ملک کی دلیل نہین ہوتی پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من فوائد این حدیث اللھم احینی مسکینا وتق
نحو وفائدہ این آیہ کہ مقرر شد بگیرید غریب ست **اسی درمیان** مین زائرلوگ
آپہونچے بعض سجدہ کرنے لگے فرمایا کہ غیر حق کو سجدہ کرنا درست نہین ہے او
نہ چاہیے وسجدۃ التحیۃ منسوخۃ عندنا وعند الشافعی یجوز للشیخ والاستا
والوالدین وابی الزوجۃ فاما الصحیح قولنا یعنے ہمارے مذہب مین سجدۂ تحیۃ
منسوخ ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین سجدۂ تحیت واسطے پیر واستا
اور مان باپ اور سسر کے درست ہے لیکن صحیح ہمارا ہی قول ہے پہر اس فقیر سے فر
فرزند من بگیرید بعد اسکے نماز چاشت ادا کرنے کو اُٹہے اور نیت اس طرح فرمائی تو
ان اؤدی صلوۃ الضحی اربع رکعات متابعًا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
متوجہا الی جہۃ عرصۃ الکعبۃ اور فرمایا کہ نیت اس طرح کرنا چاہیئے کتاب مین لکہا ہے
ینبغی للمصلی ان ینوی جہۃ عرصۃ الکعبۃ لان بناء الکعبۃ قد یحول لزیارۃ

Marfat.com

ولیاء علی طریق الاستحباب یعنے مصلی کو چاہیئے کہ عرصۂ کعبہ کے جہت کی طرف
ت کرے اسلئے کہ فرشتون کو حکم ہوتا ہے تو وہ بنائے کعبہ کو واسطے زیارت بعض
لیاء کے لیجاتے ہین اور وہ عرصہ یعنی میدان احاطہ کیا ہوا باقی رہجاتا ہے اسلئے
صۂ کعبہ کی نیت کرے شاید کوئی ایسا وقت ہو کہ کعبے کو واسطے زیارت ولی کے لے گئے
ون تو نیت ٹھیک پڑے اور یہ بات بطریق مستحب ہے **اسی درمیان مین** ایک بار
نے پوچھا کہ درمیان عرصہ و بقعہ کے کیا فرق ہے جواب فرمایا کہ عرصہ محوطہ کو کہتے ہین یعنے
یدان احاطہ کئے کو اور بقعہ پارۂ زمین کو بولتے ہین **این بگیرید فائدۂ نماز چاشت**
فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلی اثنتی عشرۃ
رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ بکل یوم قصرا فی الجنۃ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی پڑہے بارہ رکعت ہر دن مین تو بنائے اللہ واسطے اسکے ہر دن ایک
حل بہشت مین فرمایا کہ دعاگو نے اس طرف محدثون سے سنا ہے کہ اس سے مراد نماز
چاشت ہے اگر سنت مراد ہوتی تو یوم ولیلۃ فرماتے کیونکہ بارہ رکعتین جو سنت ہین
دو رات دن مین ہین **بگیرید** یہ محکم دلیل و حجت ہے اور فرمایا کہ اگر کسی کے ساٹھ یا ستر
برس کی عمر ہو اور ہر روز بارہ رکعتین چاشت کی پڑہے تو تم جانتے ہو کہ ہر برس
کتنے محل بنائے جاتے ہین ایک یا نے پوچھا کہ اتنے محلون کو کہان پہونچ سکے گا
جواب فرمایا کہ جو چیز فنا پزیر نہوگی اور حیات ابدی و خالد مخلد ہوگی تو پہونچ سکیگا
این بگیرید اس اطراف مین دعاگو نے دیکہا ہے کہ عوام بازاری بھی چاشت کی نماز

Marfat.com

ادا کرتے ہین اور ایسا اہتمام رکھتے ہین اور چاہیے کہ بیٹھکر نہ پڑہے کیونکہ چھہ رکعتیں
ہونگی مگر بسبب ضعف کے بنا بر حکم حدیث صحاح قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوٰۃ القا
نصف علی صلوٰۃ القائم یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز بیٹھکر
پڑہنے والے کی آدہی ہے کھڑے ہوکر نماز پڑہنے والے پر یعنے اگر باوجود قدرت قیا
کے نفلون کو بیٹھکر پڑہین تو روا ہے ولیکن بے ہمتی ہے کیونکہ اعمال مین آدہا لکھینگے
ثواب کو کیون پورا نہین کرتا ہے علو ہمت تو یہ ہے کہ نفلونکو کھڑے ہوکر ادا کر بر
مگر بسبب ضعف کے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن
این فائدہ نیست کہ تقریر کردم و فائدہ نماز چاشت باحدیث صحاح جملہ بنویسید چہ
نماز چاشت سے فارغ ہوئے تو شیخ زادہ نجم الدین سبق عوارف کا خدمت مین
لگا گفتگو **اخلاص ومخلص** کے باب مین تہی کہ متصوف یعنے طالب
طلب کرتا ہے ہنوز کامل نہین ہوا ہے اور صوفی واصل ومقرب ہے اُسکو خلاد
یکسان ہے کیونکہ وہ بسبب وصول مقصود کے کامل ہے مناسب اسکے حکایت
بیان فرمائی کہ شیخ **جمال الدین** قدس اللہ روحہ کا ایک مرید تہا شیخ کا
خدمت مین حاضر تہا روے مبارک طرف اُسکے لائے کہ وہ مرید جمعہ مین بظاہر حاض
نہوتا تہا آچہ کے خلق نے شیخ سے شکایت کی کہ تمہارا فلان مرید نماز جمعہ مین حاضر نہین
ہوتا ہے شیخ نے فرمایا کہ وہ حاضر ہوتا ہے لیکن خلق سے ڈرتا ہے اُنکی تاب نہین لاسکتا
ہے خلوت وتنہائی چاہتا ہے ابہی تک کامل نہین ہوا ہے وقت تکبیر جمعہ کے آجاتا

Marfat.com

برے پیچھے نماز فرض ادا کرتا ہے اور چلا جاتا ہے سنت گھر مین ادا کرتا ہے اون
ون نے پوچھا کہ اُسکا گھر تو مسجد سے دور ہے تکبیر کے وقت کیونکر آجاتا ہی شیخ نے فرمایا
مردان خدا در یک زمانہ بمکہ می روند طواف کعبہ و زیارت مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ
لم و قدس خلیل و انبیاء و اولیاء را زیارت میکنند و زمانے از ہفت آسمان میگذرند
شت می رسند ترقی شود ہمدران زمان بازگردند یعنی مردان خدا ایک وقت مین مکے
چلے جاتے ہین کعبے کا طواف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتے
ین اور قدس خلیل و انبیاء و اولیاء کی زیارت فرماتے ہین اور ایک وقت مین ساتون
سمانون سے گذر جاتے ہین بہشت مین پہونچتے ہین ترقی ہوجاتی ہے اُسی وقت
وٹ آتے ہین دعاگو نے یہ واقعہ معاینہ کیا ہے شیخ جمال الدین بڑے شخص تھے یہ
ود کیا چیز ہے اُس نسبت پر تو ایک گروہ بھی نہین ہے جب وہ کامل ہوجاے گا تو
صوف مقام صوفی یعنی مقرب مین ہوجائیگا اسکو خدا و ملا یکسان ہوگا اس بات کے
مناسب دوسری **حکایت** بیان فرمائی کہ جس زمانے مین دعاگو سفر مین تھا تو
ملک مین مین ایک پہاڑ مین پہونچا تین روز اوپر گیا اور تین روز نیچے آیا ایک جگہ ہوا
اس پہاڑ کے درمیان مین ایک غار دیکھا اور اواز اذان کی سُنی مین نے کہا کہ جاؤن
اُس قوم کے ساتھہ نماز پڑھون مین نے دیکھا کہ ایک جماعت کثیر نماز پڑھ رہی ہے جب
وہ نماز سے فارغ ہوئے تو دعاگو نے اُنسے مصافحہ کیا ہر شخص چلا گیا ایک آدمی
باقی رہا مین اُسکے نزدیک گیا مین نے پوچھا کہ مین اس جگہہ یہی غار دیکھتا ہون اتنے

Marfat.com

آدمی کہان سماتے ہین اور کوئی دوسرا غار نہین دیکھتا ہون اُس خلوتی نے کہا
تنہا اس غار مین رہتا ہون یہ جماعت ابدال کی ہے میرے سبب سے آتے ہین و
جماعت کے تاکہ نماز تنہا نہ پڑہی جاے مین نے دیکھا کہ وہ خلوتی ایک علامہ دانش
ہے مین نے کہا کہ تو شہر و آبادانی مین کیون نہین رہتا ہے تاکہ خلق تجھسے نفع لیو
مین نے پوچھا کہ تو نے اس جگہہ پہاڑ مین غار کو کس لیے اختیار کیا ہے ایک اجہا
دیا کہ مین کٹنا کتّا رکہتا ہون اُسکو مین نے قید کیا ہے تاکہ کسی کو کاٹ نکہائے جب
یہ خوئی ہیوڑ دیگا نیک ہو جائیگا تو آبادی مین لیجاؤنگا یعنے اُسنے اپنے نفس کو بُرا
لوگون نہ کہا کہ وہ بد ہین اس جہت سے مین نے خلوت اختیار کیا ہے لقولہ علیہ
والسلام ظنوا بالمؤمنین خیرا یعنے تم مومنون سے نیک گمان رکہو و قولہ تعا۔
یا ایہا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم یعنے اے ایما
تم بچو بہت سے گمان سے بیشک بعض گمان گناہ ہے جس جگہہ کہ حضرت یوسف صدیق
علیہ السلام نے فرمایا ہے قولہ تعالی وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء
بری نہین کرتا ہون مین اپنے نفس کو بیشک نفس البتہ بہت حکم کرنیوالا ہے برائی کا
امّارہ صیغۂ مبالغہ ہے امر سے جیسا کہ لوّامہ لوم سے ہے پس وہ خلوتی جسکا ذکر ہو چکا
متصوف تہا صوفی نہین ہوا تہا معنی صوفی کے مقرب و واصل کامل کے ہین ایک
شخص خلائق و مخلوقات سے نظر قطع کرتا ہے اُسکے نظر مین سواے باریتعالی
اور کوئی نہین رہتا ہے بلکہ وہ تو خود کو بہی درمیان مین نہین دیکھتا ہے تو دوسرے کو

Marfat.com

طریق اولی نہ دیکھیگا اپنے وجود سے فانی بوجود محبوب باقی ہوتا ہے پس اُسکو خلا و ملا
دونو برابر ہین جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ فانی ز خود و بدوست باقی ؛ این
طرفہ کہ نیستند و ہستند ؛ بعد اسکے فرمایا کہ ہر اس معنی کا یہ قول ہے اللہ پاک کا الا للہ
الدین الخالص یعنے تو خدا کو جانے اور دوسرے کسی کو نہ جانے اور تیری نظر مین
یہ آیت کریمہ رہے کل شئ ھالک الا وجھہ ای کل شئ فانٍ الا ذاتہ ولمن شاء
دعاگو نے اُس طرف مفسرون سے اس آیت کے ایسے معنی سُنے ہین کہ ہرگز سنے ہون و سنا ہون
مین نہ سُنے تھے ای جھۃ ابقائہ وھذا یوافق قولہ تعالی فاذا نفخ فی الصور فصعق
من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ تعالی سب چیز فانی ہو جائیگی
مگر وہ جسکو اللہ تعالی چاہے گا وہ چھ چیزین ہین عرش کرسی لوح قلم جنت دوزخ جب
کوئی چیز پیش نظر نہ رہیگی تب خالص و مخلص ہو جائیگا **ایضا** فرمایا ینبغی للسالک
ان یقطع من الخلائق کلھم ابتداءً لاسیما من اھل الدیوان لا یبقی فی بیت المال
وجہ خالص وصاف الاکد لخذ ما صفا ودع ما کدر یعنے سالک کو چاہیے کہ
اول ساری خلق سے قطع کرے خصوصاً اہل دیوان سے کیونکہ بیت المال مین کوئی
وجہ خالص وصاف باقی نہین رہی ہے دعاگو نے سُنا ہے کہ بعض متعلمون کو خمار خانہ
کی چٹھی دیتے ہین اور بعض کو طریا باد مین ایسی وجہ کہاتے ہین قساوت دل مین کیا
شبہہ رہا اور استحقاق متعلمون کا یہی وجہ ہے پس ایسی وجہ سے پرہیز واجب ہے قال
امیر المؤمنین علی المرتضی القلب اذا قسی لا یبالی اذا عصی یعنے دل جب سخت

Marfat.com

پڑجاتا ہے تو کوئی باک نہین رکھتا ہے جبکہ نا فرمانی کرتا ہے پھر روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من تقریرات وجوہات کہ گفتم بگیرید یعنی بنویسید غریب سے
پھر اصحاب عالی سے فرمایا سابق کون ہے وہی سبق پڑہے یہ فقیر سابق تہا فرمایا فرزند
من سبق پڑہ ترتیب اس باب مین تہی حدیث صحاح ہے عن انس بن مالک رضی اللہ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ قال ان للقلوب صدأً کصدأ النحاس
وجلاءھا الاستغفار یعنے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ بیشک دلونکے واسطے ایک زنگار ہے جیسے آئینے کی زنگار ہوتی
ہے اور روشن کرنیوالی اُسکی استغفار ہے یعنے استغفر اللہ کہنا فرمایا کہ صحاح کی دوسری
حدیث شریف مین ہے من استغفر اللہ دبر کل صلوۃ غفر اللہ لہ یعنے جو شخص کہ
مغفرت چاہے اللہ سے بعد ہر نماز کے تو اللہ اُسکی مغفرت فرمائے پھر امیر کبیر روے منیر
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بعد ہر نماز کے ستر بار استغفر اللہ کہہ ہمیشہ بے ناغہ
زنگ بالکل دل سے دور ہوجائیگا اور روشن ہوجائیگا دعا گو ہمیشہ بعد ہر نماز کے باواز
بلند کہتا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو مذاکرہ ہوتا ہے مین نے قدمبوسی کی اور قبول کیا

ایضاً ذکر سفر کا نکلا

حدیث صحاح اس باب مین تہی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال لم یرد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم سفرا قط الا قال حین ینھض من جلوسہ
اللھم بک انتشرت والیک توجھت وبک اعتصمت وعلیک توکلت اللھم

Marfat.com

انت ثقتی وانت رجائی اللھم اکفنی ما اھمنی من امری ومالا اھتم بہ
ومااانت اعلم بہ منی عز جارک وجل ثناءک ولا الہ غیرک اللھم زودنی التقوی
واغفرلی ذنبی ووجھنی للخیر اینما توجھت ثم یخرج یعنے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہا کہ نہین ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سفر کا کبھی
مگر فرمایا اُسوقت کہ اُٹھتے اپنے بیٹھنے سے یعنے دعاے مذکور کو پڑھتے پھر واسطے سفر کے
باہر نکلتے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور اصحاب عالی کے لائے فرمایا بھائیو جس
جگہہ تم باہر نکلو یا کسی حاجت کے واسطے جاؤ تو دعاے مذکور پڑھو اُسوقت گھر سے باہر
نکلو کیونکہ سنت ہے اس فقیر نے عرض کیا کہ حین ینھض کے کیا معنی ہین جواب فرمایا
ای حین یقوم اور یہ بھی پوچھا کہ عز جارک کی کون اضافت ہے جواب فرمایا کہ یہہ
اضافت قرب ہے ای عز مقربک و واصلک اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید
یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی -

ایضاً روز مذکور سہ شنبہ پنجم ماہ مذکور ذیحجہ

بعد نماز ظہر کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تھا اور اصحاب عالی بھی حاضر
تھے شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت مین پڑھ رہا تھا گفتگو **قلندریہ**
کی باب مین تھی زبان پہلوی مین قلند تارک کو کہتے ہین نہ یہ قلندر لوگ جو کہ مبتدع
ہین اہل بدعت ہین داڑھی تراشتے ہین اور لوہا پہنتے ہین واللہ کتاب مین بقلندر
اُس شخص کو کہتے ہین کہ جسکے واسطے لکڑی کا پیالہ بھی نہین ہوتا ہے اور جسقدر کہ

Marfat.com

اُسکے ہتیلی مین سمائے اُسی قدر کہاتا ہے زیادہ نہین کہاتا ہے آجکل ناقلندر لوگ نام قلندر کا لیتے ہین اور کیا کیا کرتے ہین قلندر کے معنی تارک کے ہین اس فقیر سے اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید ایضا ایک عزیز زائر لشکر سے واسطے زیارت مخدوم کے آیا شرف پابوس حاصل کیا۔

شب ششم چہارشنبہ ماہ مذکور ذیحجہ

بعد ادائے نماز عشا یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اور اصحاب اعلی بہی حاضر تہے وظیفہ دارون کا وظیفہ دے رہے تہے وظیفہ خوار دعا دیتے جاتے تہے خدا باقی رکہے اور فرماتے تہے کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام ادرّوا علی اصحاب الوظائف فانهم یتمنون لکم البقاء یعنے تم جاری رکہو وظیفے والونپر وظیفون کو پس بیشک وہ تمنا کرینگے واسطے تمہارے باقی رہنے کو یعنے وظیفہ دینے والی کی بقا طلب کرینگے تاکہ وہ دیر تک باقی رہے کہ ہمارا وظیفہ پہونچے الا در ادہ داشتن پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من اس حدیث صحاح کو لکہہ لو اس فقیر نے لکہہ لیا شیخ زادہ نجم الدین نے خدمت مین عرض کیا کہ سید علاء الدین زبان گہر فشان مخدوم سے جو کچہہ سنتا ہے بعینہ وہی تقریر لکہتا ہے کچہہ تفاوت نہین ہے احادیث ہون یا اشعار مسائل ہون یا شرائع خواہ حقائق فرمایا کہ فرزند من سید علاء الدین اہل علم ہے اور مستعد مشغول اور متبع ہے اپنے جد حضرت رسالت صلعم کا اور مصاحب مجد ہے دعا گو کا سبق پڑہتا

Marfat.com

ہے اور اصحاب کا سبق سنتا ہے دعاگو کا طریق اخذ کرتا ہے مین خوب جانتا ہون
امید ہے کہ ثمرات دیوے اس فقیر نے قدمبوسی کی فرمایا فرمائید فرزندم ۔۔

بتاریخ ششم ماہ مذکور روز چہارشنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا اربعین صوفیہ کا
سبق ہو رہا تہا حدیث شریف یہ تہی عن ابیھریرۃ رضی اللہ عنہ قولہ علیہ السلام
رب اشعث أغبر مدفوع لو اقسم علی اللہ عزوجل لابرہ یعنے بہت سے
گدا پریشان بال گرد آلود دروازے پر آتے ہین اُنکو ہنکال دیتے ہین حالانکہ وہ ولی
ہوتے ہین اگر وہ اللہ کو قسم دین کہ تو ایسا کر تو اللہ اُنکے قسم کو قبول کرے اصحاب اعلی
نے عرض کیا کہ ہمارے سمجھہ مین نہین آتا ہے کوئی نظیر فرمائین فرمایا کہ بہائیو سنو
حکایت جس زمانے مین کہ دعاگو مکۂ مبارک مین تہا بارش رُک گئی پانی خشک
ہو گئے کہیتیان نہ رہین غلہ اُس جگہہ گران سے زیادہ تر گران ہو گیا بہت سے اکابر
مکہ نے دعا کی پانی نہ برسا **شیخ مکہ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ**
زندہ تہے ایک آدمی کو طلب کیا اور فرمایا کہ تو فلان دکان مین جا اور فلان موزہ
دوز کو بلا لا وہ نہ آیا جب دعاگو گیا تب آیا شیخ مکہ نے فرمایا یا سیدی ادع اللہ لنا
ینزل المطر علینا اے میرے سید تو ہمارے واسطے اللہ سے دعا کر تا کہ تیری دعا
کی برکت سے اللہ ہمپر پانی برسائے اُس ولی نے دعا کی ہاتہہ بلند اُٹہائے اور روبہ
جانب کعبہ و آسمان کیا شیخ مکہ اور دعاگو اور چند اکابر اور اُسکے پیچہے کہڑے ہوئے

Marfat.com

اور ہم آمین کہتے تھے اُسنے دعا بلند کی اور اللہ تعالی کو اس طرح کعبے کی قسم دی کہ الھی
ببیتک الذی عظمتہ ان تُنزلَ المطرَ الساعۃَ علینا یعنے اے میرے خداوند
بعظمت اپنے گھر کے جسکو تونے اپنی اضافت سے معظم کیا ہے یعنے کعبۂ مکرمہ کی برکت
سے ہم چاہتے ہین کہ تو ہمپر ابہی پانی برسا فرمایا کہ وہ شخص ہنوز دکان مین نہ پہونچا تہا
کہ اللہ تعالی نے پانی برسا دیا ہمارے بیٹھنے کی واسطے جگہہ نرہی غلے کی ارزانی
ہوگئی خوب پانی ہوا **بعد اسکے** فرمایا کہ کسی گدا کو دروازے سے ہنکالنا نچاہیے
شاید وہ ولی ہو کسی مصلحت کے لئے گدائی کرتا ہو روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا برادران بگیرید غریب ست **بعد اسکے رسالۂ مکیہ کا سبق** شروع
ہوا گفتگو **رویت وادراک** مین تہی فرمایا الرؤیۃ تحقیق الشئ بالبصر کما ھو
فان کان فی جھات یری فیھا وان کان فی غیر جھات یری فی غیرھا والادراک
رؤیۃ الشئ مع الجوانب والجھات واللہ تعالی متعالٍ عن ذلک وھو معنی
قولہ تعالی لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار فی الجوانب والجھات
والحد وحیثیت ادراکھا واللہ تعالی منزہ عن الجوانب والجھات فلا
یثبت ادراکہ یعنے رؤیت عبارت ہے اس بات سے کہ تحقیق کرنا شے کا ساتہہ دیکھنے
کے جسطرح کہ وہ شے ہے پس اگر وہ شے جہات مین ہے تو وہ دیکہی جائے گی جہات
مین اور اگر وہ غیر جہات مین ہے تو غیر جہات مین دیکہی جائے گی اور اللہ تعالی نسبت
جہات سے منزہ ہے تو وہ غیر جہات مین دیکہا جائے یہ بات ممکن ہے پس رؤیت

بیان رویت وادراک

Marfat.com

فلاونقلا جائز ٹھیری اور ادراک عبارت ہے اس سے کہ دیکھنا شے کا ساتھ جوانب
جہات کے اور خداوند تعالی جوانب وجہات سے منزہ ہے پس اُسکا ادراک جائز
نہین ہے اور اُسکی رویت از روے عقل ونقل جائز ہے عقلا تو وہی حجت مذکور
ہے اور نقلا یہ ہے کہ اس باب مین احادیث صحاح وآیات کریمہ وارد ہین اللہ پاک
فرماتا ہے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ یعنے کتنے مونہہ اُسدن تر و
تازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکھتے صحیحین مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فنظر الی القمر
لیلۃ البدر وقال علیہ السلام انکم سترون ربکم عیانا لا تضامون فی
رؤیتہ من الجنۃ کما ترون ھذا القمر لیلۃ البدر مراد وجوہ سے ذوات ہین
کما یقال وجہ اللہ ای ذات اللہ یعنے جسطرح کہ وجہ اللہ سے مراد ذات اللہ ہے
معنی آیت کریمہ کے یہ ہوئے کہ ذاتہاے مومنان سوے خداوند ناظر باشند یعنے
خود مومنین اللہ پاک کی طرف دیکھتے ہونگے معنی حدیث شریف کے یہ ہین کہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے
پس آپنے چاند کی طرف دیکھا چودہوین رات مین اور آپنے فرمایا بیشک تم اس رو مثو
عنقریب اپنے رب کو ظاہر دیکھوگے کش مکش نکروگے اُسکے دیکھنے مین جنت سے
جسطرح کہ تم دیکھتے ہو اس چاند کو چودہوین رات مین چودہوین رات کی تشبیہ اسلئے
دی کہ عام وخاص اُسکو دیکھتے ہین جنت سے بھی عام وخاص اللہ پاک کی ذات کو

Marfat.com

دیکھین گے اور اسجگہہ دنیا مین بعض بندے اولیاے خداے عزوجل اُسکی عین دل
کو دل کی آنکہہ سے دیکھتے ہین اور اکثر نمازمین کما قال میرالمؤمنین علی المرتضی
رضی اللہ عنہ لا اعبد ربی مالم اراہ ای بعین القلب وھذا مقام المقربین
والواصلین یعنے حضرت امیرالمؤمنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ نہین
پوجتا ہون مین اپنے رب کو جب تک کہ نہ دیکہون مین اُسکو یعنے دل کی آنکہہ سے
یہ مقام مقرب و واصلین لوگون کا ہے ہر آدمی اس مقام کو نہین پہونچتا ہے اور
بچشم سر آخرت مین بہشت سے دیکہین گے مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
شب معراج مین بچشم سر بہی دیکہا وھو قولہ تعالی ما زاغ البصر وما طغی ای لہ
یسبق البصر علی البصیرۃ بصر عبارت ہے چشم سر کی بینائی سے اور بصیرت عبارت
ہے دل کی بینائی سے وھو قولہ تعالی قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ
انا ومن اتبعنی یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ یہ میری راہ ہے مین
بلاتا ہون طرف اللہ کے دل کی بینائی پر وہ لوگ اولیا ہین حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول خداوند تعالی کو دل کی آنکہہ سے دیکہا بعد اسکے
چشم سر سے جب آپنے ایسی رعایت ادب کو نگاہ رکہا تو دوسرے بار بہی دیدار فائض
الانوار ارزانی فرمایا وھو قولہ تعالی ولقد راٰہ نزلۃ اخری ای لقد رأی ربہ
نازلۃ اخری لیکن یہ مرتبہ جو حاصل ہوتا ہے کہ ذات خدا کو چشم دل سے دیکہتے ہین اسپر
حاصل ہوتا ہے جیسا کہ مشائخ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے قال المشائخ الصوفیۃ

Marfat.com

الطھارۃ فصل عن الکونین والصلوٰۃ وصل الی صاحب الکونین یعنے وضو
کرنا جدا ہونا ہے دنیا سے اور اُسکے کام سے اور آخرت سے اور نماز ملنا ہے حضرتِ
حق سے پس جو شخص وضو مین دونو جہان وغیر خدا سے جدا نہوگا وہ نماز مین صاحب
دوجہان کی طرف نہ پہونچیگا یعنی خداوند تعالی پس چاہیئے کہ وضو کرنے کے وقت مین
دنیا و آخرت کو اور جو کچھہ کہ غیر حق ہے اُسکو دل مین نہ لائے تاکہ خداوند عزوجل کی
ذات پاک کو دیکھے پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من این جملہ
تقریرات واحادیث صحاح وبیان آیت واین قول جملہ بنویسید فائدہ وحجت تمام ست
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن ابتداے حال مین **شیخ**
قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ وضو کر رہے تھے جب وضو سے
فارغ ہوے تو الحمد للہ کہا کسی نے عرض کیا کہ آپنے الحمد للہ کہا جو دعا کہ بعد وضو کے
آئی ہے اُسکو نہ پڑہا شیخ نے جواب دیا کہ مین نے الحمد للہ اسلئے کہا کہ وضو مین غیر
حق کا خطرہ نہ گزرا مین امید رکھتا ہون کہ آج نماز مین میرے وصال کا روز ہے کیونکہ
کہا ہے الطھارۃ فصل والصلوٰۃ وصل فمن یتفصل فی الطھارۃ عن الکونین
لم یصل فی الصلوٰۃ الی صاحب الکونین **بعد اسکے** فرمایا کہ اگر **کوئی جاہل**
بے علم مشغول ہوجاتا ہے تو شیطان لعنہ اللہ آتا ہے اور راہ سے اُسکو لیجاتا
ہے کہتا ہے کہ وہ شخص خدا سے اُسکو عجائب دکھاتا ہے چونکہ یہ جاہل علم نہین رکھتا
ہے شیطان کو دفع نہین کرسکتا ہے تو گمراہ ہوجاتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ان الشیطان

Marfat.com

عدل و فضل مبین پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا تم خوب کرتے ہو
دعا گو کے مصاحب رہتے ہو عمل اخذ کرتے ہو سبق پڑھتے ہو اور سنتے ہو سلوک طریقت
کی راہ دریافت کرلے اب امید ہے کہ ثمرہ دے اول علم سیکھنا چاہیئے پھر اس راہ
مین آنا چاہیئے بے علم کیا جانے اور کیا کرے اُس اطراف مین جاہلون کو مشغول
نہین ہونے دیتے ہین جسوقت کوئی آنیوالا طالب آتا ہے اگر وہ عالم ہے تو مشائخ کبار
اُسی وقت خانقاہ مین اُسکو حجرہ دیدیتے ہین اور مشغول کرتے ہین اور اگر علم نہین رکھتا
ہے تو ہر خانقاہ مین چار مدرسے چار مذہب کے ہین جس مذہب کا وہ ہوتا ہے اُسی
مذہب کے مدرسہ مین اُسکو بھیجدیتے ہین وہان وہ علم پڑھتا ہے جسوقت عالم ہوجاتا
ہے تو پھر اُسکو مشغول کرتے ہین اُس اطراف مین خانقاہین ملک تجار کی وجہ حلال
سے ہین بیت المال کی وجہ سے نہین ہین خانقاہون کے نیچے دکانین وقف کی ہین
اُنکے محاصل کو وقف کیا ہے اُن دکانون کا خراج خانقاہ مین خرچ ہوتا ہے جاہل
عامی کو چاہیئے کہ مشغول نہو اپنے کسب و کار مین رہے پانچون وقت کی نماز پڑھ لے
ذکر کرے اور خیر کرے **بعد اسکے فرمایا** اگرچہ کسی شخص کا مقام عالی ہوجائے
مقرب بنجائے تکالیف شرعیہ ہرگز اُس سے اُٹھا نہین لی جاتی ہین بلکہ اور زیادہ
ہوجاتے ہین کیونکہ تکالیف یعنے امر و نہی کو پیغمبرون سے تو اُٹھایا ہی
نہین جو کہ افضل خلائق ہین تو جو لوگ اُنسے کم رتبہ ہین اُنسے کب اُٹھاوینگے
التکالیف لاترفع عن المحب بالمحبة بل یزداد تطوعاته ولا یبلغ الولی قط مبلغ

تکالیف شرعیہ انبیاء کرام سے مرفوع نہین ہوتین

Marfat.com

نبی من الانبیاء لان واحدا من الامة لایکون ولیا الا بمتابعة نبیه قولا و
فعلا وحالا ولو خالف نبیه بواحد منها لا یکون ولیا قط بل یکون مبتدعا
یعنے محب سے بسبب محبت کے اوامر و نواہی اُٹھا نہین لئے جاتے ہین بلکہ اُسکے نوافل
روزہ و نماز و تسبیح و تلاوت و خیرات و حسنات وغیرہ اور زیادہ ہو جاتے ہین اور کوئی
ولی کسی نبی کے درجے کو کبھی نہین پہونچتا ہے اسلئے کہ امت مین سے کوئی شخص ولی
نہین ہوتا ہے مگر بسبب پیروی اپنے پیغمبر کی گفتار و کردار و رفتار مین اور اگر انمین
سے کسی بات مین اپنے پیغمبر کی مخالفت کرے تو وہ ہرگز ولی نہین ہوتا ہے بلکہ
وہ بدعتی ہوتا ہے اور اہل بدعت کو ولایت کا مرتبہ نہین دیتے ہین زیرا نچہ نبی
در قول و فعل و حال خود سے جلی ست و یا بوحی خفی پس ہمہ صواب بود پس این فقیر را
فرمودند فرزند من بگیر یدا **ایضا** نبیرۂ مخدوم **سید حامد** اطال اللہ عمرہ اپنے
دادا کی خدمت مین باب حج سے **ہدایہ** کا سبق پڑھ رہا تہا الحج واجب علی المسلمین
الاحرار العقلاء الاصحاء البالغین اذا قدروا علی الزاد والراحلة وکان الطریق
امنا فرمایا الحج واجب ای فرض ویجوز استعمال الواجب مقام الفرض
لکن بمعنی الفرض لان بعض الواجبات عندا لبعض فرض کتعدیل الارکان
وامثالہ یعنے حج کو واجب کہا یعنی فرض استعمال واجب کا بجاے فرض کے جائز
ہے لیکن بمعنی فرض کیونکہ بعض کے نزدیک بعض واجبات فرض مین جیسے تعدیل
ارکان اور مثل اسکے وقید بالاحرار حتی یخرج العبید وقید بالعقلاء حتی

Marfat.com

یخرج المجانین وقید بالبالغین حتی یخرج الصغار ولوکانوا مراهقین لانه لا
خطاب لهم فلا فرائض لهم وقید بالزاد والراحلة وامن الطریق تمسکا
بقوله تعالی ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا ای الزاد والراحلة
وامن الطریق ونفقة الاهل لو کان الاهل وعندنا شافعی رحمه الله تعالی
ان کان بحیث استطاعة القدوم ماشیا فعلیه الحج فرض یعنے مصنف
رحمہ اللہ تعالی نے مسلمین کی قید لگائی تاکہ کافر خارج ہو جائین احرار کی قید اس لئے
لگائی کہ غلام نکل جائین یعنے حج ازاد لوگونپر واجب ہے غلامونپر نہین ہے عقلاء کی
قید لگائی تاکہ مجنون و دیوانے نکل جائین یعنے حج عقل والونپر فرض ہے دیوانونپر نہین
ہے اصحاء کی قید اسلئے لگائی کہ بیمار لوگ خارج ہو جائین بالغون کی قید لگائی تاکہ چھوٹے
عمر کے نکل جائین اگرچہ مراہق قریب بہ بلوغ ہون یعنے حج خاص بالغونپر فرض ہے
نابالغونپر فرض نہین ہے کیونکہ وہ مخاطب نہین ہین زاد وراحلہ کے اور امن طریق
کی قید اسلئے لگائی کہ اللہ تعالی کے اس قول سے تمسک کیا ہے کہ واسطے اللہ کے
ہے حج خانہ کعبہ کا لوگونپر جو شخص کہ استطاعت وطاقت رکھے طرف اسکی راہ کے
مفسرین نے استطاعت کی تفسیر زاد وراحلہ کے ساتھ کی ہے یعنے اس سے مراد
توشہ وسواری ہے جو کہ قابل سوار ہونے کے ہو جیسے گھوڑا خچر اونٹ گدھا گورخر
گاڑی پالکی ڈولہ اور مانند اسکے دوسری شرط امن طریق ہے یعنے چورون لٹیرون
وغیرہ سے راہ کا امن ہو ایک یار نے اصحاب عالی مین سے عرض کیا کہ دریا کی ر

Marfat.com

امن ہے یا نہین جواب فرمایا کہ راہ دریا کی امن نہین ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا
ہے ؎ ثلثۃ لیس لھا امانٌ ؛ البحر والسلطانُ والزمانُ ؛ یعنی تین چیزین
ہین کہ اُنسے امن وامان نہین ہے ایک تو دریا مین جہاز وکشتی کا چلنا شاید کوئی
مخالف ہوا مارے تو خراب کر ڈالے سب کو ڈبو دے دوسرے بادشاہ کہ اُس سے
بہی امن نہین ہے اگرچہ قرب ہو کبہی خفگی کرے کبہی لت کرے کبہی بے نوا کردے
کبہی شغل سے معزول کر ڈالے اور مثل اسکے تیسرے زمانہ کہ اس سے بہی امین نہونا
چاہیئے شاید کسی وقت مین غنی ہون کوئی اور وقت آئے تو فقیر کر دے یا جدائی
ڈالدے اور مثل اسکے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ کنا کزوج حمامتی ایکنۃ ؛
متمتعین بلذۃ وشباب ؛ جاء الزمان بنا وفرق بیننا ؛ ان الزمان مفرق
الاحباب ؛ یعنے ہم ایسے تہے جیسے جوڑا کبوتر کا گیجان درختون مین لذت وجوانی
سے متمتع ومنتفع ہو رہے تہے کہ زمانہ آیا اُسنے ہمارے درمیان مین جدائی ڈالدی
بیشک زمانہ احباب کا جدا کرنیوالا ہے بعد اسکے فرمایا کہ فقیر پر حج واجب نہین ہے
خلافا للشافعیؒ لیکن جب قصد کرے باہر نکلنے تو واجب ہو جاتا ہے اگرچہ فقیر ہو اسلئے
کہ نذر ہو گئی اور نذر واجب ہے بسبب ترک کے آثم وگنہگار ہوگا جسوقت چلا جائے
تو حج ادا کر لے گردن سے فرض ساقط ہو جائیگا ۔ یہ مین نقل کیا ہے اسلئے کہ نفس
استطاعت موجود نہ تہے اور وہ فریضہ ہے اور جب یہ فقیر تونگر ہو جائیگا تو ہے
واجب نہین ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من این

Marfat.com

تقریر غریب واشعار عربی کہ گفتم بنویسید۔

ایضاً روز مذکور چہارشنبہ ششم ماہ مذکور ۱۲۹۰ھ

کو یہ فقیر حجرۂ خلوت سے وقت چاشت کے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا سہرۂ مخدوم سید حامد طال عمرہ خدمت مین قرآن شریف پڑہ رہا تہا آیت کریمہ یہ تہی انہ من یأتِ ربہ مجرماً فان لہ جہنم لا یموت فیہا ولا یحیی بندے نے عرض کیا کہ لا یموت ولا یحیی کے کیا معنی ہین جواب فرمایا لا یموت حتی لو مات خلص من العذاب ویفنی ولا یجوز ذلک کما قیل ؎ ولا تفنی الجحیم ولا الجناۃ وما اہلوہما اہل انتقال ؛ یعنے دوزخ وجنت فنا پذیر نہوگی اور نہ اُنکے لوگ وہانسے انتقال کرینگے اللہ تعالی فرماتا ہے خالدین فیہا ولا یحیی من جہۃ شدۃ العذاب والعقوبۃ ولا یکون العیش لہ فیہا لا یموت کے یہ معنی ہین کہ اگر دوزخی مرجاے تو عذاب وعقوبت سے خلاصی پاجائے اور فنا قبول کرے حالانکہ فنا روا نہین ہے وہ تو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا ولا یحیے کے یہ معنی ہین کہ عیش نہوگا بلکہ شدت عقوبت ہر روز سخت تر ہوگی این معنی بگیرید۔

ایضاً گفتگو محبت مین تہی

فرمایا کہ جسوقت محب محبوب کی محبت مین مغلوب ہوتا ہے تو خود سے فانی دوست کے ساتہ باقی ہوجاتا ہے ؎ فانی زخود وبدوست باقی ؛ این طرفہ کہ نیستند وہستند ؛ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ کسی نے مجنون سے کہا

Marfat.com

مجنون ما اسمك قال ليلى يعنے اے مجنون تيرا كيا نام ہے تو كہا ليلى ميرا نام
ہے خود نرہا مغلوب ہو گيا دوست كى جان باقى رہى بعد اسكے فرمايا كہ منصور
لاج كے انا الحق كہنے مين ايك قول يہ ہے كہ وہ مغلوب ہوا خود سے فانى ہو گيا
م محبوب كا كہتا تہا كہ انا الحق اُس طرف مين نے منصور كے انا الحق كہنے مين تين
ل سُنے ہين ايك قول تو يہى تہا جو مين نے كہا دوسرا قول يہ ہے كہ وہ الله كى
رف سے حكايت كرنيوالا تہا الله كا نام ليتا تہا يہ درست ہے كيونكہ اتنى احاديث
صحيحۂ نبوى كلمات قدسيہ كى حكايۃً عن الله ہين تيسرا قول يہ ہے كہ كان المنصور
لى المنبر واعظا للناس سمع هذا النداء من يفدى لنار وحه فقال انا الحق
ى انا الثابت بفداء روحى بهذا المعنى وهذا القول وافق قول الفقهاء
يعنے ايك روز منصور حلاج منبر پہ خلق كو وعظ و نصيحت كہہ رہے تہے اثناى وعظ
مين يہ ندا سُنى الله تعالى نے آواز پيدا كردى كيونكہ وہ صوت والحان سے منزہ ہے
وہ ندا يہ تہى كون ہے كہ ہمارے واسطے اپنى جان نازنين كو قربان كرے منصور
نے آواز كہا كہ انا الحق اے اثابت يعنى مين اپنى جان كے فدا كرنے پر ثابت ہوں
حق بمعنى ثابت بہى آيا ہے جسطرح كہ الله پاك كے اس قول مين وارد ہوا ہے
ويحق الله الحق بكلماته ولو كره المشركون اى يثبت الله الحق يہ عجيب قول ہے
فقہا كے قول كى بہى موافق ہے بعد اسكے فرمايا كہ اسوقت كے مشايخ سے پوچہا جيسے
حضرت جنيد بغدادى وحضرت معروف كرخى وحضرت ذوالنون مصرى اور مشايخ

Marfat.com

منجملہ سالکان طریقت ان سب نے یک قلم فتوی دیا انسے پوچھا کہ تمنے کیون منصور کے
دار نیکا فتوی لکھا اُنہون نے جواب دیا کہ ہمنے اسواسطے فتوی دیا کہ اُسکا دعوی راست
و درست ہو جاسے کیونکہ اُسنے کہا انا الحق ای الثابت بقدار روحی یعنے مین ثابت
ہون اپنی جان کے فدا کرنے پر اور فدا نہین ہوتا ہے مگر ساتھہ مارنے کے فرمایا
کہ آیہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کے اُس طرف مین نے عجب معنی سُنے ہین
کہ کسی تفسیر مین نہین ہین نہ کوئی مفسر جانتا ہے وہ یہ ہین لن تنالوا لقاء اللہ تعالی
حتی تبذلوا ارواحکم بالمجاھدۃ یعنے تم ہرگز نہ پہونچوگے اللہ تعالی کے دیدار کو
یہانتک کہ صرف کرو اپنے عزیز نازنین جانونکو خنجر مجاہدے سے ولا یحصل اللقاء
الا بالموت لقولہ علیہ السلام الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنے لقا حاصل
نہین ہوتی ہے مگر موت سے اور جس شخص کا نفس دنیا ہی مین مرجاتا ہے تو وہ دنیا
ہی مین دل کی آنکھہ سے اللہ تعالی کو دیکھتا ہے روحانی ہو جاتا ہے نفسانی بالکل
مرجاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موت ایک پل ہے وصال
کرتا ہے دوست کا طرف دوست کے **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن مجنون
کا باپ مجنون کو خانہ کعبہ مین لیگیا اور کہا یا بنی قل یا رب بحق ھذا البیت الحرام
وبحق ھذا الحجر الاسود ازح عن قلبی حب لیلی قال المجنون علی عکس ذلک
یا رب لا تزح عن قلبی حب لیلی بل زدہ یعنے بیٹا تو یون کہہ کہ اے میرے رب
بحق اس خانہ کعبہ کے اور بحق اس حجر اسود کے میرے دل سے لیلی کی محبت کو دور کردے

Marfat.com

نون نے برعکس اسکے کہا کہ اے میرے رب تو میرے دل سے لیلی کی محبت کو دور مت کر
لہٰ اُسکو زیادہ کر اُسکا باپ بیچارہ حیران ہوکر لوٹ آیا بعد اسکے فرمایا یہ تو مجاز مین ہے کہ مجنون
بلی کی محبت زیادہ چاہتا ہے اگر کوئی شخص حقیقت مین باریتعالی کی محبت پر کہ جس کا بندہ
ہے اور عدم سے وجود مین اُسکو لایا ہے زیادہ محبت چاہے تو کچھہ عجب نہین ہے اللہ تعالے
رماتا ہے والذین اٰمنوا اشد حبا للہ روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
ن این فوائد کہ تقریر کردم وہر سہ قول انا الحق گفتن منصور وبیان آیۂ لن تنالوا البر
قول مجنون جملہ کہ گفتم بگیرید غریب ایضا مولانا شرف الدین مجتبٰی نے مع فرزند
لے مخدوم کے پائبوسی حاصل کی ذرا دیر بعد عرض کیا کہ بندہ زادے مشارق کی
یک حدیث شریف واسطے برکت کے خدمت مین پڑہین قبول کیا اور فرمایا پڑہین شروع
یا حدیث اول تہی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من اٰمن باللہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ
صام شہر رمضان دخلہ اللہ الجنۃ وھاجر فی سبیل اللہ اوجلس فی ارضہ التی
لد فیہا فرمایا المراد ای ھاجر من مکۃ الی المدینۃ الی الرسول ولم یھاجر من مکۃ
لی المدینۃ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان لاوے اللہ اور اُسکے
رسول پر اور قائم رکہے نماز کو اور روزے رکہے ماہ رمضان کے تو داخل کرے اُسکو
اللہ بہشت مین ہجرت کرے اللہ کی راہ مین یا بیٹہا رہے اپنی اُس زمین مین کہ جسمین
پیدا کیا گیا ہے مراد اس سے ہجرت ہے مکے سے طرف مدینہ منورہ کے واسطے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ یہ کہ مسافر ہو فرمایا اسکا کیا بعید ہے کہ وجج البیت واتی

Marfat.com

الزکوۃ نفرمایا یعنے اور حج کرے اور زکوۃ دے حالانکہ یہ دونو بہی فرض ہین دعا
اُس طرف کے محدثون سے ایک بات سُنی ہے کہ ہندوستان مین ہرگز نہ سُنی
وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث شریف شروع اسلام
فرمائی ہے اُسوقت نماز و روزہ فرض تہا زکوۃ و حج اُس زمانے مین فرض نہوا تہا یہ دونو
اسلام مین فرض ہوئے ہین جبکہ اسلام نے قوت پائی اور جمگیا اسلئے آپنے صرف
روزے کا ذکر فرمایا قاری یعنی پڑہنے والے نے عرض کیا کہ اس حدیث شریف کے
پر اس کتاب کی شرح سے شارح نے باین عبارت لکہا ہے هذه الثلثة یعنی الا
بالله والصلوة والصوم علی کل مسلم تتناول الفقیر والغنی والحج والزکوۃ
بشرطهما لتعلق الیسار یعنے یہ باتین اللہ و رسول پر ایمان لانا نماز پڑہنا روز
ہر مسلمان پر ہین فقیر و غنی دونونکو شامل ہین رہا حج و زکوۃ سو وہ مقید بشرط غنا ہین
فرمایا کہ یہ قول کسی نے اجتہاد سے بقیاس لکہا ہے رہا قول منقول سو دعا گو اُس طرف
محدثون سے سماع رکہتا ہے اُنکا اسناد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتا
کہ جسدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث شریف فرمائی شروع اسلام
اُسوقت وہی ایمان و نماز و روزہ فرض تہا زکوۃ و حج آخر کو فرض ہوا ہے جبکہ اسلام نے
قوت پائی اور جمگیا آن دونون کے اول فرض نہونے کی یہ وجہ ہے کہ تونگر لوگ
زکوۃ دینی چاہئے اور حج کرنا چاہئے تو وہ ایمان نہ لاتے تشکل سمجہتے یہ قول منقول ہے
اور وہ قول قیاس ہے والقیاس متروك بالمنقول اجماعًا یعنے جب نقل ملجاتی ہے

Marfat.com

توقیاس متروک ہوجاتا ہے جسوقت نقل نہین ہوتی ہے توقیاس واجتہاد مجتہدون کا
درست ہے باجماع بہائیواس قول کو لازم چاہیئے کہ اس قول کو حاشیہ وشرح مین لکھو
حدیث شریف مذکور مین ایک فائدہ بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ جسوقت لفظ ایمان کا تعدیہ
حرف باسے ہوتا ہے تو اسکے معنی تصدیق فی حق اللہ کے ہوتے ہین جیسے من امن
باللہ وتومن باللہ اور جب تعدیہ اُسکا حرف لام سے ہوتا ہے تو اُسکے معنی تصدیق فی
حق غیر اللہ ہوتے ہین جیسے وما انت بمؤمن لنا ولو کنا صادقین اسکی اور بہت مثالین
ہین پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن اینہا تقریر وقول منقول
این حدیث بگیر ید غریب ست بعد ازان فرمایا فرزندمن سبق پڑھ ترتیب اس باب مین ہی
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من
صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ ام الکتاب وقل ہو اللہ احد ست مران یحسن
رکوعہا وسجودہا بنی اللہ تعالی لہ قصرا فی الجنۃ من لؤلؤ بیضاء علی عمود من
یاقوت احمر فیہ سبعون الف غرفۃ ومن قرأہا خمس مرات وہو فی سوق من
او فی حاجتہ بنی اللہ تعالی لہ قصرا من لؤلؤ بیضاء علی عمود من یاقوت احمر
فیہ اربعۃ عشر الف غرفۃ ومن قرأہا مرۃ بنی اللہ تعالی لہ قصرا فی الجنۃ یعنی
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے جو شخص کہ پڑہے دو رکعتین ہر رکعت مین فاتحہ ام الکتاب ایک نام ہے فاتحہ
کے نامون سے اسکے سات نام ہین اللہ پاک کا قول ہے ولقد اتیناک سبعا من المثانی

Marfat.com

فرمایا دے کہ آپنے عہد کیا مین تجھے نہ مارونگا اور قید نکرونگا جسوقت وہ آجاے اگر مصلحت دیکھے تو مار ڈالے دروغ نہوگا امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایسا کیا ہے یہ چار چیزین از روے ظاہر دروغ ہین لیکن معنی مین مستحسن ہین بلکہ ثواب ملیگا چاہیے کہ ان چار چیزون کو چار محل مین نگاہ رکھے پہر روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن بنویسید اورا اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید نیکو غریب ست و برین عمل کنید تا ثواب یابید۔

روز عرفہ وقت چاشت

اس فقیر کو حجرۂ خلوت سے طلب فرمایا خرقۂ شیخ کبیر بتجدید پہنایا بعد اسکے خواجگان چشت کا خرقۂ تبرک پہنایا اور یہ دعا فرمائی الٰہی توجہ بتاج السعادۃ والکرامۃ والتوفیق بالطاعۃ وانواع العبادۃ اور قصر بھی کیا اور یہ دعا فرمائی الٰہی قصر املہ وحسن عملہ وحالہ وطول عمرہ مولانا فریدالدین سلمہ اللہ تعالی نے عرض کیا کہ سید علاءالدین مجد مصاحب مخدوم کا ہے اور مشغول واہل علم ہے اوراد شیخ کو نگاہ رکھتا ہے فرمایا مین خوب جانتا ہون دعاگو کے پاس مصاحب رہتا ہے سبق بھی پڑہتا ہے اور سنتا ہے اور دو اربعین خلوت ہمارے ساتہ ادا کئے فرزندم سید علاءالدین اہل علم ہے پہر اس فقیر کو تبرک کشیر دیا اور فرمایا لیلے کل عید کا دن ہے ہجوم ہوگا اس فقیر نے تبرک لیا اور حجرۂ خلوت مین لوٹ آیا **ایضا** یہ فقیر روز عرفہ وقت چاشت کے خدمت مین حاضر ہوا وگانہ نماز جو کہ عرفے کے دن مروی ہے چاہتے تھے

Marfat.com

کہ اسکو شروع کرین اور ادمین بہی تلاش کیا تو اسکو پایا اور یہ حدیث شریف صحاح
پڑہی قولہ علیہ السلام من صلی رکعتین یوم عرفۃ وقرأفیہما فاتحۃ الکتاب سبع مرات
وسورۃ قل یا ایہا الکافرون ایضا سبع مرات وقل ہو اللہ احد سبعمأئۃ مرۃ
غفرلہ نقل من المشارق یعنے آپنے فرمایا کہ جوئی دو رکعت نماز عرفے کے دن
ادا کرے اور ہر رکعت مین فاتحہ سات بار اور قل یا ایہا الکافرون بہی سات بار
اور قل ہو اللہ احد سات سو بار پڑہے تو وہ بخشا جاے مغفور لوگون مین سی ہو جاے
بعد اسکے فرمایا کہ تکرار فاتحہ کی نہ چاہیئے مگر یہ کہ مروی ہو جیسے اسجگہہ اس نماز مین اور
صلوۃ اسمعیل بہی شب جمعہ مین مروی ہے کہ سات بار فاتحہ دونو رکعتون مین
پڑہین پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون ایکبار اور دوسری رکعت
مین بعد فاتحہ کے اخلاص ایکبار پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من این حدیث صحاح
است بنویس اور اس نماز کو ادا کرین اور خود بہی شروع کی یہ فقیر حجرۂ خلوت مین
لوٹ آیا **ایضا** روز مذکور عرفہ مین نماز ظہر سے جسوقت فارغ ہوے تو بعض
اصحاب اعلی خدمت مین حاضر تہے جیسے خواجہ طیب طیب اللہ وقتہ انسے پوچہا
کہ اوراد مین نماز تعریف کو مخدومون نے کس طرح ادا کیا تہا انہون نے جواب دیا کہ
یہ نماز تعریف کی سر برہنہ مروی ہے فرمایا کہ اس سے پہلے دعا گو کبہی کبہی ہاتہ باندہکر
پڑہتا تہا اسواسطے کہ بعض عوام لوگ غیبت مین پڑین آپ مین نے جبکہ خوب دریافت کیا کہ
مخدومون نے اس نماز تعریف کو سر برہنہ پڑہا ہے فرمایا این نماز ہمہ جا مشروف الاس

Marfat.com

مروی ست روایت مین ہے لویصلون مکشوف الراس للاستخفاف والحقارۃ
والاستراحۃ من الصیف یکرہ فی جمیع الصور المذکورۃ وان کان مشکوف
الراس للتضرع والابتہال والمسکنۃ والمخافۃ لایکرہ وھذا عندنا فاما عند
المذاھب الاخر لایکرہ مکشوف الراس لاسیما صلوۃ التعریف فانھا بکشف
الراس وفیھا التضرع والخشوع والخضوع والابتہال والبکاء والمسکنۃ والمخافۃ
وقد روی ان ابن عباس رضی اللہ عنہما صلی التعریف یوم عرفۃ مع الناس
فی البصرۃ اس فقیر سے فرمایا فرزند من روایت کو لکھہ لو یعنی اگر سر برہنہ نماز پڑہین
واسطے ہلکا سمجھنے اور حقیر جاننے نماز کے اور واسطے راحت لینے اور سردی حاصل
کرنے کے ہوا سے تابستان سے تو ان ساری صورتون مین مکروہ ہے اور اگر سر برہنہ
نماز پڑہین واسطے تضرع وزاری وخشوع وبیچارگی ومسکنت وبکاء وخوف کے
تو مکروہ نہین ہے یہ مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا ہے اور دیگر مذاہب کی بنا
پر ہر حال مین اگر فرض ونفل کو سر برہنہ پڑہین تو مکروہ نہین ہے اور یہ مکروہ اتفاقی
نہین ہے مکروہ اتفاقی سے حذر واجب ہے خاصکر نماز تعریف کہ وہ تو سر برہنہ ہی
مروی ہے اور اسمین تضرع وابتہال وزاری وبکاء وشکستگی ہے بعد اسکے اصحاب سے
پوچھا وقت وسیع ہے ہم توقف کرین تاکہ شہر کی خلق پہونچ جاے اسوقت تک ہزار
بار قل ہو اللہ احد پڑہین روز عرفہ مین یہ مروی ہے من قرأ یوم عرفۃ سورۃ الاخلاص
الف مرۃ فکانما حج واعتمر یعنے جو شخص عرفے کے دن سورۂ اخلاص کو ہزار بار

Marfat.com

پڑہے تو گویا وہ ایسا ہے کہ حج وعمرہ بجالایا ہو اصحاب سے فرمایا بہائیو اس کام کو مہم
جانو نہ چاہیئے کہ ہزار بار سورۂ اخلاص کا پڑہنا فوت ہوجائے جب تمام کرلین گے
تو نماز تعریف مین شروع کرینگے باواز بلند قل ہو اللہ کو شروع کیا اصحاب کے ساتھہ
پڑہا جب تمام کرلیا اور اصحاب سے پوچھہ لیا کہ تمنے تمام کیا تب نماز تعریف مین شروع
فرمایا سر مبارک سے پگڑی اوتار کر آگے رکھی سر کو برہنہ کیا سارے اصحاب نے بہی سر کو
برہنہ کیا بہت شوق وذوق سے نماز شروع کی جسطرح کہ اوراد مین ہے چھہ رکعتین اس
طریق سے پڑہین کہ اول رکعت مین سورۂ انبیا دوسری مین سورۂ حج اور چار رکعتونمین
پچاس بار سورۂ اخلاص جب سلام پہیرا تو ویسے ہی سر برہنہ جانماز پر کھڑے ہوے
عرفے کے دن جو دعاے مطول کہ بعد نماز تعریف کے اوراد مین ہے اسمین مشغول
ہوے اور اصحاب سے فرمایا کہ جس شخص نے حج نہین کیا ہے تو وہ بجاے اَنْحَنَا کے
سَنُنِیْخُ پڑہے اور بجاے حَجَجْنَا کے سَنَحُجُّ کہے اسلئے کہ لفظ ماضی کا ہے محتمل کذب ہوگا
بلفظ استقبال پڑہے بمعنے دعا یا اس نیت سے کہ مین حج ادا کرونگا آور جس شخص نے
حج کرلیا ہے وہ ویسا ہی اَنحنا وحجنا پڑہے بہائیو اسکو لو اور ایسا ہی پڑہو دعا کے
پڑہنے مین تضرع وبکا وشوق وذوق ووجد بہت تہا اور انکے برکت سے اصحاب کو
بہی تہا جب مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے دعا تمام فرمائی تو اول وآخر ذکر شروع کیا
ہاتہہ باندہکر باادب تمام جسطرح کہ نماز مین باندہتے ہین کلمۂ لا الہ الا اللہ کو مدکے ساتہہ
اس طرح کہ دم بدم لا الہ کو کہینچتے تہے اور بائین جانب سے سیدہی جانب کو لیجاتے

Marfat.com

تہے اور اثبات الا اللہ کو بائین طرف القا کرتے تہے اور اصحاب عالی بہی متابعت
کرتے تہے جس طرح کہ بعض اصحاب کو تلقین ذکر کی فرمائی تہی اسی طریق سے ۳
بار کہا بعد اسکے کلمۂ لا الہ الا اللہ بسرعت شروع کیا بعد چند بار کے اللہ اللہ کے ذکر میں
مشغول ہوئے ایک شور اُٹہایہ فقیر دیکہتا تہا اور طریقہ مخدوم کے ذکر کرنے کا سیکہ
تہا البتہ بکار و جنبش و شوق و ذوق و وجد ذکر مین تہا زم نرم جنبش کرتے تہے
ویسے کہ بعض لوگ اُسجگہہ کر رہے تہے دیر تک ذکر کیا بعد اسکے اپنی جگہہ بیٹہے اور وہا
تجاوز نکیا چند بار ذکر کلمۂ لا الہ الا اللہ کا بامداد ہمراہ اصحاب کے بطریق طرق کیا یعنی سر نیچا
اور محمد رسول اللہ پر ختم کیا اور ہاتہ اونچے اُٹہائے اور یہ دعا پڑہی بعد صلوات کے
اللھم اَحْیِنا ذاکرین وَاَمِتنا ذاکرین وابعثنا ذاکرین وَاحْشُرْنَا فی زمر
الذاکرین اللھم اَحْیِ قلوبَنا بذکرک وَاَنْ تجعلَنا من المقرّبین لدیک والوا
الیک وَاَنْ تَخْتِمَ اُمورَنا بالایمان وَاَن تجعَلَ عاقبۃَ امورِنا بالخیر وان تقضِ
حوائجَنا وحوائجَ المحتاجین المشروعۃ ربنا اذا توفیتَنا تَوَفَّنَا مسلمین وَاَلحِقْ
بالصالحین وصَلِّ علی خیر خلقک محمدٍ والِہ اجمعین واصحابہٖ التابعین
بفضلک وکرمک یا مولانا وسیّدنا **ایضا بقر عید کی رات مین**
بعد ادائے نماز عشا کے چار رکعت نماز دو سلام سے پڑہی جس طرح کہ اوراد مین
ہر رکعت مین فاتحہ و اخلاص و معوذتین ایک ایک بار بعد فراغ کے سبحان اللہ
والحمد للہ تا آخر ستر بار کہا و در شب دوگانی اولی ست آور فرمایا کہ شیخ کبیر قدس اللہ

Marfat.com

کی خانقاہ مین بہی یہ نماز جماعت سے پڑہتے ہین اور عید کی رات مین اعتکاف سے
باہر نہین آئے اور فرمایا کہ اپنے واسطے اور یارون کے واسطے عیدی مانگتا ہون
اور سال کی خیر چاہتا ہون رسم ہے کہ ہر شخص اپنے والے سے عیدی مانگتا ہے ہم
اپنے مولے سے مانگتے ہین جب نماز تہجد سے فارغ ہوئے تو بارگاہ الٰہی سے اسطرح
عیدی کی درخواست کی اور اول و آخر درود شریف پڑہا اللھم انا نسألک ان
تجعلنا من المقربین لدیک والواصلین الیک والذین اعتکفوا معی واصحابی
ان تجعلھم من المقربین لدیک ومن الواصلین الیک وان تختم امورھم
بالایمان وان تجعل عاقبۃ امورھم بالخیر وان تقضی حوائجھم وحوائج
المسلمین والمسلمات والمحتاجین والمحتاجات المشروعۃ بفضلک وکرمک
یامولانا وسیدنا جسوقت عید اضحی کی صبح صادق ہوئی تو صبح کی نماز ادا کی جب
نو دو نہ نام کے ورد سے فارغ ہوئے تو طلوع آفتاب سے پہلے مصلے سے اُٹہے
اندر گئے اور غسل کیا جلد باہر آئے آفتاب کسی قدر بلند ہو گیا تہا پس پالکی پر سوار
ہوئے عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے یہ فقیر اور برادر فقیر و اصحاب اعلی دام علوہم
ہمرکاب سعادت آن صاحب سیادت روانہ ہوئے تکبیر کہتے جاتے تہے اور یارونکو
تکبیر کہنے پر برانگیختہ فرماتے تہے اور راہ مین آہستہ چلتے تہے یہانتک کہ نمازگاہ کے
نزدیک پہونچے اوتر پڑے تازہ وضو کیا ریش مبارک مین کنگہی فرمائی بعد اسکے جلد
نمازگاہ مین حاضر ہوئے کچہ ہجوم نہ تہا چند لوگ پہونچ گئے تہے محراب کے روبرو

Marfat.com

اول صف مین بیٹھے یہ فقیر اور اس فقیر کے بہائی اور اصحاب اعلی پس پشت مبار
دوسری صف مین بیٹھے جو اوراد کہ بعد ادائے نماز صبح کے مروی ہین اُنکو پڑھتے
پڑھتے سبعات عشر مین پہونچے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور اصحا
کے لائے ایک فائدہ بیان فرمایا بہائیو سنو شروع مین استعاذہ پڑہو اور فا
چار قلون مین ہر بار بسم اللہ پڑہو اور آیۃ الکرسی مین ہر بار استعاذی پر کفایت کرو
کہنے کی اُسمین حاجت نہین ہے کیونکہ اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یو
خطاب فرمایا ہے واذا قرأتَ القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم ا
تسمیہ یعنے بسم اللہ ہر سورت کے سر پر نازل ہوا ہے نہ سر پر ہر آیت کے فرمایا برادرا
بگیرید و بدین عمل کنید خطیب دیر کے بعد نکلا بیوقت ہو گیا تھا یہانتک کہ پہر بھر دن
گیا فرمایا عجلوا الاضحی لاجل ضحایاکم یعنے عید کی نماز جلد پڑہو واسطے اپنے قر
کے کیونکہ وہ بیچاریان قید مین بند ہی ہوئی ہے جلد کرو کہ مراد کو پہونچین اور اپنی جرا
مین حرام کرین جنکو اُنکے واسطے بنایا ہے **اسی درمیان** مین حسن خاد
طلب کیا اور فرمایا کہ داروغہ مطبخ سے کہدو کہ جسوقت سلام پھیرین تو جلد جا
اور قربانی کر ڈالے اور کہانا تیار کرلے تاکہ اُس قربانی سے ہمراہ یارون کے افط
اسلئے کہ یہ مستحب ہے **اسی اثنا** مین خانجہان پہونچا پابوسی حاصل کی پوچھا کہ
مشروع ہے اُسنے جواب دیا کہ مشروع ہے پھر پوچھا کہ موے بند سوتی ہے یا ر
اُسنے جواب دیا کہ سوتی ہے فرمایا کہ نماز کے وقت جعد یعنے جوڑے کو کھولکر آگے ڈا

Marfat.com

در نہ نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ دَعْ
شعرك ليسجد معك یعنے آپنے فرمایا کہ تو اپنے بال کو چھوڑ دے کہ وہ تیرے ساتھہ
سجدہ کرین اور عقص مت کر یعنے بالونکو مت باندہ بعض نادان ابریشم پہنکر نماز پڑہتے
ہین ایسی نماز مکروہ ہے قبول نہین ہے ایسی نماز کو اُسکے مونہہ پر مارتے ہین حالانکہ
وہ نماز پڑہ رہا ہے اور استغفار و توبہ یا دوسرا کام کر رہا ہے جب تک کہ وہ پہنے
ہوئے ہے تب تک کراماً کاتبین فرشتے معصیت لکھتے ہین اُسنے واسطے ترک کے
لیا بچہ بھیجا تہا اُسکو ملبوس کیا اور اُسکو دیدیا اسی درمیان مین صدر جہان
پہونچا شرفِ پائبوس حاصل کیا اور عرض کیا کہ بعد ادائے نماز عید کے بندے کے
گہر مین قدم مبارک لائین اس بات کو قبول فرمایا بعد اسکے نماز شروع کی دوسری
رکعت کی تکبیرون مین خطیب نے سہو کیا اُٹہتے ہی فاتحہ پڑہنا شروع کر دیا بعد فراغ
سے سارے ائمہ و صدور نے مخدوم کی طرف توجہ کی کہ اب کیونکر ہوگا آپنے فرمایا کہ
اعادہ کرین کیونکہ عید کی تکبیرین واجب ہین والفتوی علیہ یعنے فتوی اسپر ہے لیکن
چونکہ مجمع کثیر ہے اعادہ نکرین کیونکہ خلق فتنے مین پڑے گی اگر جماعت قلیل ہو تو اعادہ
کرین اور یہ وہ محل ہے کہ مجمع کثیر ہے یعنے اسلئے اعادہ نکرین لیکن نقصان ہے مگر
جواز ہے پہر خطیب منبر پر چڑہا اور خطبہ پڑہا اور اُتر آیا مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے اس فقیر
کو اور اصحاب اعلی کو اور اور لوگونکو برانگیختہ کیا کہ چار رکعت نماز بعد نماز عید کے ادا
کرین اسلئے کہ سنت ہے جسطرح کہ اوراد مین ہے پہلی رکعت مین سورہ سبح اسم اور

Marfat.com

دوسری رکعت مین والشمس اور تیسری مین والضحی اور چوتھی مین الم نشرح اور ایک
روایت مین اخلاص ومعوذتین ایک ایک بار پڑہے مخدوم نے یہ چار رکعتین بدستور
پڑہین اور اس فقیر نے بہی چونکہ مخدوم کے پیچہے تہا عقب مخدوم مین ادا کین خلق
نے قدمبوسی کے واسطے ایسا شور کیا کہ منزل مین نفیر عام ہوگیا اُسی دم پالکی
اُسی جگہہ نماز گاہ کے اندر ہی سوار ہوئے اور میز اوپر ڈالدیا باوجود اسکے بہی خلق
ویسے ہی دوڑتی تہی بعض لوگ تو ڈولہ کو چومتے اور بعض ڈولہ اُٹہانیوالونکو چومتے
تہے مخدوم کے بعض خدام خلق کو ہنکالتے تہے تاکہ ہلاک نہو جائین صدر جہان
سعادت مین تہا اپنے گہر مین اُتارا یہ فقیر واصحاب اعلی ہمرکاب سعادت تہی ہمکو اند
لے گئے وہان تمام ائمہ وصدور وقضاۃ وعلماء وخطباء وحکماء ومفتی لوگ اور اکا
اور عزیزان دیگر حاضر تہے یہ فقیر وبرادران فقیر اور اصحاب اعلی خدمت مخدوم
مین بیٹہے ہر آدمی مجلس مین سے کہتا تہا کہ عید کی نماز مین کیا سہو ہوا فرمایا
النسیان مرکب مع الانسان والانسان مشتق من النسیان پہر صدر جہان
وصدور دیگر پر متوجہ ہوئے فرمایا سنو اُن مکبرون کو منع کرو اسلیئے کہ یہ لوگ اکبار
کہتے ہین الف پیدا ہوجاتا ہے یہ لفظ کفر کا ہے اور اگر جان بوجہکر کہتے ہین تو خو
بہی کافر ہوئے ورنہ لفظ تو کفر کا ہے نماز اُنکی بے شبہہ تباہ ہوتی ہے بسبب تغیر معنی
کے اور وہ نہین جانتے ہین لان الاکبار اسم من اسماء الشیطان یعنے اکبار
کہ اکبار ایک نام ہے شیطان کے نامون سے کوئی فعل تفضیل اَفْعَال کی وزن پر نہین

Marfat.com

آیا ہے اور جبکہ یہ افعل تفضیل ہے تو اللہ اکبر کہین اکبار نہ کہین اور تم سنتے ہو مانع نہین
ہوتے ہو کتنی بار چلا کر دعاگو منع کرتا ہے بعض مواضع مین تو سیکھہ لیا ہے اکبر اچھی
طرح کہتے ہین جیسے کوشک شکار ولایت سندہ اچہ وملتان مین کیا مجال کہ کوئی اکبار
کہہ سکے دعاگو نے سب کو منع کر دیا ہے اسجگہہ ہند مین چند جہال کو مکبر و مؤذن کرتے ہین
جنکو علم کی خبر نہین ہے اگر علم ہو تو ہرگز ایسا نہ کہین اگر متعلمون یعنے طالب علمون کو
مؤذن کرین تو وہ ترتیب اذان و اقامت کی جانتے ہین فرمایا بعض فتاوی مین
مذکور ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا یعنے مستحب یہ ہے کہ مؤذن مفتی ہو اور ایسا
اعلم ہو کہ فتوی دے اسی درمیان مین فرمایا کہ مدینۂ مبارک مین مسجد
مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن شیخ مدینہ عبد اللہ مطری
قدس اللہ روحہ تہے یہ بزرگوار دعاگو کے اُستاد تہے مین نے چند کتابین اُنسے
پڑہی ہین سات صحاح احادیث اور عوارف وہ مربی تہے حق مین دعاگو کے تربیت
بہت کیا کرتے تہے جسوقت کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین دعاگو نے
اعتکاف اربعین کیا اور ایک اور شخص نے بمنت شیخ مدینہ یعنے اُنکے لحاظ و سفارش سے
کیونکہ دوسرے کسی آدمی کو اعتکاف اربعین کا وہان نہین کرنے دیتے ہین مگر اعتکاف
عشرۂ اخیر رمضان کا اسلئے کہ وہ سنت ہے ساری مسجد شریف دس دن مین بہر حال
ہے ہر ستون کے نیچے ایک معتکف ہوتا ہے اعتکاف کا ایسا ہوا کرتے ہین کہ
ساری مسجد کو اعتکاف سے پُر کر دیتے ہین حاصل یہ ہے کہ شیخ مدینہ ہر رات دو قرص

Marfat.com

افطار کے دعاگو کے واسطے لاتے اُن بزرگوار سے دعاگو نے کہا عربی زبان مین
کیف اکل وانا ارید ان اجاھد نفسی وھذا مسجد رسول اللہ صلی اللہ عل
وآلہ وسلم تعظیمہ واجب قال یا ولد رسول اللہ ان لک ابا ولک زو
وانت تریدان تروح الی وطنک فان لم تاکل ھذا فتصیر ضعیفا یعنے
عرض کیا کہ مین روزہ کیونکر کہاؤن حالانکہ مین توچاہتا ہون کہ اپنے نفس کا
کرون تھوڑا کہاؤن اور یہ مسجد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکی تعظیم واج
ہے اُنہون نے جواب دیا کہ اے فرزند رسول اللہ تیرے باپ زندہ ہین اور تیر
بی بی ہے اور توچاہتا ہے کہ اپنے وطن کو جاے راہ دور ہے پس اگر تو یہ نہ کہا
تو کمزور ہوجائیگا اور اگر کہائیگا تو راہ چل سکیگا تہجد کے بعد سحر کے وقت ایک ہا
چراغ دوسرے ہاتھ مین سحری کا کہانا لاتے اور سبق پڑہاتے ایسی شفقتین کرتے
تعجب اسکے فرمایا کہ چند اور بدعتین بھی اس دیار مین پڑگئی ہین دعاگو چاہتا ہے کہ
ہوجائین ان شاء اللہ تعالی دور ہوجائین گی جیسے ایک یہ ہے کہ قبر کے نزدیک
فرمایا بعض فتاوی مین مسطور ہے اکل الماء عند القبور حرام وقیل مکروہ
قبرون کے پاس پانی پینا حرام ہے بعض نے کہا کہ مکروہ ہے لیکن مکروہ تحریمی
خصوصا اس زمانے مین جو قبر پر میت کی زیارت کے واسطے شربت و
میوہ لیجاتے ہین اور کہاتے ہین اور کہانا بھی کہاتے ہین اور کوئی باک نہین
ہین یہ جگہ تو عبرت کی ہے عبرت کے واسطے اس کام کو ممنوع کہا ہے اور فرما

Marfat.com

صندوق لیجاتے ہین اور سیپارہ خوانی بہی کرتے ہین یہ بہی مکروہ ہے بلکہ اور چیز بہی
کرتے ہین ایک عمل حدیث صحاح کا ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ
مأۃ الف مرۃ وجعل الثواب للمیت غفرلہ وان کان موجبا للعقوبۃ یعنے جو کوئی
لا الہ الا اللہ کو سو ہزار یعنے ایک لاکہہ بار کہے اور اُسکا ثواب میت کو بخشے تو وہ میت
بخشا جاے اگرچہ لائق عقوبت ہی کیون نہو فرمایا کہ مدینۂ منورہ مین سو تسبیح ہزار ہزار
دانے کی بنا کر صندوق مین رکہی ہین سو آدمیونکو دیتے ہین وہ لوگ کلمۂ طیبہ پڑہتے ہین
اور میت کو ثواب بخشدیتے ہین ذرا دیر مین تمام ہو جاتا ہے دعا گو نے بہی ہزار دانے
کی تسبیح جمع کی ہے اس جگہہ جو مین بعض زیارتون مین گیا تو اسی پر عمل کیا مجرب ہے
ان شاء اللہ تعالی اسجگہہ بہی معمول ہو جائیگا حاضرین مجلس نے عرض کیا جبکہ قدم
مخدوم کی برکت اس دیار مین پہونچی ہے تو جو بات زبان دُرربار گہربار سے نکلی ہے
وہ ہو جائیگی بعد اسکے صدر جہان کے خالو سے پوچہا کہ جہت قبلہ کون طرف ہے اُسنے
بتادی تو اُٹہے اشراق کی نماز شروع فرمائی اسلئے کہ عید کے دن نماز اشراق کے
بعد عید کی ادا کرتے ہین کیونکہ عید مقدم ہے وھذہ النوافل قبل اداء العید مکروھۃ
سواء کان فی المصلی او فی البیت بعد فراغ کے صدر جہان شربت کا پیالہ لایا فرمایا
کہ عید اضحی کے دن گوشت قربانی سے افطار کرتے ہین اسلئے کہ سنت ہے ہر دو سرکی
چیز کہاتے ہین صدر جہان نے ایک پیالہ کباب کے سکوا کی کسی قدر اس سے افطار کیا اور
افطار کیا اور فرمایا سب یارونکو پہونچاؤ سب کو پہونچ گیا پہر دسترخوان بچہایا گیا بعد

Marfat.com

فارغ ہونے کے اُٹھے تو معذرت ہوئی اس بار اربعین موسی علیہ السلام خدمت مین
بجالایا گیا اس فقیر کا اور برادر فقیر کا بہی مقصود حاصل ہوا اپنے وجود مبارک کے
استعمالی کپڑے عطا فرمائے اور تبرک کثیر دیا الحمد للہ علی ذلک۔

ایضا شب سہ شنبہ دوازدہم ماہ مذکور وقت تہجد

یہ فقیر اور اصحاب اعلی بہی خدمت مین حاضر تہے فرمایا بہائیو دعا کو نے واقعہ مین دیکہو
اور سنا کہ تو اپنے یارون کے واسطے دعا کرتا ہے اجعلہم من المقربین لدیک
ومن الواصلین الیک سب مقرب ہو گئے اور سب کو مقام شفاعت کا ہوا تیری دعا
ستجاب ہوئی اور اسی رات مین اس فقیر نے بہی دیکہا تہا جب ہمنے یہ بشارت پائی
تو ہم سب نے قدمبوسی کی الحمد للہ۔

ایضا بستم ماہ مذکور روز چہارشنبہ وقت چاشت

سلطان فیروز واسطے زیارت مخدوم کے آیا اور ملاقات کی اور تعظیم و تکریم بہت کی بہا
کہ جس جگہہ مخدوم تہے وہانسے تجاوز کرنے نہ دیا اور زلیچہ مین بہٹایا وہذا غایۃ التعظیم
یہ نہایت درجے کی تعظیم ہے مخدوم دامت برکاتہ نے یہ حدیث صحاح پڑہی قولہ علیہ
والسلام یا ابا رزین اذا خلوتَ فاکثر ذکر اللہ وزرنی للہ فانہ من زارنی فی اللہ
سبعون الف ملک ویقولون وصلنا الیہ فیک فضلہ یعنے آپنے ابو رزین
یہ ایک صحابی تہے اصحاب صفہ سے اے ابو رزین جبکہ تو خلوت مین ہو تو خدا یتعا
کی یاد بہت کر اور زیارت کر کسی بہائی کی واسطے خدا کے پس بیشک جو شخص کہ زیارت

Marfat.com

رتا ہے واسطے خدا کے تو شایعت کرتے ہین اُسکی ستّر ہزار فرشتے اور ہنر دل رحمت
ف اُسکے دوڑتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اس بندے کی طرف برحمت پہونچی تیرے
واسطے پس تو اُسکو وصال دہ فرمایا کہ اللہ کے واسطے زیارت کرنے کی یہ جزا ہے تم دعاگو
لی زیارت کے واسطے آئے خدا یتعالی تمہاری جزا وصال دیوے الکریم اذا وعد وفی
ان وعد اللہ حق پس سلطان نے عرض کیا کہ یہ حدیث شریف مع ترجمہ کے مرحمت فرمائین
لکھی اور دیدی پہر مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے جو کہنا تہا سب کہدیا اور جن عزیزون کے
لئے توقع روٹی کی تہی وہ بہی سب فرمادیا جو کچہہ فرمایا سب قبول کیا اور تیس ۳۰ اور چند
آدمیونکو کپڑے پہنائے بیحد استوار تہے پہر لوٹ گیا اور مخدوم کو آستانہ نردبان سے نیچے
آنے ندیا اور قدمبوسی کی۔

ایضا بست وسوم ماہ مذکور وقت نماز ظہر

شرف پائبوس حاصل ہوا خدام تعریف دادند یعنے فلان شخص آیا ہے فرمایا کہ فرزندم
سید علاء الدین ہے اس فقیر کا ہاتہ چوما اور قیام کیا اور بغل مین لیا فرمایا آج سلطا
دعاگو سے کہتا تہا کہ آپ کو وطن مبارک سے آئے دیر ہوئی ہے مین آپکو رخصت کرونگا
بسلامتی آپ بازگشت فرماوگے مین نے کہا کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
لاتسافروا والقمر فی المحاق یعنے آپنے فرمایا کہ تم سفر مت کرو جبکہ چاند نقصان وکمی مین
ہو یعنی اول ماہ مین سفر کرے آخر ماہ مین سفر کرنے منع ہے کیونکہ وہ وقت کمی کا ہوتا
سلطان نے عرض کیا کہ جب تم کا چاند دیکہو تو بعد عشرہ دوم و عاشورے کے واپس ہوتا

Marfat.com

ایضاً عوارف کا سبق فرمارہے تہے گفتگو مشیخت وارادت مین تہی
شیخ زادہ نجم الدین کنوزی خدمت مین عوارف کا سبق پڑہتا تہا فرمایا لا اعتبار لاخذ
الخرقۃ وانما الاعتبار لاخذ الحرفۃ بل الاعتبار لاخذ الصحبۃ یعنی خرقہ لینے کا کچہہ اعتبار نہین ہے اعتبار جو
ہے سو وہ حرفہ لینے کا ہے بلکہ اعتبار پیر کی صحبت کا ہے مرید کو واجب ہے کہ پیر کی
صحبت کا ملازم رہے جو کچہہ پیر سے سُنے اور دیکہے قول وفعل اُسپر عمل کرے تاکہ اُسکی
برکت سے کام وہانتک پہونچے کہ اللہ تعالی سے بخلق صوت سُنے اُس محل مین ایک یار نے
عرض کیا کہ بعض نے صحبت نہین کی اور اولیاء اللہ ہوگئے ہین جیسے حضرت اویس قرنی
رضی اللہ عنہ کہ بظاہر پیر کی صحبت نہ کہتے تہے لیکن اولیاء خدا سے تہے جواب فرمایا کلما
یراعی المرید اوراد شیخہ صار کالذی یصحبہ یعنے جسوقت مرید اپنے شیخ کے اوراد کو
نگاہ رکہیگا تو وہ ایسا ہوجائیگا جیسا کہ وہ شخص جو اُسکا مصاحب وہمنشین رہتا ہے نہ بعینہ
وہ شخص جسنے پیر کی صحبت سے اخذ طریقت کیا ہے اسکا پورا اثر ہے اور اندازہ صحبت
پر اخذ طریق شیخ ہے بعد اسکے فرمایا کہ بیعت کرنا ایک مسنون فعل ہے جیسا کہ اصحاب کرام
رضی اللہ عنہم سے مروی ہے باخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو بیعۃ المطاوعۃ
قولہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم یعنے فرمانبرداری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امور مین قائم مقام اُنہین کے ہے پس جو شخص کہ
مشائخ سے جو کہ اُنکے نائب ہین بیعت کرے تو وہ ایسا ہی کہ اُسنے اللہ عزوجل سے بیعت
کی ہو وہو قولہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ عوارف کے قاری نے

Marfat.com

عرض کیا کہ اس بیعت سے مطاوعت مراد ہے زیراچہ صحابہ جواب فرمودند ہمہ اسلام
اوردہ بودند و ہو قولہ تعالی لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ
بعد اسکے فرمایا کہ بعض مشایخ شیوخ واسطے مریدونکے بیعت پر کفایت کرتے ہین
خرقہ نہین پہناتے ہین اور صحبت کا حکم دیتے ہین اسلئے کہ اعتبار صحبت کا ہے لیکن
خرقہ پہنانا پیر کا مرید کو اول بار سنت ہے اور یہ صحیح ہے۔

ایضاً بست و چہارم ماہ مذکور ذیحجہ روز یکشنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا عوارف کا سبق فرما رہے تہے گفتگو
باب مشیخت مین تہی مرید کو چاہیئے کہ ہر کام مین پیر پر حوالہ کرے تاکہ پیر
اللہ عزوجل پر حوالہ کرے تو کام وہانتک پہونچے کہ یہ مرید حوالہ بخدا ہو جاے پس یہ
بات واجب آئی کہ پیر اُسکو روانہ کرے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ شیخ الشیوخ نے شیخ کبیر کو چہ برس مین روانہ کیا مع حصول مقصود کے قسم کہائی کہ
واللہ مین نے یہ قضیہ اُس طرف مشائخ کبار سے سُنا ہے اور اسجگہہ بہی شیخ الشیوخ کے
خلیفہ ہین لیکن نام یاد نہین آتا ہے گہڑی بہر تامل کیا تو اس فقیر نے عرض کیا کہ قاضی
حمید الدین ناگوری قدس اللہ روحہ فرمایا ہان فرزند من اُنکو شیخ الشیوخ نے بعد
طول مدت کے روانہ کیا اس طرف ہند مین اُنکے فرزند نہین جانتے تہے کہ وہ شیخ الشیوخ
کے خلیفہ ہین دعا گو نے کہا کہ اسطرف مین نے مشائخ کبار سے سُنا ہے اور شیخ
صدر الحق والدین نے شیخ جمال کو چند زمانہ کہا پیر روانہ کیا اور شیخ کبیر ہانسی

Marfat.com

والدین نے دعاگو کے دادا کو بعد تیس ۳۰ برس کے اُچہ کے طرف بھیجا بعد وفات شیخ کبیر کے
شیخ صدرالدین نے بھی چند زمانہ رکھا بعد اُسکے اجازت دی کہ اچہ مین ساکن ہو
اسی درمیان مین فرمایا کہ دعاگو کو بعض مشائخ نے تو جلد تر روانہ کیا اور بعض نے
رکھا چنانچہ شیخ مدینہ عبداللہ مطری قدس اللہ روحہ نے دعاگو کو دو سال رکھا سبق
عوارف کا اور سات صحاح احادیث نبوی اوقات تہجد مین دعاگو کو پڑہاتے تہے اُن
دنون مین ایک دانشمند آیا اور چاہتا تہا کہ دعاگو کے ساتہ سبق مین شریک ہو جاے
شیخ نے اجازت نہ دی مین چاہتا تہا کہ پوچہون لم ما اجزت کہ آپنے کیون اجازت ندی
مین نے بے ادبی نہ کی خود اُنہون نے شروع کیا للشفقة فانہ لا یستطیع ان یعمل بہ
یعنے مین نے واسطے شفقت کے اجازت ندی کیونکہ وہ طاقت نہین رکہتا ہے کہ
عوارف پر عمل کرے فرمایا وہ آدمی پڑہے کہ جو اُسپر عمل کر سکے ورنہ لت یعنی لات
کہائے اور شیخ معمر شرف الدین محمود شاہ تستری قدس اللہ روحہ مرید و خلیفہ
شیخ الشیوخ کے اور شیخ بہاءالدین کے یار تہے ولایت عراق قصبہ شوکارہ مین
رہتے تہے اُنکی ایک سو بتیس برس کی عمر تہی جسدن کہ دعاگو نے اُنکو پایا تہا ایسے
تندرست تہے کہ جمعے کے دن عصا ہاتہہ مین لیکر نماز کو جاتے تہے دعاگو چاہتا تہا
کہ اُن بزرگوار کی خدمت مین دیر تک رہے کیونکہ وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہین شیخ
نے کہا کہ یہی عوارف پڑہ پہر روانہ کرونگا مین نے ویسا ہی کیا عوارف تمام پڑہے
پہر رخصت کیا اور اجازت نامہ دیا اُس طریق پر درمیان دعاگو اور شیخ الشیوخ کی

Marfat.com

کتاب عوارف اور خرقہ پہنے مین ایک واسطہ ہوتا ہے اور شیخ قیام الدین شیخ رکن الدین
کے مرید تہے مین نے اُنکو بہی گازرون مین پایا بعد ایک مدت کے اُنہون نے روانہ
کیا اور اجازت نامہ دیا اپنے خط مبارک سے لکہا شیخ عبداللہ مطری شیخ مدینہ کے باپ
منجملہ مریدان شیخ الشیوخ تہے نام اُنکا شیخ جمال الدین مطری شیخ الشیوخ کے مرید یہ تہے
اور شیخ امین الدین گازرونی اور اُنکے بہائی شیخ امام الدین شیخ الشیوخ کے مریدون سے
تہے اُنہون نے بہی دعاگو کو چند زمانہ رکہا اور جو کچہہ کہ شیخ امین الدین نے اپنے بہائی
شیخ امام الدین کو امانت دیا تہا سجادہ و مقراض و عصا اور حلیہ و نام دعاگو کا لکہا
تہا سو اُنکے بہائی نے وہ امانت دعاگو کو دی اور روانہ کیا فاما شیخ دیگر چون سیدی
احمد کبیر و مشائخ چشت یکزمانی یا یکروز بود خرقہ پوشانیدند و اجازت نامہ نوشتند
و روانہ کردند یعنے شیخ دیگر جیسے سیدی احمد کبیر اور مشائخ چشت کا طریقہ یہ تہا کہ مرید
کو ذرا دیر یا ایک روز رکہا خرقہ پہنایا اور اجازت نامہ لکہا اور روانہ کردیا دعاگو کا
سارا مقصود یہی طریقہ اپنے پیرون کا تہا اُن سب نے بہت تربیت کی اور بہت رکہا
نہ جیسا دوسرون کا طریقہ ہے گازرون خانقاہ شیخ امین الدین مین پانچون وقت
بعد ادائے نماز بے ناغہ حلقے مین ذکر کرتے ہین دعاگو نے بہی یارون کو حکم دیا ہے
کہ پانچون وقت بعد ادائے نماز حلقے مین ذکر کرین اسلئے کہ ہمارے پیرونکا طریقہ ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا یعنے جب وقت
تم نماز ادا کرچکو تو ذکر کرو اللہ کا کہڑے اور بیٹہے یعنے اول کہڑے ہوکر ذکر کرین پہر

Marfat.com

قطب عالم اور شیخ نصیر الدین کو قطب کہتے ہین لیکن اُسی ولایت ہند کے
نہ تمام عالم کے اسی درمیان مین ایک عزیز درویش واسطے زیارت کے
پہونچا اور کچھہ سلوک کی بات کہتا تہا اُسمین یہ حدیث شریف قدسی تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام حکایۃً عن اللہ تعالی من لم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی ولم یرض
بقضائی فلیخرج من تحت سمائی ولیطلب ربا سوائی یعنے جو شخص کہ صبر نکرے
میری بلا پر اور شکر نکرے میری نعمت پر اور راضی نہو میری قضا سے تو چاہیئے کہ
وہ نکلجاے میرے آسمان کے نیچے سے اور چاہیئے کہ میرے سوا کوی رب تلاش
کرے فرمایا کہ سوائی اگر ہمزہ ہے تو بفتح سین پڑہین اور اگر بکسر سین ہے تو سوای بالف
مقصورہ سے ہے پس سوای بیا بغیر ہمزہ پڑہین گے اسی درمیان مین قصہ
نکلا کہ رات کو کچھہ کہانا کہا تہا بلی آئی اُسنے مونہہ ڈالدیا کچھہ کہا لیا باقی پس خوردہ
رہا تو فرمایا کہ سور الھرۃ مکروہ علی الصحیح لکن فی فتاوی البعض مسطور
ان المکروھات تکرہ للاغنیاء لا للفقراء ای المحتاجین یعنے قول صحیح پر بلی
کا جہوٹا مکروہ ہے لیکن بعض فتاوی مین لکہا ہے کہ مکروہات تو انگرون کے واسطے
مکروہ ہین محتاجون کے لئے مکروہ نہین ہین پہر رو بے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من یہ تقریر جو مین نے کی اسکو لو غریب ہے اور سبق پڑہو مین نے شروع
کیا ترتیب اس باب مین تہی سمعت الشیخ اباحامد احمد بن الحسین بن
محمد بن البزار یقول سمعت الشیخ ابا علی الحسن الکرخی یقول سمعت ابابکر

Marfat.com

محمد بن احمد الطرطوسی بمکة یقول سمعت ابا اسحق ابراهیم بن احمد الخواص
رضی الله عنه یقول اذا اقبل العبد علی العمل امتحنه الله بنقصان فی ماله
وضیق فی عیشه وسقوط منزلته عند الخلق وتغیر فی حاله لکثرة الاسقام
ورجوع الاهل والخلق علیه بالاذی فان کان صادقا فی توبته علم انه لا ینال
ما عند الله من الثواب والمغفرة الا بالاحتمال للمکاره فاحتمل وصبر
وجاهد وکان ذلک عنده حقیرا یسیرا فی جنب ثواب الله وجنب عقابه
ولذلک یقال انه من عرف قدر ما یطلب سهل علیه ما یبذل وجعل الله
الجزاء بعد الصبر فقال الله تعالی واذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن
قال انی جاعلک للناس اماما یعنے حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین کہ بندہ جسوقت عمل پر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالی کئی چیزونسے اُسکا امتحان لیتا
ہے اُسکو آزماتا ہے اُسکے مال کا نقصان ہوتا ہے روزی اُسکی تنگ ہوتی ہے خلق
کے نزدیک مرتبہ اُسکا گرجاتا ہے بیقدر و بے حقیقت ہوجاتا ہے بسبب کثرت بیماریون
اور مجاہدے کے اُسکے حال مین تغیر ہوجاتا ہے گھر والے اور خلق باید اُسپر رجوع
کرتے ہین اُسکو رنج دیتے ہین کہتے ہین کہ تو کس چیز مین مشغول ہوا ہے تو تو خرید و فروخت
یا کسب و تجارت کا کوئی کام کر کہ روزگار چلے گزران ہو پس اگر وہ اپنی توبہ مین راست باز
سچا ہے تو ان باتون مین سے کسی بات کو اپنے طرف راہ نہین دیتا ہے اور بالکل
رہتا ہے اور اس بات کو جان لیتا ہے کہ اللہ کے پاس جو کچھ ثواب و قربت ہے بندہ

Marfat.com

اُسکو نہین پاتا ہے مگر مکارہ و دشواریون کے برداشت کرنے سے پس تحمل و برداشت کرتا ہے اور صبر اختیار کرتا ہے اور مجاہدہ کرتا ہے آور یہ مکارہ و تکالیف اُٹھانا ثواب الٰہی کے مقابلے مین نزدیک اُسکے سہل و حقیر تر ہوتا ہے اور اُسکے عذاب کے مقابلے مین بہی سہل معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس عالم کی تکلیف اُس عالم کے عذاب کے مقابلے مین ہیچ ہے پس اسجگہہ تکلیف اُٹھا لینا اس سے بہتر ہے کہ وہان عقاب کرے اور اسواسطے کہا ہے کہ جو شخص پہچان لیتا ہے قدر اُس شے کی جسکو طلب کرتا ہے تو آسان ہو جاتی ہے اُسپر وہ شے جسکو خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالی نے جزا کو بعد صبر کے ٹہیرایا ہے فرمایا اللہ تعالی نے اور جسوقت آزمایا ابراہیم کو اُسکے رب نے سات کئی کلمون کے پس اُسنے اُنکو پورا کیا اور صبر اختیار کیا تو اب اُسکی جزا چاہیئے اسلئے بارگاہ الٰہی سے فرمان آیا کہ بیشک مین نے تجہکو لوگونکا امام کیا یعنے اے ابراہیم مین نے تجہکو لوگونکے واسطے امام پیش رو نبی مرسل کیا آور یہی طریق سالک کا ہے اُس فقیر سے فرمایا فرزند من نیکو بگیرید یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضاً روز یکشنبہ بست و چہارم ماہ مذکور دیجہ بعد ادای نماز ظہر

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا سید معز الدین رسولدار لڑکے کو خدمت مین لائے شرف پابوس حاصل کیا سید رسولدار نے عرض کیا کہ بندہ زادے برکت کے واسطے کتاب نو دو نہ نام کو گزران لین فرمایا مبارک ہو اُنکے لڑکون نے شروع کیا فصل فی ترجمۃ اسماء اللہ الحسنے و صفاتہ العلے قولہ تعالی

Marfat.com

ولله الاسماء الحسنی فادعوه بها وقوله علیه الصلوٰة والسلام ان لله تعالیٰ تسعة
وتسعین اسما مائة غیر واحد من احصاها دخل الجنة فرمایا کہ ترجمہ بروزن
تفعلہ بفتح الجیم وعین الکلمة کنفخة وبالضم خطأ یعنے بضم جیم پڑہنا خطا ہے آین بگیرید غیر
واحد بغیر تا ہے حدیث مصابیح مین من قرأها نہین ہے زائد ہے شاید روایت
ضعیف مین ہو صحاح مین نہین ہے من احصاها کے معنی شمار کرنا مراد نہین ہے
مراد یہ ہے ای عمل بمقتضٰی معانیها لقوله علیه السلام تخلقوا باخلاق الله
یہ حدیث صحاح ہے یعنے من احصاہا کے یہ معنی ہین کہ جس شخص نے بمقتضای اسمائے
الٰہی عمل کیا تو وہ جنت مین داخل ہوا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون ارشاد
فرمایا ہے کہ تم خوگر ہو جاؤ ساتھہ عادتون اللہ کے یعنے اخلاق واوصاف باریتعالےٰ
کے ساتھہ خوگر ہو جاے اُنپر عمل کرے رحیم کو پڑہے تو آپ بہی رحیم ہو جائے بہیدیہ ہے
اور فرمایا کہ صاحب اس کتاب کا محدث ہوگا اسلئے کہ ترجمہ مین یہی معنی ظاہر کئے ہین
کہ اسکے موجب پر کام کرے اور بہشت مین چلا جاے پہر روے مبارک طرف اس فقیر
کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید بعد اسکے سید رسولدار کے ہٹون کے معلم سے کہا وہ
حاضر تہا کہ نود و نہ نام کو دعا گو پر عرض کرے مین نے اس اطراف مین انکو صحیح
کیا ہے اسی درمیان مین سید رسولدار نے عرض کیا کہ بعد نماز جمعہ کے جو چار رکعتین
ہین انمین کس طرح نیت کرے اور چار رکعتون دوسری مین فرمایا
نیت کرے بعد اسکے دوسری دو رکعت مین سنت الوقت کی نیت کرے کتاب مین

Marfat.com

اسی طرح ہے اور دعا گو کا معمول یہی طریق ہے لشبهة المصر او الخطیب پھر اس فقیر سے اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید۔

ایضا بست وششم ماہ مذکور دیجہ روز سہ شنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا سبق مصابیح کا فرما رہے تہے حدیث شریف اس باب مین تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من رأنی فقد رأی الحق فرمایا کہ الحق سے مراد باطل کی ضد ہے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجکو دیکہا پس تحقیق اُسنے مجکو سچ دیکہا قد واسطے تحقیق کے ہے بعد اسکے فرمایا معنی الرؤیۃ عام مطلقا فی الیقظۃ او فی المنام فاما الرؤیا خاصۃ فی المنام یعنی رویت کے معنے عام مطلق مین برابر ہے کہ بیداری مین ہو یا خواب مین لیکن رؤیا خاص خواب مین ہے اور رویت عام وخاص کو متناول ہے اور دوسری حدیث مین مقید بمنام ہے اور یہ حدیث صحاح دوسری ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لا یتمثل بی وفی روایۃ فان الشیطان لا یتمثل بصورتی یعنے جو شخص مجکو دیکہے خواب مین پس مقرر اُسنے مجہے دیکہا اسلئے کہ شیطان میری مثل نہین ہو سکتا ہے ایک روایت مین یون ہے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ہے بعد اسکے فرمایا این در بیداری بینند اولیاے خدا بینند یعنی اولیاء اللہ بیداری مین دیکہتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن **شیخ نجم الدین صفاہانی** قدس اللہ روحہ واسطے زیارت حضرت

Marfat.com

ابراہیم صلوات اللہ وسلامہ کے گئے حظیرۂ مقدسہ کے اندر نہ گئے بعد ذرا دیر کے ایک
عزیز آہتا تہا کہ زیارت کے واسطے اندر جاے شیخ نجم الدین نے اُسکو منع کیا اور کہا
مت جا حضرت رسولؐ اندر ہین جب رسول علیہ السلام باہر تشریف لائے تو شیخ نجم الدین
قدم مبارک پر گر پڑے پس آپنے فرمایا نجم الدین اعلمک دعاء تدعو بہ حتی تصیر
ببرکتہ محبوب اللہ تعالی یعنے اے نجم الدین مین تجکو ایک دعا سکہاؤن کہ تو اُسکو
پڑہے یہانتک کہ اُسکی برکت سے تو اللہ تعالی کا محبوب ہوجاے شیخ نے اُس دعا
لوسکیہہ لیا پہر اُسکو ظاہر کیا اور مریدونکو سکہایا اور لکہوایا جسوقت اُسجگہہ دعاگو پہونچا تو
چندروز ہوے تہے کہ شیخ وفات پا چکے تہے اُنکے خلیفہ تہے اُنہون نے دعاگو کو
خرقہ پہنایا اور اجازت دی اور یہ دعا لکہوا کر دعاگو کو دی مین نے یارونکو لکہوادی
ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس دعا کو لکہہ لو پس
اس فقیر نے بہی لکہہ لی وہ دعا یہ ہے اللھم یا حفیًّا لابراھیم و یا مکلما لموسی
بن عمران یا رافعا لعیسی بن مریم یا مُسْرِیًا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد الحرام
الی المسجد الاقصی اَحْیِنی واھدنی الی صراطٍ مستقیم واٰتنی فی الدنیا حسنۃ
واجعلنی فی الاٰخرۃ من الصالحین وکفَّ لی کما انت بیدک وَتَوَلَّنی کما تولیت
محمدا رسولک وابراھیم خلیلک وموسی کلیمک وعیسی روحک اقطع البین
عنی حتی لایکون بَیْنٌ بینی وبینک انک علی کل شئ قدیر وصلی اللہ علی
خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین بعد اسکے فرمایا کہ ایک طریق سے سوال ہوسکتا ہے

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کے دیکھنے کا بیداری مین ایک یار نے اصحاب اعلی مین سے پوچھا کہ جو
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عین ذات کو دیکھتے ہین تو قسم کہائی واللہ عین ذات کو دیکھ
ہین بعد اسکے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر وہ شخص دیکھتا ہے کہ جو آ
حلیہ جانتا ہے اگر حلیہ نہ جانیگا تو شیطان دوسرے طریق سے آئے دعوی کر
کہے کہ مین پیغمبر ہون چونکہ حلیہ نہین جانتا ہے تو بیچارے کو راہ سے لیجائیگا دعا گو
مدینہ مبارک سے صحیح حلیہ لکھکر لایا ہے جو شخص اسکو جان لیگا تو غلطی نکریگا شیطان
ہر گز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک مین نہین ہوسکتا ہے پس سالکون
کے واسطے بلکہ سارے مسلمانون کے واسطے اہم بات یہ ہے کہ آپکا حلیہ مبارک حفظ

بعد اسکے **شیخ نجم الدین** کے مناقب مین فرمایا کہ جسوقت وہ سلام کہتے
سلام کا جواب سنتے مین نے مشائخ کبار سے اس بات کو سنا ہے چنانچہ ایک ر
دعا گو شیخ مدینہ **عبد اللہ مطری** کے مجلس مین حاضر تہا اسی اثنا مین
اٹھہ کہڑے ہوئے ذرا دیر کہڑے رہے پہر بیٹہہ گئے اُنسے پوچھا یا شیخ لم قمت قا
لتعظیم الشیخ نجم الدین وھو یسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسم
رد السلام یعنے اے شیخ تم کیون اٹھے جواب دیا کہ واسطے تعظیم شیخ نجم الدین کے
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتے ہین اور آپ سے سلام کا جواب سنتے
ہین مناسب اسکے فرمایا کہ جسوقت دعا گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کر
ہے تو ایک یار ہے کہ وہ سلام کا جواب سنتا ہے مولانا فرید الدین نے عرض کیا

Marfat.com

وہ کون یار ہے جواب فرمایا کہ سید شرف الدین پہر مولانا نے کہا کہ مخدوم تو بطریق
اولی سُنتے ہونگے فرمایا بکلی اظہار نہ کرنا چاہئے مین نے واسطے کسی مصلحت کے کہا ہے
بسبب نظر کے اور روا ہے اگر مریدون سے کہدے یہ بات کتاب مین ہے ایضا
ایک عزیز نے پوچھا سوال کیونکر ہے جواب فرمایا لا ینبغی السوال لکثرۃ المال
الا لسد الجوع لمن لا یقدر علی الکسب اولا یعمل عملا یجوز لنفسہ ولعیالہ
یعنے لائق نہین ہے سوال کرنا واسطے کثرت مال کے مگر گر سنگی دور کرنیکو واسطے
اُس شخص کے جو کسب پر قدرت نہین رکہتا ہے یا کسب نہین جانتا ہے تو سوال جائز
ہے واسطے اپنے جان کے اور اگر عیال ہون تو اُنکی قوت کے واسطے بہی سوال جائز
ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لکہہ لو غریب ہے
بعد اسکے فرمایا کہ جس زمانے مین دعاگو مکۂ مبارک مین مجاور تہا تو وجہ کتابت سے
کہاتا تہا دن کو تو تعلیم مین مشغول رہتا رات کو چاندنی راتون مین دو جزو لکہہ لیتا
تہا وہان روشنی چاند کی مثل روز روشن کے ہوتی ہے یہان ویسی نہین ہے
اگر کسے را کتاب بشب کنم ہم تواند اور رہ یہ اُس دو جزو کا ایک فلوس چاندی کا
دیدیتے تہے وہ فلوس اس دیار مین بمقدار نیم تنکہ کے ہوتا ہے مین جو کے دو قرص
پاتا تہا اور اگر کوئی شخص گیہون کا قرص لے تو ایک قرص پائے غلہ ایسا گران تہا اُس وقت
مین نے سُنا ہے کہ ارزان ہوگیا ہے **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین سبق عوارف کا بیت
مین پڑہتا تہا اسی اثنا مین قاضی نصیر الدین واسطے زیارت کے پہونچا شرف یاب ہوئے

Marfat.com

حاصل کیا سبق اس بات مین تہا کہ رباط کس کو کہتے ہین اور آیت یہ تہی قولہ تعالی
یا ایہا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون فرمایا
کہ سرحد پر گہوڑے باندہنے کو رباط کہتے ہین اور اسجگہہ رباط بمعنی صوامع اولیا کے
ہے کیونکہ وہ نفس کا جہاد کرتے ہین اور اُس بلاد سے بلا کو رد کرتے ہین نہ وہ شخص
کہ واسطے پیٹ بہرنے کے بیٹہتا ہے یہ نیت کرتا ہے کتاب سلوک مین ہے کہ یہ بات حرام
ہے لیکن فقہا مین نہین ہے اُس اطراف مین ایک جماعت درمیان مغرب و عشا کے
سورۂ یٰسٓ پڑہتی ہے دفع بلاؤنکی نیت کرتی ہے اور دعائین کرتی ہے جسطرح کہ
دعا گو کرتا ہے بعد اسکے سو بار یا وکیل ہی اس نیت سے کہتے ہین کہ یہ آفتین اُس
بلاد سے دفع ہو جائین پس دعا گو تین آدمیونکو حکم دیتا ہے کہ سورۂ یٰسٓ پڑہو کیون کہ
تین آدمیون سے کم جماعت نہین ہوتی ہے صحیح قول یہ ہے کہ تین آدمی جماعت ہے
تین سے کم نہوا سلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الاثنان فما فوقہما
جماعۃ یعنے دو اور دو سے اوپر جماعت ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید و
ورد سازید پہر روی مبارک طرف قاضی نصیر الدین کے لائے فرمایا دعا گو چاہتا ہے
ان شاء اللہ تعالی کہ چند چیزین اس شہر مین مشہور ہو جائین ایک یہی کہ سورۂ یٰسٓ
ایک جماعت درمیان مغرب و عشا کے پڑہے دوسری یہ ہے کہ خانقاہون مین درس
ہو جاے تاکہ بعض درویش جو ناخواندہ مشغول ہوتے ہین پڑہین مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ گاہ گاہ زدن خانقاہ شیخ امین الدین مین اور دوسری جگہہ

Marfat.com

اُس اطراف مین بھی چار صفین کی ہین ہر خانقاہ مین چار امام و مفتی ہر چار مذہب کا
درس کرتے ہین تاکہ کوئی درویش ہر مذہب کا آئے تو پڑھے اور اگر پڑھا ہوتا ہے
تو اُسکو حجرہ دیتے ہین مشغول کرتے ہین جہل بلا ہے قال المشائخ المھوفیۃ لائکن
من جُھّال الصوفیۃ فانھم لصوص الدین وقُطّاع الطریق علی المسلمین
یعنے مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ تو جاہل صوفیون سے مت ہو
یونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے رہزن ہین اول علم پھر اُسکے عمل اگر علم نہ ہوگا تو
عمل نہ کر سکیگا **و نیز** سبق عوارف مین آیا ہے کہ ایک برادر نے دوسرے
برادر کی طرف خط لکھا تاکہ وہ غزا کرے اور اُسنے خلوت اختیار کیا تھا جسوقت خط اُس
برادر کے پاس پہونچا تو اُسنے جواب لکھا کہ میرے واسطے سر سا ری غزا اُن کا گھر ہین
اُس جگہہ ہوا ہے یعنے جہاد و مجاہدہ نفس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک یعنے تیرے دشمنون سے زیادہ
دشمن تیرا نفس ہے جو کہ درمیان دونو پہلو تیرے کے ہے پھر اُس برادر نے اُسکو جواب
لکھا کہ اگر سب تیری مثل ہو جائین اور خلوت اختیار کرلین تو اسلام کے کام مین
ضعف ہو جاے اور دشمن غالب آجائین پس اُس برادر نے دوسرا جواب لکھا کہ
بنا ی خداوند تعالی بقوت خلوت اختیار کرتے ہین اور اپنے مسلمانون مین اللہ اکبر
کہتے ہین اور آفات کو بلاد سے پھیرتے ہین اگرچہ اعداد و پہاڑون مین ہون اُنکو چاہیے
اُسی جگہہ ہلاک کر ڈالین مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن

Marfat.com

حوالی گازرون مین مغل پہونچے ایک عزیز حجرۂ خلوت مین مشغول تہا اُسدن دعاگو
اُسی جگہہ تہا وہ عزیز حجرے سے باہر آیا شیخ امام الدین سے اجازت طلب کی کہ مین
ان دشمنونکو دفع کرون شیخ نے اجازت دیدی تو وہ حجرے مین آیا مشغول ہوگیا
ذرا دیر بعد دشمن مقہور و منہزم ہوگئے دعاگو اُس عزیز کے نزدیک گیا اور پوچہا کہ واقعہ
کیا تہا اُسنے جواب دیا کہ حق تعالی نے فرشتونکا لشکر آدمیونکی صورت مین بہیجا تہا اُنکو
ہلاک کر ڈالا ایسے لوگونکے واسطے ہلاک کرنا لائق ہے اور خانقاہ مین بیٹھنا **حکایت**
اسی طرح ایک دن حوالی ملتان مین دشمنون نے شور مچایا شیخ **قطب عالم**
رکن الحق والدین قدس اللہ روحہ کے عہد مین شیخ کو خبر کی ذرا دیر مراقب
ہوئے پہر سر اُٹہایا فرمایا کہ سب منہزم ہوگئے واقع خیر تہا فرمایا کہ حق تعالی نے
فرشتون کے لشکر کو مسلط کیا تو سب کو مقہور و منہزم کر دیا یہ بات حدیث صحاح مین
ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام أن اللہ لیصلح بصلاح الرجل ولدہ وولد ولدہ
واہل دویرتہ ودویرات حولہ ولا یزالون فی حفظ اللہ مادام فی اہلہ
واہل دویرتہ ودفع عنہم ببرکتہ البلاء وعنہ علیہ الصلاۃ والسلام
لولا عُبَّادٌ رُكَّعٌ وصِبْيَةٌ رُضَّعٌ وبَهَائِمُ رُتَّعٌ لَصُبَّ عليكم العذاب صبا ثم
یرفض رضًّا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نیک کرتا ہے
بسبب صلاحیت نیک مرد کے اُسکے فرزند کو اور فرزند کے فرزند کو اور اُسکے گہر والونکو
اور اُسکے ہمسایونکو اور ہمیشہ رہتے ہین وہ اللہ کے حفظ مین جبتک کہ وہ اپنے گہر والونمین

Marfat.com

اور اپنے ہمسایون مین رہتا ہے اور دفع کرتا ہے اللہ اُنسے بسبب اُسکی برکت کے
بلا کو اور یہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر نہوتے عابد رکوع
کرنیوالے اور بچے دودہ پیتے اور چوپائے چرنے والے تو البتہ بیٹا جاتا تمپر عذاب بیٹنے کر
پس بخش کردہ شود یعنے حصے کیا جاتا عوارف کے قاری نے پوچہا کہ شیر خوار بچون کا
کیا سبب ہے جواب فرمایا اسلئے کہ وہ بیگناہ ہین اور چارپائے بہی قاری نے عرض
کیا کہ بیٹنا عذاب کا اور بخش کرنا کیا ہے جواب فرمایا کہ عذاب سب کو پہونچے نہ آنکہ
سنگہاست کہ خواہد رسید **ایضا** فرمایا کہ ایک عزیز نے ایک صحابی سے پوچہا کہ
اس آیت سے کیا مراد ہے یا ایہا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا اُس
صحابی نے جواب دیا کہ لیکن فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رباط
الخیل فی الثغور بل المراد من ھذہ الآیۃ انتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ وھو
معنی قولہ علیہ السلام المنتظر للصلوٰۃ کانہ فی الصلوٰۃ یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے عہد دولت مین یہ بات نہ تہی کہ گہوڑونکو سرحدون مین ماندہین
بلکہ مراد اس آیت سے انتظار نماز کا ہے بعد نماز کے اور یہی بات حدیث صحاح مین
مذکور ہے کہ انتظار کرنیوالا نماز کا ایسا ہے کہ گویا وہ عین نماز مین ہے پہر اس فقیر سے
فرمایا فرزند من بگیرید تمیسری بات اس دیار مین یہ ہے کہ برگ شیرینی وطعام وميوہ
زیارتون مین کہاتے ہین قسم کہائی واللہ کتاب فتاوی مین یہ مسئلہ [illegible]
کہ اکل الماء عند القبور حرام وقیل مکروہ اذا وقع النظر علی القبور یعنی پانی پینا

Marfat.com

نزدیک قبرون کے حرام ہے بعض نے کہا کہ مکروہ ہے جبکہ قبر و نپر نظر واقع ہو یہ کراہت
تحریمی ہے دعا گو چاہتا ہے کہ یہ سب دور ہو جائے قبور تو جاے عبرت ہے واسطے
عبرت کے منوع ہے چوتھی بات یہ ہے کہ میت کے پاس سیپارہ خوانی کرتے ہین ہ
امر بدعت و مکروہ ہے واسطے تعظیم قرآن شریف کے اُس اطراف مین والد مدینہ سیا
مین سو تسبیح ہزار ہزار دانے کی ایک صندوق مین رکھی ہین وفات میت سے تیسرے
دن یا اول ہی روز یا جسوقت کہ چاہتے ہین سو آدمیونکو دیتے ہین لا الہ الا اللہ کہتے
ہین ایک لاکھ بار ہو جاتی ہین سو ہزار کا ایک لاکھ ہوتا ہے اسکا ثواب میت کو بخشدیتے
ہین اللہ تعالی اُس مردیکو بخشدیتا ہے اگرچہ لائق عقوبت ہی کیون نہو دعا گو نے
بھی پچاس تسبیح جمع کی ہین ہزار ہزار دانے کی دو بار پہراتے ہین تو سو ہزار یعنے ایک
لاکھ بار ہو جاتا ہے یہ بات مشہور ہو جاے سیپارہ خوانی دور ہووے قاضی نصیر الدین
نے کہا کہ مخدوم کی برکت سے ہو جائیگا اُس فقیر نے عرض کیا کہ مجلس و احد شرط
ہے جواب فرمایا کہ حدیث شریف مین نہین ہے حدیث صحیح مین یہ ہے قولہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ مأۃ الف مرۃ وجعل الثواب
للمیت غفر اللہ لہ وان کان موجبا للعقوبۃ دعا گو جسوقت واسطے زیارت
میت کے جاتا ہے تو یہی معمول رکھتا ہے اسکی تاثیر تمام ہے پھر اس فقیر سے
فرمایا فرزند من بگیرید بعد اسکے قاضی نصیر الدین کو کلاہ پہنائی خواجہ بہرام خادم
نے کان کے پاس آہستہ کہا کہ بارانی دید و اُسی وقت کھینچی اور دیدی پس

Marfat.com

ماضی نصیرالدین نے قدمبوس کیا لوٹ گئے **ایضا** روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی فاذا
نظر اللہ تعالی الی العبد وھو مجتھد فی رضاہ امدہ بالمعونۃ وینسیہ ما کان منہ
ویحبب الیہ طاعتہ وخدمتہ وھذا اول ما یجد اھل العمل فی قلوبھم انھم
یذرون شھواتھم ولذاتھم وسائر الاشیاء ویصبرون فی الطاعۃ ویسلون
النفس عن الدنیا وان کان کاذبا فی توبتہ کرہ تغیر حالہ فرجع الی حالتہ الاولی
ولم یاتہ ثم ینقل من مقام التائبین الی مقام الخائفین ومن مقام الخائفین
الی مقام الراجین ومن مقام الراجین الی مقام الصالحین ومن مقام الصالحین
الی مقام المریدین ومن مقام المریدین الی مقام المصلحین ومن مقام
المصلحین الی مقام المحبین ومن مقام المحبین الی مقام الاولیاء ومن
مقام الاولیاء الی مقام المقربین ووراء ھذا عجائب ومراتب لا یعرفھا
قدرھا وشرفھا یعنی پہر جسوقت اللہ تعالی نظر کرتا ہے طرف بندے کے اور وہ اللہ تعالے
کی طلب رضا مین سعی وکوشش کر رہا ہے تو مدد کرتا ہے اُسکے ساتہہ معونت کے
اور اُسکے جو کاروبار دنیا کے ہین اُنسے اُسکو فراموش کر دیتا ہے اور محبوب کرتا ہے طرف
اُسکے اپنی طاعت کو اور اپنی خدمت کو اور یہ اول اُس چیز کا ہے جسکو عمل کرنیوالے پاتے
ہین اپنے دلونمین کہ چہوڑ دیتے ہین اپنی خواہشون اور مزونکو اور ساری چیزونکو اُنکے
اُنکے دل سے شہوت ولذت جاتی رہتی ہے اور صبر کرتے ہین طاعت مین اور پہنچتے

Marfat.com

باہر لاتے ہین اپنے نفس کو دنیا سے اور اگر وہ اپنی توبہ مین جھوٹا ہے تو اپنے تغیر حال
مکروہ جانتا ہے پس اپنی پہلی حالت کی طرف پھر جاتا ہے کہ جسمین وہ تھا اور پھر نہین
آتا ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎ ز نہار دلا چو آمدی باز مرو ٭ دشوار
بود چو رفتہ را باز آرند ٭ پھر اس بندۂ سالک کی ترقی ہوتی ہے تائبونکے مقام سے
طرف مقام خائفونکے اور خائفین کے مقام سے طرف مقام راجین کے اور راجیر
کے مقام سے طرف مقام صالحین کے اور صالحین کے مقام سے طرف مقام طالبی
کے اور طالبین کے مقام سے طرف مقام مطیعین کے اور مطیعین کے مقام سے طر
مقام محبین کے اور محبین کے مقام سے طرف مقام مشتاقون کے اور مشتاقون
کے مقام سے طرف مقام اولیا کے اور اولیا کے مقام سے طرف مقام مقربون کے
اور ان مقامات مذکور کے وراء عجائب و مراتب ہین جن کا قدر و شرف پہچا
نہین جاتا ہے مگر وہ شخص جانتا پہچانتا ہے جو ان مقامات سے مترقی ہو گیا ہوا
اُن مراتب کو پہنچا ہوا اور وہ مقام واصلون کا ہے قولہ تعالی وان الی ربک
پھر روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من نیکو بگیر کہ مایۂ سالک
یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی۔

ایضاً شب چہارشنبہ بست و ہفتم ماہ مذکور و نجبہ

سونے کے وقت بعد ادائے نماز عشا فرمایا کہ بعد فرض کے مقتدا و مقتدی کو افضل
یہ ہے کہ نفل کے واسطے اپنی جگہ سے تجاوز نکرے پس بقدر سجدہ یا بقدر قدم جگہہ بدا

Marfat.com

ر یہ نظم کتاب متفق کی پڑہی ؎ الافضل النقل لاجل النقل ؛ للمتقدی والمقتدی

النقل پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید۔

ایضاً شب مذکور وقت تہجد

ہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا بعد فراغ کے تہجد سے عبدالرحمن ظفاری و
ار محمد ظفاری عوارف کا سبق خدمت مین پڑہ رہے تہے دعائین اسجگہہ پہونچی تہین
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ روی مبارک مولانا صالح کے طرف لائے پوچہا کہ وہ شخص جو دعاگو کے
پاس آیا ابدال سے ہوگیا اُسکا کیا نام ہے و محامد کشت اور اُسنے دعاگو کے واسطے سے ○
مجذوبون کا خرقہ پہنا ہے اور دعاگو کے پاس بہت رہا تہا مولانا صالح نے عرض کیا کہ
آپ ہی جانین کیونکہ آپ کا مرید ہے فرمایا ترابی مکۂ مبارک سے بارہا دعاگو کے پاس آتا
تہا عالم طیر کہتا ہے ہندوستان سے جب آتا ہے تو ہوا سے ایک آن مین آتا ہے
دعاگو کو سلام کرتا ہے ایک دن وہ اور دعاگو مکۂ شریفہ سے آئے مکۂ مبارک سے پیادہ پا
چلنے والون کی راہ چلے سوار کوئی نہین جاسکتا ہے قلب الارض ہے یعنے زمین کڑی ○
ہے منزل مین پانی نتہا حاجت پانی کی ہوئی ترابی نے اس اسم اعظم کے ساتہ
دعا کی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَخْرِجِ الْمَآءَ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ یعنے اے حی وقیوم تو اس
زمین سے پانی نکال مین نے دیکہا کہ زمین مشابہ ایک گڑہے کے ہوگئی ایک حوض
پانی کا نکل آیا ہمنے پیا اور وضو کیا مناسب اسکے حکایت شیخ عارف صدر الحق والدین
قدس اللہ تعالی سرہ کے بیان فرمائی کہ ایک دن اُنکے پڑوس مین ایک بڑہیا کی

Marfat.com

جوان لڑکے نے انتقال کیا اُسکی مان بڑھیا زار زار روتی تھی اُس بڑھیا کی رونے
کی آواز شیخ کے کان مین پہونچی خادم سے پوچھا یہ کیا آواز ہے خادم نے جواب دیا
کہ ایک جوان بڑھیا کی لڑکے نے انتقال کیا ہے شیخ نے فرمایا مجکو وہان لیجاؤ جوتیان
پاؤن مین ڈالین جب شیخ کو لے گئے تو شیخ نے فرمایا مجھے وہ جوان دکھاؤ جب دکھایا
تو اُسکا ہاتھ پکڑا اور کہا یاحی یاقیوم قم باذن اللہ الٰہی احیہ وطول عمرہ اُسی دم
وہ جوان اُٹھہ کھڑا ہوا اُس جوان نے کہا کہ مین مرگیا تہا اور موت کے سکرات چکہہ چکا
تہا اور دنیا کے کام سے فارغ ہوگیا تہا شیخ نے اُس جوان سے کہا تو چپ رہ اغما
ہوگیا تہا بیہوشی ہوگئی تہی جب شیخ خانقاہ مین آئے تو بعض اصحاب نے پوچھا
یامخدوم وہ جوان تو مرگیا تہا کیونکر زندہ ہوگیا شیخ نے جواب دیا کہ مین نے یاحی یاقیوم
کہا وہ زندہ ہوگیا جسوقت وہ جوان اپنے یارون کے درمیان مین بیٹہتا تو اپنی
جان دیتے اور سکرات موت کے چکہنے کا قصہ بیان کرتا پیر معمر ہوا ابہی مرا ہے فرمایا
کہ یاحی یاقیوم صحاح مین اسم اعظم ہے اگر مردے پر پڑہین تو زندہ ہوجاے اور جسچیز
پر باعتقاد درست پڑہین تو وہ چیز حاصل ہوجاے اور اگر مٹی پر پڑہین تو سونا ہوجاے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مخدوم والد رضی اللہ عنہ کے پاس جسوقت
کوئی شخص درماندہ عاجز آتا تو اپنا ہاتہہ سنگریزون مین ڈالکر اُسکے ہاتہہ مین
دیدیتے وہ سب زر ین ہوجاتے تہے ایک دن دعاگو نے عرض کیا کہ آپ کیا
پڑہتے ہین جواب فرمایا فرزند من یاحی یاقیوم پڑہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے تین سورتون مین اسم اعظم کا پتا دیا ہے اول سورہ بقرہ آیۃ الکرسی مین اللہ لا الہ
الا ھو الحی القیوم دوسری سورۂ آل عمران مین اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم تیسری
سورۂ طہٰ مین وعنت الوجوہ للحی القیوم ہم اسم اعظم کو تینون سورتون مین پاتے ہین
پس یا حی یا قیوم اسم اعظم ہے پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من نیکو بگیر یدہ ایضاً سبق فقیر کا تہا گفتگو **مراقبے** مین تہی فرمایا مراقبہ کیا
ہے تم جانتے ہو المراقبۃ ملازمۃ العلم بان اللہ تعالی مطلع علیہ ولا یغیب عنہ
ساعۃ یعنے ہمیشہ جاننا اس بات کا کہ اللہ تعالی اسپر مطلع ہے ایک ساعت اُس سے
غائب نہین ہوتا ہے مراقبہ یہ نہین ہے کہ سر کو زانو مین ڈالکر بیٹہو اور وہ مراقبہ
مبتدیون کا ہے اور یہ معنی اصطلاحی ہین لیکن لغوی معنی یہ ہین کہ المراقبۃ بایگدیگر چشم
داشتن اور یہ ابیات پڑہی ؎ ہر انکو غائب از وے یکزمان ست ؛ در اندم
کافرست اما نہان ست ؛ حضوری بخش اے پروردگارم ؛ کہ من غائب شدن
طاقت ندارم ؛ مبادا غایبی پیوستہ باشد ؛ در اسلام بروے بستہ باشد ؛ ایضاً
فرمایا کہ اس کافر سے مراد کافر نعمت ہے یہ شعر شیخ امین الدین گازرونی رحمۃ اللہ
علیہ کے ہین جبکہ کوئی شخص ایسا جانے تو وہ کیونکر گناہ کرے اللہ تعالی سے شرم نہین
کرتا ہے جو کہ خالق ہے عدم سے وجود مین اُسکو لایا ہے ہمیشہ دیکہتا ہے اور ثواب
دیتا ہے اور عقوبت کرتا ہے فرمایا کہ یہ رباعی مین نے ایک دیوانی سے سنی ہے
شرم نداری چہ کنہ میکنی ؛ نامۂ خود را چہ سیہ میکنی ؛ سگ نکند با سگ بیگانگان ؛

Marfat.com

آنچہ تو باحضرتِ حق میکنی ہ روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن
این فوائد واشعار شیخ امین الدین در باعی آنچہ تقریر کردم بنویسید ایضاً تفسیر
مدارک کا سبق فرما رہے تھے اور آیت کریمہ یہ تھی انما التوبۃ علی اللہ للذین
یعملون السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیھم وکان اللہ
علیما حکیما ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدھم
الموت قال انی تبت الآن ولا الذین یموتون وھم کفار اولئک اعتدنا
لھم عذابا الیما فرمایا کہ مین نے انما التوبۃ علی اللہ کی تفسیر مین مفسرون سے دو وجہ
سنی ہین ایک وجہ یہ ہے کہ کرمًا وعدلا دوسری وجہ یہ ہے کہ اثباتا لالوجوبا لان
اللفظ یقتضی الوجوب فان الالوھیۃ تنافی الوجوب فلا یکون الا کرما وعدلا واثباتا
اور فرمایا کہ ایمان باس کا قبول نہین ہے اسلیئے کہ ایمان بغیب شرط ہے اور شرط
فرض ہے قولہ تعالی یؤمنون بالغیب جسوقت دوزخ کو اسکی نظر مین حاضر کردیا تو اب غیب
نرہا اور یہ بیت لامیہ کی پڑہی ؎ وما ایمان شخصٍ حال باسٍ
بمقبول لفقد الامتثال یعنی ایمان کسی شخص کا وقت باس کے قبول نہین ہے بسبب
نہونے امتثال کے یعنی ایمان بالغیب فرض ہے جب بن دیکھے ایمان نہ لایا تو امتثال
و فرمانبرداری نکی اب جسوقت کہ بہشت و دوزخ آنکہہ سے دیکھہ لیا تو ایمان لے آیا
سو یہ ایمان سبب عدم امتثال کے مقبول نہین ہے لیکن سلف نے توبۂ باس کو
صحیح رکہا ہے اور قول اصح یہ ہے کہ توبہ باس کی قبول نہین ہے اسی

بجکمہ اصل
مین کے خلل
نہا اسلیئے
حاصل مسئلہ
یہ ہوا کہ
واللہ اعلم ۱۲

Marfat.com

درمیان بین نماز چاشت کی شروع کی جب فارغ ہوئے تو محمود خان شاہزادہ
واسطے زیارت کے آیا بوسی حاصل کی بیٹھا اور عرض کیا کہ خداوند عالم کہتے ہین کہ
اگر مخدوم فیروز آباد مین قدم مبارک لائین چند زمانہ محل کے اندر صحن خانہ مین مقیم ہوتے
تو ہم جلد جلد زیارت کر سکین فرمایا کہ مبارک ہے لیکن اصحاب بہت ہین اسجگہہ جائے
تنگ ہے اور اسجگہہ جاے کشادہ و راحت و آرام کے ہے اور ہر چیز مراد موجود ہے
لیکن ان شاء اللہ تعالی مین آؤنگا اسی درمیان مین کہانا لائے فرمایا حدیث صحیح
ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا طَعِمْتُمْ فَرَبِّعُوْا وَاِذَا شَرِبْتُمْ
فَتَلَبَّثُوْا یعنی جسوقت تم کوئی چیز کہاؤ تو چار بار کہاؤ اور جب پیو تو تین بار پیو
نہ کم اس سے یہ بات بطور استحباب کے ہے نہ بطریق ایجاب بعد اسکے فرمایا
کہ ایک ولیہ عورت ہے دعاگو سے تعلق و پیوند رکہتی ہے ہندو تہے مسلمان
ہوگئے اسکی برکت سے اسکا خاوند اور تابعدار لوگ سب مسلمان ہوگئے
رات کو بالکل نہین سوتی ہے بادشاہ نے کہا شاید بیمار ہوگی اس سبب سے نیند
نہین آتی ہے فرمایا کہ ساری رات بیدار و مشغول رہتی ہے خاوند اسکا ہر بار
اٹہتا ہے اور دیکہتا ہے کہ مشغول ہے وہ ولیہ ہوگئی ہے اسجگہہ دعاگو کے پاس آٹہ
مہینے رہی جسوقت دعاگو روانہ ہوتا تہا تو وہ رخصت ہوتی اور روتی تہی کہ پہر کب
ملاقات ہوگی اور کہا کہ ان شاء اللہ تعالی آپہ مین آونگی بعد اسکے محمود خان کے
کلاہ پہنائی اور کچہہ تبرک و شیرینی دی پس شاہزادہ محمود خان نے قدمبوسی کی فرمایا کہ

Marfat.com

بادشاہ کو سلام و دعا پہونچاؤ پھر شہزادہ چلا گیا۔

ایضاً روز مذکور چہارشنبہ بست و ہفتم ماہ مذکور فقیر

کو یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا بعد ادائے نماز ظہر سید معزالدین ملک رسولدار بہی حاضر

تہے کہانے کا خوان لائے کہانا کہاتے تہے اور قصہ کہتے تہے کہ بادشاہ نے اپنے

چہوٹے بیٹے محمود خان کو بہیجا تہا اور کہا ہے کہ چند زمانہ اسجگہہ میرے گہر مین اُترین

کہ ہم جلد جلد زیارت کرسکین دعاگو نے کہا کہ اُسجگہہ جاے تنگ ہے اور یار لوگ بہت

ہین اور اسجگہہ جاے راحت و آرام ہے پانی نزدیک ہے کہا کہ اُسجگہہ بہی جاے راحت

و آرام کے موجود ہے اور پانی بہت ہے مین نے قبول کیا کہ ان شاء اللہ تعالی آؤنگا

دوسری یہ بات کہی کہ عاشورے تک رہو ورد عاشورے کا بہت ہے اور اس

عشرے مین روزہ ہوگا اور ہوا گرمی کے موسم کی گرم ہے چل نسکوگے مسافرت ہے

بادشاہ نے کہا ہے کہ بعد عشرہ عاشورے کے باحصول غرض رخصت کرونگا سید

رسولدار نے کہا اچہا ہے اگر مخدوم چند زمانہ خانۂ سلطان مین مقیم ہون مصلحت در یافت

خاطر و ہمچنین خواہد بود روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہو مین نے

شروع کیا ترتیب اس باب مین یہی فاما مقام التوبۃ فہو علی عشر مقامات

اولہا الخروج من سائر الجہل والندم علی السخط لربك عز وجل وترك الشہوات

والاعتقاد بعکس مکر النفس الامارۃ بالسوء واخراج المظلمۃ والانتقال

عن الصغیرۃ والکبیرۃ والتوصل الی اللہ تعالی وترك القیام مع الغفلۃ وترك

ل ۱۵ اصل مین ایسا ای ہے ۱۲

Marfat.com

مجالسۃ اصحاب السوء وصلاح الطعام وتصفیتہ یعنے مقام توبہ کا دس مقامون پر
مبنی ہے اول مقام توبہ کا نکلنا ہے ساری نادانی سے دوسرا مقام ندامت اوس
کام پر جوکہ اللہ تعالی کو غصے مین لائے تیسرا چھوڑنا ہے شہوات ولذات کا چوتھا اعتقاد
کرنا ہے ساتہ عکس کرنفس امارہ بالسوء کے پانچوان باہر کرنا ظلم کا چھٹا باہر آنا اور بیزار
ہونا صغیرہ وکبیرہ گناہونسے ساتوان وصلت کرنا ہے طرف اللہ عزوجل کے آٹھوان
ترک قیام ہے ساتہ غفلت کے یعنے خداوند تعالی کی شرط سے غافل نہ رہے اور
اللہ تعالی کو خود سے غافل نجانے وہو قولہ تعالی ولا تحسبن اللہ غافلا عما
یعمل الظالمون وما اللہ بغافل عما تعملون یعنے تو اللہ کو گمان مت کر غافل اسچیز
سے جسکو ظالم غافل کر رہے ہین اور نہین ہے اللہ غافل اسچیز سے جسکو تم کر رہے ہو
نوان پرہیز کرنا اور دور ہونا ہے یاران بد سے کیونکہ یار بد بدتر ہے کار بد سے دسوان
کم کرنا ہے کہانیکا اور اُسکا پاک صاف کرنا یعنی وجہ حلال سے کہانا اور شبہہ سے
دور رہنا یہ دس مقام ہین توبہ کے جو شخص انپر قائم رہا تو اُسکی توبہ صحیح ہے پھر روے
مبارک طرف فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر ید یہ کیا اچھی کتاب ہے جسکو تو پڑہتا
ہے سالک کا مایہ ہے مستعد ہوکر پڑہ غنیمت ہے اور طریقت کو اخذ کر یہ ساری ترتیب
آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی پھر قیلولے کا وقت آیا آرام فرمایا

ایضا روز مذکور ترتب پنجشنبہ بست وہشتم ماہ مذکور

کو یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا بعد ادلے ثنا وصلوۃ لفظ امیان لے

Marfat.com

دوگانہ صلوٰۃ التوبہ کا ادا کرتے تھے فرمایا کہ یہ نماز حضرت آدم صلوات اللہ علیہ نے
ادا کی اور دعا پڑھی اُنکی توبہ قبول کی اس سبب سے اس نماز کو صلوٰۃ التوبہ کہتے ہین
جیسا کہ حدیث صحاح مین ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم انہ قال لما اراد اللہ تعالیٰ ان یتوبَ علیٰ ادم علیہ السلام طاف
بالبیت سبعا والبیت یومئذ رُبوۃ حمراء فلما صلی رکعتین قام واستقبل
البیت وقال اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی
فاعطنی سوالی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوبَ الا
انتَ اللھم انی اسألک ایمانا دائما یباشر قلبی یقینا صادقا حتی اعلم انہ لن
یصیبنی الا ما کتبتَ لی ورضی بما قسمتَ لی فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ انی قد
غفرت ذنبک ولم یاتنی احد من ذریتک یدعونی بمثل ما دعوتنی
الا غفرت ذنوبہ وکشفت ھمومَہ وغمومَہ ونزعت الفقر من بین عینیہ
واتجرتُ لہ وراء کل تجارۃ تاجر وجاءتِ الدنیا وھی راغبۃ وان کان لا یریدھا
یعنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وعن امہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جسوقت اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ آدم صفی صلوات اللہ
وسلامہ کی توبہ قبول کری تو اُنہون نے خانۂ کعبہ کا سات بار طواف کیا جس جگہہ کہ کعبہ
آج ہے اور خانۂ کعبہ اُسدن ایک بلندی سرخ تہا گرد برگرد دیوار محوط برآوردہ اند
تا غایت ہر کہ درون رود نردبان چوبین نہادہ اند در ان سوار میشوند و بالای آن

Marfat.com

بلندی سرخ میرود عزیزی عرضداشت چہار زبان ست جواب فرمودند بسیار ست
دعا گو بار ہا رفتی پس جسوقت حضرت آدم علیہ السلام دو رکعت نماز پڑہ چکے تو
کہڑے ہوئے اور اُس گہر کی طرف مُونہ کیا اور دعاے مذکور پڑہی اور وہ بیت المعمور
تہا حضرت نوح علیہ السلام کی طوفان مین اُسکو اوپر لے گئے اور وہ کعبے کی محاذی
ہے مثلاً اگر بیت المعمور سے کوئی چیز نیچے ڈالین تو سیدہے بام کعبہ پر گرے پس
اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو وحی کی کہ مقربین نے تیرے گناہ کو بخشدیا اور نہین
آئیگا میرے پاس کوئی تیری اولاد سے کہ دعا کرے مجہسے ساتہ مثل اُس شے کے کہ جسکے
ساتہ تو نے مجہسے دعا کی یعنے نہین ہے کوئی تیرے فرزندون مے کہ یہ نماز و دعا
پڑہے جیسے کہ تو نے پڑہی مگر مین اُسکو یہ چیزین عنایت کرونگا ایک یہ کہ اُس بندے
کے گناہونکو بخشدونگا دوسرے یہ کہ اُسکے اندوہ وغم کو دور کردونگا تیسرے یہہ کہ
کہینچ ڈالونگا فقر کو اُسکے دونو آنکہون کے درمیان سے والمراد بین عینیہ الدنیا
والاخرۃ یعنے دنیا و آخرت مین اُسکو محتاج نہ کرونگا چوتہے یہ کہ تجارت کرونگا اُسکو
اُسکے وراء تجارت ہر تاجر کے پانچوین یہ ہے کہ آئے گی دنیا اگرچہ وہ اُسکو نہ چاہیگا
جسطرح کہ دنیا شیخ کبیر کی خادمہ تہی دعا گو سماعہ کہتا ہے ای ذلیلۃ یعنے خوار ہوکر
لونڈیون کی طرح آئیگی جسطرح کہ شیخ کبیر رضے اللہ عنہ کو طرف اُسکے التفات نہ تہا پہر
اس فقیر اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید اس نماز و دعا کو ہمیشہ سر رات
نماز عشا کے پڑہو اس دعا و نماز کو دعا گو ہمیشہ ادا کرتا ہے فرمایا دعا گو سماعہ کہتا ہے

Marfat.com

کہ ہر نماز حاجت جسمین تعیین قرارت مروی نہین ہے اگر رات کو پڑہے تو پانچ بار سورۂ
اخلاص پڑہے اور اگر دن ہو تو دس بار سورۂ اخلاص پڑہے اور یہ طریق بہی مروی
ہے جیسا کہ اور اد شیخ کبیر مین بہی کہا ہے **ایضا** تفسیر مدارک کا سبق فرما رہے تہے
اثنائے سبق مین فرمایا کہ دعا گو نے اُس طرف سُنا ہے اگر کوئی شخص کشاف پڑہتا ہے
تو منع کرتے ہین اور کہتے ہین اترک الکشاف واقرأ المدارک یعنے کشاف سے دست بردار
ہو اور مدارک پڑہ کیونکہ زمخشری صاحب کشاف معتزلی تہا سارے اقوال اپنے مذہب
پر لایا ہے اور صاحب مدارک سُنّی تہے اُنہون نے زمخشری کے سارے کلام کو سلمت
وجماعت کے کلام کے ساتہہ تبدیل کیا ہے خوب موجب و پسندیدہ تفسیر ہے تفسیر اس
آیت کریمہ کی تہی قولہ تعالی لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرہا اس آیت شریف کے
نزول کا قصہ بیان فرمایا کہ اسلام سے پہلے جاہلیت مین عرب والون کی ایک رسم
تہی جب کوئی شخص اُنمین سے مرتا تو جو چیز وہ میراث چہوڑتا وارث اُسکو جمع کرتے یعنے
اپنے قبضے مین لاتے یہانتک کہ اُس میت کی بی بی کو بہی میراث مین لیتے تہے خواہ وہ
عورت ناخوش ہو یا راضی ہو اگر چاہا ہوتا یا کوئی اور قرابتی تو اُس عورت کو بجبر اپنے تحت
مین رکہتا یہ رسم جاہلیت مین تہی اسلام سے پہلے جسوقت اسلام ظاہر ہوا تو یہ رسم
بسبب نزول حکم اس آیت کے منسوخ ہو گئے یعنے تمکو حلال نہین ہے کہ میراث مین
لو عورتون کو بجبر یعنے زبردستی اُنکو میراث مین مت لو فرمایا کہ کرہا کو بضم کاف بہی
ایک قرارت مین پڑہا ہے ای جبرا یعنے کرہا کے معنے جبرا ہین پہر روے مبارک

Marfat.com

طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اسکو لو اور سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب
اس باب مین تہی واما مقام الخائفین فهو علی عشر مقامات الحزن اللازم
والعمل الغالب والخشیة المقلقة وکثرة البکاء والتضرع فی اللیل والنهار
وسد طریق الراحة وکثرة العزلة ووجد القلب وتضییق العیش ومواقع
الاکل وملازمة الخوف بنزول الموت یعنے خائفین کا مقام دس مقامون پر
مبنی ہے ایک تو حزن لازم یعنی سب وقت غمگین رہنا اسلئے کہ حزن الدنیا ثمرة
سرور الاخرة یعنے دنیا کا غم پہل ہے آخرت کی خوشی کا دوسرا مقام عمل غالب ہے
تیسرا خوف جو کہ قلق و بیقراری مین ڈالے چوتہا کثرت بکا یعنے بہت رونا جب سبق
اس فقیر کا اسجگہہ پہونچا تو فرمایا کہ بکا بالقصر وهو الدموع وبالمد النداء یعنی بکا
بالف مقصورہ آنسوؤن سے رونے کو کہتے ہین اور بالف ممدودہ آواز سے رونے
کو بولتے ہین جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے اور یہ بیت پڑہی ؎ بکت عینی
وحق لها بکاها؛ فما نفع البکاء ولا العویل ؛ فالاول بالقصر وهو دموع
العین والثانی بالمد وهو البکاء بالجهر یعنے میرے آنکہہ روئی اور اسکو الایق
ہے رونا اسکا جو کہ آنسوؤن سے ہو پس نفع نہ دیا آواز سے رونے نے اور نہ فریاد و
شور کرنے نے اس فقیر سے فرمایا اس بیت کو لکہہ لو تقریر غریب ہے پانچوان مقام
تضرع کرنا ہے رات دن مین یعنے زاری کرنا گڑگڑانا بلند آواز سے الله تعالی کو
یاد کرنا لان التضرع هو الاظهار لقوله تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخیفة

Marfat.com

من الضراعة ای جهرا واظهارا یعنے تضرع اظہار کو کہتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالی نے
یون فرمایا ہے کہ پکارو تم اپنے پالن ہار کو ظاہر کرکے اور چپکے تضرع شوق ہی ضراعت ہے
یعنے باواز اور ظاہر کرکے اسکو پکارو چھٹا مقام اپنے اوپر راحت وآرام کی راہ کو
بند کرنا ہے ساتوان مقام عزلت وخلوت مین بہت رہنا آٹھوان مقام بسیار
تپیدن دل یعنے تب وتاب مین بہت رہنا دل کا نوان خود پر عیش ومواقع اکل کا
تنگ کرنا دسوان ملازمت خوف کی بسبب نزول موت کے یہ دس مقام خائفین
کے ہین پھر رو مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر یدیہ کیا اچھا
سبق ہے یہ رسالہ جو تو پڑہتا ہے مقامات مین لابد وواجب ہے کہ اسکو پڑہین
تاکہ جان لین کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ترقی ہوتی ہے یہ ساری
ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی **اسی اثنا مین** قوال واسطے زیارت حضرت
مخدوم کے آئے مدح پڑہتے تہے چاہا کہ دستک مارین یعنے ہاتہ پر ہاتہ ماریں تو
اُنکو منع کیا فرمایا چارون مذہب مین منع ہے سماع مین اختلاف ہے اُس شخص
کے واسطے مباح ہے جو اُسکی اہلیت رکہتا ہے السماع لاھلہ مباح۔

ایضا بست ونہم ماہ مذکور ذیحجہ روز جمعہ وقت اشراق

یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا شاہزادے جیسے ظفر خان اور اُسکے بیٹے اور تغلق شاہ
اور دیگر ارکان دولت واسطے زیارت مخدوم کے آئے شرف پائبوس حاصل کیا
عرض کیا کہ خداوند عالم نے کہا ہے کہ صحن خانہ مین نزول فرمائین تاکہ ہم جلد جلد

Marfat.com

زیارت وقدمبوسی کرسکین اس بات کوقبول کیا فرمایا مبارک ہو تعلق شاہ دست مبارک کو پکڑ کر پچلا پالکی مین سوار ہوئے یہ فقیر اوراس فقیر کا بہائی اور اصحاب اعلی بہی ہمرکاب ہوئے صحن خانہ مین اُترے پہر جمعہ کا غسل کیا واسطے نماز جمعہ کے جامع مسجد سلطان خانہ مین آئے مؤذن نے سنت کی اذان شروع کی اکبار کہا مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے اُسی جگہہ سے باواز بلند فرمایا کہ تو نے کفر بکا اذان کو دوبارہ کہہ اللہ اکبر کبیر اورحے علی الصلوہ مین مدمت کہینچ معنی کا تغیر ہوجاتا ہے فرمایا کہ مؤذن عالم چاہیئے تاکہ اذان کی ترتیب کو جانے فتاوی مذکور ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا موذن کا مفتی ہونا چاہیئے یعنی عالم یہ بات بادشاہ وائمہ وصدور وسید اجل وصدر جہان اور سب لوگون نے سُن لی بعد ادائے جمعہ بادشاہ اور شہزادون اور ارکان دولت نے قدمبوسی کی یہی بات جسکا ذکر ہوا سب سے فرمائی پہر نماز جمعہ سے لوٹ آئے۔

ایضا آخر شب وقت خفتن

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا نماز کی نیت کرتے تہے پس۔ وے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور یاران اعلی سے فرمایا بہائیو نماز کی نیت اس طرح کرو متوجہا الی جہۃ عرصۃ الکعبۃ لان بناء الکعبۃ قد یحول لزیارۃ بعض الاولیاء یعنے مستحب یہ ہے کہ مصلی جہت عرصہ کعبہ کی نیت کرے اسلئے کہ فرشتون اجکل آتے ہین تو وہ بناے کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیا کے لیجاتے ہین

Marfat.com

اصل مین ابراہی ہے

جہت کعبہ روا نیست او متوجہ خواہد شد ہرگز مخالف نشود کہ خطاب بغیر اوست قولہ تعالے وحیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ یعنے جہان کہین تم ہو پس تم مونہ کرو طرف کعبہ کے مگر آنکہ ممکن نہ ہو یا آنکہ مشتبہ شود کہ قرار گیرد بگزارد و بعضے اولیا قید کرد تا کل نیایند چون کعبہ بزیارت بعضے اولیا بردہ باشند عرصۂ کعبہ برقرار ست توجہ مصلی درست افتد بعد اسکے فرمایا کہ نوافل مین تکمیلا للفرائض کی نیت کرے جیسا کہ اور اومین ہے فتاوی مین مسئلہ ہے کہ لا یقبل تطوع احد حتی لا ینوی تکمیلا للفرائض یعنے نفل کسی شخص کی قبول نہین ہوتی ہے یہانتک کہ تکمیلا للفرائض کی نیت نکرے یعنی نفل مین فرض کے نقصانات کے کامل کرنے کی نیت کرے کہ جو واجبات و سنن کہ فرض مین ناقص ہو گئے ہین وہ کامل ہو جائین پھر فرمایا کہ خانۂ کعبہ بیت المعمور کے محاذی ہے چوتھے آسمان مین ہے اسجگہہ کہ جہان کعبۂ شریف ہے حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان سے پہلے اسجگہہ بیت المعمور تہا جسوقت طوفان آیا تو اسجگہہ سے چوتھے آسمان پر لے گئے بیت المعمور فرشتون کا قبلہ ہے اور کعبۂ شریف سے ایسا محاذی ہے کہ اگر مثلا بیت المعمور سے کوئی چیز نیچے ڈالین تو سیدہی بام کعبہ پر گرے پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس تقریر نیت صلوۃ اور سب باتونکو لکہہ لو غریب ہین۔

ایضا سلخ ماہ ذیحجہ روز شنبہ وقت چاشت

یہ فقیر امیر کبیر کے پاس حاضر تہا شاہزادۂ مبارک خان سلطان کا پوتا واسطے

Marfat.com

زیارت مخدوم ادام اللہ برکاتہ کے آیا شرفِ پائبوس حاصل کیا روے مبارک
طرف اُسکے لائے فرمایا کہ بادشاہ مرحمت کرتا ہے کندوری یعنی دسترخوان بھیجتا ہے
ہمراہ یارون کے کہاتا ہون آج کے دن ہی بھیجا ہے مین نے اُسکو رکھہ چھوڑا ہے
اسلئے کہ دعاگو اور یار لوگ بہی روزہ دار ہین افطار کے وقت کہائین گے اور یہ
حدیث شریف صحاح پڑہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من فطّر صائماً فلہ اجر
مثلہ یعنے جو شخص افطار کرائے روزہ دار کے روزے کو تو واسطے اُسکے اجر ہے
مثل اُس روزہ دار کے اگرچہ ایک لاکھہ یا زیادہ ہون تو اُسی قدر ثواب پائیگا گو
افطار پانی ہی سے کیون نہو کیونکہ افطار حاصل ہے یہ حدیث صحاح ہے اور معتبر
اعتقاد ہے اس فقیر سے فرمایا بگیرید **اسی درمیان** مین مبارک خان
کی ٹوپی پر نظر پڑی اُس سے فرمایا کہ ایسی ٹوپی پہننا روا نہین ہے جب تک پہنے ہوئے
ہے تب تک فرشتے گناہ لکھتے ہین فرمایا شاید تو مخلوق ہے اُسنے جواب دیا جی ہان
پھر نظر مبارک اُسکے بیٹون کی ٹوپی پر پڑی وہ بہی اُسی کے مثل ٹوپی پہنے ہوئے تہے
فرمایا کہ چھوٹے ہین اُنکے واسطے وبال نہین ہے وبال تو اُنکے ولی کے واسطے ہے
جسنے اُنکو ٹوپی پہنائی ہے پھر مبارک خان نے مع فرزندون کے قدمبوسی کی
اور لوٹ گیا **ایضاً مولانا محمد مفتی** کتاب زکوٰۃ کا باب الاذان خدمت مین
پڑہ رہے تہے اثناے سبق مین سید الحجاب یعنی افسر دربانان واسطے زیارت
مخدوم ادام اللہ تعالیٰ برکاتہ کے آیا شرف پائبوس حاصل کیا روے مبارک

Marfat.com

طرف اسکے لائے فرمایا کہ جمعے کے دن جامع مسجد مین مؤذن نے اذان مین اکبار کہا دعاگو نے سُنا تو مین نے باواز بلند کہا کہ اکبار کفر ہے اذان کا اعادہ کرا کبر کہہ بادشاہ نے سُنا ہوگا تاکہ اُنکو منع کرے اکبار نکہین سید الحجاب نے عرض کیا کہ مخدوم سلطان نے سُن لیا چاہتا تہا کہ بے نان کرے یعنے مؤذن کو برطرف کرے پہر مؤذن پر خفگی کی معرض لت کشید پہر مؤذنون کو صدر جہان کے حوالہ کیا کہ جاؤ انکو اذان سکہاؤ فرمایا شاید سلطان نے سُن لیا جو دعاگو نے کہا سید الحجاب نے عرض کیا جی ہان مخدوم سلطان نے سن لیا اور تفحص کیا بعد اسکے فرمایا کہ اکبار اسم من اسماء الشیطان فان عمد صار کافرا والا لم یکن وتبطل الصلوۃ یعنے اکبار ایک نام ہے شیطان کے نامون سے اگر قصداً کہا تو کافر ہوگیا ورنہ کافر نہوگا اور نماز باطل ہوگی صیغہ افعل التفصیل کا اَفعال نہین آیا ہے اکبر بروزن افعل ہے اگر اکبار نادانستہ کہیگا تو کافر نہوگا لیکن یہ لفظ کفر کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ طریقہ اذان کا یہ ہے کہ اول حرف کو زبر دے اور دوسرے کو مجزوم اسلئے کہ اکبر کو بسبب وصل کے فتح دیا لان الفتحۃ اخف الحرکات اسلئے کہ فتحہ اخف الحرکات ہے اللہ اکبر اللہ اکبر پہر اول سے آخر تک خود نے اذان کی تقریر فرمائی بعد اسکے فرمایا حی علی الصلوۃ کو بالف اشباع نہ کہین معنی کا تغیر ہوجاتا ہے مثلاً حی کو حیا نہ کہین کیونکہ تثنیہ پر حمل ہوجائیگا حالانکہ یہہ خطاب تو ہر فرد کو ہے فرمایا کہ اذان کا یہ طریقہ یاد کرلو فرمایا کہ فتاوے فقہ مین مسطور ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا یعنے لائق یہ ہے کہ مؤذن مفتی ہو ایک عالم

Marfat.com

ہو علما سے اُسطرف مکۂ مبارک و ولایت یمن و عرب مین مؤذن لوگ عالم ہین اور
مدینۂ مبارک مین شیخ عبداللہ مطری قدس اللہ روحہ اُستاد دعاگو کے موذن تھے
اسجگہ نا خواندہ اَن پڑھ لوگونکو مؤذن کرتے ہین وہ آذان کے اداب کیا جانین مؤذن
تو متعلم یعنی طالب علم چاہیئے اذان کے آداب جانے پھر روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا این مسئلہ و فوائد بگیرید غریب ست **ایضا** سلخ ماہ ذی حجہ مین
دو رکعت نماز مروی ہے ہر رکعت مین سو آیتین قرآن شریف کی پڑھے سورۂ یٰسین
اور والسماء والطارق سو آیتین ہین یا سورۂ واقعہ و سورۂ اخلاص بعد اسکے فرمایا
کہ آخر سال و اول سال مین روزہ رکھنا چاہیئے حدیث صحاح مین مروی ہے قولہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام من صام اٰخر السنۃ الماضیۃ واول السنۃ المستقبلۃ
فکانما صام سنتین یعنی جو شخص روزہ رکھے آخر روز سال مین اور اول روز
سال مین پس گویا اُسنے روزہ رکھا ہر دو سال کا پھر اس فقیر سے فرمایا بگیرید بعد اسکے
سید الحجاب سے پوچھا کہ تمنے روزہ رکھا ہے اُسنے جوابدیا نہین فرمایا شاید تمنے سحری
نکی ہوگی پھر سید الحجاب نے سال کی دعا کا التماس کیا لکھوائی اور اُسکو دیدی اُسنے
قدمبوسی کی اور چلا گیا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑھو مین نے
شروع کیا ترتیب اس باب مین تھی واما مقام الراجین فھو علی عشرۃ مقامات
الحج والجھاد والرباط والامر بالمعروف والنھی عن المنکر والمعاونۃ علی البر والاحسان
والنفس والنصر للمظلوم والاجابۃ للصارخ وتفریج الکربۃ واعانۃ المسلمین

Marfat.com

یعنی اہل رجا کا مقام دس مقاموں پر مبنی ہے اول حج کرنا لقولہ تعالی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن دخلہ کان اٰمنا ای اٰمنا من کل اٰفات دوسرا جہاد لقولہ تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ای الذین جاھدوا الاجل طلبنا لنھدینھم سبلنا وصالنا تیسرا رباط لقولہ تعالی ورابطوا لعلکم تفلحون چوتھا امر بمعروف یعنی نیک بات کا حکم کرنا پانچوان نہی منکر یعنی بری بات سے منع کرنا روکنا لقولہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر چھٹا یاری ومدد کرنا نیکی پر مال وجان سے لقولہ تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی ساتوان مدد کرنا مظلوم ستم رسیدہ کی آٹھوان فریاد رسی کرنا فریاد کرنیوالے کی نوان کشادہ کرنا بستہ کا یعنی کسی کی سختی کو دور کرنا دسوان دست رسی کرنا غمزدہ کا یعنی غمزدہ مسلمانون کی مدد کرنا یہ دس مقام رجا کے ہین اس فقیر سے فرمایا فرزند من نیکو بگیرید **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق پڑھ رہا تہا گفتگو اس باب مین تہی کہ اگر درمیان دو مریدون کے خصومت ہوجاے تو شیخ خادم شرع کو واجب ہے کہ انکی آپسمین اصلاح کرادے اگر مرید شیخ کا کہا نہ سنے گا تو جو مرتبہ کہ خدا کے ساتہہ رکہتا ہے اس مرتبے سے دور ہوجائیگا پس جس طرح ہوسکے تحمل کرنا چاہئے لقولہ تعالی انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم یعنے سارے مومن جو ہین سو بہائی ہین پس تم صلح کراؤ درمیان اپنے بہائیونکے حضرت مخدوم نے اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید۔

خصومت درمیان دو مرید

Marfat.com

ایضاً روز مذکور شنبہ سلخ ماہ ذیحجہ

بعد ادائے نماز ظہر یہ فقیر خدمت میں امیر کبیر کے حاضر تھا فرمایا کہ **قدس اللہ سرہ** کے کیا معنی ہیں دعا گو نے اسکے جواب میں دو وجہیں سنی ہیں اُنکو یاد رکھتا ہے ای اسکنہ اللہ تعالی فی حظیرۃ القدس وھو اعلی المنازل فی الفردوس وقیل طھرہ اللہ من النفاق عنہ الاخلاص یعنی ایک معنی یہ ہیں کہ اللہ اُسکو اعلی منازل میں فردوس کے ساکن کرے بعض نے کہا یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالی اُسکے پس ماندون کی خلق کو نیک کرے تاکہ اُسکو اُنسے رنج نہ پہونچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ لاتوذوا موتاکم بالمعصیۃ یعنے تم اپنے مردون کو رنجیدہ مت کرو بسبب معصیت کے فرمایا کہ بادشاہ کو بد دعا کرنا نچاہیئے بلکہ اصلاح کی دعا کرنا چاہیئے شاید بعد اسکے فتنہ اُٹھے پس اُسکے واسطے دعا کرو جسطرح کہ دعا گو کرتا ہے اللھم اصلح الامام والامۃ والراعی والرعیۃ والف بین قلوبھم فی الخیرات وادفع شر بعضھم عن بعض یعنے اے اللہ تو امام وامت کو اور حاکم ومحکوم کو صالح ودرست کردے اور الفت ڈالدے درمیان اُنکے دلونکے نیکیون میں اور دفع کردے شر بعض کا بعض سے پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من این جملہ تقریرات بگیر یہ اسی درمیان میں بگیر لوگ خدمت میں پہونچے شرف پابوس حاصل کیا عرض کیا مخدوم نے جمعے کے دن اذان میں بات کیا کیا ایسا ست کہ پس سلطان نے ہمکو طلب کیا عرض کیا کشیدا واب جان کے

Marfat.com

تلف ہونیکا خوف ہے جواب فرمایا کہ مین سلطان سے کہونگا کہ تمہاری روٹی موقوف نکرے پہر فرمایا جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے یعنے اللہ اکبر کہو اکبار کفر ہے اگر دانستہ کہیگا تو کافر ہوجائیگا ورنہ نماز باطل ہوگی لان الاکبار اسم من اسماء الشیطان یعنے اسلئے کہ اکبار ایک نام ہے شیطان کے نامونسے اور حی علی الصلوۃ کہو حیا علے الصلوۃ مت کہو کیونکہ معنی کا تغیر ہوجاتا ہے یہ دونو طریق خطا کی اذان اور تکبیر مین اختیار مت کرو ابتک تمسے کسی نے نکہا پہر مکبرون نے قدمبوسی کی اور لوٹ گئے۔

غرۂ ماہ محرم روز یکشنبہ وقت اشراق

یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا **سلطان** واسطے زیارت تہنیت مخدوم ادام اللہ برکاتہ کے آیا اُسوقت آپ اشراق کی نماز پڑہ رہے تہے اور دوگانۂ صلوۃ استحباب مین شروع کیا مین دیکہتا تہا کہ سلطان اسوقت تک تا بفراغ کہڑا رہا پہر آپنے سلام پہیرا خادم نے عرض کیا کہ سلطان آیا ہے آپ اُٹہے اور کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مصافحہ کیا سلطان نے قدمبوسی کی اور ایک سبد پُر گل آگے مخدوم کے رکہا فرمایا کہ سب کو بانٹ دین بانٹ دیا بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو نے چاہا کہ خود آئے تمنے کرم کیا خود آئے خدا تمکو جزاے خیر دے پہر بیٹہہ گئے مولانا سراج الدین امام کو طلب کیا پوچہا امام آج کیا نماز ہے امام نے جواب دیا کہ دو رکعت نماز ہے فرمایا امامت کرو بادشاہ بہی ادا کرلے اس نماز کو مخدومون نے بجماعت ادا کیا ہے

Marfat.com

پھر نماز شروع کی بعد فراغ کے جو دعا کہ اوراد مین مروی ہے اُسکو پڑہا دعا سے فارغ
ہوئے تو روے مبارک بادشاہ کی طرف کیا فرمایا کتاب کافی مین ہے یجوز للمؤمن
ان یعمل فی العبادات علی مذھب غیرہ وفی المعاملات لایجوز الا فی مذھبہ
والتطوع بالجماعۃ یجوز عند الشافعی رحمۃ اللہ علیہ من غیر الکراھۃ وفی روایۃ
عندنا رخصۃ ویصلی المتنفل خلف المتنفل یعنے مومن کے واسطے جائز ہے کہ
عبادات مین اپنے غیر کے مذہب پر عمل کرے اور معاملات مین جائز نہین ہے مگر
اپنے مذہب مین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نفل بجماعت درست ہے
بدون کراہت کے اور ایک روایت مین ہمارے نزدیک رخصت ہے اور نفل گزار
نماز پڑہے پیچھے نفل گزار کے سلطان تصدیق کرتا تہا بعد اسکے فرمایا کہ نماز کی نیت
جہتِ عرصۂ کعبہ کے کرین کافی مین مسئلہ ہے ینبغی المصلی ان ینوی جھۃ عرصۃ
الکعبۃ لان الکعبۃ قد تحول لزیارۃ بعض الاولیاء ذلک علی طریق الاستحباب
یعنے مصلی کو چاہیئے کہ جہت عرصۂ کعبہ کی نیت کرے بر طریق مستحب اسلیئے کہ کعبہ کبھی
نقل کیا جاتا ہے واسطے زیارت بعض اولیاء کے فرشتونکو حکم ہوتا ہے تو وہ کعبے کو
واسطے زیارت بعض اولیا کے لیجاتے ہین اور عرصہ رہجاتا ہے جب ایسی نیت کریگا
تو بہر حال نیت نماز کی درست پڑیگی بعض اولیاء کے قید لگائی تاکہ کل داخل نہوجائین
سلطان نے عرض کیا کہ خلق تو گرد کعبہ کے پہرتی ہے اور عجب نیک بخت وہ شخص ہے
کہ کعبہ اُسکے سر کے گرد پہرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ اسی جگہہ ایک عورت دعاگو کے پاس

Marfat.com

رہتی تہی نو مہینے رہی جب اُسنی سُنا کہ دعاگو جاتا ہے تو اُسنے رخصت کیا اور کہا کہ
ان شاء اللہ تعالی مین اُسجگہہ آؤنگی ہندو تہی مسلمان ہوگئی اُسکی برکت سے اُسکا خاوند
اور اُسکے گہر والے مسلمان ہوگئے دعاگو سے تعلق پیوند کیا اسوقت وہ ولی ہوگئی ہے
رات کو سوتی نہین ہے سلطان نے کہا شاید کوئی زحمت یعنی بیماری ہے فرمایا کوئی
زحمت نہین ہے لیکن حق کے خوف وشوق سے اُسکے سر سے نیند جاتی رہی ہے
ساری رات مشغول رہتی ہے اُسکا خاوند جس بار نیند سے اُٹہتا ہے تو دیکہتا ہے کہ وہ
مشغول ہے سلطان نے پوچہا وہ عورت کہان کی ہے جواب فرمایا کہ سنبل ترائیر کے
پس سلطان نے کہا کہ ویسے مفسدون کے درمیان مین ایسی ولیہ ہے عجب چیز ہے
اسی درمیان مین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اچہ مین ایک عورت
ہے ہر شب جمعہ مین مکے کو جاتی ہے کعبہ کا طواف کرتی ہے دعاگو کے واسطے قرص
اور نبات مصری لاتی ہے مکے مین ایک عورت سے بہنا پا کیا ہے وہان اُترتی ہے
اس سے پہلے دعاگو کو عجب معلوم ہوتا تہا قوت القلوب معتبر کتاب ہے مین نے اُسمین ایک
روایت باین عبارت پائی کل من صحت له ولایته یکون فی لیلة الجمعة والعیدین
ولیلة الاثنین فی مکة المبارکة والمدینة المشرفة یعنے جو شخص ولی ہوجاتا ہے تو شب
جمعہ اور شب عیدین وشب دوشنبہ کو مکۂ مبارک ومدینۂ مشرفہ مین ہوتا ہے فرمایا ولایت
بفتح الواو المحبوبیة ومکسر الواو التصرف فی الاقالیم قوله تعالی هنالك الولایة لله الحق
هو خیر ثوابا وخیر عقبا مناسب حکایت اُس عورت کے یہ بیت پڑہی ؎ آن زن

Marfat.com

بہ از ہزار مرد دست توئی ۔ وان مرد کہ از زنے خجل ماندہ منم ۔ فرمایا کہ یہ بیت شیخ جنید
رس سرہ نے پڑہی جسوقت کہ رابعہ رضی اللہ عنہا سے پیام نکاح کا کیا رابعہ نے جواب
یا کہ خدا کو چاہون یا تجھکو تو حضرت جنید نے یہ بیت پڑہی سلطان تصدیق کرتا تہا
دا اسکے ولایت و تصرف اقلیم کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے
س طرف مشائخ کبار سے سُنا ہے کہ ولایت شیخ کبیر بہاء الدین قدس سرہ کے قصبہ
ودیپور سے درنبرہ تک اور قصبہ اجودہن سے کیچ مکران تک اقصاے خراسان اور
لایت شیخ فریدالدین قدس سرہ کے قصبہ اودیپور سے اقصاے ہندوستان تک
یدہا ہی ہے دعاگو نے اُس طرف مشائخ کبار سے سُنا ہے کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ
طب عالم تہے اور شیخ نصیر الدین بہی قطب تہے قسم کہائی کہ دونو بزرگوار شب جمعہ و
شب دوشنبہ کو مکے مین حاضر ہوتے تہے شیخ مکہ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ دعاگو
و انکا مقام دکہاتے تہے انہون نے دعاگو سے کہا یا ولد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم صل ہنا لیلۃ وہذان مقاما الشیخ رکن الدین والشیخ نصیر الدین یعنے اے
فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اسجگہ نماز پڑہ یہ دونو اُنکے مقام ہین مقام
شیخ رکن الدین متصل دیوار کعبہ راستان کردہ و مقام شیخ نصیر الدین پانو پسر کردہ
متصل وچہاز یراچہ شیخ رکن الدین اقرب بود جسوقت شیخ مکہ نے دعاگو سے کہا کہ تو ان
دونو شیخ کے مقام مین نماز پڑہ تو دعاگو نے کہا کہ مین اسجگہ قدم لیونگا کہ انہون
انہون نے رکہا ہے الحاصل مین اُن مقامون سے ہٹے ہوے مشغول مواجب مین نے

Marfat.com

یہ ادب نگاہ رکھا تو شیخ مکہ نے دعاگو کے واسطے دعا کی فرمایا کہ شیخ رکن الدین قدس
سرہ وفات پا چکے تہے اور شیخ نصیر الدین قدس سرہ زندہ تہے ایک رات جمعے کے
راتون سے مین اُنکے مقام مین مشغول تہا مین نے دیکہا کہ شیخ نصیر الدین حاضر ہوئے
دعاگو سے کہا کہ اس درویش کی حیات مین یہ واقعہ کسی کے روبرو مت کہنا ایسا اخفا
رکہتے تہے جس زمانے مین کہ شیخ نصیر الدین نے وفات پائی تو دعاگو اُچہ مین معتکف تہا
شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ اُنکی نماز جنازہ کے واسطے آئے دعاگو سے اچہ مین
ملاقات کی اور کہا کہ تو ہی اُنکی نماز جنازہ اسی جگہہ ادا کرا اتہار ہوئی تاریخ ماہ رمضان
کی تہی کیفیت اُسکی اوپر گذر چکی ہے بعد اسکے **خرقۂ مشائخ** کا ذکر چلا تو فرمایا
کیا حکمت ہے کہ خواجگان چشت کے خرقہ مین تکمہ ہوتا ہے سلطان نے کہا آنکہ جوز
کسرہ میگویند فرمایا ہان دعاگو نے مشائخ چشت سے پوچہا کہ یہ تکمہ اس خرقے کے سر پر
کیون ہے تو اُنہون نے جواب دیا کہ واسطے نفاذ رفعت مرید کے تاکہ مرید کا کام بلند
ہو جاے اور خرقہ مشائخ دیگر کا بے تکمہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو خرقہ بغیر تکمہ کے پہنایا
ہے یہ تکمہ انہین مشائخ چشت نے زیادہ کیا ہے واسطے نفاذ رفعت کے مرید پر اور
اصل خرقہ بے تکمہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ مولانا جمال الدین مبری کا لڑکا دعاگو کا یار
تہا دعاگو سے تعلق و پیوند رکہتا تہا مرد اہل علم و صالح و حاجی تہا سلطان نے پوچہا
اُسکا گہر کہان ہے فرمایا دہلی مین سلطان نے کہا کہ اُسکی استقامت کرینگے بعد اسکے

Marfat.com

شیخ زادون شیخ کبیر کے پوتون کو واسطے استقامت کے پیش کیا پھر رشتہ دارون
اور خادمون اور عزیزان دیگر کو گزرانا الغرض سلطان نے سب کے واسطے قبول کیا
اور کہا کہ استقامت ہو جائیگی ان شاء اللہ تعالی بعد اسکے ایک ہندو بچہ چھوٹا تھا اسکو
بھی پیش کیا سلطان نے کہا مسلمان کیون نہین ہو جاتا ہے فرمایا کہ جس زمانے
مین یہ بچا دعاگو کے پاس آیا تو کہا کہ دعا کرو کہ خدا تعالی اسلام روزی کرے یہہ
بات زبان ہندی مین کہی ان شاء اللہ تعالی اللہ تعالی اسلام روزی کریگا سلطان
نے قبول کیا اور کہا کہ اسکی بھی استقامت کر دینگے بعد اسکے سلطان سے معذرت کی
اور فرمایا کہ ہم واسطے تہنیت کے آئین سلطان نے کہا کہ اہل تہنیت تو آئے ہیں ہم کس واسطے
آئین پھر سلطان اٹھہ کھڑا ہوا صدر جہان حاضر تھا اسکے طرف دیکھا اور کہا کہ صدر جہان
ہمارا استاذ زادہ ہے سید جلال الدین کرمانی میرے استاد تھے اب مین نے سنا ہے کہ
مشغول ہو گیا ہے لیکن تیر اندازی کو چھوڑ دیا ہے جو کہ مسنون ہے غازیون کے واسطے
مین ہو مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے فرمایا کہ یہ صدر جہان اپنے نفس پر غالب ہے ودشمن
مرکب ہے اور یہ حدیث شریف پڑھی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام اعدی عدوک
نفسک التی بین جنبیک یعنے تیرے دشمنون سے زیادہ تر دشمن تیرا نفس ہے جو کہ
تیرے دونو پہلو کے درمیان مین ہے سلطان نے عرض کیا جی ہان نفس دشمن ہے
جان کا مرکب ہے آدمی پر جدا نہین ہوتا ہے مگر موت سے یا یہ کہ اسکو مارے
لوگ اولیا ہین جو کہ خود کو زندگی مین مارتے ہین سلطان نے کہا کہ صدر جہان مرید

Marfat.com

ہوگیا ہے فرمایا مین کون ہون بواسطہ دعاگو مخدومون کا مرید ہوا ہے اور اُنکے
کو پڑہتا ہے اسی درمیان مین سلطان نے عرض کیا کہ ملک قطب الدین نماز نہیں
ہے فرمودند ملک قطب الدین را کہ بگزار و گفت اے برادر مہتر ما ملک قطب الد
مرید شیخ رکن الدین ست ولیکن ہیچ صالح نیست تلفر کرد سلطان گفت شنیدم
دراُچہ خانقاہ بخت دولت میرود اور عایت چندان نمیکند او کدام کس بود عظم
سخت بزرگ ست بعد ازان سلطان روے بر خواجہ حسن خادم آورد و گفت حس
بشنو چہ خادمی میکنی وقت کندوری میشود گفتم لقمہ از دست شیخ مے برند و چیزے خ
این شور من در خانہ می شنیدم این چہ خادمیت کہ شما میکنید دیدہ ام آن زمان
کندوری شیخ رکن الدین خرج شدی کسے را مجال نبودے کہ دم زند ہمین اثنا
بودے و مصلی زوار مے برسیدند اینجا بر مخدوم زادران حیران میکنند خواجہ حسن
جواب دیا کہ خداوند عالم شیخ رکن الدین کے پاس اسقدر خلائق زیارت کو نہیں
آتی ہی کہ جسقدر مخدوم قطب عالم و اقالیم کے پاس شور مچایا ہے زیارت کو آ
ہے کہان تک محافظت کرین بعد اسکے سلطان نے اپنے پوتون کے واسطے کہا
مخدوم بندہ زادے قدمبوسی کرتے ہین تو آپنے یہ دعا کی کہ اللھم بارک فیھم یعنی
آلہی تو انمین برکت دے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچون کے واسطے
اسی طرح دعا فرماتے تہے مروی ہے کہ اگر ایک بچہ ہوتا تو اللھم بارک فیہ دعا فر
پہر سلطان نے قدمبوس کیا مخدوم نے چاہا کہ نردبان سے نیچے آئین سلطان

Marfat.com

ہاتھہ پکڑے رہا پیچھے آنے نہ دیا فرمایا ہے ہے مین پیچھے آؤن چند قدم تو بادشاہ کی تعظیم کرون تمتو اسقدر دور سے آئے ہو سلطان نے عرض کیا کہ مین وانہین کہتا ہون کہ آپ نردبان سے نیچے آئین اہل تعظیم تو آپ ہین ہماری تعظیم نہ کرنی چاہیئے پھر سلطان نے قدمبوسی کی اور مخدوم سے عرض کیا کہ آپ بیٹھین پھر چلا گیا بعد اسکے ارکان دولت مین سے ہر ایک قدمبوسی کرتا تہا آپ ہر ایک سے معذرت فرماتے تہے جب سب چلے گئے تو آٹھہ رکعت نماز جو کہ اول سال غرۂ محرم کو اوراد مین مروی ہے بجماعت ادا کی دعا مین پڑہین یہ فقیر اول مجلس سے آخر ملاقات سلطان تک خدمت امیر کبیر مین حاضر تہا فوائد مذکورہ اور سب کچھہ قلم بند کیا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی واما مقام الصالحین فہو علی عشرۃ مقامات صوم بالنہار وقیام باللیل وذکر الموت وتشییع الجنائز ولزوم المقابر ومسح راس الیتامیٰ بالایدی وعیادۃ المریض وبذل الصدقۃ ومحبۃ اہل الخیر ومداومۃ الذکر یعنے مقام صالحین کا دس مقاموں پر مبنی ہے ایک تو دن کو روزہ رکہنا دوسرا رات کو بقیام بسر کرنا یعنی نماز پڑہنا تیسرا موت کو یاد کرنا جب سبق فقیر کا یہان پہونچا تو یہ حدیث شریف فرمائی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من تذکر الموت عشرین مرۃ فی کل یوم لم تکتب علیہ خطیئۃ یعنے جو کوئی یاد کرے موت کو بیس بار ہر دن مین تو اسکے گناہ نہ لکہے جائین واپس کیا گیا ہے کہ باین عبارت کہین جسطرح کہ دعا کو بعد پانچون نمازون کے کہتا ہے

Marfat.com

چار کلمے ہین چار کو پانچ مین ضرب دو تو بیس ہو جاتی ہین اور اول و آخر مین درود شریف
پڑہی وہ کلمے یہ ہین اللھم تب علینا قبل الموت وارحمنا عند الموت ولا تعذبنا
بعد الموت وھون علینا وعلی جمیع المؤمنین والمؤمنات سکرات الموت
یاخالق الحیاۃ والممات اس فقیر سے فرمایا فرزند من ان چار کلمونکو بعد پانچون
نمازون کے ہمیشہ کہو دعا گو ہمیشہ کہتا ہے اور اصحاب کو بہی مین نے حکم دیا ہے منجملہ
اصحاب ایک یار نے عرض کیا کہ یاخالق الحیوۃ والممات کو بہی پڑہین جواب فرمایا
کہ اس کلمے سے پانچ کلمے ہو جاتے ہین پانچ کو پانچ مین ضرب دو تو بچیس ہوتے ہین
حدیث شریف مین بہی بیس بار فرمایا ہے اور یہی مروی ہے یہ کلمہ زائد ہوگا لیکن
اگر کوئی کہے تو منع نہین ہے لیکن مین نے جو بیان کیا تم اسی کو لو چوتہا مقام جنازون
کے ساتہ جانا پانچوان قبرستان مین جانے کو لازم کرنا چہٹا یتیمون کے سر پر دست
شفقت پہیرنا ساتوان بیمار پرسی کرنا آٹہوان صدقہ دینا یعنی سخاوت کرنا نوان محبت
اہل خیر کی یعنی نیک لوگونکو دوست رکہنا دسوان ذکر کرنے کی مداومت کرنا قولہ
تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ ای سرا وجہرا لان التضرع من الضراعۃ وھو
الاظہار یعنے پکارو تم اپنے رب کو پکار کر اور چپکے اسلئے کہ تضرع ضراعت سے ماخوذ ہے
اور ضراعت کے معنی ہین اظہار یہ دس مقام صالحین کے ہین روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید مایۂ سالک ست یہ ساری ترتیب آغاز سبق
سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی بعد اسکے فرمایا کہ اول سال کا دن ہے شیخ الاسلام

Marfat.com

کے تہنیت کو جاؤن اُٹھے پالکی کو لائے سوار ہوئے اور چلے یہ فقیر اور یاران اعلی
وثاق مین لوٹ آئے۔

شب دوشنبہ دوم ماہ محرم

مخدوم ادام اللہ برکاتہ غرۂ ماہ محرم کو واسطے تہنیت شیخ الاسلام کے تشریف لے گئے
تہے وہان سے لوٹے تو درمیان مغرب وعشا کے پہونچے اس فقیر نے خواجہ نصرت
سے پوچہا کہ مخدوم بعد ملاقات شیخ الاسلام کے اور کہان گئے تہے شام کردی خواجہ نصرت
نے کہا کہ مین ہمراہ رکاب نہین گیا تہا مین نہین جانتا ہون ہم ابہی تک اس بات کو
خوب کہہ نہ پائے تہے مخدوم چاہتے تہے کہ نماز مین شروع کرین نیت فسخ کی روے
مبارک طرف اس فقیر کے اور خواجہ نصرت کے لائے فرمایا کہ شیخ الاسلام سے دہلی
کہنہ کے گہر مین باغیچہ کے نزدیک ملاقات ہوگئی وہ وضو کر رہے تہے کہ مین نے اونکو
پایا اور تہنیت کی جب وہان سے لوٹا تو اثناے راہ مین ایک عزیز ہونچا وہ مزاحم ہوا
اپنے گہر مین لے گیا اکیس عورتون نے تعلق کیا یعنے مرید ہوئین منجملہ اُنکے ایک عورت
نے خاندان چشت مین پیوند کیا سب چہوٹی تہین مین نے اُنکو بدختری قبول کیا
یعنے انکو بیٹی بنایا مگر ایک بڑہیا تہی سو اُسکو بخواہری قبول کیا یعنے اُسکو بہن بنایا
اُسی جگہہ سے فتوح مین کپڑا ملا تو مین نے خادم سے کہا تو اُسنے چار چار گز کے دو تہان
پہاڑ کر دیدی پہر مین وہانسے لوٹ آیا **ایضا** آہستہ فرمایا ایسا کہ دو تین اور
یارون نے سن لیا یعنے مولانا فریدالدین وشیخ زادہ بدرالدین وخواجہ نصرت نے

Marfat.com

کہ دعاگو کو یہ بات سنوائی کہ تو لوٹے گا یہانتک کہ مہتر خضر سے ملاقات نکر لیگا اور
چند یارون کی بہی ملاقات کرائے گا پس دعاگو را انشراح در خاطر مے افتد یعنے دعاگو
کے دل مین خوشی معلوم ہوتی ہے ایک رات حظیرۂ شیخ الاسلام نظام الحق والدین
قدس اللہ سرہ مین مع بعض یارون کے جہت عمارت معروف سے جائین پوچہا کہ
اُسجگہہ سے حظیرہ کسقدر ہے اس فقیر نے عرض کیا کہ دو کوس ہوگا فرمایا ان شاء اللہ تعالے
تم بہی برابر ہوگی ہمنے خدمت کی یعنے سلام عرض کیا **ایضا** مخدوم ادام اللہ
برکاتہ صلوۃ احیاء القلب پڑہنا چاہتے تہے بیٹہکر شروع کی اُٹہہ کہڑے ہوئے اور
آہستہ فرمایا سنوایا کہڑے ہوکر پڑہو اس سبب سے مین اُٹہہ کہڑا ہوا اُسی درمیان
مین سید علی مدنی کی خبر وفات پہونچی علیہ الرحمۃ والمغفرۃ فوراً انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑہا فرمایا کہ دعاگو کا برادر و یار تہا اور اُسکے والدہ میری بہن تہی درون سینہ مبارک
دعاگو را خبر کردہ بود او را اسجگہہ بسبب میری محبت کے آیا تہا ذرہ برابر دنیا کی طرف میل
نہ کہتا تہا کسی وقت اُسنے نکہا کہ میرے واسطے سفارش کرو ارزوی بود دلیے بود
ازینہا فرمودند جسوقت صبح کی نماز ادا کر چکے تو دوم ماہ محرم روز دوشنبہ واسطے نماز
جنازہ سید علی نکے مع اصحاب اعلی روانہ ہوئے یہ فقیر اور برادر فقیر بہی رکاب مبارک
مین چلے جب اُسکے مقام مین پہونچے تو اُسکے جنازۂ مبارک کو باہر لائے فرمایا امام کو
چاہیئے کہ سینۂ میت کے نزدیک کہڑا ہو پہر نماز جنازہ کی تکبیر کہی خود مخدوم ادام اللہ
برکاتہ نے امامت فرمائی جب نماز سے فارغ ہوے تو آیۃ الکرسی پڑہی پہر برابر جنازے

Marfat.com

چلے یہ فقیر واصحاب اعلی رکاب سعادت مین روانہ ہوئے جب حظیرہ مین
پہونچے تو جنازے کو اُتارا جب تک کہ قبر کا گڑہا کھودا تب تک اُس جگہہ بیٹھے
اشراق وچاشت کی نماز بہی اُسی جگہہ ادا کی پہر سید علی مدنی کو قبر مین اُتارا
پہر تختہ پوش کیا میت کے نزدیک باواز بلند یہ پڑہا جس طرح کہ اوراد مین ہے
یاولی اللہ یاولد رسول اللہ اذا جاءک من اللہ ملک فقل السلام علیکم
انی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
الی آخر الدعاء اور روتے تہے جب تلقین سے فارغ ہوئے تو سید علی کے
لڑکو نسے بہی فرمایا کہ تم دو رکعت نماز پڑہو پہلی رکعت مین سورۂ اذا زلزلت
اور دوسری مین سورۂ الہاکم التکاثر بعد فراغ کے میت کو ثواب بخشو فرمایا کہ یہ
بات حدیث صحاح مین مروی ہے اور اوشیخ مین اس نماز کو نہین لائے ہین
مولانا فرید الدین نے عرض کیا کہ اوراد مخدوم مین مولانا نظام الدین لائے
ہین مخدوم ادام اللہ برکاتہ سرہانے قبر کے بیٹہے پہر فرمایا کہ سورۂ واقعہ اور منجیہ
یعنے سورۂ ملک کو سورۂ منجیہ بہی کہتے ہین واسطے نجات قبر کے مجرب ہے منجملہ
اصحاب ایک یار نے پوچہا کہ سات کنکریون پر سورۂ فاتحہ پڑہتے ہین اور میت کے
قبر مین ڈالتے ہین یہ بات کیسی ہے جواب فرمایا کہ اس طرف مکہ ومدینہ مین نہین
کرتے ہین پہر وثاق مین لوٹ آئے ایضا روے مبارک طرف
لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین ہی فادا

Marfat.com

مقام المریدین ای لطالبین فھو علی عشر مقامات المحبۃ الی اللہ بالنوافل
والتدبر عندہ بالنصیحۃ فی النفس فیما عند اللہ بمثل النصح لہ ثم فی الخلق
والانس بکلام اللہ والصبر علی احکامہ والائتمار لامرہ والحیاء من نظرہ
الیہ وبذل الوجود فی محبوبہ والتعرض لکل سبب یوصل الیہ والرضاء
بالقلیل والقناعۃ یعنے طالبین کا مقام دس مقامونپر مبنی ہے ایک تو دوستی
کرنا اللہ تعالی سے ساتھ نوافل کے دوسرا مقام اُسکا تدبر و تفکر کرنا ہے اول
اپنے نفس کو نصیحت کرے بعد اُسکے خلق کو نصیحت کرے قولہ تعالی اتامرون الناس
بالبر و تنسون انفسکم تیسرا اللہ تعالی کے کلام پاک سے موانست کرنا یعنے
قرآن شریف کی بہت تلاوت کرنا چوتھا قرآن شریف کے احکام پر صبر کرنا یعنی اُسکے
اوامر و نواہی کی رعایت کرنا پانچوان اُسکے حکم کی فرمانبرداری کرنا چھٹا اللہ تعالی
کے نظر کرنے سے شرمانا کہ وہ اُسکو دیکھتا ہے قولہ تعالی ونحن اقرب الیہ من حبل
الورید وھو معکم اینما کنتم ساتوان جو کچھ پہونچے اُسکو خرچ کر ڈالے آٹھوان
اس بات مین کوشش کرے کہ وصال پائے اور اُسکے پاس پہونچے نوان تھوڑے
سے راضی ہونا کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی مجھسے تھوڑے کے ساتھہ راضی
ہو جاتا ہے تو مین بھی اُس سے تھوڑے کے ساتھہ خوش ہو جاتا ہون زکوۃ وحج وصدقہ
فطر و قربانی اضحے وایتاء ذی القربی وما جعل علیکم فی الدین من حرج دسوان
قانع بقناعت ہونا القناعۃ کنز لا یفنی والقانع غنی وان لم یملک حبۃ والحریص

Marfat.com

فقیروان ملك الدنیا یعنے قناعت ایک خزانہ ہے کہ فنا نہین ہوتا ہے اور قانع غنی ہے اگرچہ ایک حبہ کا مالک نہو اور حرص والا فقیر ہے گو دنیا کا مالک ہے یہ دن مقام طالبین کے ہین پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من نیکو بگیر ہدایۂ سالک ست یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضا روز مذکور دوم ماہ محرم روز دوشنبہ بعد از نماز ظہر

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا عوارف کا سبق فرما رہے تہے کہ جو شخص خانقاہ مین رہے تو اسکو چاہئے کہ مشغول ہوئے بیکار نرہے ورنہ از روے طریقت نہ از راہ شریعت اُس خانقاہ کی وجہ کہانا روا نہین ہے یا کوئی شخص اگر کہائے تو خادمی کرے یا جہاڑو دے اسکو بہی روا ہے کیونکہ کام مین ہے لیکن بانی خانقاہ نے وقف کی نیت کی ہے تو شریعت مین بہی بیکار کے واسطے روا نہین ہے چارون مذہب مین اسی درمیان مین خادمون کو طلب کیا اور فرمایا کہ بادشاہ ہر ماہ وجہ نیک سے وظیفہ بہیجتا تہا اس ماہ مین یعنے محرم مین وظیفہ نہین بہیجا اس سبب سے کہ بعد عاشورے کے روانہ ہوئگا لیکن بادشاہ ہر روز دو وقتہ کندوری یعنے دسترخوان تہنیت کا بہیجتا ہے پس کسی بیگانے کو اندر آنے مت دو تاکہ ان وظیفہ خوارونکو بہی کہانا جو آتا ہے پہونچ جائے اور کفایت کرے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جس زمانے مین دعاگو اچہ سے ملتان مین واسطے طلب علم کے آیا تو شیخ قطب العالم رکن الدین قدس اللہ سرہ کی ملاقات کی گئی شیخ نے اپنے خادمونسے

Marfat.com

فرمایا کہ سید کو خانقاہ مین مت اُتارو مدرسے مین اُتارو کیونکہ بہ نیت علم باہر آیا ہے
وجہ خانقاہ کی اُسکے واسطے کب جائز ہوگی پس شیخ نے دختر مادر سے کہدیا تہا کہ ہر
روز دیہہ خاص شیخ سے وظیفہ پکا کر پہونچاتی رہین وجہ خانقاہ سے نہین اور کبہی
کبہی پس خوردہ شیخ کا بہی بہیجتی تہی ایسی شفقت رکہتی تہی ناوجہ یعنے غیر حلال کہانے
نہین دیتے تہے ایک برس تک مین وہان رہا چند کتابین جو کہ بعد انتقال قاضی
بہاء الدین علیہ الرحمہ کی رہ گئی تہین اُنکو مین نے تمام کیا پہر شیخ نے دعا گو کو روانہ
فرمایا **ایضا** فرمایا کہ بعض کو جب کسی مقام مین کوئی خطا ہوجاتا تو اُس مقام
سے عدول کرتے تہے تا آن خطا را مداکردہ نیفتد و یاد نیاید مناسب اسکے فرمایا
شریعت مین مسئلہ ہے کہ اگر کسی شخص نے حج کا احرام باندہا پہر عورت سے صحبت کرلی
تو اسکا احرام ٹوٹ گیا پہر جسوقت چاہے کہ احرام باندہے تو عورت سے جدا رہے
نزدیک بعض علما کے واجب ہے اور ہمارے مذہب مین اولی یہ ہے کہ ایسا کرے یہ
نظیر ہے اُس بات کی جسکا ذکر اول ہوا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من بگیر بداور سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی روی
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم عن النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال من سبح اللہ تعالی مأۃ بالغداۃ ومأۃ بالعشی کان کمن
حج مأۃ حجۃ ومن حمد اللہ تعالی مأۃ بالغداۃ ومأۃ بالعشی کان کمن حمل مأۃ
فرس فی سبیل اللہ تعالی ومن ہلّل اللہ تعالی مأۃ بالغداۃ ومأۃ بالعشی

Marfat.com

کان کمن اعتق مأئة رقبة من ولد اسمعیل علیہ السلام ومن کبّر اللہ تعالی
مأئة بالغداۃ ومأئة بالعشی لم یأت فی ذلک الیوم احد باکثر مما اتی بہ الا من
قال کما قال ھو او زاد علی ما قال یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جو کوئی سبحان اللہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو وہ اُس شخص کے مثل ہے
کہ جسنے سو حج کئے اور جو کوئی الحمد للہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو وہ مثل
اُس شخص کے ہے کہ جسنے سو گھوڑے نیر اللہ کی راہ مین سوار کیا ہو اور جو کوئی لا الہ الا اللہ
کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو وہ مثل اُس شخص کی ہے کہ جسنے سو بردے
آزاد کئے ہون اولاد سے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے اور جو کوئی اللہ اکبر کہے سو بار
صبح کو اور سو بار شام کو تو اُس دن کوئی شخص اُس سے عمل مین زیادہ تر نہوگا
مگر وہ شخص کہ کہے جیسا کہ اُسنے کہا یا اُسپر زیادہ کیا بعد اسکے امیر کبیر روے منیر طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ تسبیح ہر روز صبح و شام دو سو بار کہا کرو دعا کو
بھی ہمیشہ کہتا ہے اور یار لوگ بھی کہتے ہین مین نے اُنکو حکم دیا ہے یہ ساری ترتیب
شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی۔

سوم ماہ محرم روز سہ شنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حقیر وثاق مین بخدمت امیر کبیر حاضر تھا فرمایا حقیقت ماہیت کو کہتے ہین
کما ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ کبیر بہاء الحق
والدین قدس اللہ سرہ کسی جگہہ تشریف لیگئے تھے وہانسے لوٹے تو مسجد مین

Marfat.com

تکبیر کی اقامت کہی تہی اور پر آئے امام کا اقتدا شروع کیا جب نماز سے فارغ ہوئے
تو امام کو طلب کیا اور فرمایا سنن تکبیر تحریمہ سے نماز سے نکلنے تک تو ملتان مین گھوڑے
خریدتا اور دہلی مین بیچتا تہا اور دہلی سے بردے خریدتا اور ملتان مین بیچتا تہا
ملتان سے دہلی مین اور دہلی سے ملتان مین یہ کیا نماز ہے بران امام گفت نماز
اعادہ کنیم شیخ گفت خواہی کرد خود شیخ اعادہ کردند یہ ہے نماز حقیقت کی لیکن
شریعت مین روا ہے حقیقت کی نماز حضور ہے ساتہ اللہ تعالی کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے لاصلوۃ الا بحضور القلب الی بحضور القلب مع اللہ تعالی یعنی نہین ہے
نماز مگر ساتہ حضور قلب کے یعنی ساتہ حضور دل کے ساتہ اللہ تعالی کے پہر روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندان سن بگیر پہ **ایضا** فرمایا کہ کمالیت
مرید کی اُسوقت ہوتی ہے کہ اگر دل مین کچہہ ہوی گزری تو شیخ اُسکا کشف کرے یعنے
اُسکو دور کردے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک ہندوستانی
مکہ مبارک مین شیخ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ کے پاس رہتا تہا مکے مین اوراد
یعنی وظیفہ نہین ہوتا ہے مصر مین خلیفہ کے پاس ہوتا ہے ایک دن وہی ہندوستانی
شیخ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا مین چاہتا ہون کہ خلیفہ کے پاس مصر
مین جاؤن کچہہ وظیفہ مقرر کردے تو پہر واپس آجاؤن وہ ہر سال پہونچیگا حاجتمندی
نے زور آوری کی ہے شیخ مکہ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ نے اُسکے باطن مین نظر
کی اُسکے دل سے اُس خطرے کو دور کردیا بعد ذرا دیر کے دعاگو نے دیکہا کہ اُس

Marfat.com

ہندوستانی نے کہنا شروع کیا کہ مخدوم مین نے توبہ کی مین نہ جاؤن گا مین نے بایزیدؒ کے
کے کلام کی تصدیق کی اور یہ آیت شریف پڑہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ
رزقھا وعدًا او کرمًا یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا زمین مین مگر اللہ پر ہے روزی اُسکی
دعاگو نے اُس سے کہا تو جانتا ہے کہ تیرا یہ خطرہ کہان سے دور ہوا وہ بولا مین نہین
جانتا ہون مین نے کہا کہ شیخ نے تیرے باطن مین نظر کی اور اُس خطرے کو دور
کر دیا فرمایا کہ گھڑی بہر اولیاء کی نظر کرنے مین یہ دولت ہے چاہیئے کہ شیخ کی صحبت
مین رہے اور علم پڑہے اور اُس سے سُنے تو ایسی دولتین سعادتمین پائے روی مبارک
طرف اس فقیر کے اور یاران اعلی کے لائے فرمایا جیسے تم مجدد صحبت دعاگو رہتے ہو
اور دعاگو سے علم سنتے ہو اور پڑہتے ہو اور عمل اخذ کرتے ہو کس حد تک سعادت
ہے ہم سب نے قدمبوسی کی **ایضا صحت توبہ مرید** کے باب مین گفتگو
ہونے لگی فرمایا کتاب سلوک مین ہے لا یصیر المرید مریدا حتی لا یکتب صاحب الشمال
عشرین سنۃ شیئا یعنے مرید مرید نہین ہوتا ہے یعنے طالب کامل یہانتک کہ بائین
طرف کا فرشتہ نہ لکھے اُسپر کچھ بدی بیس برس تک اس فقیر سے فرمایا فرزندمن
بگیر مید آج ایک شخص نے موے بند بشمی ڈالا توبہ کی اُسکی توبہ قبول نہین ہے اور
نماز بھی قبول نہین ہے پھر اُسکے مُونہ پر مارتے ہین اور وہ توبہ کرتا ہے اور ہر نماز
پڑہتا ہے فرشتے گناہ لکھتے ہین جب تک کہ پہنے ہوے ہے اسی جہت سے [illegible]
مرید نہین کرتا ہے بوڑہونکو برادری کے ساتہ قبول کرتا ہون اور جوانونکو فرزندی مین

Marfat.com

قبول کرتا ہون مین شیخ نہین ہون وکیل ہون آسی درمیان مین مخدوم زادہ
سید حامد نبیرۂ مخدوم اطال اللہ عمرہ خدمت مین کلام اللہ شریف پڑہنے لگا
شروع مین کہتا تہا باسناد کہ الی حضرۃ اللہ جل جلالہ فرمایا یہ اس سبب سے
کہتا ہے کہ دعاگو ساتون امام سے ساتون قرارت کا اسناد کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تک مین نے اُس طرف اُن قراءتون کو عرض کیا ہے اور اسناد لکھا
ہوا کہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مین آرزو کہتا ہون کہ اسجگہہ
کوئی شخص دعاگو پر ساتون قرارت کو عرض کرے اور اگر نہ کر سکے تو قراءت ابو عمرو
کو تو عرض کر لے تو مین اسناد لکھون اور اُسکو دیدون اگرچہ مین بعض عورتون نے
عرض کیا ہے مین نے اُنکو اسناد لکھہ دیا ہے سید حامد سورۂ طس مین پہونچا تو فرمایا
کہ طس بفتح الطاء بغیر الامالۃ بھمزۃ وبغیر الھمزۃ ہندوستانی قاریون نے
ترک ہمزہ کو اختیار کیا ہے اور ایائنا مین حرف تا کو ظاہر کرتے ہین روی مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید و سبق بخوانید مین نے شروع کیا ترتیب
اس باب مین تہی اما مقام المطیعین فھو علی عشر مقامات تعظیم لامر اللہ
والحب للہ والبغض للہ والھیبۃ والمراقبۃ للہ والصدق والجد والاجتہاد
ووضع الرقبۃ فی ذل المسکنۃ والسکون بین یدی اللہ وحفظ النفس عند
ورعایۃ القلب وانتظار ما یقع بہ من معاملتہ یعنے مقام مطیعون فرمانبردارون
اور اہل طاعت کا دس مقامون پر مبنی ہے ایک تو تعظیم کرنا اللہ تعالی کے امر کی

Marfat.com

دوسرا مقام دوست رکھنا اہل طاعت کو واسطے خدا کے تیسرا دشمن رکھنا اہل عصیان
کو واسطے خدا کے اللہ تعالی فرماتا ہے ولا تاخذکم بہما رافۃ فی دین اللہ چوتھا بخشش
کرنا واسطے رضا اللہ تعالی کی بقدر مقدور پانچوان مراقبہ کرنا یعنی سب حال مین اللہ تعالے
کو خود پر ناظر رکھنا مراقبہ کے معنے از روی لغت کے بایکدیگر چشم داشتن اسلئے کہ مفاعلہ
واسطے مشارکت کے ہے اور مبالغے کے بہی وفی اصطلاح المشائخ الصوفیۃ قدس
اللہ تعالی ارواحہم العزیزۃ المراقبۃ ملازمۃ العلم بان اللہ مطلع علیہ یعنی
مشائخ صوفیہ کے اصطلاح مین مراقبہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس بات کو جاننا کہ اللہ تعالے
اُسپر مطلع ہے اور یہ مراقبہ کہ گہڑی بہر سر کو زانو مین کر لیتے ہین سو مبتدیون کا
مراقبہ ہے اور مراقبہ منتہی لوگون کا یہی ہے جو مین نے کہا چھٹا مقام جد واجتہاد
ہے یعنی اعمال صالح مین سعی وکوشش کرنا اللہ سبحانہ فرماتا ہے والذین جاہدوا
فینا لنہدینہم سبلنا ای سبل وصالنا یعنی جن لوگون نے سعی وکوشش کی
ہمارے طلب مین تو ہم ضرور اُنکو اپنے وصال کی راہین بتا دینگے ساتوان گردن
رکھہ دینا ذلت مسکنت مین یعنی خواری کہینچنا آٹھوان ساکت ہونا روبرو حضرت
صمدیت کے یعنی لایعنی بیہودہ بات نہ کہنا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من کان یومن باللہ والیوم الاٰخر فلیقل خیرا او لیسکت وفی روایۃ او
لیصمت یعنے جو شخص اللہ ورسول ؐ وروز قیامت پر ایمان لایا ہے تو چاہئے کہ
بہلی بات کہے یا چپ رہے نواں فرو بردن نفس نزدیک خدائے تعالی یعنی نگاہ

Marfat.com

رکھنا نفس کو نزدیک اللہ تعالیٰ کے وسوان رعایت قلب یعنی نگاہ رکھنا دل کو اور منتظر رہنا اُس شے کا جو واقع ہوتی ہے دل مین معاملۂ حق سے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ قلوبُ العارفین لھا عیونٌ ؛ یعنے عارفون کے دلون کی آنکھین ہین یہ دس مقام اہل طاعت کے مقام ہین پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر مایۂ سالک ست یہ ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** خلق رنجیدہ کرتی تہی نماز نہین پڑہنے دیتی تہی تو فرمایا فروا من الناس کما یفر العنم من الاسد یعنے تم بہاگو لوگونسے جسطرح کہ بکریان شیر سے بہاگتی ہین **ایضا** فرمایا سالک کو واجب ہے کہ جو کچھہ کرے خدا کے واسطے کرے مثلاً اگر کہانا کہائے تو عبادت خدا کے نیت کرے یہانتک فرمایا کہ اگر پاخانے مین جاے تو نیت کرے کہ جلد فارغ ہو جاے تو لائق عبادت کے ہو قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نیۃ المومن خیر من عملہ وانما الاعمال بالنیات یعنے نیت مومن کی بہتر ہے اُسکے عمل سے اور سوا اسکے نہین کہ اعتبار اعمال کا نیتون سے ہے **ایضا** بلاغت بالغون کا ذکر نکلا تو فرمایا کہ بالغین واصلین ہین جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎ لاشئ عندی کل من طلب الدنیا ؛ والقاھرون نفوسھم البطال ؛ الطالبون تشابھوا برجالھم ؛ والواصلون الی الحبیب رجال ؛ یعنے جو شخص کہ دنیاے فانی کا طالب ہے وہ کچھہ شے نہین ہے والشئ اذا خلا عن المقصود جاز نفیہ یعنے شے جبوقت مقصود سے خالی ہوتی ہے تو اُسکی نفی جائز ہے فرمایا ایک عزیز نے پوچھا کہ لاشی

Marfat.com

کیون کہتا ہے لاشے بہی ایک شے ہے حالانکہ طالب دنیا تو لاشے بہی نہین ہے اور
اپنے نفس کے توڑنیوالے ابطال ہین آبطال جمع ہے بَطَل کی بَطَل کہتے ہین شجاع وبہادر
کو اور طالبانِ حضرت قدسی کو مردون کے ساتہ مشابہت ہے اور جو لوگ کہ دوست
تک پہونچے ہوے ہین مرد وہی ہین **ایضا** فرمایا کہ محبون کی شوق ومحبت کی آگ
سخت تر ہے دوزخ کی آگ سے جیسا کہ اہل محبت نے کہا ہے ؎ بالنار خوفنی
قوم فقلت لهم ؛ النار ترحم من فی قلبه نار ؛ یعنے ایک گروہ نے مجکو دوزخ
کی آگ سے ڈرایا تو مین نے اُنسے کہا کہ دوزخ کی آگ رحمت وشفقت کرتی ہے اُس شخص پر
کہ جسکے دل مین محبت کی آگ ہے ولهذا قيل المتحرق لا يحترق یعنے اسلیئے کہا ہے کہ
جلی ہوئی شے نہین جلتی ہے ممکن نہین ہے کہ جلی شے کو پہر جلائین پہر وے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر ید وآن اشعار عربی یکجا تقریر کرد نمود ید
وسبق بخوانید مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی عن عبد الله بن عباس
رضی الله عنهما قوله علیه السلام من قام اذا زالت الشمس ونوضأ واسبغ الوضوء
ثم صلی قبل الظهر اربع رکعات یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب مرة وآیة الکرسی
وقل هو الله احد ثلث مرات ویتم رکوعهن وسجودهن کتب الله له سبعین
الف حسنة ومحا عنه سبعین الف سیئة ورفع له سبعین الف درجة و
صلی خلفه سبعون الف ملك ویستغفرون له وکل الله ملکین
حفظته احدهما عن یمینه والاخر عن شماله یکلأنه حتی یمسی وان مات کان له

Marfat.com

اجر صدیق وشہید یعنے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وآ
وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جو شخص کہ کھڑا ہو جسوقت کہ سورج ڈلجائے اور
وضو کرے بکمال احتیاط الاسباغ الاکمال یعنی اسباغ کی معنی اکمال ہین پہر پڑھے
ظہر سے پہلے چار رکعتین پڑھے ہر رکعت مین الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ
احد تین بار اور پورا کرے اُنکے رکوع وسجود وخشوع کو یعنے بتعدیل ارکان ادا کرے
تو لکھوا دے اللہ واسطے اُسکے ستر ہزار نیکیان اور دور کرے اُس سے ستر ہزار
بدیان اور بلند کرے واسطے اُسکے ستر ہزار درجے اور نماز پڑھین پیچھے اُسکے
یعنے اقتدا کرین ستر ہزار فرشتے اور بخشش مانگین واسطے اُسکے اور مقرر کرے اللہ
دو فرشتون کو سو انگہبان فرشتون کے ایک کو اُسکے سیدہی طرف اور دوسرے کو
اُسکے بائین طرف نگاہ رکہین اُسکو یہانتک کہ شام کرے یکلأنہ ای یحفظانہ
یعنی یکلأنہ کے یہ معنی ہین کہ وہ دو فرشتے اُسکی حفاظت کرتے ہین اور اگر اس نماز
کا پڑہنے والا اُسدن مرجاے تو اُسکے لئے صدیق وشہید کا اجر ہوئے پہر روی
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر یہ اور یہ نماز وقت زوال کے
ادا کرد دعا گو ہمیشہ ادا کرتا ہے یہ نماز اوراد مین ہے مین نے یارون سے بہی کہدیا
ہے وہ اُسکو کرتے ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حقمین اس دعا گو کے تہی

ایضاً روز مذکور سہ شنبہ ماہ مذکور بعد نماز ظہر

فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا مصابیح کا سبق فرما رہے تہے حدیث شریف

Marfat.com

یہ تہی ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یارسول اللہ
عَلِّمْنِی شیئًا فاعمل بہ حتی ادخل الجنۃ فقال یا اعرابی تعبد اللہ ولا تشرک بہ
شیئا وتصلی الصلوٰت المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ المفروضۃ فقال الاعرابی
لا ازید علی ھذا ولا انقص یعنے تحقیق ایک دن ایک جنگلی آدمی آیا طرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس عرض کیا یارسول اللہ آپ سکھاؤ مجکو کوئی چیز
پس مین اُسکو کرون یہانتک کہ داخل ہوؤن مین بہشت مین پس آپنے فرمایا اے اعرابی
توعبادت کر اللہ کی اور شریک مت کر اُسکے ساتہ کسی چیز کو فرمایا کہ مراد اس شرک سے
ریا ہے کیونکہ وہ مسلمان ہوگیا تہا ریا کو شرک اسلئے کہا کہ ریا شرک خفی ہے اُس طرف
کے محدثون سے اسی طرح سُنا ہے یہانتک کہ اگر رات مین یا حجرۂ تاریک مین نماز
پڑہے اور دل مین خطرہ گذرے کہ کسی کو دیکہتا ہے تو ریا ہوگی مخلص کو خلاو ملا
یعنی تنہائی ومجمع یکسان ہے وہ نظر رکہتا ہے خداوند تعالی پر دوسری بات اُس
اعرابی سے یہ فرمائی کہ اے اعرابی تو پانچون وقت کی نماز پڑہ جو کہ لکہی گئی ہے اللہ تعالی
فرماتا ہے ان الصلوۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا اے اعرابی ادا کر زکوۃ
جو کہ فرض کی گئی ہے اگر تو نصاب کا مالک ہو پس اُس اعرابی نے کہا مین کچہ اسپر
زیادہ نکرونگا اور نہ کم کرونگا پہر فرمایا یعنے حضرت مخدوم نے کہ دوسری اس بات
کا حکم دیا کہ حج ادا کر یہ بات اُس طرف کے محدثون سے سُنی ہے کیونکہ اُس
سب وقت تہا وہ شخص بیابانی وغیرہ بہی اسکو جانتے ہے اللہ تعالی فرماتا ہے

Marfat.com

ولکل امۃ جعلنا منسکا ھم ناسکوہ اعرابی نے جو یہ بات کہی کہ لا ازید علی ھذا ولا انقص یعنی مین نہ اُسپر زیادہ کرونگا نہ اس سے کم کرونگا سو اسکے کیا معنی ہین اُس طرف کے محدثون سے سُنا ہے کہ وہ اعرابی قوم کا سردار تہا یعنے اس حدیث کو قوم کے پاس پہونچاؤنگا اس حدیث پر نہ کچھہ زیادہ کرونگا نہ اُس سے کچھہ کم کرونگا پہر اس فقیر اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید نیکو اسی درمیان مین **اربعین صوفیہ** کا سبق شروع ہوا حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام ینزل ربنا کل لیلۃ الی سماء الدنیا فی الثلث الاخیر ویقول ھل من مستغفر فاغفرلہ وفی روایۃ یبسط یدیہ ویقول من یقرض الذی ھو غیر عدوم ولا ظلوم حتے ینفجر الفجر فرمایا کہ ینزل ربنا کیا ہے اللہ تعالی تو نزول سے منزہ ہے پس اسجگہہ مضاف محذوف ہے ای ینزل ملک ربنا یعنے ہر رات ایک فرشتہ اخیر رات مین آسمان سے اُترتا ہے اور کہتا ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ مین اُسکی دعا قبول کرون ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ مین اُسکو بخش دون اور ایک روایت مین یون ہے کہ پہیلاتا ہے اپنے ہاتہونکو اور کہتا ہے کون شخص قرض دیتا ہے اوس شخص کو جو کہ معدوم نہین ہے موجود ہے اللہ تعالی کا قول پاک ہے ومن یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا مضاعفۃ اور اُس شخص کو جو کہ ظلم نہین کرتا ہے یہ ندا جب تک رہتی ہے کہ فجر طلوع کرے بعد اسکے **سید معز الدین** رسولدار آئے اور چہل اسم پڑہنے لگے اسم یہ تہا فلا یفوت شئ من علمہ ولا یؤدہ

فرمایا آج بہی یاحی یاقیوم کا ورد ہے ہزار بار روز سہ شنبہ ہے فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہے اگر مردے پر پڑہین تو زندہ ہوجائے اور اس اسم کی برکت سے اللہ تعالی اونکو عجائب دکہائے آسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز ایک ولی مکاشف راہ جہاز مین جاتے تہے یہانتک کہ اُس زمین مین پہونچے کہ جسجگہہ گنج زر ہے تو فرمایا کہ کہولین خمس تو بیت المال مین اور باقی کو جو درویش لوگ کہ پیدل چل رہے تہے اُن سب کی امداد کے واسطے لیا اونٹ خریدے اور روانہ ہوے بعد اسکے فرمایا کہ اگر مال کو شہر مین پائین اور امیر ہو تو وہ سب بیت المال مین جمع ہو اور اگر کسی جنگل مین ہو اور امیر نہو تو وہ ایک خزانہ ہے کہ یوم خلق اللہ الارض خلق ذلک یعنے وہ ایک ایسا خزانہ ہے کہ جسدن اللہ تعالی نے زمین کو پیدا کیا ہے اُسکو بہی پیدا کر دیا بعد اسکے فرمایا کہ منجملہ یاران ایک عزیز ہے کہ نام اُسکا نہ لونگا وہ مکاشف ہے اور اسی جگہہ ہے اُسنے دعا گو سے کہا کہ فلان جگہہ خزانہ ہے کسی دوسرے عزیز کے کام آجائیگا تاکہ وہ اُسکو کہولے مصرف مین پہونچاے مین نے کہا نہا یدکہ کسی کی ملک ہو تو مجہے حرام ہے اور وہ بیت المال کی ملک ہے ولیکن مین چاہتا ہون کہ بادشاہ سے کہین وہ اُسکو کہولے سید رسولدار نے کہا کون ہے کہ اس بات کو بادشاہ کی کان پر ڈالے فرمایا مین اُس سے مشورہ کرونگا خواجہ نصرت کو طلب کیا اور فرمایا جا اُس سے پوچہہ کہ بر بادشاہ بعد اسکے فرمایا شاید کہ وہ خزانہ شہر سے باہر ہے اللہ نے اُسکو پیدا کیا ہو جسدن کہ دنیا کو پیدا کیا ہے چنانچہ حکایت آمد بعد اسکے فرمایا ○

Marfat.com

کہ ایک ولی ہندوستان کا ہے اور ایک خراسان کا اسجگہہ کے خادمونسے اُنکو میرے
ساتہہ کہانا کہانے نہین دیتے ہین دور کرتے ہین لیکن اچہا ہے تاکہ استوار رہین
ایضا ولایت قطبی کا ذکر چلا فرمایا کہ **شیخ نصیر الدین قطب**
تہے لیکن تمام عالم کے نہ تہے اُسی اپنی ولایت ہند کے ایک عزیز نے پوچہا کہ کتنی
مدت قطبی رہے فرمایا کہ چند سال آخر عمر مین دعاگو نے اُس اطراف مین سنا ہے
رہا قطب عالم سو وہ قطب اقطاب ہوتا ہے جیسے **شیخ عبد القادر رحمہ اللہ تعالے**
قطب اقطاب تہے اور آسمان مین تصرف رکہتے تہے فرشتون کے واسطے عرض
کرتے کہ اسکو فرشتہ مقرب کر سید رسولدار نے پوچہا وہ قطب کہ ابدال کے سر پر ہے
دوسرا ہے فرمایا ہان **ایضا سید علی مدنی** کو یاد کیا اور فرمایا قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من مات من العشق فقد مات شہیدا یعنے جو شخص عشق سے مرجاے
تو مقرر وہ شہید مرا ایک عزیز نے پوچہا کہ اُسکا حال کس طرح گذرا فرمایا کہ اُسکا حال
رات کو معلوم ہوا نور قبرہ وفسح یعنے اُسکی قبر روشن اور فراخ کردی گئی یعنی اُسکی
قبر مبارک کو پُرنور کر دیا اور فراخ بہی کیا بعد اسکے فرمایا حدیث شریف مین ہے کہ اگر
کوئی شخص غربت یعنے مسافرت مین مرجائے تو اُسکی قبر کو اُسجگہہ تک کہ جو اُسکا مقام
ہے بہشت کا چمن کرتے ہین سید علی کا یہی واقعہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ چند مدت
اُچہ مین تہا اور اُسجگہہ بہی کسی وقت اُسنے دنیا کی طلب نہ رکہی رہتا بہت تہا بات مین رقت
بہت رکہتا تہا ایک عزیز تہا اور میرا برادر تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ ملک مردان کا حال

Marfat.com

لیونکر گذرا فرمایا اس سبب سے کہ اُسکے پیر شیخ نصیر الدین اُس سے رنجیدہ تہے عقوبت
مین تہا دعاگو نے اُسکے واسطے شیخ نصیر الدین سے معذرت چاہی تو اب تخفیف ہے
بعد اسکے فرمایا کہ مدینۂ مبارک مین ایک صندوق ہزار دانے کی تسبیح سے بہرا ہوا ہے تیسرے
دن زیارت کو جاتے ہین اور ایک لاکہہ بار لا الہ الا اللہ کہتے ہین صحاح مین ہے کہ
عذاب قبر کا میت سے اُٹہا لیتے ہین گو لائق عذاب ہی کے کیون نہو بعد اسکے فرمایا کہ
اگر گناہ نہین رکہتا ہے اور لائق عقوبت کے نہین ہے تو درجات کی ترقی ہوتی ہے
اور اگر وہ خصم رکہتا ہے تو تخفیف ہو جاتی ہے لیکن قیامت کے دن جب تک کہ اُسکے خصم
خوش نہو جائین گے تب تک خلاصی نہ پائیگا تیسرے دن بعد نماز صبح کے واسطے
زیارت سید علی کے روانہ ہوئے سب یارون سے فرمایا آؤ اور بندہ اور برادر بندہ
رکاب سعادت مین تہے یہانتک کہ اُسکے حظیرے مین پہونچے مخدوم نے مع یارون
کے سورۂ ملک پڑہی اور ثواب بخشا اور یہ دعا پڑہی جو کہ حدیث صحاح مین ہے فللہ الحمد
اور یارونسے فرمایا کہ سارے مُردون کو ثواب بخشو فرمایا کہ جو کوئی یہ پڑہے سارے مردگان
اسلام کی نیت سے تو سب کی قبرین منور و فراخ ہو جائین خادم نے عرض کیا کہ تیسرے
لائین فرمایا حاجت نہین ہے غرض اُسکی حاصل ہو گئی ہے ولیکن اُسکی ترقی درجات
کے واسطے کہونگا بعد اسکے فرمایا کہ جس زمانے مین **بصّال قطب** مین نے
وفات پائی تو دعاگو حاضر تہا تیسرے دن اُنکے واسطے بہی تسبیح ہونی واسطے نیت
ترقی درجات کے اور ایک تسبیح دعاگو کے ہاتہہ مین ہی دی بعد اسکے تین بار لگے

Marfat.com

یعنی حضرت مخدوم ایک تسبیح بندے کے ہاتہ مین بہی دی پہر مخدوم لوٹ آئے بندہ و
برادر بندہ بہی مع اصحاب دیگر والحمد للہ علی ذالک

پنجم ماہ محرم روز پنجشنبہ بعد نماز ظہر

بندہ خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق پڑہ رہا تہا
گفتگو **مسافرت** مین تہی شبلی قدس سرہ نے ایک یار سے فرمایا کہ لوخطر فی
قلبک من الجمعۃ الی الجمعۃ غیر اللہ فیحرم لک ان تحضرنی یعنے اگر گزرے تیرے دل مین
ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک غیر خدائے عزوجل تو حرام ہے تیرے واسطے یہ کہ تو میرے
پاس حاضر ہو جبکہ ایسا حجب ہو تو اُسکو سفر حرام ہے ایک عزیز بیٹہا ہوا تہا اُسنے سوال کیا کہ
یہی مشغول ہونا واسطے اُسکے غیر اللہ سے حجاب ہے یا نہین فرمایا کیا کہتا ہے اے خواجہ
اگر تو ظاہر مین ہزار آدمیون کے ساتہ ہو چاہیئے کہ دل خدا کے ساتہ حاضر ہو سارے
مشائخ اسی طرح تہے شیخ نظام الدین و شیخ نصیر الدین اور مشائخ دیگر بادشاہ کے پاس
بہی آتے تہے ملاقات ہوتی تہی **ایضا** روز مذکور مین **حکایت** بیان فرمائی کہ
ایک دن اُچہ مین ایک عزیز درویش والد کے خانقاہ مین آیا اُچہ مین تین خانقاہین
ہین ایک تو والد کی دوسرے شیخ جمال الدین کی تیسرے گازرونیون کی اُس شخص نے
کہا سب مین نے تمہاری اچہ مین ایک ولی دیکہا بدل باحق حاضر و بچشم باخلق ظاہر
بعد اسکے فرمایا ظاہر کا اعتبار نہین ہے اعتبار خاص باطن کا ہے سارے انبیاء و اولیاء
اس صفت کے تہے **ایضا** فرمایا کہ زمینین شکایت کرتے ہین کہ اے بار خدایا تو نے

Marfat.com

کوئی ایسا بندہ ہمپر نہین بھیجا کہ تیری عبادت کرے یا تیرے ذکر مین ہو اسی جہت سے بعض مشائخ کو سرگردان کرتے ہین ایک جگہہ سے دوسری جگہہ مین لاتے ہین چنانچہ شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ دو تین بار دہلی مین تشریف لائے ایکدن کوئی شخص خدمت مین شیخ نظام الدین کے بطریق طعن کہتا تہا جیسے کہ شیخ رکن الدین اسجگہہ آتے ہین تو اُنہون نے جواب دیا کہ لوح محفوظ مین لکہا ہے کہ بعض بندگانِ خدا اُس سے بیعت کرین اور وہ لوگ اُسجگہہ نہین جا سکتے ہین تو شیخ کو اسجگہہ لاتے ہین تاکہ اُسکے تشریف بیعت سے مشرف ہو جائین اور یہ بات واقعی ہے **ایضاً** روز مذکور مین فرمایا یار و سنو ایک خالی وقت تہا

هذا اقول بالعربية قيل لى لاتخرج من هذا البلد حتى ترى الخضر واردت ان اروح لزيارة شيخ الاسلام نظام الحق والدين حتى الاقيه واراعى هنا لاجل عمارة المعلولة فاريد ان اخرج الى الصحراء لاجل ملاقاته فى ليلة ولاجل هذه الصلى الظهرية قائما بعد اسکے روے مبارک طرف ہمارے لائے فرمایا انتم مواظبون على الظهرية قلنا نعم يا مخدوم قال المخدوم ان شاء الله تعالى انتم ترون ولا يصلى احد هذه الصلوة الا يسى الخضر۔

ایضاً شب ہفتم ماہ محرم

کو بندہ خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا فرمایا آج بادشاہ سے ملاقات ہوئی

Marfat.com

بہت باتین کین اُنمین سے ایک یہ تہی علو ہمت مین جیساکہ کوئی قائل کہتا ہے

ہمتِ بس بلند روزی کن ؛ کہ من از تو ہمین ترا خواہم ؛ خود بادشا

نے اسکو لکہا اور بغایت اُسکو خوش آیا اور چند بیتین دوسری شیخ امین الدین

کی سید الحجاب نے لکہین ہر آنکو غافل از وے یکزمان ست ؛

دران دم کافرست اما نہانست ؛ مبادا غائبے پیوستہ باشد ؛ در اسلام بروے

بستہ باشد ؛ حضوری بخش اے پروردگارم ؛ کہ من غائب شدن طاقت ندارم ؛

فرمایا ملک علی کہتا تہا کہ قاضی نصر اللہ سے میری ملاقات ہوئی مین نے دیکہا

کہ سر سے بندا ابریشم سر پہ ڈالے ہوئی ہے مین نے کہا کہ ہم پہنتے تہے ہمنے چہوڑدیا

اور توبہ کرلیا تم تو خود قاضی ہو قاضی نے کہا روایت لامخدومون نے کہا کہ ردیت

کہنے کی ہے حق مین ابریشم کے۔

ہفتم ماہ محرم روز شنبہ وقت چاشت

بندہ خدمت مین حاضر تہا نبیرۂ مخدوم سید حامد قرآن شریف

پڑہ رہے تہے آیت شریف اس باب مین تہی ویستحیون نساء کو فرمایا مستخلص

مین ہے الا ستحیاء شرم داشتن و زندہ گزاشتن اسجگہہ یعنی زندہ گزاشتن ہے

ایضاً آیت اسجگہہ پہونچی تہی والیہ ترجعون فرمایا اسکو معروف و مجہول پڑہا ہے

اگر معروف پڑہین تو رجوع سے ہوگا لازم اور اگر مجہول پڑہین تو رجع سے ہوگا متعدی

قولہ تعالی واوحینا الی ام موسی ان ارضعیہ ایک عزیز نے پوچہا کہ اس وحی سے

Marfat.com

کیا مراد ہے فرمایا مستخلص مین ہے الایحاء وحی کردن ونہام گذاشتن اسجگہہ یہی معنے
ہین اسی درمیان مین فرمایا کہ دعاگو ساتون امام سے ساتون قرارت کا اسناد رکہتا
ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف مین نے پوری شاطبی عرض کی ہے مین آزرو رکہتا ہون
کہ کوئی شخص میرے روبرو عرض کرلے اگر سازی نہ کرسکے تو قرارت ابوعمرو کو تو
عرض کرے کہ مین اسکو اسناد لکہکر دیدون **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین نے
عوارف کا سبق شروع کیا گفتگو **مسافرت واقامت** مین تہی سفر مین
وہ شخص ہے کہ اذا کنتف الماء مکانہ یزحہ پس بعض نے یہ اختیار کیا ہے
اور بعض نے وہ قال بعض الصالحین لله عباد طور سیناهم فی رکبهم
فسالهم القرب مع الله عزوجل یعنے بعض صالحین نے کہا ہے کہ اللہ کے
ایسے بندے ہین کہ اونکا طور سینا اپنے سر کے زانو مین رکہتا ہے جیسے کہ حضرت
موسے علیہ السلام کوہ طور پر کلام کرتے اور قربت پاتے تہے ویسے ہی یہ لوگ
جسوقت اپنے سر کے زانو مین رکہتے ہین تو اللہ عزوجل سے قربت پاتے ہین
اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ **جمال الدین**
مراقبے مین ہوتے تو دریاے عدن مین جہاز کو ڈوبنے سے کہینچ لیتے تہے
دعاگو کو انکی وضو کرنے کی جگہہ دکہائی ہے مین نے عدن مین فقیہ بصال کی
زیارت حاصل کی اول مجلس این بود گویم بردار بردہ اشتم فقیہ بصال نے فرمایا
لاتخرج من مکة حتے یاذن لك الذی ارسلك اعنی الشیخ قطب العالم

Marfat.com

رکن الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ یعنے تو مکے سے مت نکل یہانتک کہ اجازت دے
تجکو وہ شخص جسنے تجھکو بھیجا ہے یعنے قطب عالم شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
بعد چند روز کے مجھسے پہلے اُنہون نے یعنے بصال نے وفات پائی دعا گو
مکے مین لوٹ گیا شیخ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی کہا جو کہ فقیہ بصال نے
کہا تہا ایک عزیز نے پوچھا کہ مخدوم شیخ رکن الدین کے اذن سے آئے فرمایا
ہان از سہ کرد بروا کنود در خانہ **ایضا** فرمایا کہ بعض مشائخ کو ایک مقام سے
دوسرے مقام کی طرف لاتے ہین تاکہ جو لوگ رہگئے ہین اُنسے بیعت کرلین اور
اُنسے ارشاد پائین اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت
شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ شہر مین آئے تو لوگون نے شیخ نظام الدین
رحمۃ اللہ علیہ سے شکایت کی کہ وہ وہانسے یہان آتے ہین اُسکا کیا سبب ہے
شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بعض کے واسطے لوح محفوظ مین لکہا ہے
کہ وہ اُنکو ہدایت کرینگے وہ اس سبب سے یہان آتے ہین اور مجھکو لکہا ہے یارون
نے عرض کیا کہ بسبب تشریف لانے مخدوم کے اُچہ مبارک سے اتنی سعادتین ظاہر
ہوئین فرمایا مین کون ہون **ایضا** فرمایا دل تفرقہ رکہتا ہے جب تک کہ جمع
نہین ہوا ہے جب جمع ہوجاتا ہے تو تفرقہ اُٹہہ جاتا ہے ؎ کانت لقلبی
اَھواء مفرقۃ ٭ فاستجمعت اذ رأتک العین اَھوائی ٭ یعنے میرے دل
کی خواہشین متفرق و پریشان تہین جسوقت کہ دل کی آنکہہ نے تجھے دیکہہ لیا تو میری

Marfat.com

خواہشین جمع ہوگئین یعنے پریشانی گئی وجمعی حاصل ہوئی **ایضا** سید شمس الدین کہتے تہے کہ اگر تو مجہے کچہہ نہ دلوائیگا تو مین کمر پر زنار باندہونگا وجہکری کنم اسپر قصیدۂ لامیہ کی نظم فرمائی ؎ وَمَن یَنوِ ارتِدَادًا بَعدَ دَهرٍ ؛ یَصِر عَن دِینِ حَقٍ ذَا انسِلَالٖ ؛ یعنے جوشخص بعد ایک مدت کے مرتد ہونے کی نیت کرے تو وہ دین حق سے نکلجاتا ہے بعد اسکے فرمایا فرزند من این ابیات عربی کہ تقریر کردم بنویسید پس بنوشتم۔

ایضا شب یکشنبہ ہشتم ماہ محرم بعد تہجد

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز **مدارک** کا سبق پڑہ رہا تہا بات اس باب مین تہی من لم یزد طلبا لم ینل یعنے جوشخص طلب کو زیادہ نکریگا وہ مراد کو نہ پہونچے گا اور یہ بیت فرمائی ؎ لو لم تزد نیل ما ارجو و اطلبہ ؛ من جود کفیک ما علمتنی طلبا ؛ یعنے اگر تو اپنے کف دست کے جود سے میرے امید و مطلب کے پانے کا ارادہ نکرتا تو مجہے طلب کی تعلیم نکرتا جبکہ تو نے طلب سکہائی تو معلوم ہوا کہ تجہے میری امید کا برلانا منظور ہے فرمایا کہ یہ بیت مین نے سلطان کے روبرو پڑہی تو اُسنے لکہہ لی اچہی بیت ہے **شب مذکور** مین اپنے سر مبارک سے خرقۂ خضر علیہ السلام بندے کو دیا یہ خرقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب تر ہے صرف دو واسطہ ہین یعنے ایک خضر علیہ السلام حضرت مخدوم اسی درمیان مین مولانا نے پوچہا کہ مخدوم مشائخ دہلی کے کب

Marfat.com

زیارت کرینگے فرمایا مین نے سلطان سے کہا کہ مین عاشورے سے پہلے زیارت کرونگا تو اُسنے کہا کہ بعد عاشورے کے زیارت کرو مین رخصت کرونگا۔

ہشتم ماہ محرم روز یکشنبہ وقت چاشت

بندہ خدمت مین حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین سبق عوارف کا پڑہتا تہا گفتگو اس باب مین تہی کہ ایک بزرگ جنگل مین گئے اُنہون نے خضر علیہ السلام کو دیکہا تو بہاگے خضر علیہ السلام نے اُنسے ملاقات کی پوچہا کیا ہے کہ تو مجہسے بہاگتا ہے کہا مین اس سبب سے بہاگا کہ مبادا نفس غالب آئے کہے کہ مین نے خضر کو دیکہا اُنسے ملاقات کی فرمایا بنویسید پس بنوشتم **ایضا** فرمایا اگر کوئی شخص اس نیت پر سفر کرے کہ صحرا و بساتین و اقالیم کا تماشا کرون تو اُسنے اپنی عمر ضائع کی اور اگر برصفا بیرون آید ہمہ خیریت باشد یعنے اگر واسطے صفائی حاصل کرنے کے باہر نکلے تو سب خیریت ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بنویسید **ایضا** فرمایا سیاح لوگ حضرت عیسے علیہ السلام کے زمرے مین ہونگے قیامت کے دن اُنکے ساتہہ بہشت مین داخل ہونگے اسلئے کہ وہ سیاحت کرتے بہاگتے پہرتے تہے کسی جگہہ قرار نہین پکڑتے تہے جسجگہہ رات کو پہونچتے اُسی جگہہ رہتے بعد اسکے فرمایا و لہذا قولہ تعالی انما المسیح عیسی بن مریم یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کو مسیح اسلئے فرمایا کہ وہ سیاحت کرتے تہے **ایضا** سید مسعود نے کہا کہ مصحف کی فال دیکہون تاکہ وداع کرون

Marfat.com

مصحف شریف لائے فرمایا کہ اگر شروع روز ہو تو اول مصحف سے دیکھین اور اگر
درمیان دن کا ہو تو درمیان مصحف سے دیکھین اور اگر آخر دن ہو تو آخر مصحف سے
دیکھین حرف شمار نکرین اور سطر بھی بروی نیست خبر وے ہمین طریق ست و آنکہ الف
یا با میگویند آن نیز بدعت ست جسوقت کھولین تو ایک آیت پڑھین اُسی آیت سے
بشارت لین اور وہ آیت جسمین فال نکلی تھی یہ تھی انا لنزلک من المحسنین فرمایا کہ
تمہارے حق مین نیک فال آئی ہے پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من این طریق دید فال کہ تقریر کردم بنویسید **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا
سبق پڑھ رہا تھا باب سفر کا تھا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر تیمم روا نہین ہے
مگر سانہ تراب یعنے مٹی کے اور اگر ریت مٹی کے ساتھہ ملی ہوئی ہو تو بھی روا ہے فرمایا
دعاگو نے دیکھا ہے کہ شافعی مذہب لوگ تیمم کے واسطے مٹی کے خریطے بطریق قماش
پُر رکھتے ہین اگرچہ راحلہ یعنے سواری پر غبار ہو اور اگر کسی جگہہ پانی ظاہر ہو جاے اور
اُنہون نے نماز مین شروع کر لیا ہو تو اُنکا تیمم و نماز نہ ٹوٹے اور ہمارے مذہب مین
ٹوٹ جاے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر اگر محدث یعنی بے وضو ہو تو بغیر تیمم
کے نماز نہ پڑھے اور قرآن شریف پڑھے اور مصحف کو لیوے اور اگر جُنب ہو یعنی نہانے
کی حاجت ہو تو بجاے قرأت قرآن کے دعا پڑھے اور یہ دونو جسوقت پانی پر ہون نکلین
تو نماز کو دوہراوین بعد اسکے فرمایا کہ ہمارے مذہب پر بغیر مٹی کے بھی تیمم روا ہے
پتھر و کچ اور چونہ و نمک و سرمہ اور اسکی مانند اور شے پس انپر تیمم کرے اور نماز یا قرآن

Marfat.com

اور اعادہ نکرے نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کم سے کم سفر ایک رات دن کا ہے اور نزدیک ہمارے تین رات دن کا۔

ایضاً آخر شب جمعہ چہاردہم ماہ مذکور

دو درم یعنے کرتے لائے انمین سے ایک اس فقیر کو دیا اور دوسرا ایک اور عزیز کو دیا

ایضاً شب یکشنبہ یانزدہم ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا نور الدین کاتب سے فرمایا کہ اس فقیر کے واسطے اجازت نامہ لکہے وہ لکہکر لایا مولانا فریدالدین سلمہ اللہ تعالی ساکن کوشک شکار جہان نمانے گزرانا جو اجازت نامہ لکہکر لایا تہا اسکو اپنے دست مبارک مین لیا اور بوسیدہ اس فقیر کے ہاتہہ مین دیا بندے نے اور یارون نے پابوسی کی یاران بزرگ جو اسجگہہ حاضر تہے یہ لوگ تہی مولانا فریدالدین شیخ زادہ نجم الدین خواجہ نصرت مولانا حسام الدین بہزاد مولانا ضیاءالدین ملتانی انکے سوا اور عزیز لوگ ایک جمع کثیر تہا یہ سب عزیز لوگ اس حال سے خبردار ہین یہ فقیر کیا اسکے لائق ہے کہ ایسے بزرگوار کے طرف سی وکیل ہووے ع چہ کند بندہ کہ گردن ننہد فرمانرا نو الحمد للہ علی ذلک۔

ششم ماہ محرم

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ ایک روایت مین روز عاشورا نوین تاریخ محرم کو ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام لوحییت لصمتُ التاسع اور اسدن کو تاسوعا کہتے ہین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مین زندہ رہا تو البتہ مین نوین

Marfat.com

تاریخ کو روزہ رکھونگا اور ایک روایت مین گیارہوین ماہ محرم کو ہے علت اسکی یہ ہے کہ
جہود لوگ دسوین تاریخ روزہ رکھتے ہین لیکن صحیح قول یہی ہے کہ عاشورے کا دن
دسوین تاریخ ہے اور معمول یہی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ تینون دنون مین روزہ
رکھین **روز شنبہ** روز **عاشورا** کو بعد اشراق کے دو رکعت نماز بجماعت
پڑہی جسطرح کہ اور ادمین ہے اور باقی تنہا ادا کی علما فقہا امرا وزرا اتنی خلق آگئی
کہ تمام گھر کا صحن بہر گیا جگہہ نرہی تمام دن اُنہین کے واسطے گزرا بعد نماز ظہر کے
شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے زیارت کے واسطے گئے رخصت
کر کے آگئے۔

شب یازدہم چہارشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا وقت تہجد کے فرمایا کہ دہلی کو جاؤنگا مشائخ کی زیارت
کرونگا اُنسے رخصت ہوؤنگا جسوقت صبح ہوئی تو مخدوم روانہ ہوئے بندہ و برادر بندہ
اُنکی رکاب مین حاضر تہے یہانتک کہ حوض خواص خانۂ **شیخ الاسلام** مین
اُترے شیخ کو خبر کی وہ چبوترے مین بیٹہے تہے ننگے پانؤن اُترے باہم ملاقات کی معانقہ
کیا اور اُسی چبوترے مین بیٹہے شیخ نے پوچہا کجا سلامتی عزیمت کردہ اید یعنے آپ نے
کہان کا قصد کیا ہے فرمایا ہم روانہ ہوتے ہین تمسے رخصت ہونے کو آئے ہین شیخ
نے کہا شیخ قطب الدین و قاضی حمید الدین کے زیارت مین آپ جائینگے
فرمایا ہان شیخ الاسلام نے کہا مین نے شیخ رکن الدین کے زبان مبارک سے سُنا ایک

Marfat.com

عزیز شہر سے پہونچا تو اُنہون نے اُس سے پوچھا کہ تمنے کون پیر کی زیارت کی اُسنے ہر
پیر کا نام لیا مولانا علاء الدین کا نام نہ لیا شیخ رکن الدین نے فرمایا کہ مولانا علاء الدین
کرمانی کے تونے زیارت کی جوکہ شیخ الشیوخ کے خلفا سے ہین اُس عزیز نے کہا کہ مین نے
اُنکی زیارت نہین کی شیخ رکن الدین نے فرمایا جب تونے اُنکے زیارت نہ کی تو کسی
ایک کی زیارت نکی کیونکہ وہ تو فتح دہلی سے پیشتر یہان آئی تہی مخدوم نے فرمایا ان شاء اللہ
مین اُنکی زیارت کرونگا بعد اسکے شیخ الاسلام نے پوچھا کہ چار عورتین جو ساری عورتونسے
بہتر ہین وہ کون ہین فرمایا ام المومنین حوّا مریم بی بی عائشہ رضؓ فاطمہ رضؓ **بعد اسکے**
شیخ الاسلام نے کہا کہ قصیدۂ لامیہ مین یون کہا ہے ؎ وللصدیقۃ الرجحان
فاسمع ؛ علی الزہراء فی بعض الخلال ؛ پس رجحان یعنی فضیلت حضرت عائشہ رضؓ کو
حضرت فاطمہ رضؓ پر کیون ہے مخدوم نے فرمایا کہ رجحان حضرت عائشہ کا حضرت زہراء پر سبب
علم و اجتہاد کے ہے اعمال کی جہت سے نہین ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چند
مسائل مین اجتہاد کیا ہے اسلئے لامیہ والے نے فی بعض الخلال کہا ہے یعنی بعض خصال
مین اُنکو فضیلت ہے **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
کے رجحان کی تو کوئی حد نہین ہے ایک فضیلت اُنکی یہی ہے کہ عورتونکی معروف عادت سے
وہ پاک تہین دوسرے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین سیب پایا
اُسکو کہا لیا اُس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نطفہ بنا شیخ الاسلام نے پوچھا کہ سید
لوگ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی کی اولاد سے ہوتے ہین یا اور بیٹیون کی اولاد سے

Marfat.com

بہی مخدوم نے فرمایا کہ یہ خاصہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فرزندزن کا ہے
عثمانی لوگ بہی ہین لیکن اُنکو شریف نہین کہتے ہین اگرچہ وہ بہی نواسے ہین یہ شرف
خاص انہین فرزندان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہے اسلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ
کے فرزند جو دوسرے عورتونسے ہین اونکو علوی کہتے ہین شریف نہین کہتے ہین
بعد اسکے یزید کی لعنت کا ذکر چلا شیخ الاسلام نے پوچہا کہ قصیدۂ لامیہ مین
جو یہ کہا ہے ؎ ولم یلعن یزیدا بعد موت ٭ سوی المکثار فی الاعراء
نمال ٭ سو اس منع لعنت کا کیا سبب ہے مخدوم نے فرمایا کہ لامیہ والے نے تو اسکے
اسطے ایک جگہہ برعکس اسکے یہ بیت کہی ہے ؎ ولعنۃ عالمین علی یزید ٭
ان شقاوتہ مبین فی لفعال ٭ **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہنا شروع
کیا کہ قصیدۂ لامیہ کا کیا اعتبار ہے مین نے اُسکو پڑہا ہے لیکن ایک خلق سے سُنا ہے
کہ ظالم پر لعنت کرنا روا ہے کیونکہ اُسنے ظلم کیا ہے اور لعنت ظلم کی کفر نہین کرسکتی
ہے لیکن اُس نے جو کام کیا ہے آل اُسکا کفر ہے مخدوم نے فرمایا
شارع کے واسطے روا ہے کہ وہ لعنت کرین یعنے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
لم کو یہ بات لائق ہے لیکن یزید نے قتل کو حلال سمجہہ لیا تہا اسلئے کہ امیر المومنین
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو کنگرے کے سر پر لٹکایا تہا جس طرح
دشمنون کے سر کو لٹکاتے ہین یہ دلیل استحلال قتل کی ہے پس اُسکے حق مین یہ لعنت
ست آئیگی جو اللہ تعالی نے فرمائی ہے ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم

Marfat.com

خالدا فیها وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا عظیما آی اذا استحل
قتل المومن وھذا عندنا فلعل یزید تاب ظنا فی حقہ فلا یجوز اللعنۃ علی
حمانہ یعنے یزید نے شاید توبہ کرلی ہو پس اسلئے لعنت روا نہو یہ قول صحیح ہے
بعد اسکے مخدوم نے فرمایا کہ بہت سے لوگون نے بواسطۂ دعاگو مخدومون
کی کلاہ پہنی اور ایک یا دو نی خاندان چشت سے **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے
کہا کہ خدا یتعالی انکو استقامت دے الغرض وہ مثاب ہونگے **بعد اسکے**
مخدوم نے فرمایا کہ ایک دن دعاگو شیخ رکن الدین قدس اللہ روحہ کے پاس
بیٹھا تہا تائب لوگ مرید ہوتے تہے ایک عزیز دانشمند اُس مجلس مین حاضر تہا اُسنے
عرض کیا کہ جو کوئی ترکش بندیا اور خنس کا آدمی آتا ہے مخدوم اُسکو مرید کرلیتے ہین
یہ کیونکر ہے شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر وہ ایک گناہ سے باز آجائین تو
ابو الفتح کو اُسی سبب سے بخشدین **بعد** اسکے فرمایا عوارف مین ہے کہ جب تک
صحبت نہو تو کچہہ منفعت نہین ہے **بعد** اسکے شیخ الاسلام نے کہا بدین طریق عصمت
مرید می آید ولی شاید این مراد باشد از وگنہی بوجود آید در زمان مستغفر گردد تا
فرشتہ حسنات بتواند نوشت زیرا نچہ فرشتۂ چپا در تصرف فرشتۂ راست ست تا او
نمیگوید نمے نویسد پس راستا مانع باشد تا آنکہ مستغفر شود اگر در حال مستغفر شود
خود نیکو والا در کتاب میرود شاید این معنی باشد **بعد** اسکے شیخ الاسلام نے
کہا کہ ایک شخص نے عوارف کی شرح کی ہے نزدیک بعض اصحاب کے ہی نزدیک

Marfat.com

احمد خادم کے بہی ہے عوارف کے بہت سے مشکلات کو حل کیا ہے **بعد** اسکے

تفضیل ارض کا ذکر نکلا فرمایا اول ارض مسھا قدم ابی لما اھبط من الجنۃ الی الدنیا فی السرندیب واکثر الابدال فی الھند یعنی پہلی زمین جسکو آدم علیہ السلام کے قدم نے چھوا جب کہ جنت سے دنیا کے طرف اُتارے گئے سرندیب ہے اور اکثر ابدال ہند مین ہین شیخ الاسلام نے کہا کہ نزول ابدال کا ہند مین ہے فرمایا یتعبدون اللہ تعالی فی بیت الاصنام یعنی وہ بتخانون مین اللہ کی عبادت کرتے ہین شیخ الاسلام نے کہا آپ ہندوستان کو کیا فضیلت دیتے ہو آپ اور مین اُس زمین کے نہین ہین فرمایا کہ مین نے اُس طرف سُنا ہے مین نہین کہتا ہون بعد اسکے شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ جس زمانے مین حضرت آدم علیہ السلام کو ہبوط ہوا تو اُنہون نے ساری زمین کو چھوا فرمایا کہ اس سے دشت طریقت مراد ہے اُنکے قدم مبارک نے فی الجملہ زمین کو چھوا ہے **بعد** اسکے شیخ الاسلام نے پوچھا کہ ہندوستان مین ابدال کیون رہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یون فرمایا ہے کہ خیر البقاع بقعتی یعنی بہترین قطعات زمین کا میرا قطعۂ زمین ہے مخدوم نے فرمایا اُس اطراف سے اسجگہ آتے ہین اور مشغول ہوتے ہین تاکہ کوئی شخص اُنکو مزاحمت نہ دے یعنی تکلیف نہ پہونچائے اس جگہہ

بعدہ ملتان کے پیرون کی زیارت کا ذکر نکلا حرسھا اللہ تعالی عن الآفات فرمایا کہ جس حظیرے کو کہ سلطان محمد نے بنایا ہے دعا گو اُسجگہہ زیارت

Marfat.com

نہین کرتا ہے مین اسی جگہہ حظیرۂ شیخ بہاء الحق والدین قدس اللہ روحہ مین زیارت
کرتا ہون اسلئے کہ شیخ رکن الدین کو پہر اُسجگہہ سے لیگئے اور مین سنتا ہون اور مجھسے
کہا ہے کہ اُسجگہہ مت جا اسی جگہہ زیارت کر شیخ رکن الدین اُسجگہہ نہین ہین **بعد**
اُسکے شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ جس شخص نے شیخ رکن الدین کی قبر کو کہودا
اُسکے ہاتھہ پاؤن خشک ہوگئے اور مرگیا و کسی کہ واسطہ شیخ ہنوز نام وے معلوم
است کہ چہ طریق بمرد **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے پوچہا وہ کیا حکمت ہے کہ بعض
مردونکو اُنکے مقام سے نقل کرتے ہین مخدوم نے فرمایا فرشتے ہین کہ اسی کام کے
واسطے پیدا کئے گئے ہین کسی مقام کی فضیلت کے جہت سے لیجاتے ہین اس جہت
سے کہ آدمی کیا جانے غلطی بہی کرتا ہے جس جگہہ کہ اُسکی خاک ہے اُسی جگہہ سپرد کرتے
ہین **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہا مین نے سُنا ہے کہ آپنے تمام عشرۂ محرم
مین روزہ رکہا ہے ہمنے تو اسی عاشورے کے دن کا روزہ رکہا ہے لیکن مین حیران
ہوا تمام دن درمیان پانی کے رہا اپ کو کیا قوت ہے مخدوم نے کہا کہ ہمارے سارے
ڈولہ کشون نے روزہ رکہا ہے شیخ الاسلام نے کہا کہ ہمارے ڈولہ کش تو ماہ رمضان
مین روزہ نہین رکہتے ہین یہ آپ کی برکت ہے کہ اُنمین اثر کرتی ہے مخدوم نے
فرمایا مین تو چاہتا تہا کہ آج بہی روزہ رکہون یعنے گیارہوین ماہ محرم کو پہر مین نے کہا
کہ زیارت بہت کرنا ہے شاید کوئی مزاحم ہوجاے مہمان بلائے اسلئے آج مین نے افطار
کر لیا بعد اسکے شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ مخدوم زادہ محمود بہی اسجگہہ رہین گے

Marfat.com

رمایا وہ برابر رہیگا لیکن چند روز رہیگا قرض بہت رکہتا ہے اللہ تعالی ادا کردے قرض اُسکا
دا نہین ہوتا ہے بلکہ زیادہ ہوتا جاتا ہے مین اتنا منع کرتا ہون کہ قرض مت کر سنتا نہین ہے
مدا بیتعالے اسکو اس سے باز رکہے **بعد** اسکے شیخ الاسلام نے کہا طہارت نفس خوب کہتا ہی مرد بے تکلف
ہے کپڑے پرانے میلے پہنتا ہے عجب طریق رکہتا ہی ومرا شیخ رکن الدین طریقے داشتی کہ درانکہ والد شہید
شد شمار انگبوید در ہر ماہے سرماہے یک تنکہ بچکانی دادی آن ہم پیش خود بخش کنانیدی این خدمتگار را
ن دیگر یرا اصلا نقش سیم دیدن ندادی کہ جوانی ست نباید در بطالت افتد وہر سالی در زمستان
ب صوف دادی دولبانچہ می آمد در آنکہ سالے دوازدہم بودم چون قدس بزرگ شد خیاط التماس
ردکہ از یک صوف دو لبانچہ نمی آید شیخ رکن الدین گفت ازان کہنہ ہست برون آر دیک روزے
بردست من دستارچہ بود نظر شیخ افتاد کہ دستارچہ چیست این ازان پیران ہست ایشان خلاط رحمت
ہد جوانرا چہ ثبت دہد من از دست دور کردم از انکہ باز تا غایت ہیچ دستارچہ بر دست من نماند اگر
رائے چیزے باشد آن باشد چون بزرگ اوفات یافت چنان برون افتادیم کہ ہرچہ خوش آمدہ کردیم
بعد ازان شیخ الاسلام پرسید شمس الدین مسعود آورد کہ حصول او غرض شما شد او گفت ان شاء اللہ تعالے
مخدوم نے فرمایا اسجگہہ بہی قرض بہت کہتا ہے اور اسجگہہ سے قرض کا ارادہ آیا تہا خدا اُسکا قرض
ادا کردے شیخ الاسلام نے کہا مین اسجگہہ رخصت نہین کرتا ہون اُسجگہہ آونگا معذرت کی کہ آپکے
صحبت عزیز ہے لیکن آفتاب چڑہتا ہے اور آپکو زیارت کرنا ہے مخدوم کو دور تک پہونچایا
بعد اسکے مخدوم روانہ ہوئے بندہ ہمرکاب تہا بندے کے طرف اشارہ کیا کہ مولانا علاء الدین
اور دیگر مشائخ کے زیارت دکہاؤ بندہ آگے ہوا یہانتک کہ نمازگاہ کی پشت ہوچکے اسجگہ اترے

Marfat.com

مولانا **علاء الدین** کی زیارت کی اس طرح پر سلام کیا السلام علیکم یا ولی اللہ جزاکم عنا
خیر ما جزی ولیا من امۃ رسول اللہ صللم دیر تک دست بستہ کھڑے رہے سر کو نیچے ڈالا اور کچھ
پڑھتے تھے بعد اسکے قبر کو بوسہ دیا اور روے مبارک طرف قبلے کے لائے اور توسل کیا اور
لوٹے بعد اسکے سارے سوتے ہوؤنکو اس طرح سلام کیا السلام علیکم یا اولیاء اللہ جزاکم اللہ عنا
خیر ما جزی اولیاء من امۃ رسول اللہ صللم اسجگہہ سے سوار ہوے اور بندے سے کہا حوض
سلطان کے راہ اسجگہہ ہی آئی اور خطیرہ کو توالی مین اترے یہان وضو کیا اشراق و چاشت اسی جگہہ ادا کی
ایک درویش خطیرہ مذکور مین رہتا ہے طعام و شربت لایا فرمایا اسجگہہ کوئی قبر تو نہین ہے
قبر کے پاس کہانا کہانا روا نہین ہے لوگون نے کہا اسجگہہ قبر نہین ہے فرمایا تو ہم کہائین بندہ
و برادر بندہ کو بلایا کہ کہاؤ راہ دور سے آئے ہو تھک گئے ہو ہمنے سلام عرض کیا اور بیٹھہ گئے کہانا
کہایا وہانسے سوار ہوئے **شیخ قطب الدین** قدس سرہ کی زیارت کو آئے اور فرمایا السلام علیکم
یا قطب العالم جزاکم اللہ عنا خیر ما جزی قطبا من امۃ رسول اللہ صللم اسجگہہ بھی دست بستہ کھڑے رہے
اور کچھہ نہ پڑہا بعد دیر کے قبر کو بوسہ دیا اور لوٹے اور توسل کیا روی مبارک طرف قبلے کے لائے اور کہا اللھنا
توسلنا بھذا القطب ان تجعلنا من المقربین لدیک و الواصلین الیک بعد اسکے **شیخ بدر الدین غزنوی**
رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی اور سلام کہا السلام علیکم یا ولی اللہ اسیطرح دست بستہ کھڑے رہے کچھہ نہ پڑہا روے
مبارک طرف قبلے کے لائے توسل کیا شیخ زادہ شیخ قطب الدین کے نواسے پانی لائے فرمایا روا نہین ہے
شرب الماء عند القبور حرام یعنے قبرونکے پاس پانی پینا حرام ہے بعد اسکے **قاضی حمید الدین**
ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو آئے اسطرح سلام کیا السلام علیک یا ایھا الشیخ خلیفۃ

Marfat.com

شیخ الشیوخ جزاکم اللہ عنا خیرما جزیٰ شیخا من امۃ رسول اللہ صلعم روی مبارک
طرف قبلے کے لائے توسل کیا اور لوٹے اسجگہہ سے سوار ہوئے **سید علاء الدین جنیوری**
رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو آئے اس طرح سلام کیا السلام علیکم یا ایھا السید الجید ولد رسول اللہ
خلیفہ شیخ الشیوخ جزاکم اللہ عنا خیرما جزیٰ ولد نبی من امتہ یہان بہی دست بستہ کہڑے
رہے اور کچہہ پڑہتے تہے بعد اسکے قبر کو بوسہ دیا اور توسل کیا پہر لوٹے بعد اسکے اپنے پوتی دختر
مخدوم زادہ سید محمود کی زیارت کی اور اسطرح سلام کیا السلام علیک یا بنت عتق جزاک اللہ
اللہ عنا خیرما جزی ولدا من ولد اخیہ پہر یہانسے **جمال الدین معبری** کی زیارت کو
آئے یہ مخدوم کے مریدون سے تہے اسطرح سلام کیا السلام علیک یا اخی جزاک اللہ عنا
خیرما جزی اخا من اخیہ یہانسے سوار ہوے اور لوٹ آئے بندہ و برادر بندہ بہی ہمرکاب
مبارک لوٹ آئے

سیزدہم ماہ محرم روز جمعہ وقت نماز

مخدوم نے سلطان خانہ مین نماز ادا کی تاکہ خلق تکلیف نہ دے خطیب نے نماز جمعہ مین سورہ فاتحہ
کے ساتہ سورت نہ پڑہی اور دوسری آیت پڑہی تہی جب سلطان سے ملاقات کی تو فرمایا
کل واجب مختلف فیہ ففعلہ اولی ولا یخالف نہ یہہ نظم کتاب متفق لی ہے یعنے جسپیز کے
کرنے مین اختلاف ہو تو اولی یہ ہے کہ اسکو اتفاق کرلے جسطرح کہ سورت کا فاتحہ کے ساتہ
پڑہنا ہمارے مذہب مین اولی ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کے قول پر فرض ہے [illegible]
مین واقع ہوا ہے یقرأ الفاتحۃ ویضم سورۃ معہا او ثلاث ایات من ای سورۃ شاء

Marfat.com

والا اول ولی یعنی سورۂ فاتحہ کو پڑہے اور ایک سورت کو اُسکے ساتہ ملائے یا تین آیتونکو
جس سورتہ سے چاہے اور اول قول اولی ہے اسی سبب سے دعاگو نے امام سے کہدیا ہے
کہ پوری سورت پڑہے تاکہ اتفاق ہوجائے اور ہمارے مذہب پر اولی ہو مخدوم نے فرمایا
وداع کرتا ہون لیکن مین نے ایام بیض کے روزے رکہے ہین اور راہ قطع کرنا غرض ہے اور ہوا مخالف
ہے جب ایام بیض تمام ہوجائینگے تو تمکو بسلامتی وداع کرونگا عرض داشتین جو کہ خلق نے دی
تہین اُنکو سید الحجاب کے ہاتہ مین دیدیا بادشاہ نے اُن سب کو قبول کیا اور لوٹ گیا ایک خلق
سلطان خانے مین بیٹہی ہوئی تہی اُسنے ہجوم کیا تو دریچہ کے طرف سے روی مبارک میری طرف لائے
فرمایا السلام علیک مین نے تمہارے بہائی کو اور تمہارے دین کو خدا کو سونپا تم بہی ہمکو خدا
کو سونپو ساری خلق نے سلام عرض کیا اور انواع و اقسام کی دعائین فرمائین مسجد سے لوٹے

ایضاً آخر شب شنبہ چہاردہم ماہ مذکور

بعد ادائے نماز عشا بندہ و برادر بندہ خدمت مین حاضر تہے دو پگڑیان لائے اُنکو استعمال
کیا ایک بندے کو اور ایک برادر بندے کو دیا فرمایا کیا جانین وقت رخصت کے موجود ہو
یا نہو الغرض اسوقت موجود ہے یہانتک کہ ہمنے عذر بوسی کی اور پگڑیونکو لیلیا۔

پانزدہم ماہ محرم روز یکشنبہ بعد اشراق

فیروز آباد سے باہر آئے اور کوشک شکار عرف جہان نما مین اُترے بندہ و برادر بندہ اور
دیگر یار لوگ رکاب سعادت مین تہے چاشت اسی جگہہ ادا فرمائی اسیوقت دسترخوان
سلطان کا پہونچا فرمایا جو شخص روزہ دار نہو وہ کہاے ہمنے تو ایام بیض کا روزہ رکہا ہے

Marfat.com

جو شخص روزہ دار نہ تہا اُسنے کہا یا بعد اسکے فرمایا رشوت و خدمتہا برائے مقطعان و ملوک دیگر مید ہند روا نیست حرام ست بر بادشاہ نیز گفتم کہ روزے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی را ہمچنین آوردند او بر رسول علیہ السلام فرمود ھذا حرام محض این حرام ست ولے فتوح روا ست بلکہ فتوح ستدن سنت ست کہ بے منت و رشوت باشد خاصے برائے خدا باشد ہیچ مکافات نباشد ازین رو شہای او طعام کفار ممنوع ست بعد اسکے قیلولے مین تشریف لے گئے بعد نماز ظہر روز مذکور بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک تسبیح اپنے استعمال کی بندے کو دی اور ایک برادر بندے کو عطا فرمائی ہمنے سلام کیا اور لیلی۔

ایضاً شب دوشنبہ شانزدہم ماہ محرم وقت تہجد

بندہ خدمت مین حاضر تہا جب فارغ ہوئے تو بعض عزیزونکو رخصت کرتے تہے اسی درمیان مین فرمایا کہ نسب پر کفایت کرنا نہ چاہیئے یون کہے کہ مین تو شریف ہون کام مین رہنا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ یعنی جس شخص کو پیچھے ڈالا عمل اُسکے نے تو اُسکو نسب کام نہ آئیگا اسی درمیان مین

حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن حرم شریف مین امیر المؤمنین زین العابدین او ر امام حسن بصری رضی اللہ عنہما دونو تہے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ رونے مین بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے تو خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا ولد رسول اللہ صلی اللہ بینک و بین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الا امام حسین رضی اللہ عنہ فکیف تبکی فقال زین العابدین رضی اللہ عنہ یا حسن انسیت القرآن قولہ تعالی فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یعنی اے فرزند

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکے درمیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان آپکے والد ماجد امام حسین رضی اللہ عنہ ہین پھر آپ کیون روتے ہو پس امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حسن کیا تو قرآن بھول گیا اللہ پاک کے اس قول کو لن حب بھونکا جاوے صورتین تو نہین ہین نسب درمیان اُنکے یعنے اُسوقت نسب و رشتہ کام نہ آئیگا پھر اُسیوقت صبح ہوگئی تو سنت فجر شروع فرمائی۔

شانزدہم ماہ محرم روز دوشنبہ بعد نماز

کوشک شکار سے باہر آئے کوشک سالار مین اُترے بندہ و برادر بندہ رکاب سعادت مین تھے اُسیوقت دسترخوان سلطان کا آیا صرف ہوگیا مخدوم نے چاشت کی نماز ادا کی بعد ادای چاشت قیلولہ فرمایا **بعد ادائے نماز ظہر روز مذکور** کو بندہ خدمت مین حاضر تھا چند چھوٹے شاہزادے خدمت مین آئے تھے اور اُنکو لباس ردا ابریشم کا پہنایا تھا فرمایا کہ وبال ولی کے واسطے ہے وہ تو چھوٹے ہین اور یہ مسئلہ فرمایا فکسونا العظام لحما ویحرم لبس محارم کالذہب والفضۃ والابریشم یعنے حرام ہے پہننا حرام چیزونکا جیسے سونا چاندی ریشم یہ روایت متفق کی ہے جو پڑھی یحرم لبس الحریر والذہب علی الرجال لا علی النساء ویجتنب کذا علی صبیاننا ذلک حرام وانہ علی الذی البسہ یعنے ریشم و سونے کا پہننا مردونپر حرام ہے عورتونپر حرام نہین ہے اور اسیطرح ہمارے بچے اس سے بچائے جائین یہ حرام ہے اور گناہ اسکا اُسپر ہے جسنے اُنکو پہنایا ہے **ایضا** بعد اسکے فرمایا کسوۃ کے معنی ہین لباس متعدی ہے یعنے حرام ہے پہنانا جیسے سونا اندی ریشم اُنکو پہنانا جسطرح کہ اُن بچونکو پہنایا ہے اُنکے واسطے وبال نہین ہے اُنکی ولیون کو

Marfat.com

پہنا ناحرام ہے اُنہون نے حرام کام کیا خدا یتعالی اُنکو توبہ نصیب کرے مخدوم ٹوپی پہنے ہوئے تہے فرمایا کہ شیخ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ شیخ مکہ سب وقت ٹوپی پہنے رہتے تہے پگڑی نہین باندہتے تہے لوگون نے اُنسے پوچہا کہ آپ دستار نہین باندہتے ہو تو اُنہون نے جواب دیا کہ دستار پوشش ہے مردون کی اور مین ہنوز مرد نہین ہوا ہون اور یہ بیت پڑہی ؎

آن زن کہ بہ از ہزار مرد ست توئی ٭ وآن مرد کہ از زن خجل ماندہ منم

ڈاسی رمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ بے دستار نماز کس طرح ہے فرمایا روا ہے کیونکہ ننگے سر نماز مکروہ ہے۔

شب ہفدہم ماہ محرم سنہ اثنتین و ثمانین و سبعمائۃ یعنی سنہ ۷۸۲ھ
شب سہ شنبہ وقت تہجد

بندہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا صبح قریب ہے یا نہین بعض نے کہا صلوۃ حاجت کو مقدم رکہا صلوۃ سعادت پر بعد اسکے فرمایا مذہب حنفی پر ادا کرین یا مذہب شافعی پر ہر آدمی نے کہا مذہب حنفی پر ادا کرین فرمایا ایک قول یہ ہے کہ صبح طلوع نکرے یہانتک کہ خوب روشن نہو جاے بعد اسکے وتر مین شروع کیا بعد اسکے ماک نیک آیا کو توال کو رخصت کیا بعد اسکے بندہ برادر بندہ کو رخصت فرمایا ہمنے نبات پائی بندے سے معانقہ کیا اور قدم چومنے ندیا اور یہ دعا فرمائی استودع اللہ نفسک ودینک وخواتیم عملک وزودک اللہ التقوی وغفر ذنبک مین نے تجہکو اور تیرے دین کو خدا یتعالی کے سپرد کیا اُسیوقت صبح طلوع ہوگئی تو سنت فجر شروع فرمائی پہر ہم بدل اندوہگین لوٹے اسلئے کہ ایسی صحبت سے محروم ہوئے بعد ادا ے نماز صبح اُس طرف روانہ ہوے ہم طرف گہر کے پہر آئے الحمد للہ علی ذلک

Marfat.com

خاتمہ الحمد للہ والمنۃ یہ ترجمہ مسمی بہ **الدر المنظوم فی ترجمۃ جامع العلوم**
ملفوظ المخدوم بستم ماہ صفر الخیر سنہ ۱۳۰۹ ہجری وقت زدن دوازدہ ساعت شب
جمعہ محلہ امیر پورۂ شاہجہان آباد **بھوپال** مین تمام ہوا اسکا شروع اواخر
ماہ شوال سنہ ۱۳۰۷ ہجری کو مکان متصل نور محل مین ہوا تہا ذیقعدہ وذیحجہ ومحرم و
اواخر ماہ صفر سنہ ۱۳۰۸ تک اسکی تحریر جاری رہی چنانچہ اس مدت مین ۲۳ جزو
لکہے گئے پہر اواخر ماہ صفر سنہ مذکور سے بسبب بعض عوارض جسمانی ونیز تحریر تکملہ
تفسیر ترجمان القرآن کی اسکی تحریر مطلق موقوف ہوگئی پہر بفضل الٰہی وبرکت
رسالت پناہی ساتوین تاریخ محرم سنہ ۱۳۰۹ھ سے تحریر شروع ہوئی سات جزو باقی
تہے سو وہ بستم ماہ صفر سنہ مذکور کو تمام ہوئے اللہ سبحانہ اسکو قبول فرمائے اور ہمکو
اور سب مومنین ومومنات کو اس سے نفع دے اور اعمال صالح کی توفیق عطا
فرماے اور عافیت دارین روزی کرے اور حسن خاتمہ عنایت فرمائے چونکہ اصل
کا نسخہ ایک تہا اور اُسمین غلطیان تہین مہما امکن اُنکو حسب استطاعت صحیح کرکے
ترجمہ کیا اور جہان سمجہہ مین نہ آیا وہان بعینہ عبارت فارسی نقل کردی اور بعض
شکوک کی جگہہ خط مدور کا نشان کردیا جس بندۂ خدا کو نسخہ صحیح ملے بلا تکلف درست
کرلے مجہسے جو کچہہ اس ترجمے مین قصور وفتور ہوا ہو یا سوء ادراک پیش آیا ہو مین
اللہ پاک سے اُسکے لئے عفو وصفح چاہتا ہون اللہ سبحانہ اپنے کرم فیاض سے اُسکو
معاف فرمائے اور ناظرین سے امید رکہتا ہون کہ اگر سہو وخطا پائین تو اُسکی

Marfat.com

صلاح فرمائین مورد طعن نہ ٹھہرائین بلکہ دعاے خیر وحسن خاتمہ کی اس گنہ گار کے حق مین
ین اُمید ہے کہ اللہ پاک اُنکی دعای برکت اثر سے اس تودۂ معاصی کے گناہ بخشدے
رحسن عمل کی توفیق عطا فرماے اورحسن خاتمہ روزی کرے آمین والحمد للہ اولا
آخرا والصلوٰۃ والسلام علے سیدنا ومولانا محمد وعلے آلہ واصحابہ واتباعہ واشیاعہ من
اولیاء والصالحین اجمعین الی یوم الدین آمین ثم والمترجم المذنب الراجی رحمۃ ربہ الباری
والفقار احمد النقوی البوفالی السارنفوری عفا اللہ عنہ ماجناہ ووفقہ لما یحبہ ویرضٰی
مین ثم آمین۔

خاتمۃ الطبع

مد جل شانہ کا شکریہ کیا ہوسکے اور کیونکر ادا ہوسکے۔ انسان اگرچہ ضعیف البنیان ہے
رجس کام مین ہاتہ ڈالتا ہے وہ کام خدا کی عنایت سے پورا ہوجاتا ہے اور جس
ت پر اڑجاتا ہے وہ ارادۃ اللہ کی تائید سے ہوکر رہتی ہے۔ پس کسی عزم کا بالجزم
وکر انجام پذیر ہونا اسیکی مہربانی پر منحصر ہے۔
ن تو انسان کے کام انسانی کام ہین اچھے بہی ہوتے ہین بُرے بہی ہوتے ہین
راس **مطبع انصاری** مین جتنی کتابین مختلف علوم فنون اور زبانون کی
طبوع ہوئی ہین دیدہ ورون نے انکو پسند ہی کیا ہے اور لینے والون نے انکو
۔ خاصہ علیا حضرت خدیو ذی کرم خسرو والاہمم جوہر شناس اہل علم

Marfat.com

وفن قدرافزای ارباب کمال **نواب شاہجہان** بیگم صاحبہ خلداللہ ملکہا
فرمانفرمای ریاست بھوپال کے حکم سے جتنے رسالے اور جتنی کتابین خواہ حضور ممدوحہ
تصنیف منیف سے اور خواہ اور مصنفین کی تصنیف سے چھپی ہین اُن سب کو حضرت
نے بنظر حق بین منظور اور مقبول فرمایا ہے جسکا شکریہ تہ دل سے ادا نہ کرنا مسلک
منحرف ہونا ہے۔ اندنون مین نایاب مستطاب جسکا نام نامی **الدر المنظوم**
ترجمہ ملفوظ المخدوم ہے حلیہ طبع سے مزین ہوکر نضارت بخش نگاہ ناظرین
ہے سچ یہ ہی کہ اس لاجواب کتاب کا ایک ایک لفظ طالبان عرفان کے واسطے رہبر ہے اور
ایک ایک سطر سالکان طریقت کے لیے شاہ راہ ہے۔ نہ صرف اسکی تعریف ہمارے ہی کہنے کی
ہے یا ہمارے مطبع مین چھپنے سے اسکو چار چاند لگے ہین بلکہ وہ اپنی اصلی خوبیون کے
ایسی عمدہ کتاب ہے کہ تصوف کی کتابون مین ٹکسالی سمجھی جائے اور واقفان فن اسکا
انکھہ کا تارا بنائین تو وہ اسکی مستحق ہے۔ حضرت مخدوم جہانیان سید **جلال الدین**
بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ہونیکے علاوہ متعددہ علوم کا تذکرہ اس خوبی سے ہوا
کہ بیان کا قدم جادۂ شریعت سے ذرا نہین ڈگمگایا۔

حضرت مولانا سید **علاء الدین** علی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے تو بڑی عرقریزی سے
ان کثیر المنفعۃ ملفوظات کو جمع کیا تہا اور اپنی فارسی زبان مین لکہا تہا مگر زمانہ کا رنگ ڈھنگ
دیکہکر جناب افاضت و رشادت انتساب واقف علوم شریفہ ماہر فنون لطیفہ معتکف تقا
وعبادت خوشخرام عرصۂ کثرت۔ اس مصرعہ ؎ در کف جام شریعت و کنہ

Marfat.com